درود و سلام

اِنسائیکلوپیڈیا

ابرِ رحمت



تحقیق تالیف تصنیف پروفیسر خورشید احمد

یا حیّ   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   یا قیوم

درود و سلام

انسائیکلوپیڈیا

ابرِ رحمت

تحقیق، تالیف، تصنیف

پروفیسر خورشید احمد

یہ مفید و متبرک کتاب 105 بصیرت افروز ابواب 200 ایمان افروز واقعات 233 رُوح پرور احادیث اور 100 دُرودُوں پر مشتمل ہے۔ ان میں 51 دُرود شریف پہلی بار پیش کیے جا رہے ہیں۔ یہ نایاب دُرود شریف حصولِ برکات کے لئے بینظیر، زیارتِ رسالتِ مآب کے لئے اکسیر اور رفعِ مشکلات کے لئے پُرتاثیر ہیں۔ یہ کتاب حقیقت میں، دُرودی جواہر کا خزینہ ہے۔

مشتاق بُک کارنر

الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور

نام کتاب	......☆......	ابر رحمت
مصنف	......☆......	پروفیسر خورشید احمد
پروف خوانی	......☆......	الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور
ناشر	......☆......	مشتاق احمد
اہتمام	......☆......	سلمان خالد
سن اشاعت	......☆......	2012ء
پرنٹرز	......☆......	اسلم عصمت پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ	......☆......	گل گرافکس
قیمت	......☆......	روپے

التماس

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اس کتاب میں کچھ جگہ پر اشارات کو استعمال کیا گیا ہے۔لہٰذا قارئین کرام اس کو مکمل ہی پڑھیں۔

اشارات	مکمل مفہوم
رض	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
رح	رحمۃ اللہ علیہ

ابرِ رحمت، تاجدارِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے نام

دُرود تجھ پر، سلام تجھ پر

برکتیں ہوں مُدام تجھ پر

فہرستِ ابواب

باب 1:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

ثنا:

ثنا اُس کی کہ جس نے کردیئے کُن سے جہاں پیدا
زمین و آسمان پیدا، مکان ولامکاں پیدا
ثنا اُس کی کیا مبعوث جس نے سرورِ عالم
امام الانبیاء، فخرِ رُسل، پیغمبرِ اعظم
(حافظ)

توصیف:

حضرت آمنہ طاہرہؓ کا چاند محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) قدرت کا انمول شاہکار ہیں۔ آپ جنت کی بہار، رحمت کے تاجدار اور ٹوٹے دِلوں کا قرار ہیں۔ آپ خاتم النبیین، شفیع المذنبین اور رحمۃ للعالمین ہیں۔ اِس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے محبوب پر دُرود وسلام کو بھی اپنا معمول بنائے۔

وجہ تسمیہ:

دُرود وسلام رحمت کی گھنگور گھٹا ہے۔ جو برستی ہے تو یوں جھوم جھوم کے برستی ہے کہ زندگی کے دامن پر لگے ہر داغ کو دھوڈالتی ہے۔ اسی لیے میں نے دُرود وسلام کو "ابرِ رحمت" کا نام دیا ہے اور یہ "اَبرِ رَحمت" کتاب کی صورت میں آپ کے ہاتھ میں ہے۔

عرصہِ تحقیق:

کہنے کو تو دُرود اور سلام دو چار چار حرفی کلمات ہیں مگر ان کا دامن اتنا وسیع ہے کہ اس میں آپ خیر کا ہر پہلو مہکتا محسوس کریں گے۔ حقیقت میں دُرود وسلام دنیا میں برکت، قبر میں رحمت، برزخ میں عنایت اور آخرت میں شفاعت ہے۔ دُرود پاک صفات وکمالات کا ایک ایسا بیکراں سمندر ہے جس کی تہہ میں علم وعرفان کے بے پناہ ہیرے، رفعت و عظمت کے ان گنت موتی اور لطف وعنایت کے بے بہا جواہر پنہاں ہیں۔ مجھے یہ لعل و جواہر چنتے چنتے آٹھ سال کا عرصہ بیت گیا۔ 1997ء میں شروع کیا جانے والا تحقیق کا یہ سفر 2004ء میں اختتام پذیر ہوا۔

شکرِ خداوندی:

تحقیق وتصنیف کے اس طویل سفر میں قدم قدم پر خدائے بزرگ و برتر کا فضل وکرم میرے شامل حال رہا۔ اسی

فضل وکرم کی بدولت میں اس قابل ہوا کہ اپنے آقائے نامدار، محبوبِ خدا، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت ومحبت کو اس مقدس کتاب کی صورت میں پیش کرسکوں۔ اس کرم فرمائی پر میں اپنے مالک حقیقی، اللہ رحمٰن ورحیم کا جتنا بھی شکرادا کروں، کم ہے۔

شُکر کس مُنہ سے کروں مالک و مولیٰ تیرا
ایک اِک سانس ہے بے ساختہ سجدہ تیرا

اَشکوں کی رِم جھم:

محترم قارئین کرام! تصور کی آنکھ سے دیکھئے۔ مدینہ منورہ کی مقدس بستی ہے۔ جاڑوں کی ٹھٹھرتی راتیں ہیں۔ رات کا پچھلا پہر ہے۔ سینہ چیر دینے والی سرد ہوا اور بدن منجمد کردینے والی کہر نے ہر سو ہو کا عالم طاری کر رکھا ہے۔ ہر نفس لحاف میں دبکا خواب استراحت کے مزے لُوٹ رہا ہے۔ مدینہ کی مقدس دھرتی پر پھیلی چاندنی دھیرے دھیرے ماند پڑتی جارہی ہے۔ ستارے بھی اونگھنے لگے ہیں مگر آمنہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا لال جاگ رہا ہے اور جائے نماز کے ٹوٹے بوریئے پر کھڑا خدائے عظیم کے حضور اشک بار ہے۔ اشک باری سے سینہ مبارک سے گڑگڑاہٹ کی آوازیوں اٹھ رہی ہے جیسے ہنڈیا ابل رہی ہو۔ آنکھوں سے آنسو جائے نماز پر یوں ٹپ ٹپ گر رہے ہیں جیسے ساون میں بدلی برس رہی ہو۔

جائے نماز کا شکستہ بوریا آنسوؤں سے تربتر ہے۔ دعا کے لیے اٹھے ہاتھ شَل ہوچکے ہیں۔ کھڑے کھڑے پاؤں متورم ہوچکے ہیں۔ روتے روتے آنکھیں سرخ ہوچکی ہیں اللہ کا محبوب اللہ کی بارگاہ میں امت کی بخشش کے لیے بلک بلک کر رو رہا ہے۔

سلام اُس پر جو اُمت کے لیے راتوں کو روتا تھا
سلام اُس پر جو فرشِ خاک پر جاڑے میں سوتا تھا

حضور کی خواہشِ مبارک:

غرض یہ کہ حضورِ مکرم، نبی محترم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) امت کی اصلاح وفلاح اور اس کی نجات ودرجات کے لیے ہر آن، ہر پل سرگرداں رہے۔ آپ نے اس مقدس مشن میں خود کو کھپا دیا اور اپنی ذات کے لیے امت سے کسی خواہش کا اظہار نہ فرمایا سوائے ایک خواہش کے، کہ مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔ آپ کے الفاظ مبارک ہیں: "اے میری امت! مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کر۔" حضرات محترم! حقیقت یہ ہے کہ:

وہ ذات جس نے دہر میں توحید عام کی
وہ ذات مستحق ہے دُرود و سلام کی

مقصدِ کتاب:

چنانچہ انسانیت کے سب سے بڑے محسن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اس مبارک خواہش کو ہر دل کے دروازے تک پہنچانے' اور نہ صرف پہنچانے بلکہ تاریک دلوں میں شوقِ دُرود کی شمع فروزاں کرنے' اور اللہ اور اللہ کے رسول کی خوشنودی سے اپنی خالی جھولی بھرنے کے لیے اس ناچیز نے یہ کتاب مرتب کی۔ بس یہ ہے اس کتاب کا مقصد۔

مطالعہ کے دوران اگر کتاب کا کوئی جملہ شبنم کا قطرہ بن کر دل پر گرے اور دل کا میل دھل جائے۔ یا۔ کسی حکایت پر آنکھیں بے اختیار چھلک پڑیں اور ندامت کے موتی دل کے آنگن میں بکھر جائیں۔ یا۔ دُرود پاک کا کوئی واقعہ آپ کے سوئے من کو جگادے اور دل کے دریچوں پر شوقِ دُرود کی قندیلیں جگمگا اٹھیں۔ یا۔ دُرود شریف کے مہکتے گوشے آپ کی روح کو بھی حضور کی محبت سے مہکادیں اور محبت کی یہ مہک چاندنی بن کر روح کی گہرائیوں میں اتر جائے تو میں سمجھوں گا کہ میں نے اپنے مقصد کو پالیا۔ شائد روزِ محشر میری نجات اسی ذریعہ سے ہو جائے۔

دعائے عاجزانہ:

آخر میں نہایت عجز سے دعا ہے کہ خدائے رحیم کی رحمت سے یہ مقدس ومتبرک کتاب سُونے دلوں کو آباد اور آباد دلوں کو منور کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ آمین یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ o

پروفیسر خورشید احمد

$\frac{23}{A}$ - 14 ممتاز سٹریٹ معراج پارک

نزد کراؤن آڈیٹوریم۔ گڑھی شاہو۔ لاہور۔ پاکستان

حُکمِ دُرود و سلام

باب 2:

دُرودوسلام کا حُکم ــــ بحوالۂ قرآن

- دُرودوسلام کا حکم کب ہوا؟
- حکمِ دُرود وسلام کی آیتِ مبارک
- نزولِ آیت مبارک بادیاں
- آیت مُبارک غلط پڑھنے کا انجام
- دُرود کے بارے میں حضورِ اقدس سے استفسار
- حکمِ الٰہی کی مکمل تعمیل
- تعمیلِ حکم کی آزادی
- تعمیلِ حکم کا خوبصورت انداز
- حاصلِ کلام

دُرود وسلام کا حُکم کب ہوا؟

اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرودوسلام بھیجنے کا حکم دوہجری میں شعبان کے مہینے میں صادر فرمایا۔

حُکمِ دُرود وسلام کی آیتِ مبارک

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o

پارہ:22 سورہ:احزاب آیت:56

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔

تشریح: 'اللہ وحدہ لاشریک وہ ابدی لافانی اور لاثانی ذات ہے جو بے مثل و بے مثال اور بے غرض و بے نیاز ہے سب محتاج ہیں اس ذات کے۔ وہ کسی کی محتاج نہیں۔ اس کے باوجود اس کریم کی اپنے محبوب محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت کا یہ عالم ہے کہ وہ اس پر دُرود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی اس عمل میں مصروف ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ایمان لانے والوں کو بھی آپ پر دُرود اور سلام بھیجنے کا حکم صادر فرمایا گیا ہے۔

آیت مبارکہ میں ''یُصَلُّوْنَ'' کا کلمہ استعمال ہوا ہے۔ جس کا مطلب ہے: دُرود بھیجتے ہیں۔ چونکہ یہ کلمہ فعل مضارع ہے اس لیے یہ دوام اور استمرار پہ دلالت کرتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ پاک اور اللہ پاک کے فرشتوں کی جانب سے رسول پاک پرُ دُرود بھیجنے کا عمل ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔ یعنی یہ عمل تا قیامت جاری رہے گا اور مابعدِ قیامت بھی جاری رہے گا۔

یہ آیتِ طیبہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ یہ ہے کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں۔ یہ حصہ جملہ خبریہ ہے کیونکہ اس میں دو باتوں کی خبر دی گئی ہے۔ پہلی خبر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم علیہ السلام پر دُرود بھیجتا ہے اور دوسری خبر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی نبی کریم علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں۔

آیتِ مبارکہ کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔ یہ حصہ جملہ انشائیہ یا حکمیہ ہے کیونکہ اس میں دو باتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ پہلا حکم یہ ہے کہ نبی پاک علیہ السلام پر دُرود بھیجتے رہا کرو اور دوسرا حکم یہ ہے کہ نبی پاک علیہ السلام پر خوب سلام بھیجا کرو۔

قارئین کرام! آپ سوچ رہے ہوں گے کہ آیتِ مبارک میں سلام کے ساتھ ''خوب'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ دُرود کے ساتھ یہ لفظ کیوں استعمال نہیں ہوا؟ جواب یہ ہے کہ آیتِ مقدسہ میں دُرود کو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں سے منسوب کیا گیا ہے۔ یہ نسبت، یہ رِفعت، یہ عظمت ہی حقیقت میں دُرود پاک کے بارے میں تاکید ہے کہ اسے خوب خوب پڑھا جائے۔ (گرائمر کے لحاظ سے سلموا کے ساتھ مفعول مطلق تسلیما برائے تاکید ہے جس کا معنی خوب کیا گیا ہے جو یصلون کے ساتھ نہیں)

نزولِ آیت پر مبارک بادیاں

خدائے بزرگ و برتر کا نبی آخر الزماں پر دُرود بھیجنا آپ کے لیے ایک ایسا اعزاز ہے جو پُر جلال بھی ہے اور لازوال بھی، باکمال بھی ہے اور بے مثال بھی۔ قلم اس دائمی و اَبدی اعزاز کی رفعت کو چھونے سے قاصر ہے۔ جنابِ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو یہ امتیاز، یہ مقام، یہ سعادت حاصل ہونے پر جتنا بھی اظہارِ شکر، جتنا بھی اظہارِ مسرت کیا جائے، کم ہے۔ امام ابن المنذر نے حضرت ابن جریج سے روایت کیا ہے کہ لوگ اس آیتِ مبارک کے نازل ہونے پر رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو مبارک بادیاں پیش کر رہے تھے۔

آیت مبارک غلط پڑھنے کا انجام

علامہ سخاوی نے اس آیت کے بارے میں ایک عبرتناک واقعہ نقل کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ احمد بن محمد بن عمیر الیمانی فرماتے ہیں کہ میں صنعاء میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بہت سے لوگ جمع ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس شخص کی آواز بہت اچھی تھی۔ یہ رمضان المبارک میں ہمیں نماز پڑھاتا تھا۔ قرآن مجید پڑھتے ہوئے جب یہ اس آیت پر پہنچا: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۔ تو اس نے يُصَلُّوْنَ

عَلَى النَّبِيِّ کی بجائے یُصَلُّوْنَ عَلَى الْعُلِّيِّ النَّبِيِّ پڑھ دیا جس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضرت علی پر دُرود پڑھتے ہیں جو کہ نبی ہیں۔ یہ پڑھتے ہی یہ شخص گونگا ہو گیا۔ برص اور جذام (کوڑھ) کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اپاہج ہو گیا۔۔۔۔

دُرود کے بارے میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار

صحابہ کرامؓ نماز کے دوران تشہد میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ان الفاظ میں بھیجتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ط

حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت (یعنی دُرود وسلام کے بارے میں آیت) نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! بے شک ہم نے آپ پر سلام بھیجنا تو جان لیا مگر آپ پر دُرود کیسے بھیجیں؟ حضورِ اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یُوں کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ۔۔۔۔ آخر تک (نماز میں پڑھا جانے والا دُرودِ ابراہیمی)

حکمِ الٰہی کی مکمل تعمیل

جیسا کہ آپ پڑھ آئے ہیں، آیتِ مبارکہ میں صرف دُرود بھیجنے کا حکم ہی نہیں ہے بلکہ سلام بھیجنے کا حکم بھی ہے۔ چنانچہ جو شخص آپ پر صرف دُرود بھیجتا ہے اور سلام نہیں بھیجتا وہ حکم الٰہی کی مکمل تعمیل سے دانستہ انحراف کرتا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے: جو آدمی قرآن کے احکام کو نہیں مانتا، وہ دراصل قرآن پر ایمان ہی نہیں لایا (ترمذی) لہٰذا اللہ پاک کے حکم کی مکمل تعمیل یہ ہے کہ دُرود کے ساتھ سلام بھی بھیجا جائے۔

حضرت ابراہیم نسفیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو آپ کو اپنے سے کچھ مُنْقَبِض (ناخوش۔ ناراض) پایا۔ میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر آپ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو حدیث پاک کے خدمت گاروں میں ہوں۔ اہل سنت سے ہوں۔ مسافر ہوں۔ حضور نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: جب تو مجھ پر دُرود شریف بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا؟ اس کے بعد میرا معمول بن گیا کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنے لگا۔

(قول بدیع)

تعمیل حکم کی آزادی

اس آیت مقدسہ کا غور طلب پہلو یہ ہے کہ اس میں دُرود وسلام کے الفاظ، وقت اور تعداد کا تعین نہیں کیا گیا جیسا کہ نماز، روزہ، حج اور زکوۃ میں ہے۔ لہٰذا دُرود وسلام بھیجنے کے حکم کی تعمیل کسی بھی الفاظ، کسی بھی وقت اور کسی بھی تعداد میں کی جاسکتی ہے۔ نہ مخصوص الفاظ کی شرط ہے، نہ وقت کی پابندی ہے اور نہ تعداد کی بندش۔ مگر یہ بات یاد رہے کہ حضورِ

اقدس محسنِ اِنسانیت ہیں۔اس لیے آپ پر جتنا بھی درود وسلام بھیجا جائے، کم ہے۔

تعمیلِ حکم کا خوبصورت انداز

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۂ احزاب کی آیت نمبر 56 میں اپنے حبیب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود وسلام بھیجنے کا حکم فرمایا ہے اس حکم کی تعمیل کا انداز نہایت دل پذیر اور نہایت دل نشیں ہے وہ اس طرح کہ دُرود وسلام بھیجنے والا اس حکم کو التجا و التماس کے ساتھ اپنے مالکِ حقیقی اللہ رحمٰن ورحیم کی طرف لوٹا دیتا ہے یعنی خود دُرود وسلام بھیجنے کی بجائے اللہ پاک سے نبی پاک علیہ السلام پر دُرود وسلام بھیجنے کی درخواست کرتا ہے جیسے : اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔اے اللہ! تو خود محمد پر دُرود اور سلام بھیج۔

اس التماس کی وجہ یہ ہے کہ بندہ نبی پاک علیہ السلام پر دُرود وسلام بھیجنے کا حق ادا نہیں کر سکتا کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے۔انسان علم کے لحاظ سے نامکمل اور عمل کے لحاظ سے ناتواں ہے۔زندگی کے سفر میں لغزشیں اس کے ساتھ سایہ کی طرح چمٹی ہوئی ہیں۔اِن حالات میں اِنسان کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ پیغمبرِ اعظم علیہ السلام کے مرتبہ اور مقام کے مطابق دُرود شریف بھیج سکے۔

وہ ہستی جو اللہ کی محبوب، نبیوں کی سردار اور رحمت کی تاجدار ہے، اُس ہستی کے شایانِ شان دُرود بھیجنا انسان کے بَس میں نہیں۔چنانچہ وہ اپنی کم علمی اور کم مائیگی کی وجہ سے اللہ عظیم وبرتر کی بارگاہِ عظمیٰ میں اِستدعا کرتا ہے کہ اے اللہ! تو اپنے حبیب محمد مصطفیٰ پر ایسا دُرود (یعنی ایسی رحمت) اور ایسا سلام (یعنی ایسی سلامتی) بھیج کہ جو اُن کی شان کے لائق ہو۔

حاصلِ کلام

قرآن مجید میں نبی کریم علیہ السلام پر دُرود اور سلام بھیجنے کا واضح حکم موجود ہے۔جس کی تعمیل ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے چنانچہ ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے محسن حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے دُرود وسلام بھیجے۔

یاد رکھیئے! قرآن کے احکام کی تعمیل نہ کرنے والے کے لیے دردناک عذاب ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے: یہ قرآن سراسر ہدایت ہے اور ان لوگوں کے لیے بلا کا دردناک عذاب ہے جنہوں نے اپنے رب کی آیات ماننے سے انکار کر دیا۔

(سورۂ: جاثیہ۔آیت:11)

باب 3:

دُرود وسلام کا حکم —— بحوالہ حدیث

- دُرود وسلام پڑھنے کا حکم
- دُرود وسلام اچھے طریقے سے پڑھنے کا حکم
- دُرود وسلام کثرت سے پڑھنے کا حکم
- دُرود وسلام ہر فارغ وقت پڑھنے کی نصیحت
- حاصل کلام

دُرود وسلام پڑھنے کا حکم

پہلی حدیث:

جب اذان ختم ہو جائے تو مجھ پر دُرود پاک پڑھا کرو۔ (مسلم۔ ترمذی۔ مشکوٰۃ)

دوسری حدیث:

جب دعا کرو تو شروع میں مجھ پر دُرود پڑھو۔ دعا کے درمیان بھی دُرود پڑھنے سے غفلت نہ برتو اور دعا کے آخری کلمات دُرود پر ہی ختم کرو۔ (سعادت دارین)

تیسری حدیث:

تم کو چاہیے کہ اپنے آپ کو دُرود وسلام سے آراستہ کرو۔ (درمنثور)

چوتھی حدیث:

اپنی مجالس کو دُرود وسلام سے مزین کیا کرو کیونکہ تمہارا دُرود وسلام پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لیے نور ہوگا۔ (جامع صغیر)

دُرود وسلام اچھے طریقے سے پڑھنے کا حکم

پانچویں حدیث:

تم مجھ پر اچھے طریقے سے دُرود وسلام پڑھا کرو۔ (سعادت دارین)

دُرود وسلام کثرت سے پڑھنے کا حکم

چھٹی حدیث:

مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو کیونکہ مجھ پر دُرود پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (جامع صغیر۔

خصائص کبریٰ)

ساتویں حدیث:

اے میری امت! مجھ پر کثرت سے دُرود وسلام بھیجا کر کیونکہ قبر میں تم سے اول سوال میرے متعلق ہوگا۔ (کشف الغمہ۔ سعادت دارین)

آٹھویں حدیث:

جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت دُرود شریف پڑھا کرو کیونکہ جمعہ قیامت کا دن ہے۔ (جلاء الافہام) (یعنی قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی)

نویں حدیث:

جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے۔ اس دن مجھ پر دُرود کی کثرت کیا کرو۔

(نسائی۔ ابوداؤد۔ احمد۔ ابن ماجہ)

دسویں حدیث:

جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر دُرود پاک کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا۔ میں اس کے لیے قیامت کے دن شفیع (یعنی سفارشی) اور گواہ بنوں گا۔ (جامع صغیر)

دُرود سلام ہر فارغ وقت پڑھنے کی نصیحت

گیارہویں حدیث:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر تھا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے دُرود پڑھنا چاہتا ہوں۔ یہ فرمائیے کہ میں اپنے اوراد و وظائف کے لیے متعین کردہ وقت میں سے کتنا وقت مقرر کروں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تیرا جی چاہے۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک چوتھائی مقرر کروں؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تجھے اختیار ہے۔ اگر اس سے بھی زیادہ وقت پڑھے گا تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! نصف وقت مقرر کردوں؟ آپ نے فرمایا: تجھے اختیار ہے۔ اگر اس سے بھی زیادہ وقت پڑھے گا تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔

میں نے عرض کیا: تو دو تہائی کردوں؟ آپ نے فرمایا: تجھے اختیار ہے۔ اگر اس سے بھی زیادہ وقت پڑھے گا تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر میں اپنا سارا وقت آپ پر دُرود پڑھنے کے لیے وقف کرتا ہوں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (احمد۔ حاکم)

ترمذی شریف میں اس حدیث مبارکہ کے آخری الفاظ یوں ہیں: اگر تو ایسا کرے تو تیرے تمام تفکرات کی کفالت اللہ تعالیٰ فرمائے گا اور تیرے گناہوں کو بخش دے گا۔

حاصلِ کلام

یہ احادیث اس حقیقت کا ثبوت ہیں کہ حضور نبی کریم نے نہ صرف دُرود وسلام بھیجنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ اسے اچھے طریقے سے اور کثرت سے بھیجنے کی خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔ اسی لئے محبانِ رسول روزانہ ہزاروں دُرودوں اور ہزاروں سلاموں کی صورت میں بارگاہِ رسالت میں اپنی محبت اور عقیدت کے پھول پیش کرتے ہیں۔

دُرود بھیجو، سلام بھیجو حضورِ انور کے نام بھیجو

تین اصطلاحات دُرود وسلام

باب 4:

آلِ محمد ﷺ

- آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب
- آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک ضابطہ
- آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی تمام اہلِ بیت شامل ہیں

آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب

آلِ محمد کا مطلب ہے: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے پیروکاران۔ لہٰذا حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی ساری امت آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

دلیل بحوالۂ قرآن:

قرآنِ عظیم میں آلِ فرعون کا تذکرہ ہے اس سے مراد فرعون کے پیروکاران ہیں کیونکہ فرعون کی کوئی اولاد نہ تھی

دلیل بحوالہ حدیث:

كُلُّ مُؤْمِنٍ تَقِيٍّ آلِيْ (حدیث)

ترجمہ: ہر پرہیزگار مسلمان میری آل ہے۔

پس ثابت ہوا کہ "آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم" سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیروکار ہیں۔

آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک ضابطہ

"آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کا معنی اخذ کرنے میں یہ ضابطہ یاد رکھیں کہ جب یہ لفظ زکوٰۃ اور صدقہ کے بارے میں ہو تو "آلِ محمد کا معنی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد ہوتا ہے اور جب یہ لفظ دُرود و سلام کے بارے میں ہو تو "آلِ محمد" کا معنی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے پیروکار یعنی ہر صحیح العقیدہ مسلمان، ہر فرمانبردار امتی ہوتا ہے۔

آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے تمام اہل بیت شامل ہیں

جب ہم دُرود شریف میں "آلِ محمد" کا لفظ بولتے ہیں تو حضور ﷺ کی تمام ازواج مطہرات، تمام اہل بیت

تمام ”ذریات“ تمام اصحاب واحباب ان دو لفظوں میں سمٹ آتے ہیں کیونکہ یہ تمام خواتین و حضرات حضور نبی کریم ﷺ کے پیروکار تھے۔ اس کے باوجود دُرود شریف میں ”آلِ محمد“ کے ساتھ ازواج، ذُرِیات اور اصحاب کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کا مقصد دُرود شریف کے دعائیہ پہلو کو زیادہ سے زیادہ بلیغ اور زیادہ سے زیادہ پُر تاثیر بنانا اور اپنی محتاجی کی شدت اور اپنی طلب کی صداقت کو نمایاں کرنا ہوتا ہے۔ ہم معنی الفاظ کی تکرار دعا میں تیقّن کا رنگ بھر دیتی ہے!

❁❁❁

باب 5:

اہلِ بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

- اہلِ بیت کون ہیں؟
- تمام عترت اہلِ بیت نہیں ہیں
- حضرت اسامہ بن زید بھی اہل بیت میں شامل ہیں
- اہلِ بیت کا مقام
- اہلِ بیت کی فضیلت
- اہل بیت سے محبت کیجئے۔

اہل بیت کون ہیں؟

اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد امام الانبیاء محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا گھرانہ مبارک ہے۔ اس میں آپ کے محترم ومکرم والدین' آپ کی ازواجِ مطہرات' آپ کی ذریات (یعنی آپ کی اولادِ پاک)' آپ کے داماد اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

حضور ﷺ کے والدین محترم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہؓ اور حضرت آمنہؓ کے اکلوتے بیٹے تھے۔ آپ کے والدین ساری عمر شرک سے پاک رہے۔ بت پرستی کو گناہ جانا۔ اَللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ کو ایک مانا۔ ذیل میں حضرت سیدہ آمنہ طاہرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے وہ الفاظ مبارک پیش کیے جا رہے ہیں جو آپ نے زندگی کے آخری لحات میں اپنے گوشہ جگر حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے فرمائے تھے:

"اے میرے نورِ نظر! میں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر بتوں کی پوجا سے منع کرتی ہوں۔ اور (دعا کرتی ہوں کہ) تو بت پرستوں کی طرف داری اور بت پرستی کی مدد سے بچا رہے۔"

پس تاجدار رحمت کے والدین عقیدۂ توحید کے زبردست معتقد اور عامل تھے۔ آپ دونوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کی اولین اور عظیم ترین ہستیاں ہیں۔

حضور ﷺ کی ازواج مطہرات:

1: خدیجہ بنت خویلدؓ	2: سودہ بنت زمعہؓ	3: عائشہ بنت ابو بکرؓ
4: حفصہ بنت عمرؓ	5: ام سلمہ بنت خذیفہؓ	6: زینب بنت خذیمہؓ

7: زینب بنت جحشؓ 8: جویریہ بنت حارثؓ 9: اُمِ حبیبہ بنت ابی سفیانؓ

10: صفیہ بنت حی 11: میمونہ بنت حارثؓ

بعض علماء نے حضرت ریحانہ بنت زید اور حضرت ماریہ قبطیہ بنت شمعون کو بھی حضور ﷺ کی ازواج مطہرات میں شامل کیا ہے۔

حضور ﷺ کی ذُرّیات:

1: حضرت قاسمؓ 2: حضرت زینبؓ 3: حضرت رقیہؓ

4: حضرت اُمِ کلثومؓ 5: حضرت فاطمہؓ 6: حضرت ابراہیمؓ

7: حضرت عبداللہؓ (آپ کو طیب اور طاہر بھی کہا جاتا ہے)

حضور ﷺ کے داماد:

1: حضرت ابو العاص بن ربیع (حضرت زینبؓ کے شوہر)

2: حضرت عثمان بن عفان (حضرت رقیہؓ اور حضرت اُمِ کلثومؓ کے شوہر)

حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد حضرت اُمِ کلثومؓ حضرت عثمانؓ کے عقد میں آئیں۔

3: حضرت علی بن ابی طالب (حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے شوہر)

حضور ﷺ کے نواسے:

1: علی بن ابو العاصؓ 2: عبداللہ بن عثمانؓ 3: حسن بن علیؓ

4: حسین بن علیؓ 5: محسن بن علیؓ

حضور ﷺ کی نواسیاں:

1: امامہ بنت ابو العاصؓ 2: اُمِ کلثوم بنت علیؓ 3: زینب بنت علیؓ

تمام عترت اہلِ بیت نہیں ہیں

اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد حضور ﷺ کا گھرانہ ہے۔ گھرانہ میں صرف گھر کے لوگ آتے ہیں۔ اس لیے اہل بیت سے مراد حضور ﷺ کی تمام عترت نہیں ہیں یعنی حضور کے تمام رشتے دار اہل بیت نہیں ہیں صرف قریبی عترت (یعنی قریبی رشتے دار) حضور کے اہل بیت ہیں۔

حضرت اسامہ بن زید بھی اہلِ بیت میں شامل ہیں

حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علیؓ اور عباسؓ آئے اور داخلہ کی اجازت مانگی۔ انہوں نے مجھ سے کہا' اے اُسامہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے دو۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ! علیؓ اور عباسؓ اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کیوں آئے ہیں۔ انہیں اجازت دے دو۔

وہ دونوں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! ہم یہ پوچھنے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کو اپنے اَہل سے کون زیادہ پیارا ہے؟ آپ نے فرمایا: فاطمہ بنتِ محمد (یعنی محمد کی بیٹی فاطمہؓ) انہوں نے کہا: ہم آپ کی اولاد کے متعلق پوچھنے نہیں آئے ہیں۔ آپ کے گھر والوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: میرے گھر والوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور میں نے بھی انعام کیا اور وہ اُسامہ بن زید ہے۔ ان دونوں نے عرض کیا: ان کے بعد کون پیارا ہے؟ آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالب۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے اپنے چچا کو سب سے آخر درجہ میں رکھا۔ آپ نے فرمایا: علیؓ تم سے ہجرت میں سبقت لے گئے ہیں (یعنی علیؓ نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے۔) (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اُسامہ بن زید بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت سلمان فارسیؓ کو بھی حضورِ اقدس ﷺ نے اہلِ بیت میں شمار فرمایا۔

اہلِ بیت کا مقام

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے انہوں نے کعبہ کا دروازہ پکڑے ہوئے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آگاہ رہو کہ تم میں میرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا' نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا' ہلاک ہو گیا۔ (احمد)

اہلِ بیت کی فضیلت

- حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے حج میں عرفہ کے دن دیکھا جب کہ آپ اپنی اونٹنی قصواء پر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ اے لوگو! میں تمہارے لیے ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب (یعنی قرآن عظیم) اور دوسری اپنی عترت یعنی اپنے اہلِ بیت۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)
- حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑتا ہوں

کہ اگر تم انہیں تھامے رہو تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ وہ جو بڑی ہے اللہ کی کتاب ہے (یعنی قرآنِ مجید ہے) جو آسمان سے زمین تک ایک دراز رسی ہے۔ دوسری (چیز) میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں۔ یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وارد ہوں گے میرے ساتھ حوضِ کوثر پر۔ سو دیکھو میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہو۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

اہلِ بیت سے محبت کیجئے

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور اللہ سے محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور مجھ سے محبت کی وجہ سے میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

حضراتِ محترم! اس محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم دُرود و سلام میں حضور نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت کو بھی شامل کریں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ٥

باب 6:

اَلنَّبِیُّ الاُمِّیّ

- لفظ اُمّی کی فضیلت
- لفظ اُمّی کا پس منظر
- اُمّی کا مطلب
- اُمّی حضور ﷺ کا لقب
- حضور ﷺ کے اُمّی ہونے کی قرآنی تصدیق
- حضور ﷺ کے اُمّی ہونے کی حکمت
- اُمّی ہونے کے باوجود ------

لفظ ''اُمّی'' کی فضیلت

آپ بیشتر دُرودوں میں النبی الامی کا لفظ پڑھیں گے جیسے صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ۔یا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ۰ دُرود پاک میں لفظ امی کا وِرد کرنے سے دُرود خواں پر اللہ [illegible] ضروری ہے کہ حضور ﷺ کے اس

(مظفر وارثی)

اُمّی حضور ﷺ کا خاص لقب:

حضور ﷺ کے کئی القابات ہیں جیسے محبوبِ ربّ العالمین، خاتم النبین، رحمۃ للعالمین، سید المرسلین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، صادق وامین۔ ایک لقب آپ کا ایسا ہے کہ جس کے ساتھ توریت اور انجیل میں آپ کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ لقب ہے۔ امّی۔ یہ آپ کا خاص لقب ہے آپ نبی امّی ہیں۔ آپ کا امّی ہونا آپ کی ایک ایسی امتیازی صفت ہے۔ جو سابقہ کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی۔ لہٰذا حضور ﷺ کے سوا کسی نبی کا لقب امّی نہیں ہے۔

حضور ﷺ کے اُمّی ہونے کی قرآنی تصدیق:

قرآن مجید میں آپ کے امّی ہونے کی تصدیق ان الفاظ میں فرمائی گئی ہے:

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ۔ (سورہ: اعراف آیت: 157)

ترجمہ: وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امّی ہے۔ جس کے اوصاف وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھے ہوئے پاتے ہیں۔

حضور ﷺ کے اُمّی ہونے کی حکمت:

اللہ پاک نے آپ کے امّی ہونے کی یہ حکمت بیان فرمائی ہے:

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

آپ نے اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھی اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھا ورنہ اہل باطل ضرور شک میں مبتلا کرتے۔

سورہ: عنکبوت۔ آیت: 48

اُمّی ہونے کے باوجود----

یہ چھوٹا سا لفظ ''امّی''، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بہت بڑا معجزہ ہے کیونکہ آپ نے اُمی ہونے کے باوجود دنیا بھر کے مذاہب کے عقائد ونظریات کو منسوخ کردیا۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:

یتیمے کہ ناکردہ قرآں دُرست
کُتب خانۂ چند مِلّت بشُست

ترجمہ: پڑھنا بھی نہ سیکھنے والے دریتیم نے کتنے ہی مذاہب کے کتب خانوں کو دھوکر رکھ دیا۔

تعارفِ دُرود وسلام

باب 7:

صلوٰۃ (دُرود) کے مُعانی

- صلوٰۃ کے مختلف معانی
- صلوٰۃ کے معنوں کی تفصیل
- صلوٰۃ کے معنوں کی تخصیص

صلوٰۃ کے مختلف معانی

دُرود فارسی کا لفظ ہے۔ اسے عربی زبان میں صلوٰۃ کہتے ہیں صلوٰۃ ایک کثیر المعنی لفظ ہے تاہم دُرود کے حوالے سے اس کے پانچ معانی بہت عام ہیں۔

1: دعا 2: استغفار 3: ثنا 4: رحمت 5: برکت

صلوٰۃ کے معنوں کی تفصیل

یوں تو صلوٰۃ کے معانی نماز، قرأت، تعظیم، تسبیح اور اشاعت ذکر جمیل کے بھی ہیں مگر دُرود کے حوالے سے ان معنوں کا استعمال اتنا عام نہیں جتنا کہ بیان کردہ پانچ معنوں کا استعمال ہے۔ ان کی مثالیں قرآن وحدیث سے ملتی ہیں

صلوٰۃ کا پہلا معنی ---- دُعا

مثال : اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ط (توبہ:103)

ترجمہ: 'بے شک آپ کی دعا ان کے لیے تسکین کا باعث ہے۔

صلوٰۃ کا دوسرا معنی ---- استغفار

مثال : كُلُّ عَمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلٰوةٌ (حدیث)

ترجمہ: مومن کا ہر عمل استغفار ہے۔

صلوٰۃ کا تیسرا معنی ---- ثنا

مثال : قال ابو العالية صَلٰوةُ اللّٰهِ ثناءُه عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلٰٓئِكَةِ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت ابو العالیہ نے کہا کہ نبی علیہ السلام پر اللہ کی صلوٰۃ سے مراد نبی علیہ السلام کی ثنا فرشتوں کے مجمع میں بیان کرنا ہے۔

صلوٰۃ کا چوتھا معنی --- رحمت

مثال: اُولٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ۔

(پارہ:2 سورۃ:بقرہ آیت:157)

ترجمہ: یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کی طرف سے خاص خاص رحمتیں ہوں گی اور عام رحمتیں بھی۔

(ترجمہ: القرآن المبین۔ مترجم: حافظ فہیم الدین صدیقی۔ ناشر: فرید بک ڈپو جامع مسجد دہلی)

صلوٰۃ کا پانچواں معنی --- برکت

مثال: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِىۡ اَوۡفٰى۔

(حضور ﷺ کے ایک صحابی ابی اوفیٰؓ کے لیے دعا)

ترجمہ: اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل کو برکت عطا فرما۔

صلوٰۃ کے معنوں کی تخصیص

امام باقر کی تفسیر:

جب صلوٰۃ کی نسبت اللہ کی طرف ہوگی تو اس سے رحمت مراد ہوگی اور جب ملائکہ کی طرف ہوگی تو اس سے استغفار مراد ہوگا اور جب امت کی طرف ہوگی تو اس سے دعا مراد ہوگی۔

نور اللّغات۔ جلد سوم:

صلوٰۃ یعنی دُرود حق تعالیٰ کی طرف سے بمعنی رحمت، ملائکہ کی طرف سے بمعنی استغفار اور انسان کی طرف سے بمعنی دعا و سلام اور حمد بولا جاتا ہے۔

فرہنگ آصفیہ۔ جلد دوم:

صلوٰۃ یعنی دُرود اگر اللہ کی طرف سے ہو تو رحمت و برکت کے معنے ہیں۔ اگر ملائکہ کی طرف سے ہو تو استغفار کے معنے ہیں اور اگر مسلمانوں کی طرف سے ہو تو دعا، سلام، تحفہ اور حمد کے معنے ہیں۔

باب 8:

دُرود کیا ہے؟

- دَرود اور دُرود میں فرق
- دُرود کی تعریف
- دُرود کیا ہے؟
- اللہ تعالیٰ کا دُرود کیا ہے؟
- فرشتوں کا دُرود کیا ہے؟
- جن و انس کا دُرود کیا ہے؟
- بہائم وطیور کا دُرود کیا ہے؟
- تمام دُرودوں پر ایک نظر

دُرود اور دَرود میں فرق

دُرود کے معنی:

رحمت، برکت، تعریف، دعا، استغفار، تسبیح

دَرود کے معنی:

عمارتی لکڑی، تحفہ

دونوں الفاظ میں قطعی فرق ہے

زیر بحث موضوع کا تعلق دُرود سے ہے دَرود سے نہیں۔ لہٰذا لفظ کی صحیح ادائیگی کو ملحوظ نظر رکھیئے۔ یاد رکھیئے! یہ لفظ دُرود ہے، دَرود نہیں۔

دُرود کی تعریف

دُرود فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے تاہم ترجیح تذکیر کو دی جاتی ہے۔ اگرچہ اس لفظ کے کئی معانی ہیں مگر عام طور پر یہ لفظ رحمت، برکت، تعریف اور دعا کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے سادہ زبان میں دُرود کی تعریف یوں کی جائے گی:

دُرود تحفہ تعریف و توصیف اور دعائے رحمت و برکت ہے۔

جبکہ اصطلاحی زبان میں دُرود کی تعریف یہ بنتی ہے:

دُرود حضور رسالت مآب ﷺ کو بھیجا جانے والا تحفہ تعریف توصیف اور آپ کے لیے کی جانے والی دعائے رحمت و برکت ہے۔

دُرود کیا ہے؟

تعریف کے مطابق دُرودِ پاک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحفہ تعریف وتوصیف اور دعائے رحمت و برکت ہے۔ تحفہ تعریف وتوصیف اس وقت ہے جب دُرودِ پاک اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ کی طرف سے ہو اور دعائے رحمت وبرکت اُس وقت ہے جب یہ ملائکہ کرام اور جن واِنس کی طرف سے ہو۔ چونکہ کائنات کا ذرہ ذرہ حمد باری تعالیٰ کے ساتھ ساتھ دُرود کے بابرکت وِرد میں بھی مشغول ہے اس لیے یہ موضوع اُس وقت تک تشنہ رہے گا۔ جب تک اس بات کا جائزہ نہ لیا جائے کہ کس کا دُرود کیا ہے؟ تو آیئے دُرود پاک کے مختلف پہلوؤں پر بات کریں۔

اللہ تعالیٰ کا دُرود کیا ہے؟

توحیدِ الٰہی پر تیسویں پارہ کی ایک بے نظیر سورۃ تلاوت فرمایئے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ یَلِدْ ○ وَلَمْ یُوْلَدْ ○ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ (سورہ اخلاص)

ترجمہ: (اے محمد! صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس نے کسی کو نہیں جنا (یعنی نہ وہ کسی کا باپ ہے) اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی بھی اس کے برابر کا نہیں ہے۔

پیغمبر اعظم وآخر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو جامع، مؤثر اور خوبصورت ترین الفاظ و انداز میں پیش کرنے کا تاج اسی سورۃ کے سر پر رکھا ہے۔ اسے سورۃ اخلاص کے نام سے اس لیے پکارا جاتا ہے کہ یہ بنیاد ہے ہر عمل کے اخلاص کی اور خالص یعنی پاک کر دیتی ہے انسان کو شرک سے بشرطیکہ اس کا اقرار صرف زبان تک ہی محدود نہ رکھا جائے بلکہ زندگی کے ہر مرحلے، ہر آزمائش اور ہر امتحان میں اس کا عملی مظاہرہ بھی کیا جائے۔

خلاصہ اس سورۃ کا یہ ہے کہ سب اللہ وحدہٗ لاشریک کے محتاج ہیں مگر اللہ کسی کا محتاج نہیں۔ اب آپ ہی بتایئے کہ جو ہستی کسی کی محتاج نہ ہو، جو ہستی ہر غرض سے پاک ہو، جو ہستی ہر حاجت سے لاتعلق ہو، جو ہستی ہر ضرورت سے بالاتر ہو اسے دعا کرنے کی کیا ضرورت ہوگی؟ اور پھر یہ کہ وہ ہستی دعا کرے گی کس سے؟ کیونکہ وہ ہستی اپنی ذات وصفات اور قوت وکمالات میں سب بڑوں سے بڑی ہے۔ کوئی اس کی برابری کا نہیں۔ وہ احکم الحاکمین ہے۔ وہ الٰہ العالمین ہے، وہ رب العالمین ہے۔

لہٰذا اللہ دعا نہیں کرتا، دعا اس کے حضور کی جاتی ہے۔ پس اَللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ، کا دُرود پاک یہ نہیں کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے دعا کرتا ہے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دُرود شریف یہ ہے کہ وہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف وتوصیف فرماتا ہے اور آپ پر رحمت وبرکت کی بارش برساتا ہے۔

فرشتوں کا دُرود کیا ہے؟

دُرود شریف کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ فرشتے بھی پیغمبرِ اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں۔فرشتے خدائے عظیم و برتر کی نوری مخلوق ہے یعنی نوری جسم رکھتے ہیں۔اس لیے ہر شکل اختیار کر سکتے ہیں۔یہ نر ہیں نہ مادہ بلکہ اس سے پاک ہیں اور کھانے پینے کی حاجت سے بھی پاک ہیں۔اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی ان کی خوراک ہے۔فرشتوں کا دُرود یہ ہے کہ وہ اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نزولِ رحمت اور آپ کے مرتبہ کی بلندی کی دُعا کرتے ہیں نیز آپ کی اُمّت کے لیے استغفار بھی کرتے ہیں۔اسی لیے لغات میں فرشتوں کی طرف سے دُرود شریف کو استغفار کے معنوں میں بھی لیا گیا ہے۔

جِن و اِنس کا دُرود کیا ہے؟

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پوری کائنات کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے۔آپ محسنِ انسانیت ہیں کیونکہ آپ کی وساطت سے ہدایت کی روشنی اور ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔چنانچہ نوری مخلوق (یعنی فرشتوں) کے علاوہ ناری مخلوق (جن) اور خاکی مخلوق (انسان) بھی آپ پر دُرود پاک بھیجتے ہیں۔جنوں اور انسانوں کا دُرود شریف یہ ہے کہ وہ آپ کے لیے اللہ رحمٰن ورحیم کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ وہ آپ پر اور آپ کی آل پر رحمت، برکت اور سلامتی نازل فرمائے اور آپ کو وسیلہ (یعنی مقامِ محمود) عطا فرمائے۔

بہائم وطیور کا دُرود کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجسم رحمت تھے۔آپ جانوروں پر بھی اُسی قدر مہربان تھے جس قدر انسانوں پر۔جانور بھی آپ سے محبت کرتے تھے اور کرتے ہیں۔وہ خاص اونٹ جس پر آپ سواری فرماتے تھے اسے عضباء کے نام سے پکارتے تھے۔اس اونٹ نے حضور سے درخواست کی کہ مجھے جنت میں بھی آپ ہی کی سواری بنایا جائے اور کوئی دوسرا میری پشت پر سواری نہ کر سکے۔آپ نے اس کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا۔اس اونٹ کو آپ کے وصال کا اس قدر صدمہ ہوا کہ وہ آپ کے وصال کے بعد صرف چند روز زندہ رہ سکا۔

چنانچہ بہائم (چوپائے) اور طیور (پرندے) بھی آپ سے محبت کرتے ہیں اور آپ پر دُرود پاک بھیجتے ہیں۔ان کا دُرود شریف تسبیح کی صورت میں ہوتا ہے۔چنانچہ درندے، چرندے اور پرندے اللہ کی پاکی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ حضور پیغمبرِ اعظم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی جو تعریف بیان کرتے ہیں، وہی ان کا دُرودِ پاک ہے۔

تمام دُرودوں پر ایک نظر

اللہ کا دُرود:

اپنے محبوب کی تعریف وتوصیف اور آپ پر نزولِ رحمت وبرکت۔

ملائکہ کا دُرود:

حضور اقدس کے مراتب میں اضافہ کے لیے دعا اور آپ کی اُمت کی بخشش کے لیے استغفار۔

جِن واِنس کا دُرود:

نبی محترم اور آپ کی آل کے لیے رحمت، برکت، سلامتی اور عظیم الشان جزا کی دعا اور آپ کے لیے وسیلہ (یعنی مقامِ محمود) کی طلب۔

بہائم وطیور کا دُرود:

پیغمبرِ اعظم وآخر کی تعریف۔

شجر وحجر بھی آپ کو سلام بھیجتے ہیں۔ ارشادِ نبوی ہے: جس وقت میں مبعوث ہوا اس وقت سے جس پتھر یا درخت کے قریب سے گزرتا ہوں وہ مجھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کہتا ہے۔

باب 9:

ایک جامع دُرود کیا ہے؟

❁ رحمت ❁ برکت

❁ سلام ❁ وسیلہ

ایک جامع (مکمل) دُرود رحمت' برکت' وسیلہ' سلام اور آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کلمات پر مشتمل ہوتا ہے۔ آیئے! ان دعائیہ کلمات کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کریں۔

رَحمت

یہ دُرود پاک کا بنیادی' اولین اور اہم ترین دعائیہ کلمہ ہے۔ جب ہم دُرود شریف میں حضور رِسالت مآب ﷺ پر رحمت کے نزول کی دعا کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اپنا فضل وکرم نازل فرما اور آپ کو جنت الفردوس کی خاص نعمتیں عطا فرما۔

برکت

جب رحمت کی گھنگھور گھٹا برستی ہے تو برکتوں کی کلیاں کھلتی ہیں اور فضیلتوں کے گلاب مہک اٹھتے ہیں۔ اس لیے معنی کے لحاظ سے لفظ رحمت کا دامن اتنا کشادہ ہے کہ اس میں برکت کا مفہوم بھی سمٹ آتا ہے لیکن دعا کو مزید بلیغ بنانے اور اس میں مزید تاثیر پیدا کرنے کے لیے دُرود شریف میں برکت کا دعائیہ کلمہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کی جانے والی نعمتوں میں کثرت اور فراوانی فرما۔

سلام

دُرود شریف کے دعائیہ کلمات کے ساتھ سلام کا ہونا بھی اَز حد ضروری ہے۔ حضرت ابراہیم نسفیؒ بڑے ذوق و شوق سے حضور ﷺ پر دُرود بھیجا کرتے تھے مگر سلام نہیں بھیجتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اکرم نے فرمایا: ”جب تو مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا۔“ اس کے بعد ابراہیم نسفیؒ کا دُرود شریف کے ساتھ سلام بھیجنے کا معمول بن گیا۔

جب ہم حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر سلام بھیجتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اے ہمارے

مالک! ہمارے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو ہر طرح کی سلامتی عطا فرما۔ آپ کو امن وسکون میں رکھ اور آپ پر نازل کی جانے والی نعمتوں کو نظرِ بد سے سلامت فرما۔

وسیلہ

دُرود پاک کا چوتھا دعائیہ کلمہ وسیلہ ہے۔ ارشادِ نبوی ہے: میرے لیے دُرود میں وسیلہ کی دعا کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے (جامع صغیر) گویا دُرود شریف میں حضورِ اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے لیے وسیلہ طلب کرنے کا اجر یہ ہے کہ قیامت کے روز دُرود خواں کو حضور شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں روزِ محشر زمین کے پتھروں اور درختوں سے بھی زیادہ انسانوں کی شفاعت کروں گا (جامع صغیر جلد 2۔ صفحہ 40) آپ ہی سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت میرے ان اُمتیوں کے لیے ہوگی جو گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے (ترمذی۔ جلد 2۔ صفحہ 70)

سلام اُس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اُس پر بُروں کو جس نے فرمایا' یہ میرے ہیں

(ماہر القادری)

پس وسیلہ دُرود پاک کا ایک نہایت اہم کلمہ ہے۔

وسیلہ کیا ہے؟:

فرمانِ نبوی ہے۔ تم جب بھی مجھ پر دُرود پڑھا کرو تو میرے لیے وسیلہ مانگا کرو۔ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جنت کا ایک درجہ یعنی مقامِ محمود ہے۔

مقامِ محمود کیا ہے؟:

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! مقامِ محمود کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مقامِ محمود وہ جگہ ہے جہاں میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔ (تفسیر روح المعانی۔ جلد 15۔ صفحہ 130)
- حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سب لوگ اکٹھے ہوں گے۔ میرا رب مجھے سبز حلّہ (بہشتی لباس) پہنائے گا۔ پھر مجھے شفاعت کی اجازت مل جائے گی اللہ تعالیٰ جو چاہے گا میں اس کی بارگاہ میں عرض کروں گا۔ پس یہی مقامِ مقامِ محمود ہے۔

(شفا شریف۔ جلد 1۔ صفحہ 134۔ مطبوعہ مصر)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: ''جب جہنمی جہنم میں اور جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو جنتی لوگوں کی سب سے آخری جماعت اور جہنمی لوگوں کی سب سے آخری جماعت باقی ہوگی۔ جہنمی جنتیوں کو کہیں گے تمہیں تمہارے ایمان نے کیا نفع دیا؟ یہ سن کروہ پروردگار کو پکاریں گے اور آہ و بکا کریں گے حتیٰ کہ ان کے رونے کی آواز جنت والے بھی سن لیں گے۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے شفاعت کے لیے التجا کریں گے۔ ہر نبی یہی کہے گا' شفاعت کے لیے کسی اور کے پاس جاؤ۔ حتیٰ کہ یہ معاملہ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش ہو جائے گا۔ آپ ان کی شفاعت (یعنی سفارش) فرمائیں گے۔'' پس یہی مقام' مقام محمود ہے۔ (بخاری شریف۔ جلد 2۔ صفحہ 686)

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمیؒ فرماتے ہیں: ''جب اولین و آخرین ہر دروازے پر یہی آواز سنیں گے کہ شفاعت کے لیے کسی اور کے پاس جاؤ تو آخر کار حضور علیہ السلام کو اس جگہ پائیں گے (یعنی حضور ﷺ ان کی شفاعت فرمائیں گے) حضور علیہ السلام کی اس عزت و عظمت کو دیکھ کر سب دشمن دوست آپ کی تعریف کریں گے۔ اسی لیے اس مقام کو مقام محمود کہتے ہیں یعنی حمد کیا ہوا مقام۔'' قرآن پاک میں اس بارے میں یوں فرمایا گیا ہے: عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔

پس وسیلہ سے مراد مقامِ محمود ہے اور مقام محمود سے مراد مقامِ شفاعت ہے۔ حضور نبی رحمت ہیں۔ آپ قیامت کے روز اپنے گناہ گار اُمتیوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش فرمائیں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط

ترجمہ: کون ہے کہ اُس کی اجازت کے بغیر اس سے کسی کی سفارش کرے۔

ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اجازت سے اپنے گناہ گار امتیوں کے لیے اُس کی بارگاہِ عظمٰی میں سفارش فرمائیں گے۔ یہی آپ کی شفاعت ہوگی۔ اسی شفاعت کی وجہ سے آپ کو شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن (گناہ گاروں کی سفارش کرنے والا) کہا جاتا ہے۔ آپ یہ سفارش محشر کے روز فرمائیں گے۔ اسی لیے آپ کا لقب مبارک شَفِیْعُ الْمَحْشَر (حشر میں سفارش کرنے والا) بھی ہے۔ آپ اپنی امت کی شفاعت کے بعد دیگر امتیوں کی شفاعت بھی فرمائیں گے۔ اس لیے آپ کا ایک اور لقبِ مبارک شَفِیْعُ الْاُمَم (امتوں کی سفارش کرنے والا) بھی ہے۔

باب10:

سلام کیا ہے؟

ملے تو اس کو سلام کرے۔" (مسلم) چنانچہ اس حق کو ادا کرنے میں کبھی بخل نہ کیجیے۔ فرمان نبوی ہے: سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام میں بخل کرے۔ (الادب المفرد)

پس سلام مومن کا مومن پر حق ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں:

1: مریض کی عیادت کرنا　　2: جنازے کے ساتھ جانا

3: دعوت قبول کرنا　　4: سلام کرنا

5: چھینک کا جواب دینا

6: حاضر و غائب مسلمان کی خیر خواہی کرنا (نسائی)

سلام افزائشِ محبت کا راز ہے

افزائشِ محبت کا راز "سلام" ہے کیونکہ آپس میں محبت پیدا کرنے اور اس جذبہ کو فروغ دینے کے لیے سلام سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جب تک مومن نہ بن جاؤ گے جنت میں داخل نہ ہو گے اور تم (اس وقت تک) مومن نہ بنو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ (وہ چیز یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کو عام کرو۔ (ابن ماجہ)

پس سلام محبت کا ایسا خزانہ ہے جسے جتنا زیادہ بانٹا جائے یہ اتنا ہی زیادہ بڑھتا ہے۔

سلام ایک دعا ہے

لغت میں سلام کے معنی سلامتی کے ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم آپ کے لیے آفات و بلیات سے سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے الٰہ العالمین! اپنے محبوب کے پیش کردہ دین کو قیامت تک سلامت رکھ۔

حدیقہ ندیہ کے صفحہ 9 پر سلام کا مطلب یہ لیا گیا ہے کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہر عیب و نقص سے سلامتی کی دعا مانگنا۔۔۔ پس سلامتی کے لحاظ سے سلام کے تین معانی ہیں:

- آفات و بلیات سے سلامتی
- ہر عیب و نقص سے سلامتی
- دینِ محمدی کی تا قیامت سلامتی

بعض علمائے اکرام نے سلام کو آرام و سکون اور مسرت و شادمانی کے معنوں میں بھی لیا ہے۔ چنانچہ جب ہم دُرود کے ساتھ سلام پڑھتے ہیں تو گویا ہم بارگاہِ الٰہی میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزولِ رحمت کے ساتھ ساتھ یہ

دعا بھی کرتے ہیں کہ اے ہمارے مالک! ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحِ اقدس کو آرام وسکون نصیب فرما اور آپ کو امت کی طرف سے مسرت وشادمانی عطا فرما۔ اس گفتگو سے نتیجہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ دُرود کی طرح سلام کی حقیقت بھی دعا کی ہے اور یہ ایک نہایت ہی پاکیزہ اور برکت والی دعا ہے۔

سلام ایک عہد ہے

سلام فقط ایک دعا ہی نہیں، ایک عہد (وعدہ) بھی ہے۔ جب ہم کسی کو سلام کرتے ہیں تو گویا ہم اسے سلامتی کا پیغام دیتے ہیں اور اسے باور کراتے ہیں کہ ہماری طرف سے اسے کسی قسم کا خطرہ نہیں۔ ہمارے ہاتھ اور ہماری زبان سے اس کی جان، مال اور آبرو محفوظ ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنے کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اپنے آقا سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے ان کی عزت وحرمت کو کسی قسم کی ٹھیس نہیں پہنچے گی۔ اس مرحلہ پر سلام کی حیثیت ایک عہد کی ہو جاتی ہے۔

سلام ایک خوشخبری (بشارت) ہے

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے، سلام کے معنی سلامتی کے ہیں۔ چنانچہ فرشتے مومن کی روح قبض کرنے سے پہلے اسے سلام کہتے ہیں یعنی مومن کو زندگی ہی میں ہر طرح کی سلامتی کی خوش خبری سنا دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے سورہ نحل کی آیت 31 اور 32 کا ترجمہ: ایسی ہی جزا دیتا ہے اللہ ان متقی لوگوں کو جن کی رُوحیں پاکیزگی کی حالت میں جب فرشتے قبض کرتے ہیں تو کہتے ہیں السلام علیکم۔ جاؤ اپنے (صالحہ) اعمال کے صلہ میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

دیکھا آپ نے، السلام علیکم کہہ کر یہ اشارہ دے دیا کہ اے متقی لوگو! موت کے بعد تمہاری ہر طرح سے سلامتی ہے یعنی قبر کے عذاب اور قیامت کی ہولناکی سے تم محفوظ رہو گے اور تمہارے نیک اعمال کا صلہ جنت ہے۔

اس ساری گفتگو کا ماحاصل یہ ہے کہ سلام دعا ہو یا عہد، محبت کا خزانہ ہو یا جنت کی بشارت ---- ہر صورت میں سلام سلامتی ہی سلامتی ہے، خیر ہی خیر ہے، برکت ہی برکت ہے۔ اسی لیے قرآن عظیم میں نبی پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر خوب خوب سلام بھیجنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

سلام اے آمنہ کے لال، اے محبوب سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات، فخرِ نوعِ اِنسانی
سلام اے آتشیں زنجیرِ باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

(حفیظ جالندھری)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

باب 11:

ایک جامع سلام کیا ہے؟

- سلام کی ابتدا کب ہوئی؟
- مکمل سلام کیا ہے؟
- حضور اقدس پر سلام کیسے بھیجیں؟
- اللہ تعالیٰ پر سلام مت بھیجیں

سلام کی ابتدا کب ہوئی؟

ایک جامع (مکمل) سلام کیا ہے؟ اس کے بارے میں جاننے کے لیے سلام کی ابتدا کے بارے میں جاننا ضروری ہے تا کہ اس پس منظر کی روشنی میں ایک جامع سلام تک پہنچا جا سکے۔ لہٰذا سب سے پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ سلام کی ابتدا کب ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔ ان کا قد ساٹھ گز (بعض روایات میں ساٹھ ہاتھ کا لفظ استعمال ہوا ہے) تھا۔ ان کو پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا، جاؤ اور فرشتوں کی اس بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو اور غور سے سنو وہ تمہیں کیا جواب دیتی ہے۔ وہ جو جواب دے وہ تیرا اور تیری اولاد کا جواب ہوگا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام نے فرشتوں کی جماعت سے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ فرشتوں نے جواب میں کہا۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُه'

اس حدیث مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سلام کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہوتے ہی اللہ کے حکم سے ہوئی اور اس کے لیے آدم علیہ السلام نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کا کلمہ استعمال کیا۔ مگر یہ مکمل سلام نہیں ہے۔

مکمل سلام کیا ہے؟

ایک شخص حضور نبی مکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ آپ نے سلام کا جواب دیا۔ وہ شخص بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کی دس نیکیاں لکھی گئیں ---- پھر ایک اور شخص آیا اور کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ آپ نے سلام کا جواب دیا۔ وہ شخص بھی بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کی بیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے سلام کا جواب دیا۔ وہ شخص بھی بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کی تیس نیکیاں لکھی گئیں۔ (ترمذی) یہ حدیث مبارک سلام کی تکمیل کرتی ہے۔ اس کے مطابق ایک جامع سلام یہ ہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُه'۔

حضور اقدس پر سلام کیسے بھیجیں؟

سورۂ احزاب کی آیت نمبر 56 میں نبی کریم پر سلام بھیجنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ سورہ کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں: اے ایمان والو! تم ان پر (یعنی نبی کریم پر) دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔

چنانچہ سوال پیدا ہوتا ہے حضور نبی اعظم پر سلام کیسے بھیجا جائے۔ اس کے بارے میں آپ نے یہ تعلیم فرمائی ہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ۔ اس سلام کو نماز میں تَشَهُّد میں پڑھا جاتا ہے۔ عاشقانِ رسول اسے نماز کے باہر بھی کثرت سے پڑھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ پر سلام مت بھیجیں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم کہتے: سلام ہو اللہ پر اس کے بندوں سے پہلے (یعنی اللہ کے بندوں پر سلام سے پہلے اللہ پر سلام ہو) سلام ہو جبرائیل پر ۔سلام ہو میکائیل پر۔ سلام ہو فلاں پر۔ ایک بار جب نبی کریم (سلام پھیر کر) نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف چہرہ مبارک کر کے فرمایا: یوں نہ کہو "اللہ پر سلام ہو" کیونکہ اللہ تو خود سلام (یعنی سلامتی) دینے والا ہے۔ (پھر اس کے بعد آپ نے نماز میں سلام پڑھنے کے لیے اَلتَّحِیَّاتُ کی تعلیم فرمائی)۔

اَلسَّلام اے صاحبِ خُلقِ عظیم اَلسَّلام اے مَعدَنِ لُطفِ عمیم
اَلسَّلام اے سَروَرِ عَالی جَناب اَلسَّلام اے شَافعِ یَومِ الحِسَاب
اَلسَّلام اے مُقتَدائے مُرسَلِین اَلسَّلام اے رَحمَةً لِّلعَالَمِین

باب 12:

کہیں آپ دُرود، سَلام کے بغیر تو نہیں پڑھ رہے!

- قرآنی حکم کی مکمل تعمیل کیجئے
- سلام دُرود کا جز و لاینفک ہے
- سلام دُرود کا اہم ترین کلمہ ہے
- سلام سے خالی دُرود پر حضور خفا ہوتے ہیں!
- دُرود شریف کے متعلق ایک نکتہ یاد رکھیئے۔

قرآنی حکم کی مکمل تعمیل کیجئے

بعض حضرات نبی پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود تو ذوق وشوق سے بھیجتے ہیں مگر آپ پر سلام بھیجنے میں بخل سے کام لیتے ہیں یا پھر ان کا روز کا وظیفہ ایسا دُرود ہوتا ہے جس میں سلام شامل نہیں ہوتا۔ اس سے قرآنی حکم کی مکمل تعمیل نہیں ہو پاتی۔

حکم الٰہی ہے: اے ایمان والو! تم ان پر (نبی کریم پر) دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو (احزاب: 56)۔ اس آیت طیبہ میں دو امور کا حکم دیا گیا ہے

1: اے ایمان والو! نبی کریم پر دُرود بھیجتے رہا کرو

2: اے ایمان والو! نبی کریم پر خوب سلام بھیجا کرو

چنانچہ جب ہم دُرود بھیجتے ہیں مگر سلام نہیں بھیجتے یعنی ہم ایسا دُرود پڑھتے ہیں جس میں سلام نہیں ہوتا تو ہم خدائے عظیم کا پہلا حکم تو پورا کر دیتے ہیں مگر دوسرا حکم پورا ہونے سے رہ جاتا ہے۔ یاد رکھیئے! جان بوجھ کر قرآن کے کسی حکم کی تعمیل نہ کرنا' اس حکم کو تسلیم کرنے سے انکار کرنا ہے ---- اور ---- قرآنی حکم کو تسلیم کرنے سے انکار کرنا' قرآن پر ایمان لانے سے انکار کرنا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: یہ قرآن سراسر ہدایت ہے اور ان لوگوں کے لیے بلا کا دردناک عذاب ہے جنہوں نے اپنے رب کی آیات ماننے سے انکار کر دیا۔ (سورہ: جاثیہ۔ آیت: 11)

لہٰذا قرآنی حکم کی مکمل تعمیل کیجئے یعنی دُرود میں سلام کو بھی شامل کیجئے۔ تاجدارِ رَحمت کی بارگاہ میں دُرود اور سلام دونوں کا نذرانہ پیش کیجئے۔

سلام دُرود کا جز و لا ینفک ہے

- جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے' قرآنِ عظیم میں پیغمبرِ اعظم پر دُرود اور سلام دونوں بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لیے سلام دُرود کا جز و لا ینفک ہے۔
- دُرود شریف کے ذریعے ہم اپنے آقا محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر نزولِ رحمت کی دعا کرتے ہیں جبکہ سلام کے ذریعے ہم اس نعمت کو نظرِ بد سے سلامت رکھنے کی دعا کرتے ہیں۔ اس لیے دُرود کا جز و لا ینفک ہے۔
- دُرود شریف کے ذریعے ہم اپنے آقا احمد مجتبےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی عظمت و حرمت کی بلندی کی دعا کرتے ہیں جبکہ سلام کے ذریعے ہم اپنے آقا نبی محترم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے یہ عہد کرتے ہیں ہمارے قول و فعل سے ان کی عظمت و حرمت کو کسی قسم کی ٹھیس نہیں پہنچے گی۔ اس لیے سلام دُرود کا جز و لا ینفک ہے۔

پس سلام دُرود شریف کا ایک لازمی کلمہ ہے۔ اسے دُرود شریف سے جدا نہیں کیا جانا چاہیے۔ جب ہم دُرود شریف سلام کے بغیر پڑھتے ہیں تو اس سے نہ صرف قرآنِ عظیم کی حکم عدولی ہوتی ہے بلکہ دُرود شریف کا مدعا و مقصد بھی باتمام و کمال پورا نہیں ہو پاتا۔ لہٰذا سلام کے بغیر دُرود نہ پڑھیئے' سلام کے ساتھ دُرود پڑھیئے۔

سلام دُرود کا اہم ترین کلمہ ہے

شروع میں نماز میں دُرود نہیں تھا' سلام تھا یعنی نماز میں سلام کی تعلیم دُرود سے پہلے دی گئی۔ دوسری بات یہ کہ دُرود ایک دعا ہے مگر سلام دعا کے ساتھ ساتھ ایک عہد (وعدہ) بھی ہے۔ تیسری بات یہ کہ آیتِ طیبہ میں سلام کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے اس کلمہ سے پہلے "خوب" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس قدر اہمیت ہے "سلام" کی! لہٰذا اس قدر اہم کلمہ کو دُرود میں شامل نہ کرنا بہت بڑی بدبختی ہے۔ حقیقت میں "سلام" دُرود کا اہم ترین کلمہ ہے جسے دُرود میں شامل نہ کر کے دُرود خواں کئی نیکیوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آئندہ سطور میں پیش کردہ واقعہ سے ثابت ہوتا ہے۔

سلام سے خالی دُرود پر حضور خفا ہوتے ہیں!

حضرت ابوسفیان محمد بن حسین حرانی کا معمول تھا کہ آپ حضور محترم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر کثرت سے دُرود بھیجتے تھے مگر سلام کو نظر انداز کر جاتے تھے۔ حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ان کے خواب میں تشریف لائے اور خفگی کا اظہار فرمایا۔

آپ نے حضرت حرانی کو فرمایا: جب تُو حدیث شریف میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر دُرود بھی پڑھتا ہے تو تُو پھر "وسلم" کیوں نہیں پڑھتا۔ یہ چار حروف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو تُو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔ اس واقعہ کے بعد حضرت حرانی نے دُرود شریف کے ساتھ سلام پڑھنے میں کبھی کوتاہی نہ کی۔

دُرود شریف کے متعلق ایک نکتہ یاد رکھیئے

یاد رکھیئے! دُرود شریف محبت کی خوشبو میں بسا وہ عظیم الشان تحفہ ہے جسے عظیم الشان پیغمبرِ آخر کی عظیم الشان بارگاہ میں نہایت ادب واحترام سے پیش کیا جاتا ہے۔ چنانچہ دُرود شریف میں دعائیہ کلمات جتنے زیادہ ہوں گے، جتنے دل نشین، دل پذیر اور دل آویز ہوں گے، دُرود کا تحفہ اتنا ہی خوبصورت ہوگا---اور تحفہ جتنا خوبصورت ہو اسی قدر پسند کیا جاتا ہے۔

سلام سرتا سر محبت ہے، سلام فزائشِ محبت کا راز ہے۔ کبھی بھی اس محبت سے لبریز کلمہ سے اپنے دُرود کو محروم نہ رکھیئے۔ محبت کا تحفہ محبت کی بارگاہ میں محبت سے پیش کرنے کے لیے "سلام" سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں!!!

باب 13:

دُرود اور سلام میں فرق

- پہلا فرق —— بلحاظ آیت
- دوسرا فرق —— بلحاظ زبان
- تیسرا فرق —— بلحاظ معنی
- چوتھا فرق —— بلحاظ نوعیت
- اس فرق کے باوجود---

پہلا فرق —— بلحاظ آیت

پارہ 22 میں سورۃ احزاب کی آیت نمبر 56 کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔

اس آیت مبارکہ سے بالکل واضح ہے کہ دُرود اور سلام الگ الگ اصطلاحات ہیں۔ اگر سلام دُرود میں شامل ہوتا تو آیت شریف میں اس کا الگ ذکر نہ کیا جاتا اور حرف دُرود کا لفظ ہی کافی ہوتا یعنی صرف دُرود بھیجنے کا حکم دیا جاتا۔

دوسرا فرق —— بلحاظ زبان

دُرود اور سلام میں دوسرا فرق زبان کا ہے جو بنیادی چیز ہے۔ دُرود فارسی زبان کا لفظ ہے اور اس کی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے جبکہ سلام خالصتاً عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کی تذکیر و تانیث میں کوئی اختلاف نہیں۔ یہ ہمیشہ مذکر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

تیسرا فرق —— بلحاظ معنی

دُرود کے معنی رحمت کے ہیں اور سلام سے مراد سلامتی ہے رحمت ایک کثیر المعانی لفظ ہے جو اپنے دامن میں خیر و برکت، عنایت و مہربانی، فضل و کرم لطف و نوازش اور پیار و محبت کا سمندر سمیٹے ہوئے ہے۔ قبر میں تمام تحفظات آخرت میں تمام مراعات اور جنت کی تمام نعمتیں رحمت کے زمرے میں آتی ہیں۔

دوسری طرف سلام کا مطلب ہے: اے اللہ! اپنے حبیب کی روح کو امن و سکون میں رکھ۔ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اے اللہ: حضور نبی کریم پر نازل کی جانے والی نعمتوں کو نظر بد سے سلامت فرما۔ بعض علمائے کرام نے سلام کا یہ مطلب بھی لیا ہے کہ اے اللہ! اپنے پیارے نبی کی امت کی تعداد میں اضافہ اور اس کے اعمال میں فراوانی فرما اور آپ

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی امت کی طرف سے خوشیاں عطا فرما۔

چوتھا فرق —— بلحاظ نوعیت

دُرود ایک دعائیہ کلمہ ہے۔ جبکہ سلام دعائیہ کلمہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عہد بھی ہے۔ جو ہم اپنے آقائے نامدار سے کرتے ہیں کہ ہمارے قول وفعل سے آپ کی عزت وحرمت کو کسی قسم کی ٹھیس نہیں پہنچے گی۔ ہماری زبان سے کوئی بات پیغمبرِ اعظم کی شانِ عالیہ کے خلاف ادا نہیں ہوگی۔

اس فرق کے باوجود ----

دُرود اور سلام میں فرق اپنی جگہ، مگر بنیادی طور پر یہ دونوں دعائیہ کلمات ہیں اس لیے ان دونوں کا حضور نبی کریم کے لیے پڑھنا ضروری ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دُرود اور سلام دونوں کو نبی محترم پر بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ خود نبی پاک نے دُرود کے ساتھ سلام بھیجنے کی تاکید فرمائی ہے چنانچہ احادیث میں ''دُرود'' کا لفظ پڑھتے وقت اس میں ''سلام'' کو بھی شامل سمجھیے۔

مُعارفِ دُرود وسلام

باب 14:

کیا دُرود پہنچتا ہے؟

- دُرود پہنچنے کا ثبوت' قرآن کے ذریعے
- دُرود پہنچنے کا ثبوت' احادیث کے ذریعے
- دُرود پہنچنے کا ثبوت' واقعات کے ذریعے
- ہر اُمتی کی زندگی، ایک کُھلی کتاب

دُرود پہنچنے کا ثبوت' قرآن کے ذریعے

ایک بصیرت افروز نکتہ:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

یہ آیتِ مبارک پارہ 22 میں سورۂ احزاب کی آیت نمبر 56 ہے۔ اس کا ترجمہ ہے: اے ایمان والو! تم ان پر (یعنی نبی کریم پر) دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔

اس آیتِ مقدسہ میں اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ' اپنے محبوب محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود اور سلام بھیجنے کا حکم فرما رہا ہے۔ یہ آیت اس حقیقت کا نا قابلِ تردید ثبوت ہے کہ دُرود و سلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پہنچتا ہے کیونکہ حکم دینے کا مطلب ہی یہ ہے کہ دُرود و سلام پہنچتا ہے' اگر نہ پہنچتا ہوتا تو حکم بھی نہ دیا جاتا!

اس ثبوت کے بعد مزید ثبوت کی ضرورت تو نہیں رہ جاتی مگر اس ضمن میں کتب چاند کی طرح روشن ایسی احادیث پیش کرتی ہیں جن میں ہمارے آقا حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے واضح الفاظ میں فرما دیا ہے کہ ہر دُرود و سلام مجھے پہنچتا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

دُرود پہنچنے کا ثبوت' احادیث کے ذریعے

(1) حدیث:

حضرتِ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ۔ مجھ پر دُرود پڑھو۔ بے شک تمہارا دُرود پڑھنا تم جہاں کہیں بھی ہو' مجھے پہنچ جائے گا۔ (مشکوٰۃ)

گھروں کو قبرستان بنانے کا مطلب یہ ہے کہ گھر میں مُردوں کی طرح پڑے سوتے رہنا اور اس میں نوافل' تلاوت' ذکر اور دُرود و سلام نہ پڑھنا۔ قبر اطہر کو عید بنانے کا مطلب یہ ہے کہ میری قبر کو عید گاہ کی مثال نہ بناؤ کہ جہاں

لوگ زینت وسرور کے ساتھ یعنی غفلت کے ساتھ جمع ہوتے ہیں۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح عید سال میں دو بار آتی ہے اسی طرح میری قبر پر سال بھر میں ایک دو بار حاضر ہونے پر اکتفا نہ کرو بلکہ کثرت سے حاضری دو۔

اس حدیث پاک میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں تین باتوں کی تاکید فرمائی ہے:

1: گھروں کو نفلی عبادات سے آباد رکھو۔

2: میری قبر اطہر پر کثرت سے حاضر ہوا کرو۔

3: مجھ پر دُرود پڑھا کرو۔ تم کہیں بھی ہو یہ مجھے پہنچ جاتا ہے۔

حدیث: (2)

حضرت امام حسنؓ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر دُرود و سلام پڑھتے رہا کرو اس لیے کہ تمہارا دُرود و سلام مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔ (طبرانی)

حدیث: (3)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: جو دُرود و سلام مجھ پر بھیجا جاتا ہے وہ مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اس کے بدلے میں دُرود و سلام بھیجنے والے پر نزولِ رحمت کی دعا کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اس کے نامۂ اعمال میں دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

حدیث: (4)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: محبت والوں کا دُرود و سلام میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا دُرود و سلام میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات کانپوری صفحہ 18)

حدیث: (5)

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! تم میرے سامنے مع ولدیت کے نام بنام پیش کئے جاتے ہو۔ لہٰذا تم کو چاہیے کہ اپنے آپ کو دُرود و سلام سے آراستہ کرو۔ (درمنثور)

حدیث: (6)

ارشاد نبوی ہے: تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہو۔ لہٰذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے دُرود و سلام پڑھا کرو۔

(سعادت دارین۔ صفحہ 62)

(7) حدیث:

اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے الفاظ مبارک ہیں: میں (تمہارے بھیجے گئے) دُرود پاک کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔

(سعادت دارین۔ صفحہ 60)

ان سات احادیث میں سے ہر حدیث سے دُرود و سلام کے دربارِ نبی میں پہنچنے کا ثبوت ملتا ہے۔ حدیث نمبر 3 سے پتہ چلتا ہے نبی پاک دُرود بھیجنے والے کے لیے دعا فرماتے ہیں اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ حدیث نمبر 4 سے معلوم ہوتا ہے کہ محبان کا دُرود نبی پاک اپنے گوشِ مبارک سے سنتے ہیں۔
حدیث نمبر 5 اور 6 سے معلوم ہوتا ہے کہ دُرود و سلام نہ صرف دربارِ نبوت میں پہنچتا ہے بلکہ اسے دُرود خواں کے نام اُس کے چہرے اور اُس کے والد کے نام کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے اسی لیے اچھے طریقے سے دُرود پاک پڑھنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔
حدیث نمبر 7 سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی پاک اپنی امت کی طرف سے بھیجے گئے دُرود و سلام کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ فرما لیتے ہیں۔ پس آپ کا امتی دنیا کے کسی کونے سے آپ پر دُرود و سلام بھیجے وہ آپ کی بارگاہ عالیہ میں پہنچ جاتا ہے اور اسے محفوظ فرما لیا جاتا ہے۔

دُرود پہنچنے کا ثبوت، واقعات کے ذریعے

حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ ہر روز سونے سے پہلے تین ہزار بار دُرود و سلام پڑھتے تھے۔ جب شادی کی تو وظیفہ میں ناغہ ہو گیا۔ تیسری ہی شب ایک شخص رئیس نامی نے خواب میں جناب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ حضور فرماتے ہیں: "قطب الدین کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ہر شب دُرود و سلام کا جو تحفہ مجھے بھیجتے تھے اب تین روز سے نہیں پہنچتا۔" وہ صاحب علی الصبح حضرت خواجہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خواب کے بارے میں بتایا۔ حضرت اُسی وقت علیحدہ ہو گئے اور یادِ حق میں لگ گئے۔ آپ نے دُرود و سلام کے وِرد میں پھر کبھی ناغہ نہیں کیا۔ (اولیائے چشت)

حضرت رابعہ بصریہ کا واقعہ:

حضرت رابعہ بصریہ کی ولادت کے وقت گھر میں غربت کا یہ عالم تھا کہ ذرا سا تیل بھی میسر نہ تھا کہ جس سے چراغ روشن کر لیا جاتا۔ کپڑے کا معمولی سا ٹکڑا بھی نہ تھا کہ جس میں اس اللہ کی ہونے والی ولیہ کو لپیٹ لیا جاتا۔ آپ کی والدہ نے شوہر سے التجا کی کہ وہ ہمسائے سے تھوڑا سا تیل مانگ لائے۔ وہ گئے مگر ہمسائے کا دروازہ بند پا کر خالی ہاتھ لوٹ

آئے۔ اسی غم کی حالت میں انہیں نیند آ گئی۔ خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں: لڑکی کی پیدائش سے غمگین نہ ہو۔ تیری بیٹی سیدہ ہے اس کی شفاعت (سفارش) سے میری امت کے ستر ہزار افراد بخشے جائیں گے۔ اے خوش نصیب! بصرہ کے امیر عیسیٰ زروان کے پاس جا اور اسے کہہ کر تو ہر رات مجھ پر سو بار دُرود بھیجتا تھا اور جمعہ کی رات چار سو بار۔ پچھلی جمعرات جو گزر گئی' کیا وجہ کہ تو نے دُرود نہیں بھیجا۔ اب اس کے عوض چار سو دینار بطور کفارہ مجھے (یعنی رابعہ بصریہ کے والد محترم کو) ادا کر۔

رابعہ بصریہ کے والد محترم جب بیدار ہوئے تو روتے اُٹھے اور یہ سارا پیغام ایک کاغذ پر لکھ لیا۔ صبح ہوئی اور آپ یہ رقعہ لے کر امیر بصرہ عیسیٰ زروان کی طرف چل دیئے۔ دربان کے ہاتھ رقعہ امیر کے پاس بھیجا۔ امیر کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یاد فرمایا ہے۔ فوراً خدام کو حکم دیا کہ شکرانہ کے طور پر دس ہزار دینار اسی وقت فقیروں اور درویشوں میں تقسیم کر دو اور رقعہ لانے والے کو چار سو دینار دے کر بڑی عزت و تعظیم سے میرے پاس لاؤ تا کہ میں اس کی زیارت سے مشرف ہوں اور اس کے قدموں کو بوسہ دے کر شاہی محلات کو منور کروں۔

(تذکرۃ الاولیاء)

علی بن عیسیٰ کا واقعہ:

ایک شخص نے تین ہزار دینار قرض لیے مگر کاروبار ڈوب جانے سے قرضہ لوٹانے کے قابل نہ رہا۔ قرضہ نہ ملنے پر قرض خواہ نے عدالت میں مقدمہ کر دیا۔ قاضی صاحب نے مقروض کو ایک ماہ میں قرضہ واپس کرنے کا حکم دیا۔ مقروض کی حالت اتنی پتلی تھی کہ ایک ماہ تو کیا' وہ ایک سال میں بھی قرضہ ادا کرنے کی سکت نہیں رکھتا تھا۔

سخت پریشان تھا کہ کیا کروں۔ مایوسی کے اس اندھیرے میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ مبارکہ روشنی بن کر اس کے دل و دماغ میں اترتے چلے گئے کہ جس بندے پر مصیبت یا پریشانی آ جائے تو وہ مجھ پر دُرود وسلام کثرت سے پڑھے کیونکہ دُرود وسلام مصیبتوں اور پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے۔

چنانچہ اس شخص نے مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھ کر عاجزی اور زاری کے ساتھ دُرود وسلام پڑھنا شروع کر دیا۔ جب ستائیس دن گزر گئے تو اس نے رات کو خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: اے بندے! پریشان نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کارساز ہے۔ تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔ تو علی بن عیسیٰ وزیر سلطنت کے پاس جا اور اسے کہہ کہ وہ تجھے قرضہ ادا کرنے کے لیے تین ہزار دینار دے دے۔

جب وہ شخص بیدار ہوا تو بڑا خوش ہوا مگر اس کے ساتھ ہی یہ خیال اسے پریشان کر گیا کہ اگر وزیر صاحب نے کوئی دلیل یا نشانی طلب کی تو کیا جواب دوں گا چنانچہ وہ وزیر صاحب کے پاس نہیں گیا۔ جب رات ہوئی تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ نے علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا۔ جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ رہی مگر سابقہ خیال آتے ہی اداس ہو گیا۔

تیسری رات پھر خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہوا۔ آپ نے پھر وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جانے کا فرمایا۔ اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کوئی علامت چاہتا ہوں جو اس ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دینا کہ اس سچائی کی علامت یہ ہے کہ تم نمازِ فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار دُرود وسلام کا تحفہ دربارِ رسالت میں پیش کرتے ہو جسے اللہ' اللہ کے رسول اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

جب وہ شخص بیدار ہوا اور نمازِ فجر ادا کر کے مسجد سے نکلا تو آج مہینہ پورا ہو چکا تھا۔ وہ سیدھا وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور اسے سارا قصہ سنایا۔ وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی تو اس نے نمازِ فجر کے بعد روزانہ پانچ ہزار بار دُرود وسلام پڑھنے کا ذکر کیا۔ وزیر یہ سن کر متعجب بھی ہوا اور خوش بھی۔ متعجب اس لیے ہوا کہ واقعی اس دُرود وسلام کے متعلق کوئی نہیں جانتا تھا اور خوش اس لیے ہوا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے دُرود وسلام سے آگاہ ہیں۔

چنانچہ اس خوشی میں اس نے نو ہزار دینار مقروض کو دیئے' تین ہزار دینار قرضے کی ادائیگی کے لئے' تین ہزار دینار مقروض کے بال بچوں کے لیے اور تین ہزار دینار کاروبار کے لیے اور اسے وداع کرتے وقت نہایت محبت و عاجزی سے کہا: اے بھائی! تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے۔ خدارا یہ محبت والا تعلق نہ توڑنا۔ اور جب بھی آپ کو کوئی کام' کوئی حاجت درپیش ہو بلا روک ٹوک چلے آنا' میں آپ کا کام دل وجان سے کیا کروں گا۔

مقروض سیدھا عدالت میں پہنچا اور تین ہزار دینار قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے۔ قاضی صاحب نے کہا: تُو تو بالکل مفلس تھا۔ اتنی رقم تیرے پاس کہاں سے آ گئی؟ مقروض نے سارا واقعہ سنایا۔ واقعہ سن کر قاضی صاحب خاموشی سے اٹھے' گھر گئے اور تین ہزار دینار لا کر مقروض کے سامنے رکھ دیئے اور کہا: ساری برکتیں وزیر صاحب نے ہی کیوں لوٹ لیں۔ میں بھی اسی سرکار کا غلام ہوں۔ تیرا یہ قرضہ میں ادا کرتا ہوں۔ قرض خواہ نے جب یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا: ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو۔ میں بھی ان کی رحمت کا حق دار ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اس کا قرض اللہ کے لیے معاف کر دیا۔

مقروض نے قاضی صاحب سے کہا: آپ کا شکریہ لیجئے اپنی رقم سنبھال لیجئے۔ قاضی صاحب نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے پیارے رسول کی محبت میں جو دینار لایا ہوں' وہ واپس لینے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوں۔ یہ آپ کے ہیں لہٰذا آپ اسے لے جائیں۔ وہ شخص بارہ ہزار دینار لے کر گھر آ گیا۔ قرضہ بھی معاف ہو گیا اور خوشحالی بھی نصیب ہو گئی۔ یہ برکت ساری کی ساری دُرود وسلام کی تھی۔ (جذب القلوب)

ابوالحسن کیسائی کا واقعہ:

اسی نوع کا ایک اور واقعہ سماعت فرمایئے۔

ایک شخص کے ذمہ پانچ سو درہم قرضہ تھا مگر حالات ایسے تھے کہ وہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالم رؤیا میں دیدار نصیب ہوا اور اپنی پریشانی بیان کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتی کی پریشانی سن کر فرمایا: تم ابوالحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اسے کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے۔ وہ نیشا پور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے اور اگر وہ کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم روز دربارِ رسالت میں سو بار دُرود پاک کا تحفہ بھیجتے ہو مگر کل تم نے دُرود پاک نہیں پڑھا۔

وہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسائی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حالِ زار بیان کیا مگر اس نے کچھ توجہ نہ دی پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام دیا تو اس نے نشانی طلب کی اور جب نشانی بیان کی تو ابوالحسن یہ سنتے ہی تخت سے زمین پر گر پڑا۔ اس نے دربارِ الٰہی میں سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر کہا: اے بھائی! یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا۔ کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں دُرود پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔

پھر ابوالحسن کیسائی نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اسے پانچ سو کی بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دے دو۔ ابوالحسن کیسائی نے عرض کیا: ”اے بھائی! یہ ہزار درہم آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور یہ ہزار درہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا شکرانہ ہے اور پانچ سو درہم سرکار کے حکم کی تعمیل ہے“ اور مزید کہا کہ آپ کو آئندہ کوئی ضرورت درپیش ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔ (معارج النبوت۔ جلد اول۔ صفحہ 329)

قارئین کرام! ہر واقعہ اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ دُرود پاک بارگاہِ نبوت میں پہنچتا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دُرود خواں کے دُرود سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اور نہ صرف دُرود شریف سے آگاہ ہوتے ہیں بلکہ اس کی تعداد بھی آپ کے علم میں ہوتی ہے!

ہر اُمّتی کی زندگی، ایک کُھلی کتاب

ان احادیث و واقعات اور بحث و تمحیص کے بعد اس بات میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ پڑھا جانے والا ہر دُرود وسلام حضورِ پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں پہنچتا ہے۔ آپ ہر پڑھے جانے والے دُرود وسلام کے کلمات اور اس کی تعداد سے آشنا ہوتے ہیں۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ دُرود وسلام کون بھیج رہا ہے اور کہاں سے بھیجا جا رہا ہے بلکہ یہاں تک کہ آپ دُرود وسلام بھیجنے والے کے اعمال و درجات سے بھی آگاہ ہوتے ہیں۔ آپ کے سامنے اپنے ہر امتی کی زندگی کھلی کتاب کی طرح ہے۔

باب 15:

دُرود کس طرح پہنچتا ہے؟

- کون سے دُرود حضور خود سماعت فرماتے ہیں؟
- دُرود کون پہنچاتا ہے؟
- دُرود کس طرح پہنچایا جاتا ہے؟

کون سے دُرود حضور ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں؟

تین قسم کے دُرودوں کو حضور اقدس خود سماعت فرمانے کا اعزاز بخشتے ہیں۔

(1) جمعہ کو پڑھا گیا دُرود شریف:

فرمانِ نبوی ہے: مجھ پر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن دُرود شریف کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا دُرود پہنچاتے رہتے ہیں مگر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر جو دُرود شریف پڑھا جاتا ہے اور اس کو میں اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔ (نزہت المجالس۔ جلد دوم۔ صفحہ 110)

(2) محبت سے پڑھا گیا دُرود شریف:

ایک دفعہ صحابہ کرامؓ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! جو لوگ آپ پر دُرود پاک پڑھتے ہیں اور وہ یہاں موجود نہیں (یعنی جو لوگ آپ پر دُرود شریف دور سے بھیجتے ہیں) اور وہ لوگ جو حضور کے وصال شریف کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے دُرود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: محبت والوں کا دُرود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا دُرود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات کانپوری۔ صفحہ 18)

حضراتِ محترم! دُرود ہے ہی محبت کا وظیفہ کیونکہ نماز کے باہر دُرود شریف پڑھنا ساری زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ اس کے باوجود جو خوش نصیب اسے سینکڑوں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں پڑھتے ہیں انہیں اللہ کے رسول سے محبت ہے تو اتنی کثیر تعداد میں پڑھتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ دُرود شریف پڑھتے ہی وہ ہیں جنہیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے محبت ہے یا یوں کہیئے کہ دُرود شریف پڑھنا نصیب ہی ان کو ہوتا ہے جن کے دل آپ کی محبت سے لبریز ہیں۔ وہ محبت کا یہ تحفہ محبت کی بارگاہ میں محبت سے پیش کرتے ہیں۔

پس حدیثِ مبارک میں محبت والوں کے دُرود سے مراد آپ کے وہ امتی ہیں جو روز آپ کی بارگاہ میں دُرود

وسلام کے مہکتے گجرے پیش کرتے ہیں۔

(3) قبر اقدس کے پاس پڑھا گیا دُرود شریف:

فرمانِ نبوی ہے: جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر دُرود و سلام پڑھتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو شخص دُور دراز جگہ سے مجھ پر دُرود و سلام بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔ (قول بدیع)

قارئین کرام! یہاں دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔

1: دُرود کون پہنچاتا ہے؟

2: دُرود کس طرح پہنچایا جاتا ہے؟

(1) دُرود کون پہنچاتا ہے؟:

حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے دربارِ گوہر بار میں دُرود و سلام پہنچانے کا فریضہ فرشتے سرانجام دیتے ہیں۔ جن کی تفصیل یوں ہے۔

جبرائیل امین:

امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا: میری وفات کے بعد تم میں سے جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اسے جبرائیل امین اپنے ساتھ لے کر میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ فلاں شخص نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ پر سلام بھیجا ہے۔ میں جواب میں کہوں گا کہ اُس پر بھی سلام اور اللہ کی رحمتیں و برکتیں نازل ہوں۔

سیاح فرشتے:

- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: بے شک اللہ سبحانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر سیاحی کرتے ہیں (یعنی زمین پر پھرتے رہتے ہیں) اور میرا جو امتی مجھ پر سلام عرض کرتا ہے وہ اس کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ۔ احمد۔ حاکم۔ بیہقی۔ ابن ماجہ)
- حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: اللہ جل شانہ کے بے شمار فرشتے زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کا دُرود مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ (نسائی)

جمعہ کو نازل ہونے والے فرشتے:

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے: میرے اوپر جمعہ کے دن بکثرت دُرود بھیجا کرو اس لیے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ فرشتے اس دن نازل ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تو وہ دُرود اُس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے وصال کے بعد بھی۔ آپ نے فرمایا: ہاں

(وصال کے بعد بھی)۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے۔ اللہ کا نبی زندہ ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ۔ ابن ماجہ)

قبرِ اطہر پر متعین فرشتہ:

- حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو اس لیے کہ اللہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کیا ہے۔ جب میرا اُمتی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے، اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! فلاں کے بیٹے فلاں نے ابھی آپ پر دُرود شریف پڑھا ہے۔ (دیلمی)

- حضرت عمار بن یاسر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے عمار! اللہ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ نے ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے۔ وہ میرے انتقال کے بعد میری قبر پر قیامت تک کھڑا رہے گا۔ اس فرشتے کا کام یہ ہوگا کہ میرا جو امتی مجھ پر دُرود پڑھے گا اس کا دُرود مجھ تک پہنچائے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے اس طرح اتنی بار آپ پر دُرود پڑھا ہے۔ پھر اللہ جل شانہ اس شخص کے ہر دُرود کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اگر اس نے دُرود زیادہ بار پڑھا تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر زیادہ رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (طبرانی)

- ارشاد نبوی ہے: بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے لہٰذا جب کوئی بندہ مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ دُرود پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے۔ (قول بدیع۔ جامع صغیر)

- فرمان نبوی ہے: جو بندہ بھی میری قبر کے پاس مجھے سلام کرتا ہے اس کا سلام مجھ تک وہ فرشتہ پہنچاتا ہے جو اس کام کے لیے مقرر ہے اُس کا سلام دنیا و آخرت کی تمام مہمات کے لیے کافی ہے اور میں قیامت کے دن اس پر گواہی دوں گا۔ (کنز العمال)

ایک حدیث کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبرِ اطہر پر مقرر کردہ فرشتے کا نام منطوش ہے۔ اسی موضوع پر ایک اور حدیث میں فرشتہ کی بجائے فرشتوں کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور ان کے سردار کا نام صلصا نیل بتایا گیا ہے۔ تاہم ان احادیث سے یہ بات تو طے شدہ ہے کہ رسالت مآب کی خدمتِ عالیہ میں دُرود و سلام پہنچانے کا کام فرشتے سرانجام دیتے ہیں۔

دُرود کس طرح پہنچایا جاتا ہے؟

اس بارے میں دو احادیث ملتی ہیں۔

پہلی حدیث:

فرمانِ نبوی ہے: میرے وصال کے بعد میرے امتی کی طرف سے مجھ پر جو دُرود و سلام بھیجا جائے گا اسے ملک الموت باذن اللہ قبض کر کے میری قبر پر پہنچائے گا اور کہے گا: یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! فلاں ابن فلاں نے آپ کی امت سے آپ پر دُرود و سلام بھیجا ہے۔ میں کہوں گا: میری طرف سے دس رحمتوں کے نزول کی دعا پہنچاؤ اور کہو کہ میری شفاعت تیرے واسطے حلال ہوئی۔ پھر وہ فرشتہ آسمان پر چڑھے گا اور عرشِ عظیم کے پاس پہنچ کر عرض کرے گا: اے ربِ ذوالجلال! فلاں ابن فلاں نے تیرے حبیب پر دُرود و سلام بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری طرف سے بھی اُس پر دس رحمتیں نازل کرو۔

دوسری حدیث:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ میرے وصال کے بعد میرے اُمتی کی طرف سے مجھ پر دُرود و سلام بھیجا جائے گا فرشتے اُسے بارگاہِ رب العزت میں پیش کریں گے۔ اللہ جل شانہ حکم فرمائے گا کہ اس دُرود وسلام کو میرے محبوب کی قبر شریف کی طرف لے جاؤ اور اسے ان کے سامنے پیش کرو تاکہ وہ دُرود و سلام پڑھنے والے کے لیے مغفرت کریں اور دُرود وسلام کے ذریعے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ (نسائی)

پہلی حدیث کے مطابق ملائکہ دُرود و سلام پہلے بارگاہِ رسالت میں پہنچاتے ہیں پھر وہاں سے اسے اللہ جل شانہ کے دربارِ عظمیٰ میں پیش کرتے ہیں۔ یہ دُرود شریف پہنچانے کا پہلا طریقہ ہے۔ جسے آپ براہ راست یا بلا واسطہ طریقہ کہہ سکتے ہیں۔

دوسری حدیث کے مطابق ملائکہ دُرود و سلام کو پہلے بارگاہ الٰہی میں پہنچاتے ہیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے اسے بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے ہیں۔ یہ دُرود شریف پہنچانے کا دوسرا طریقہ ہے جسے بالواسطہ طریقہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ اس طریقہ کی مزید توضیح ہمیں ابوداؤد شریف میں بیان کردہ اس حدیث سے ملتی ہے:

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اسے میری روح کو لوٹا دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا خود جواب دیتا ہوں۔

باب 16:

دُرود کیوں ضروری ہے؟

- حکمِ الٰہی
- خواہشِ رسول
- معمولِ اصحابؓ
- اظہارِ محبت
- تقاضائے انسانیت
- فریضہء امت
- شفاعتِ امت
- جُزو لاینفک

وہ ذات جس نے دہر میں توحید عام کی
وہ ذات مستحق ہے دُرودو سَلام کی
(بدر ساگری)

حکمِ الٰہی

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود شریف بھیجنا کیوں ضروری ہے؟ اس کی بنیادی اور اولین وجہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو نہ صرف دُرود کے بارے میں ہے بلکہ دُرود کے ساتھ خوب خوب سلام بھیجنے کے بارے میں بھی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo

(سورہ: احزاب آیت:56)

اے ایمان والو! تم ان پر (یعنی نبی پاک پر) دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔

اس آیت مقدسہ میں اللہ کریم جل جلالہ واضح الفاظ میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود اور سلام بھیجنے کا حکم فرمارہا ہے۔ اس حکم کے بعد اس موضوع پر کسی بحث اور کسی اگر مگر کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ تاہم اس باب کے تناظر میں کچھ مزید پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں تاکہ دُرود شریف کی ضرورت سے تعلق رکھنے والا ہر جز و اور ہر گوشہ خوب روشن ہو جائے۔

خواہشِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بھیجنا صرف اللہ تعالیٰ کا حکم ہی نہیں ہے بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

خواہش بھی ہے کہ ان پر دُرود و سلام بھیجا جائے اور نہ صرف بھیجا جائے بلکہ کثرت سے بھیجا جائے۔ اس بارے میں احادیث مبارک کا ایک ضخیم ذخیرہ موجود ہے۔ جسے ''فضائل دُرود'' اور ''دُرود شریف کی کثرت'' کے ابواب میں پیش کیا گیا ہے۔ یہاں اختصار کا دامن تھامتے ہوئے چند احادیث پیش کی جا رہی ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے۔

- مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرو۔ (احمد۔ حاکم)
- تم کو چاہیے کہ اپنے آپ کو دُرود و سلام سے آراستہ کرو۔ (سعادت دارین)
- تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر دُرود و سلام پڑھتے رہا کرو۔ (طبرانی)
- تم مجھ پر اچھے طریقے سے دُرود پڑھا کرو۔ (سعادت دارین)
- جب اذان ختم ہو جائے تو مجھ پر دُرود پاک پڑھا کرو۔ (مسلم۔ ترمذی)
- جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔ (مشکوٰۃ)

حضورِ اقدس، نبی محترم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امت سے کبھی بھی کسی ذاتی خواہش کا اظہار نہیں فرمایا سوائے ایک خواہش کے، اور وہ یہ ہے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔ جب ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے آپ پر ہر دُرود و سلام بھیجنے کی ہم سے خود آرزو فرما رہے ہیں تو کیا ہم پر دُرود و سلام پڑھنا ضروری نہیں ہو جاتا؟ یقیناً آپ کا جواب اثبات میں ہوگا۔ چنانچہ یہ آرزوئے مبارک اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہے کہ ہم آپ پر کثرت سے، محبت سے، لگن سے دُرود و سلام پڑھنا اپنا روز کا معمول بنا لیں۔

معمولِ اصحابؓ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بھیجنا اس لیے بھی ضروری ہے کہ دُرود خوانی اصحاب رسول کا معمول رہا ہے اور آپ اس پر نہایت مسرت کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ دُرود کے حصے میں عہد رسالت میں پڑھے جانے والے دُرود شریف پیش کئے گئے ہیں لہٰذا ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم بھی صحابہ کرامؓ کی طرح ذوق و شوق سے اپنے نبی مکرم رسول محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود و سلام بھیجتے رہا کریں۔

اظہارِ محبت

صحیح بخاری شریف میں درج ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہ ہوگا جب تک کہ میں اس کے ماں باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ اسی طرح ایک حدیث اور ہے کہ تین باتیں جس شخص میں ہوں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پا لیا۔ جن میں پہلی بات یہ ہے کہ اس کے دل میں اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت دیگر تمام محبتوں سے زیادہ ہو۔

حضراتِ محترم! حضور سے محبت کا دعویٰ اس وقت تک باطل ہے جب تک اس کا عملی مظاہرہ نہ ہو اور آپ سے محبت کا عملی مظاہرہ یہ ہے کہ آپ پر باقاعدگی سے روزانہ دُرود و سلام بھیجا جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دعویٰ محبت کی یہی وہ واحد صورت ہے جو قابلِ اعتبار اور ناقابلِ تردید ہے۔ اس لیے حضور سے محبت کا اظہار خالی خولی باتوں سے کرنے کی بجائے آپ پر دُرود و سلام پڑھ کر کیجیے۔

آؤ پڑھیں یہ خوش گلو صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
گونج اُٹھے یہ چار سُو صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
جھڑتے ہیں منہ سے گُل ہی گُل، سنتے ہیں خود رسولِ کل
کوئی پڑھے جو باوضو، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

تقاضائے اِنسانیت

جب حضورِ اقدس دنیا میں تشریف لائے' یہ دنیا کفر و الحاد کے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ بتوں کی پوجا ہوتی تھی۔ نیکی منہ چھپا کے روتی تھی --- جہالت کا راج تھا' بدی کے سر پر تاج تھا --- جنگل کا دستور تھا' انسان انسانیت سے دُور تھا --- انسانیت پارہ پارہ تھی' آدمیت بے سہارا تھی --- زندگی محال تھی' عجب زمانے کی چال تھی --- ذرا ذرا سی بات پر تلواریں نکل آتی تھیں' دہشت و بربریت کی باتیں تھیں' ہر طرف ظلم و ستم کی گھاتیں تھیں' عیاشی کے دن تھے عیاشی کی راتیں تھیں۔

پوری دنیا جانوروں کی منڈی بن چکی تھی جہاں انسان جانوروں کی طرح بکتا تھا۔ اخلاق نام کی چیز دُور دُور تک نہ ملتی تھی۔ رحم کا نشان تک نہ تھا۔ بے رحمی اور بَربَریت کا تسلط تھا۔ ان حالات میں جب حضور کا ظہور ہوا تو گویا حق کا آفتاب طلوع ہوا جس کی مقدس کرنوں نے باطل کا ہر تاریک گوشہ منور کر دیا۔

دنیا بھٹک رہی تھی اندھیروں میں، آپ نے
بھٹکے ہوؤں کو جادۂ منزل دکھا دیا
ہم سے زیادہ کون ہے دنیا میں خوش نصیب
اپنے حبیب کی ہمیں اُمّت بنا دیا

(بیدل فاروقی)

حضرات! آدمی کو انسان بنانے کے لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رات دن محنت کی۔ اللہ پاک نے کرم کا مینہ برسایا اسلام کا اجڑا گلشن پھر سے ہرا ہو گیا۔ بتوں کے آگے جھکنے والی پیشانیاں اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لاشریک کی بارگاہ میں جھکنے لگیں۔ ظلم و بَربَریت کے لیے اٹھنے والے ہاتھ خیر و برکت کے لیے اٹھنے لگے۔ بات بات پہ گالی گلوچ کرنے

والی زبانیں حمد وثنا اور دُرود وسلام کے ترانے گانے لگیں۔ کفر والحاد میں ڈوبی فضائیں اذانِ بلالی سے گونجنے لگیں

بس وہی ہے کامل رہبرِ انسانیت کا
انسان جس کے عہد میں انسان ہوگیا
بے شک دلیل و حجت و برہان ہوگیا
یعنی صفات و ذات میں قرآن ہوگیا

(بقا نظامی)

حضور کیا آئے، بہار آئی۔ آدمیت مسکرا اُٹھی۔ انسانیت جگمگا اٹھی اور حضورِ پاک، صاحبِ لولاک تاریخِ انسانی کے محسنِ اعظم ٹھہرے۔ چنانچہ تقاضائے اِنسانیت یہ ہے کہ اُس محسنِ اعظم کے لیے رات دن رحمت، برکت اور سلامتی کی دعا کی جائے یعنی آپ پر دُرود وسلام کثرت سے پڑھا جائے۔ آپ کا شکریہ ادا کرنے کی یہی ایک صورت ہے۔ اگر چہ ہم اپنے آقائے نامدار رحمت کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کا بدلہ تو نہیں چکا سکتے مگر اتنا تو ہوگا کہ دُرود وسلام بھیج کر ہم شکر گزار بندوں کی صف میں شامل ہو جائیں گے اور آپ جانتے ہیں کہ اللہ جل شانہ اپنے شکر گزار بندوں کو بہت پسند فرماتا ہے۔

فریضہ اُمت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تبلیغ حق اور فروغِ اسلام سے روکنے کے لیے کفار نے کیا کیا نہ کیا۔ آپ کو طرح طرح کی اذیتیں دیں۔ آپ پر خاک پھینک دیتے۔ راہ گزرتے آپ کے سرِ مبارک پر کوڑا ڈال دیا جاتا۔ آپ کی راہ میں کانٹے بچھائے جاتے۔ آپ قرآن پڑھتے تو کفار شور مچاتے، تالیاں بجاتے۔ آپ کو شاعر، دیوانہ، جادوگر کے نام سے پکارتے۔ آپ کا تمسخر اڑاتے مگر آپ کمال ضبط سے کام لیتے اور کسی کو بد دعا نہ دیتے۔

جب طائف کے لوگوں نے دعوتِ اسلام کے بدلے میں پتھر مار مار کر آپ کو لہولہان کر دیا اور جبرائیل امین نے حاضر ہو کر کہا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ طائف کا تمام معاملہ دیکھ لیا ہے۔ پہاڑوں کے فرشتہ کو آپ کی خدمت میں بھیجا گیا ہے اگر آپ حکم دیں تو وہ ان دونوں پہاڑوں کو آپس میں ملا کر اہلِ طائف کی بدتمیزی و بدمستی کا مزا چکھا سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسی اولاد پیدا فرمائے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور شرک کی لعنت سے ہمیشہ دُور رہیں گے۔ یہ کمالِ ضبط صرف آپ ہی کا طرۂ امتیاز تھا۔

آپ اس قدر خوش اخلاق تھے کہ چلتا پھرتا قرآن تھے۔ آپ اس قدر نرم دل تھے کہ کافر بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔ آپ اس قدر مہربان تھے کہ امت کی مغفرت کے لیے راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر روتے۔ آپ اس قدر سخی تھے کہ کبھی مانگنے والے کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔ آپ اس قدر متواضع تھے کہ کافروں کی بھی مہمان نوازی فرماتے۔

ایک بار ایک کافر آپ کا مہمان بنا۔ رات کو زیادہ کھا لیا جس سے پیٹ میں گڑبڑ ہوگئی اور سوتے ہوئے اس کا پاخانہ بستر ہی میں نکل گیا۔ شرمندگی کے باعث وہ صبح حضور سے ملے بغیر چلا گیا۔ راستے میں خیال آیا کہ جلدی میں تلوار بھول آیا ہے چنانچہ واپس ہوا۔ جب مہمان خانے پہنچا تو یہ دیکھ کر اُس کی حیرت کی حد نہ رہی کہ صحابہ کرامؓ کے اصرار کے باوجود حضور بستر اپنے ہاتھ سے دھو رہے ہیں اور صحابہؓ سے فرما رہے ہیں: ''نہیں نہیں۔ وہ شخص میرا مہمان تھا اس لیے یہ کام میں خود ہی کروں گا۔'' جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر اس شخص پر پڑی تو آپ نے نہایت محبت سے فرمایا: ''بھائی تم اپنی تلوار یہیں بھول گئے تھے۔ اسے لے جاؤ۔'' یہ الفاظ اس کے دل پر شبنم کے قطرے بن کر گرے، دل سے کفر کا میل دُھل گیا۔ آنکھوں سے غفلت کا پردہ اٹھ گیا اور وہ شخص اسی وقت مسلمان ہوگیا۔

یہ اوصافِ حمیدہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود وسلام بھیجنا از حد ضروری ہے۔ ہر اُمتی کا فریضہ ہے کہ وہ ایسے پیارے نبی پر پیارے پیارے الفاظ میں انتہائی پیار سے دُرود وسلام بھیجے۔

شاہِ جہان و فخرِ دو عالم ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
رحمتِ کامل ، خُلقِ مجسّم ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
شافعِ محشر ، مالکِ کوثر ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
ہادیٔ برحق ، مُرسلِ اکرم ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

شفاعتِ اُمت

کسی نبی، کسی رسول نے اپنی امت کے بارے میں اتنا فکر نہیں کیا جتنا فکر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی امت کے بارے میں تھا۔ ایک مرتبہ آپ رونے لگے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور رونے کی وجہ پوچھی۔ آپ نے فرمایا میں اپنی امت کی بخشش کے لئے رو رہا ہوں۔ یہ معلوم کر کے جبرائیل علیہ السلام اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اللہ پاک نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں جاؤ اور عرض کرو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آپ کو آپ کی امت کے معاملہ میں راضی کریں گے، غم زدہ نہیں ہونے دیں گے۔ (مسلم۔ مشکوٰۃ)

دُنیا سیپ محمد موتی ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
اُس بن دُنیا کیسی ہوتی ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
گر نہ ہوتا آمنہ جایا ، خلقت کا غم کھانے والا
خلقت میٹھی نیند نہ سوتی ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: روزِ محشر تمام انبیا علیہم السلام

کے لیے منبر رکھے جائیں گے جن پر وہ جلوہ افروز ہوں گے جبکہ میرا منبر خالی ہوگا۔ میں اُس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ سراپا سوال بن کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے حبیب! آپ کیا چاہتے ہیں کہ آپ کی امت سے کیسا سلوک کروں۔ میں عرض کروں گا: یا رب! میری اُمت کا حساب جلد فرما۔ پس وہ بلائے جائیں گے۔ ان کا حساب شروع ہو جائے گا۔ ان میں سے بعض وہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے اور بعض وہ ہوں گے جو میری شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے اور میں شفاعت کرتا رہوں گا حتیٰ کہ مجھے ایسے لوگوں کے دفتر دیئے جائیں گے جن کے لیے جہنم کا حکم ہو چکا ہوگا۔ میں ان کی بھی شفاعت کروں گا اور مجھے جہنم کا داروغہ کہے گا: یا رسول اللہ! آپ نے تو عذابِ الٰہی سے اپنی امت کے لیے کچھ سزا بھی نہیں رہنے دی۔

(کنز العمال۔ جلد 14۔ صفحہ 414)

(شفا شریف۔ جلد 1۔ صفحہ 138 طبع مصر)

ترمذی شریف کی جلد دوم کے صفحہ 70 پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ مبارکہ درج ہیں: ”میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لیے ہوگی جو گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے۔“ کنز العمال کی چودھویں جلد کے صفحہ 399 اور جامع صغیر کی دوسری جلد کے صفحہ 40 پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ مبارکہ درج ہیں: ”میں محشر کے روز زمین کے پتھروں اور درختوں سے بھی زیادہ انسانوں کی شفاعت کروں گا۔“

ان احادیث مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف دنیا میں ہمارے محسن ہیں بلکہ آخرت میں بھی آپ ہمارے محسن ہوں گے۔ اس لیے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کے لیے اشد ضروری ہے کہ وہ اپنے محسنِ اعظم، شفیعِ معظم، نورِ مجسم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود و سلام بھیجنا روز کا معمول بنالے۔

جُزوِ لا ینفک

درۃ الناصحین کے صفحہ 17 پر یہ واقعہ درج ہے کہ ایک بزرگ نماز میں دُرود شریف پڑھنا بھول گئے۔ انہیں رات خواب میں حضور کا دیدار ہوا۔ آپ نے فرمایا: ساری نیکیاں، ساری عبادتیں اور ساری دعائیں روک دی جاتی ہیں جب تک مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا جائے۔ سُن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں سارے جہاں والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر دُرود پاک نہ ہو تو ساری نیکیاں اس کے منہ پر ماردی جائیں گی اُن میں سے ایک بھی نیکی قبول نہ ہوگی۔

یہ احادیث، واقعات اور حقائق اس سوال کا واضح جواب پیش کر رہے ہیں کہ دُرود شریف کیوں ضروری ہے؟ ان کے مطالعہ کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ دُرود شریف ضروری کیا، اَشد ضروری ہے!

وہ ذات جس نے دہر میں توحید عام کی
وہ ذات مستحق ہے دُرود و سلام کی

باب 17:

دُرود کے ساتھ سلام کیوں ضروری ہے؟

پھلی وجه : نبی پاک پر سلام بھیجنا اللہ پاک کا حکم ہے۔

دوسری وجه : سلام کے بغیر دُرود سے حکمِ الٰہی پورا نہیں ہوتا۔

تیسری وجه : سلام کے بغیر دُرود مکروہ ہے۔

چوتھی وجه : سلام نہ بھیجنے سے دُرود خواں چالیس نیکیاں کھو بیٹھتا ہے!

پانچویں وجه : سلام نہ بھیجنے پر حضور خفا ہوتے ہیں۔

چھٹی وجه : سلام بھیجنے پر حضور خوش ہوتے ہیں۔

ساتویں وجه : سلام بھیجنے والا اللہ کے دس سلام پاتا ہے!

آٹھویں وجه : حضور پر سلام مشروع اور باعث برکت ہے۔

نویں وجه : حضور پر سلام تمام مہمات کے لیے کافی ہے!

دسویں وجه : سلام تو درخت، پہاڑ اور حیوانات بھی کہتے ہیں!

پہلی وجہ: نبی پاک پر سلام بھیجنا اللہ پاک کا حکم ہے:

اس مسئلہ کی اولین اور بنیادی وجہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے درود شریف کے ساتھ سلام بھیجنے، بلکہ خوب سلام بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

پارہ: 22 سورہ: احزاب آیت: 56

اے ایمان والو! تم بھی ان پر (یعنی نبی پاک پر) دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔ درود شریف کے ساتھ سلام کے ضروری ہونے کی یہ وجہ اتنی مستند، اٹل، قطعی اور حتمی ہے کہ اس کے بعد کسی اور وجہ کی ضرورت ہی نہیں رہ جاتی۔ اس لیے ذیل میں پیش کردہ دیگر وجوہ محض معلومات میں اضافہ کے پیش نظر ہیں۔

دوسری وجہ: سلام کے بغیر دُرود سے حکمِ الٰہی پورا نہیں ہوتا:

دُرود کے ساتھ سلام اس لیے بھی ضروری ہے کہ اس کے بغیر حکمِ الٰہی کی تکمیل نہیں ہو پاتی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! تم ان پر (یعنی نبی کریم پر) درود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔ دیکھا آپ نے دُرود کے ساتھ سلام کا بھی حکم ہے۔ لہٰذا اللہ عظیم و برتر کے حکم کی تعمیل و تکمیل تب ہی ہوتی ہے جب درود میں سلام کو بھی شامل کیا جائے۔

تیسری وجہ: دُرود بغیر سلام مکروہ ہے:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ درود بغیر سلام اکثر علماء کے نزدیک مکروہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ و سلام (یعنی درود و سلام) دونوں کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ (جذب القلوب۔ صفحہ 224)

چوتھی وجہ: سلام نہ بھیجنے سے دُرود خواں چالیس نیکیاں کھو بیٹھتا ہے!

حضرت ابوسلیمان محمد بن حسین حرانی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابوسلیمان! جب تو حدیث پاک میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر درود بھی پڑھتا ہے تو پھر وسلم کیوں نہیں پڑھتا؟ یہ چار حروف ہیں اور ہر حروف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تُو تُو چالیس (40) نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔ (قول بدیع)

پانچویں وجہ: سلام نہ بھیجنے پر حضور خفا ہوتے ہیں:

حضرت ابراہیم نسفی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو آپ کو اپنے سے کچھ مُنقبض (ناخوش۔ ناراض) پایا۔ میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو حدیث پاک کے خدمت گاروں میں ہوں۔ اہلِ سنت سے ہوں۔ مسافر ہوں۔ حضور نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: جب تو مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا؟ اس کے بعد میرا معمول بن گیا کہ میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنے لگا۔ (قبول بدیع)

چھٹی وجہ: سلام بھیجنے والے پر حضور خوش ہوتے ہیں:

دُرود کے ساتھ سلام اس لیے بھی ضروری ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے امتی کا سلام پہنچتا ہے تو آپ نہایت فرحت و انبساط کا اظہار فرماتے ہیں۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے: جب اللہ کا مقرر کردہ فرشتہ تمہارا سلام میرے پاس پہنچاتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بن فلاں یا فلانہ بنت فلاں نے آپ پر ایک بار سلام بھیجا ہے تو مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے اور میں فرشتے کو کہتا ہوں کہ میری طرف سے اُسے دس بار سلام پہنچاؤ۔

بہنوں اور بھائیو! ایک بار سلام پر اس قدر خوشی! اور جب آپ (ﷺ) سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں سلام پاتے ہوں گے تو ان کی مسرت و شادمانی کا کیا عالم ہوتا ہوگا!

ساتویں وجہ: سلام بھیجنے والا اللہ سے دس سلام پاتا ہے!:

دُرود کے ساتھ سلام اس لیے بھی ضروری ہے کہ سلام بھیجنے والا اللہ کے حبیب پر ایک مرتبہ سلام (یعنی سلامتی) بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ سلام بھیجنے والے پر دس مرتبہ سلام (یعنی سلامتی) بھیجتا ہے۔ حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے کہ اے حبیب! جو آپ پر ایک دفعہ دُرود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ دُرود (یعنی دس دفعہ رحمت) بھیجوں گا۔ اور جو آپ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اُس پر دس دفعہ سلام (یعنی دس دفعہ سلامتی) بھیجوں گا۔ (نسائی۔ مشکوٰۃ)

یہ اتنا بڑا اجر اور اتنا بڑا اعزاز ہے کہ جس پر جتنا بھی رشک کیا جائے کم ہے۔

آٹھویں وجہ: حضور پر سلام بھیجنا مشروع اور باعثِ برکت ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ط

پارہ:19 سورۃ: نمل آیت:59

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے (یعنی آپ اعلان فرما دیجئے) کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جن کو اُس نے چن لیا ہے (یعنی جن کو اس نے پسند فرما لیا ہے۔)

اس آیت مقدسہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے منتخب بندوں پر سلام مشروع (یعنی شریعت کے مطابق) ہے۔ غور فرمائیے! جب اللہ کے منتخب بندوں پر سلام مشروع ہے تو انبیاء کرام پر سلام بطریق اولیٰ مشروع ہوا ہمارے آقائے نامدار (ﷺ) تو امام الانبیاء ہیں!

نویں وجہ: حضور پر سلام تمام مہمات کے لیے کافی ہے!:

دُرود شریف کے ساتھ سلام اس لیے بھی ضروری ہے کہ یہ ہماری تمام مشکلات کے لیے کافی وشافی ہے۔ اس بارے میں حدیث پاک ہے: جو بندہ بھی میری قبر کے پاس مجھے سلام کرتا ہے اس کا سلام مجھے وہ فرشتہ پہنچاتا ہے جو اس کے لیے مقرر ہے۔ اس کا سلام دنیا و آخرت کی تمام مہمات کے لیے کافی ہے اور میں قیامت کے دن اس پر گواہی دوں گا۔ (کنز العمال)

دسویں وجہ: سلام تو درخت، پہاڑ اور حیوانات بھی کہتے ہیں!:

اس کی تفصیل ان دو ابواب میں پڑھیئے

1: حیوانات بھی درود پڑھتے ہیں! 2: شجر و حجر بھی سلام کہتے ہیں!

حضور رسالت مآب کا ارشاد مبارک ہے: ''جس رات میں مبعوث ہوا' اس وقت سے جس پتھر یا درخت کے پاس گزرتا ہوں وہ مجھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہتا ہے۔'' حضرات محترم! جب حضور اقدس کی خدمت عالیہ میں حیوانات اور شجر و حجر بھی سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں تو انسان پر تو اور بھی زیادہ لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود کے ساتھ سلام بھی بھیجے۔

ان احادیث' واقعات اور دلائل و شواہد کے مطالعہ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ دُرود کے ساتھ سلام کیوں ضروری ہے؟ حقیقت میں سلام دُرود کا جزو لَایَنْفَكْ ہے۔ اس لیے آپ جب بھی کسی حدیث پاک میں دُرود کا لفظ پڑھیں تو اس میں سلام کو بھی شامل سمجھیں۔

عاملین دُرود وسلام

باب 18:

اللہ جَلَّ جَلَالُہ، بھی دُرود بھیجتا ہے!

❁ دُرود پاک کی آیت کا ایک تابناک پہلو ❁ دُرود پاک کی وسعتیں، رفعتیں اور عظمتیں

دُرود پاک کا ایک تابناک پہلو

دُرود پاک کی آیت پر غور فرمائیے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo

پارہ 22 سورہ احزاب آیت 56

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پاک پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔

اس آیت مقدس کا تابناک اور رفیع الشان پہلو یہ ہے کہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف بھیجنا فعلِ خداوندی ہے۔ یعنی درود پاک وہ مقدس عمل ہے جسے خود خدائے بے نیاز بھی سرانجام دے رہا ہے۔ اس اعزاز نے درود شریف کی فضیلت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ درود شریف کو عظمت کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔ اسے اعلیٰ درجات والے اعمال میں شامل کر دیا ہے۔

دُرود پاک کی وسعتیں، رفعتیں اور عظمتیں

اس آیت مبارک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی پاک پر درود بھیجنا ایک خدائی عمل ہے۔ یہ بڑے اعزاز اور بڑے امتیاز کی بات ہے اور یہ اعزاز و امتیاز صرف درود شریف کو ہی حاصل ہے۔ ارکان اسلام کو لیجئے۔ یہ پانچ ہیں۔ حقیقت میں یہ پانچ ارکان وہ پانچ ستون ہیں جن پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ اس قدر اہمیت ہے ان ارکان کی! مگر سنتِ الٰہی ہونے کا جو امتیاز دُرود پاک کو حاصل ہے وہ ان ارکان میں سے ایک بھی رکن کو حاصل نہیں!

نماز کو لیجئے۔ اللہ پاک نے نماز پڑھنے (قائم کرنے) کا حکم دیا ہے مگر درود شریف کی طرح یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی

نماز پڑھتا ہوں تم بھی نماز پڑھو۔ خدائے ذوالجلال کسی کے آگے عاجز نہیں' سب اس کے آگے عاجز ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں' سب اس کے محتاج ہیں۔ اس کو کسی کی ضرورت نہیں' سب کو اُس کی ضرورت ہے۔ اس لیے بندگی (نماز) بندے کا کام ہے' معبود کا نہیں۔ معبود کی تو بندگی کی جاتی ہے اور اللہ معبود ہے۔

یہی معاملہ دیگر ارکان روزہ زکوٰۃ اور حج کا ہے۔ ان کے کرنے کا بندے کو حکم دیا گیا ہے۔ خود خدا انہیں سرانجام نہیں دیتا۔ مگر جب معاملہ دُرود پاک کا آتا ہے تو رب کریم فرماتا ہے' میں نبی پاک پر دُرود پاک بھیجتا ہوں۔ اے ایمان والو! تم بھی اُن پر دُرود و سلام بھیجا کرو۔ گویا دُرود سنتِ الٰہیہ بھی ہے اور حکمِ الٰہیہ بھی۔ سبحان اللہ کیا شان والا ہے درود پاک کا عمل!

دُرود پاک کی تمام وسعتیں' درود پاک کی تمام رفعتیں' دُرود پاک کی تمام عظمتیں اور دُرود پاک کی تمام برکتیں دُرود پاک کی اس ایک خوبی میں سمائی ہوئی ہیں کہ یہ خدائی عمل ہے۔ یہ دُرود پاک کا بلند ترین' عظیم ترین اور اہم ترین پہلو ہے!

باب 19:

ملائکہ کرام بھی دُرود بھیجتے ہیں!

- ملائکہ کیا ہیں؟
- دُرود عملِ ملائکہ ہے۔
- کثرتِ ملائکہ اور دُرود
- قرآن، ملائکہ اور درُود
- ایک بصیرت افروز نکتہ
- پانچ ملائکہ اور دُرود

آپ محبوبِ خُدا ہیں آپ ہیں سدرہٰ نشیں
آپ کا ثانی زمانے کی قسم کوئی نہیں
کون پاسکتا ہے ایسا ارفع و اعلیٰ مقام
آپ پر بھیجیں دُرود اہلِ فلک اہلِ زمیں

(تحسین افضل)

دُرود عملِ ملائکہ ہے

دُرودِ پاک کا سب سے بڑا امتیاز اور سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ یہ ایک خدائی عمل ہے یعنی خدائے بے نیاز کی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے۔ اللہ رب العزت کا دُرودِ پاک یہ ہے کہ وہ اپنے فرشتوں کے سامنے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف فرماتا ہے اور آپ پر اپنی خاص رحمتوں اور برکتوں کا مینہ برساتا ہے۔

دُرودِ پاک عملِ الٰہیہ ہونے کے ساتھ ساتھ عملِ ملائکہ بھی ہے۔ اَن گنت ملائکہ ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے میں منہمک رہتے ہیں۔ اس باب کا مقصد اس ملکی عمل کو بالتفصیل پیش کرنا ہے۔

ملائکہ کیا ہیں؟

ملائکہ مَلک کی جمع ہے۔ اِس کے معنی قاصد کے ہیں۔ قرآن مجید میں اِن کے لیے رُسُل کا لفظ بھی استعمال کیا گیا

ہے۔اِس کے معنی بھی قاصد کے ہیں۔

ملائکہ یعنی فرشتے اللہ پاک کی پوشیدہ اور برگزیدہ نورانی مخلوق ہیں جو گناہوں سے پاک ہیں۔اِن کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے۔اِس لیے آپ کی بات کو جھٹلانا آپ کی نافرمانی ہے اور آپ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ارشادِ نبی پاک ہے:''جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی''۔

قرآن، ملائکہ اور دُرود

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں۔

آیت مبارک میں ملائکتہٗ کا کلمہ استعمال ہوا ہے جس کے معنی ''تمام فرشتوں'' کے ہیں اور اس کے آخر میں ہٗ ضمیر کی طرف مضاف ہے جو اللہ کی طرف لوٹ رہی ہے جس سے معنی میں عمومیت پیدا ہو گئی ہے۔چنانچہ تمام فرشتے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بھیجنے میں مصروف و مشغول ہیں۔اس فریضہ کی انجام دہی کے لیے فرشتوں کی کوئی مختصر سی جماعت یا کوئی خاص جماعت مخصوص نہیں بلکہ تمام فرشتے بلاامتیازِ تخصیص یہ کارِ عظیم سرانجام دے رہے ہیں۔

ملائکہ کا اندازِ عبادت یہ ہے کہ ان کا ایک عظیم گروہ ہاتھ باندھے اللہ کی بارگاہ میں مؤدب کھڑا ہے اور وہ اسی کام کے لیے مخصوص ہے۔ایک گروہ رکوع کی حالت میں عبادت میں منہمک ہے اور وہ اسی کام کے لیے مخصوص ہے اور ایک گروہ سجدہ میں پڑا مشغولِ عبادت ہے اور وہ اسی کام کے لیے مخصوص ہے اور ایک گروہ قعدہ میں (یعنی دوزانو بیٹھا) اللہ پاک کی تسبیح و تہلیل میں مصروف ہے اور وہ اسی کام کے لیے مخصوص ہے---- مگر درود کا فریضہ اس تخصیص اور گروہ بندی سے بالاتر ہے۔

ہر فرشتے کو، چاہے وہ قیام و قعدہ کی حالت میں مصروفِ عبادت ہو یا رکوع و سجدہ کی حالت میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا کر رہا ہو، حکم ربانی ہے کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درودِ پاک پڑھے۔چنانچہ ہر فرشتہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ نبی محترم پر دُرود پاک بھیجنے کا فریضہ بھی سرانجام دے رہا ہے۔

پس اللہ عظیم و برتر کی عبادت کے لیے تو فرشتوں میں تخصیص و گروہ بندی ہے مگر درود خوانی کے لیے فرشتوں میں تخصیص ہے نہ گروہ بندی، بلکہ عمومیت ہے۔یہ عمومیت دُرودِ پاک کی عظمت کا ایک ممتاز و منفرد اور درخشاں و تابندہ پہلو ہے، ممتاز و منفرد اس لیے کہ یہ عمومیت کسی اور عبادت کو حاصل نہیں اور درخشاں و تابندہ اس لیے کہ یہ عمومیت فخرِ انبیاء، محبوبِ کبریا، احمد مجتبےٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مقام پر دلالت کرتی ہے۔

کثرتِ ملائکہ اور دُرود

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو دس حصوں میں تقسیم فرمایا ہے نو حصے فرشتے پیدا فرمائے اور ایک حصہ باقی تمام مخلوق کو۔ (قول بدیع صفحہ 32) لہٰذا فرشتے اس قدر کثیر ہیں کہ ان کی صحیح تعداد اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے' آسمان میں چار انگل کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں جس میں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیے ہوئے نہ پڑا ہو۔ (ترمذی۔ احمد۔ ابن ماجہ)

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کی مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر شروع ہوا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ہر روز بلا ناغہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو ستر (70) ہزار فرشتے روضہ اقدس پر حاضری دیتے ہیں آپ کی قبر انور کے چاروں طرف ادب و احترام سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اپنے پروں کو محبت وعقیدت سے قبرِ اطہر سے ملتے ہیں اور آپ پر درود پاک پڑھتے رہتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو وہ آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور اسی وقت ستر (70) ہزار فرشتے آجاتے ہیں اور دُرودِ پاک پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ صبح ہوتی ہے تو وہ پرواز کر جاتے ہیں اور دوسرے ستر (70) ہزار فرشتے حاضر ہو جاتے ہیں جو گروہ ایک بار حاضری دے دیتا ہے اُس کی پھر باری نہیں آتی۔ لہٰذا صبح وشام ستر ستر ہزار فرشتوں کا جو گروہ روضہ اقدس پر حاضری دیتا ہے وہ ہر بار نئے فرشتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

حضراتِ محترم! یہ سلسلہ چودہ سو سال سے جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا اور جب قیامت کا دن آئے گا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرِ اطہر سے باہر تشریف لائیں گے۔ ستر ہزار فرشتوں کا جھرمٹ آپ کا استقبال کرے گا۔ آپ ان فرشتوں کے جلو میں میدان حشر کی طرف روانہ ہوں گے۔ یہ شان ہے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور یہ عظمت ہے آپ پر دُرودِ پاک بھیجنے کی!

پانچ ملائکہ اور دُرود

انسان کے ساتھ پانچ فرشتے رہتے ہیں۔ ایک دائیں جانب' دوسرا بائیں جانب' تیسرا آگے' چوتھا پیچھے اور پانچواں پیشانی پر۔ دائیں جانب والا فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے۔ بائیں جانب والا فرشتہ بدیاں لکھتا ہے۔ آگے والا فرشتہ نیکیوں کی تلقین کرتا ہے۔ پیچھے والا فرشتہ بلاؤں کو دور کرتا ہے اور پانچواں فرشتہ جو پیشانی پر رہتا ہے دُرود شریف لکھتا ہے اور اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچاتا ہے۔

(مجالس الابرار)

ایک بصیرت افروز نکتہ

درج ذیل حدیث مبارک کو غور سے پڑھیے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل امین نے مجھے خبر دی ہے کہ جو امتی آپ پر دُرود شریف پڑھتا ہے اس کے بدلے میں حق تعالیٰ دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹاتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور ایک فرشتہ دُرود پڑھنے والے کے حق میں وہی الفاظ کہتا ہے جو وہ آپ کے حق میں کہتا ہے۔ میں نے دریافت کیا وہ فرشتہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ حق تعالیٰ نے جب سے آپ کو پیدا فرمایا ہے اُس وقت سے وہ فرشتہ اس کام پر مقرر ہے کہ آپ کا جو امتی آپ پر درود شریف پڑھے وہ فرشتہ جواب میں کہے کہ تجھ پر بھی خدا اپنی رحمت نازل فرمائے۔

(کنز العمال)

حضرتِ محترم! غور طلب نکتہ یہ ہے کہ دُرود پاک پڑھنے کا حکم دو ہجری میں صادر ہوا لیکن اس کا صلہ دینے کے لیے فرشتہ حضور کی پیدائشِ مبارک ہی سے مقرر کر دیا گیا۔ اس حدیث مقدسہ سے دُرود شریف کی شان کا پتہ چلتا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دُرود شریف کے حکم سے پہلے بھی دُرود پڑھنے والے موجود تھے اور وہ فرشتے تھے!!

باب 20:

حیوانات بھی دُرود پڑھتے ہیں!

- اُونٹ نے دُرود پڑھا!
- مچھلی کا شوقِ دُرود!
- شہد کی مکھیاں دُرود پڑھتی ہیں!
- کیڑے بھی دُرود شریف پڑھتے ہیں!

انسان تو انسان، حیوان بھی محبوبِ کبریا، حسنِ صبر و رضا، پیکرِ تسلیم و رضا، شمعِ غارحرا، سیدو آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھتے ہیں۔ اس ضمن میں چند ایمان افروز اور رُوح پرور واقعات قارئین کی نذر ہیں۔

اُونٹ نے دُرود پڑھا!

حضرت عبداللہ الروزبادی فرماتے ہیں، میں اپنے اونٹ پر سوار تھا۔ میرا گزر ایک جنگل سے ہوا۔ یکا یک اُونٹ کا پاؤں پھسلا اور میرے منہ سے بے اختیار نکلا: "اللہ"۔ اونٹ نے کہا: اَللّٰہُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ (سعادت دارین۔ جلد اول۔ صفحہ 405)

مچھلی کا شوقِ دُرود!

کسی سوداگر کا جہاز دریا میں جا رہا تھا۔ جہاز کے عملہ میں ایک شخص ایسا بھی تھا جس کا معمول روزانہ دُرود شریف پڑھنا تھا۔ ایک دن وہ با آواز دُرود شریف پڑھ رہا تھا کہ اُس کی نظر ایک مچھلی پر پڑی جو جہاز کے ساتھ ساتھ تیرتی چلی آ رہی تھی۔ اِدھر یہ شخص شوق سے دُرود پاک پڑھ رہا تھا، اُدھر وہ مچھلی اَدب اور لگن سے یہ دُرود سن رہی تھی۔ اسی بے خودی کے عالم میں وہ ماہی گیر کے پھیلے جال میں آ پھنسی۔ ماہی گیر اُسے فروخت کرنے کے لیے بازار میں لے آیا۔

یہ بات حضرت ابوبکر صدیق ؓ یا حضرت عمر فاروق ؓ کی ہے کہ آپ بازار میں اس غرض سے تشریف لے آئے تھے کہ اگر کوئی بڑی مچھلی مل گئی تو خریدیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کریں گے۔ اتفاق دیکھئے کہ اُنہیں یہی مچھلی پسند آ گئی اور انہوں نے اسے خرید لیا۔

گھر آئے اور مچھلی اہلیہ کے حوالے کی اور فرمایا: اسے اچھی طرح مصالحہ لگا کر پکانا۔ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کروں گا۔ بی بی صاحبہ نے مچھلی کو اچھی طرح صاف کیا۔ مصالحہ لگایا۔ ہنڈیا میں ڈالا۔ ہنڈیا کو چولہے پر رکھا اور چولہے میں آگ جلائی مگر آگ نہ جلی۔ بار بار کوشش کے باوجود آگ نہ جل پائی۔

میاں بیوی سخت حیران ہوئے اور رسول اللہ کو بلا لائے۔ آپ سے سارا ماجرا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: دنیا کی آگ کیا' دوزخ کی آگ بھی اس مچھلی کو نہیں جلا سکتی۔ دریا میں جہاز پر ایک شخص بڑی محبت سے مجھ پر دُرود شریف پڑھ رہا تھا اور یہ مچھلی اس دُرود شریف کو بڑی عقیدت سے سن رہی تھی۔ دُرود پاک کو اَدب' عقیدت اور احترام سے سننے کی بدولت دنیا کی آگ تو کیا' معنیٰ' دوزخ کی آگ بھی اس پر حرام ہے!(وعظ بے نظیر' صفحہ 23۔درود وسلام علیٰ خیر الانام' صفحہ 53)

دُرود کو دِل میں نہ بسانے والو! جب دُرود سننے کا یہ اجر و مقام ہے تو آپ ہی بتایئے کہ دُرود پڑھنے کا کیا اجر و مقام ہوگا؟

شہد کی مکھیاں دُرود پڑھتی ہیں!

شہد کی مٹھاس کا راز

ایک دن آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھا لو۔

جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! روٹی کے ساتھ سالن نہیں ہے۔ پھر صحابہ کرامؓ نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے جو بڑے زور سے بھنبھنا رہی ہے۔ عرض کیا: یارسول اللہ! یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا: یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرامؓ کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار ہے۔ ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے۔ وہ کون لائے کیونکہ ہم تو اُسے لا نہیں سکتیں۔

پھر فرمایا: پیارے علی! اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ۔ چنانچہ حیدر کرارؓ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔ وہ مکھی آگے آگے اس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرما دیا۔ جب صحابہ کرامؓ کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آ گئی اور بھنبھنانے لگی۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مکھی پھر اُسی طرح شور کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔

میں نے پوچھا: پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی اور بدمزہ بھی ہوتے ہیں تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ مکھی نے جواب دیا: یارسول اللہ! ہمارا ایک امیر اور سردار ہے اور ہم اس کے تابع ہیں۔

جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ کی ذاتِ مقدسہ پر دُرود پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ مل کر دُرود پاک پڑھتی ہیں تو وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس دُرود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اس کی رحمت و برکت کی وجہ سے وہ شہد شفا بن جاتا ہے۔

گفت چوں خوانیم بر احمد دُرود
میشود شیریں و تلخی را ربود

اگر دُرود پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا شیریں بن سکتا ہے، تلخی شیرینی میں بدل سکتی ہے تو دُرود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں! (شفاالقلوب۔ صفحہ 236)

کیڑے بھی دُرود پڑھتے ہیں!

حضرت داوٗد علیہ السلام اپنے حجرے میں بیٹھے زبُور پڑھ رہے تھے۔ آپ نے دیکھا مٹی میں سے ایک سرخ کیڑا نکلا۔ آپ نے سوچا اس ننھے سے حقیر کیڑے کا کیا کام ہو سکتا ہے۔ اللہ پاک نے کیڑے کو قوت گویائی عطا فرمائی۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی ہے کہ میں دن کو ذکرِ خدا ایک ہزار مرتبہ ان الفاظ میں کیا کروں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ o اور رات کو ذکرِ مصطفےٰ ایک ہزار مرتبہ ان الفاظ میں کیا کروں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ o اب آپ کیا کہتے ہیں تاکہ میں آپ سے استفادہ کروں۔ حضرت داوٗد علیہ السلام اس کیڑے کو حقیر جاننے پر شرمندہ ہو گئے اور اللہ سے ڈر کر توبہ کی اور اُسی پر بھروسہ کیا۔ (مکاشفۃ القلوب)

اس واقعہ سے جہاں دُرود پاک کی اہمیت و فضیلت اُجاگر ہوتی ہے وہاں ہمیں یہ سبق بھی حاصل ہوتا ہے کہ قدرت کے کارخانے میں کوئی چیز نکمی نہیں ہے۔

نہیں ہے چیز نکمی کوئی زمانے میں
کوئی بُرا نہیں قدرت کے کارخانے میں

(اقبال)

باب 21:

شجر و حجر بھی سلام کہتے ہیں!

- درخت حضور ﷺ کو سلام کرنے حاضر ہوا!
- ہر شجر و حجر حضور ﷺ کو سلام کہتا تھا!
- حجر اسود حضور ﷺ کو نذرانہ سلام پیش کرتا تھا!
- اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

درخت حضور ﷺ کو سلام کرنے حاضر ہوا!

حضرت یعلٰی ابن مرہ ثقفیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں سفر کر رہے تھے کہ حضور نے ایک جگہ قیام فرمایا۔ حضور خواب استراحت میں تھے کہ ہم لوگوں نے دیکھا ایک درخت زمین کو چیرتا پھاڑتا جھومتا جھامتا آیا اور حضور کو اپنے سایہ میں ڈھانپ لیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اپنی جگہ پر واپس لوٹ گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیدار ہونے پر ہم نے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے کی اجازت طلب کی اور اسے اجازت مل گئی۔ (احمد۔ طبرانی۔ بیہقی)

جَآئَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً ؎
تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے بغیر پاؤں کے اپنی پنڈلیوں پر چلتے ہوئے حاضر ہو گئے۔ (قصیدہ بردہ شریف)

مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَنّٰی سَارَ سَائِرَةً ؎
تَقِیْهِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْهَجِیْرِ حَمٖ

وہ درخت اس بادل کی طرح تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں تشریف لے جاتے، ساتھ ساتھ جاتے اور آپ کے سر مبارک پر سایہ کرتے اور آپ کو دوپہر کی تیز دھوپ سے محفوظ رکھتے۔ (قصیدہ بردہ شریف)

ہر شجر و حجر حضور علیہ السلام کو سلام کہتا تھا!

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ سے کسی

مقام پر گیا۔ میں نے دیکھا کہ راستے میں جو بھی درخت، پتھر اور پہاڑ آیا، ہر ایک اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کر رہا تھا۔ (مشکوٰۃ)

حجرِ اَسوَد حضور علیہ السلام کو نذرانہ سلام پیش کرتا تھا!

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف کرتے کرتے حجر اسود کو محبت سے چوما۔ غلاموں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے حجر اَسود کو کیوں چوما؟ فرمایا: میرے مبعوث ہونے سے پہلے مجھ پر سلام پڑھتا تھا۔ (مسلم۔ ابن ماجہ)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

حضرت جابر؄ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات میں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مبعوث ہوا، اس وقت سے جس پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتا ہوں وہ مجھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه کہتا ہے۔

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی — اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قُدس کی پتیاں — اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
سیّدہ زاہدہ طیّبہ طاہرہ — جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
مُجھ سے خدمت کی قُدسی کہیں ہاں رضا — مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

جوابِ دُرود وسلام

باب 22:

حضور ﷺ سلام کا جواب دیتے ہیں!

- جوابِ سلام —— احادیث کی روشنی میں
- جوابِ سلام —— واقعات کی روشنی میں
- ایک فیصلہ کن دلیل!

جوابِ سلام —— احادیث کی روشنی میں

دُرود کا جواب' سلام کا جواب:

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو میں اُسی وقت اُس دُرود کا جواب دیتا ہوں۔ اسی طرح جو سلام پیش کرتا ہے' اُس کا بھی جواب دیتا ہوں۔

جواب' رحمت وبرکت کے ساتھ:

امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں حضرت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ سے روایت کیا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری وفات کے بعد تم میں سے جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اُسے جبرائیل امین اپنے ساتھ لے کر میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ فلاں شخص نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ پر سلام بھیجا ہے۔ میں جواب میں کہوں گا کہ اُس پر بھی سلام اور اللہ کی رحمتیں وبرکتیں نازل ہوں۔

جواب' رحمت وشفاعت کے ساتھ:

فرمانِ نبوی ہے: میرے وصال کے بعد میرے امتی کی طرف سے مجھ پر جو دُرود وسلام بھیجا جائے گا اُسے ملک الموت باذن اللہ قبض کر کے میری قبر پر پہنچائے گا اور کہے گا: یا محمد! فلاں ابنِ فلاں نے آپ کی امت سے آپ پر درود وسلام بھیجا ہے۔ میں کہوں گا: میری طرف سے اُس پر دس رحمتوں کے نزول کی دعا پہنچاؤ اور کہو کہ میری شفاعت تیرے واسطے حلال ہوئی۔

جواب' ایک بہت بڑی خوشخبری کے ساتھ!

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ کا مقرر کردہ فرشتہ تمہارا سلام میرے پاس پہنچاتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بن فلاں یا فلانہ بنت فلاں نے آپ پر ایک بار سلام بھیجا ہے تو مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے اور میں فرشتے کو کہتا ہوں کہ میری طرف سے اسے دس بار سلام پہنچاؤ اور اسے پیغام پہنچا دو کہ

وہ جنت میں میرے قریب اس طرح ہوگا جس طرح دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں۔ آپ نے یہ بات اپنی دو انگشت ہائے مبارک ملا کر فرمائی اور فرمایا: وہ یقینی طور پر میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔

میری مسلمان بہنوں اور بھائیو! تاجدارِ رحمت حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہمارے عمر بھر کے سلاموں کا ایک جواب بھی آئے تو یہ ہمارے لیے اتنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ جس کا کوئی بدل نہیں لیکن نبی پاک کی اپنی امت سے بے پایاں محبت تو دیکھئے کہ آپ اپنی امت کے ایک سلام کے جواب میں اُسے دس سلام بھیجتے ہیں۔

سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے
سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

(ماہر القادری)

جوابِ سلام ـــــ واقعات کی روشنی میں:

سلیمان بن سحیمؒ کا واقعہ:

حضرت سلیمان بن سحیمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ جو لوگ حضور کے روضہ اطہر پر حاضری دیتے ہیں اور آپ پر دُرود و سلام عرض کرتے ہیں، کیا آپ کو ان کے دُرود و سلام کا علم ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے علم ہوتا ہے اور میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ (شفا شریف۔ جلد دوم۔ صفحہ 64)

ابراہیم بن شیبانؒ کا واقعہ:

حضرت ابراہیم بن شیبانؒ فرماتے ہیں کہ میں حج سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ میں نے قبر اطہر کے پاس جا کر سلام عرض کیا تو روضہ انور کے اندر سے آواز سنی: "وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي"

(جذب القلوب صفحہ 199۔ سعادت دارین صفحہ 141)

عارف باللہ علیؒ کا واقعہ:

حضرت عارف باللہ علی بن علویؒ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو اُن کو شفیع معظم، نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لیتے اور نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب سے سرفراز فرما دیتے۔ اور جب شیخ موصوف تشہد یا غیر تشہد میں عرض کرتے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، ط تو سن لیتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا شَيْخُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، ط

اور کبھی کبھی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ کو بار بار پڑھتے۔ جب اُن سے پوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں تو فرماتے: میں جب تک آقائے دو جہاں سے جواب نہ سُن لُوں آگے نہیں پڑھتا۔

امام ابوحنیفہؒ کا واقعہ:

امام المسلمین ابوحنیفہؒ زیارت کے لیے روضۂ رسول پر حاضر ہوئے۔ آپ نے عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَالْمُرْسَلِیْنَ۔ روضہ انور سے جواب آیا: وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (تذکرہ اولیا۔ صفحہ 264)

سلام اُس پر جو اُمت کے لیے راتوں کو روتا تھا
سلام اُس پر جو فرشِ خاک پر جاڑے میں سوتا تھا
سلام اُس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اُس پر بُروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں

(ماہر القادری)

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الْاُمِّیِّ ط

ایک فیصلہ کُن دلیل

خواتین وحضرات! قرآن کھولیے سورۃ احزاب کی آیت نمبر 56 پڑھیے ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پاک پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم (بھی) ان پر درود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔

پارہ نمبر 22 کی اس آیت میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود کے ساتھ سلام بھیجنے کے بارے میں فرمایا جارہا ہے۔ آیت میں تَسْلِیْمًا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے: خوب سلام گویا اللہ پاک محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر خوب خوب سلام بھیجنے کی تاکید فرمارہا ہے۔ نبی پاک پر سلام بھیجنے کی یہ پُرزور تاکید اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور نبی پاک اپنے امتی کے سلام کا جواب دیتے ہیں کیونکہ اسلام میں اس کو سلام کہنا منع ہے جو سلام کا جواب نہ دے اِسی لیے اسلام میں سوئے ہوئے کو سلام کہنے کی ممانعت ہے کہ وہ جواب نہ دے گا۔

اس ایمان افروز دلیل اور پیش کردہ احادیث و واقعات سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے ہر امتی کے دُرود و سلام کا جواب نہایت ہی فرحت و انبساط کے ساتھ عنایت فرماتے ہیں۔

باب 23:

حضور ﷺ بھی سلام بھیجتے ہیں!

- حضور اب بھی سلام میں پہل فرماتے ہیں!
- حضور نے فرمایا: اپنے استاد کو ہمارا سلام کہہ دینا۔
- حضور نے فرمایا: میرا سلام ان کو کہنا۔
- حضور نے فرمایا: فضل بن زیرک کو میرا سلام کہہ دینا۔

حضور اب بھی سلام میں پہل فرماتے ہیں!

- جس میں رائی بھر تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ (الحدیث)
- پہلے سلام کہنے والا تکبر سے پاک ہے۔ (الحدیث)

پہلی حدیث میں بتایا گیا ہے کہ متکبر شخص جنت سے محروم رہے گا۔ دوسری حدیث میں تکبر سے بچنے کا آسان طریقہ بتایا گیا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ سلام کرنے میں سبقت لے جانے کی کوشش کی جائے یعنی ہمیشہ پہلے سلام کیا جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ پہلے سلام فرمایا کرتے تھے۔ اب بھی آپ روضۂ اقدس پر حاضر ہونے والے کو پہلے سلام فرماتے ہیں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ جذب القلوب میں فرماتے ہیں: اب بھی جب کوئی زائر روضہ پر حاضر ہوتا ہے اس سے پہلے کہ وہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سلام عرض کرے، حسبِ عادت سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسے پہلے ہی سلام فرما چکے ہوتے ہیں۔

"سلام" تاجدارِ رحمت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ایسا پسندیدہ کلمہ تھا کہ آپ نہ صرف اس میں پہل فرماتے تھے اور پہل فرماتے ہیں بلکہ اپنے پیاروں کو آپ بھی سلام کا تحفہ بھیجتے ہیں۔ بڑے ہی کرم اور نصیب والے ہیں وہ لوگ جو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پاتے ہیں۔ ذیل میں پیش کردہ واقعات ایسے ہی خوش نصیبوں کے بارے میں ہیں۔ انہیں غور سے پڑھیئے اور ان خوش نصیبوں میں شامل ہونے کی کوشش کیجیے۔

حضور نے فرمایا: اپنے استاد کو ہمارا سلام کہہ دینا

ایک مولوی صاحب کو دُرود و سلام سے عشق تھا۔ وہ لوگوں کو بھی دُرود و سلام پڑھنے کی تاکید کیا کرتے تھے۔ لوگوں میں ترغیب پیدا کرنے کے لیے ان میں بیٹھ کر دُرود و سلام پڑھا کرتے تھے۔ بڑا ہی لگاؤ تھا انہیں دُرود و سلام سے

۔ مولوی صاحب کا ایک شاگردِ خاص حج کرنے گیا۔ شاگرد کا کہنا ہے کہ میں حج کے بعد مدینہ منورہ گیا۔ میں روضۂ رسول کے مواجہ شریف کے سامنے کھڑا نعت پاک پڑھ رہا تھا (ہوسکتا ہے کہ نعت خواں نعت زیرِلب پڑھ رہا ہو) کہ اسی حالت میں نیند آ گئی۔

خواب میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپ کے دائیں جانب سیدنا صدیق اکبرؓ اور بائیں جانب سیدنا فاروق اعظمؓ بیٹھے ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کافی لوگ بیٹھے ہیں۔ میں بیداری میں جس حالت میں نعت پڑھ رہا تھا' خواب میں اسی حالت میں کھڑا نعت پڑھ رہا ہوں۔

نعت پاک کے اختتام پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری جھولی میں کچھ ڈال دیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں صدیق اکبرؓ کی طرف سے حج بدل کرنے آیا ہوں اور انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ یہ سن کر سیدنا صدیق اکبرؓ نے بھی میری جھولی میں کچھ ڈال دیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا: حضور! کوئی اور بھی فرمان ہے؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے استاد صاحب کو ہمارا سلام کہہ دینا۔

حضور نے فرمایا: میرا سلام اُن کو کہنا

حضرت یحییٰ کرمانی نے فرمایا کہ ایک دن میں ابوعلی بن شاذان کے پاس تھا کہ ایک نوجوان داخل ہوا۔ جس کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ اُس نے ہمیں سلام کیا اور پوچھا: تم میں سے ابوعلی بن شاذان کون ہے؟ ہم نے اُن کی طرف اشارہ کیا تو اُس نے کہا: اے شیخ! میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ حضور نے حکم فرمایا: ابوعلی بن شاذان کی مسجد پوچھ کر وہاں جانا اور جب تو ان سے ملاقات کرے تو میرا سلام ان کو کہنا۔

یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا اور حضرت ابوعلی آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا: مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا کہ جس سے میں اس کرم وعنایت کا مستحق ہوا ہوں مگر یہ کہ میں صبر کے ساتھ حدیثِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتا ہوں اور جب بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک یا ذکرِ پاک آتا ہے تو میں دُرود و سلام پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد شیخ ابوعلی دو یا تین ماہ زندہ رہے اور وصال فرما گئے۔

(سعادت دارین۔ صفحہ 127)

حضور نے فرمایا: فضل بن زیرک کو میرا سلام کہہ دینا

حضرت ابوالفضل قرمسانیؒ نے فرمایا: میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور کہا' مجھے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تو ہمدان میں جائے تو فضل بن زیرک کو میرا سلام کہہ دینا۔ میں نے عرض کیا: حضور اس پر ایسا کرم کس وجہ سے ہے؟

فرمایا: وہ روزانہ سو بار مجھ پر دُرود پڑھتا ہے جب اس آنے والے نے سرکار کا پیغام مبارک پہنچا دیا تو پھر مجھ سے پوچھا وہ دُرود پاک مجھے بھی بنا دیجئے۔ میں نے اُسے بتایا کہ میں یہ دُرود پاک پڑھتا ہوں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاهُوَ اَهْلُهٗ ○

(سعادت دارین۔ صفحہ 143)

ھدیۂ دُرود وسلام

باب 24:

دُرود ہدیہ ہے' احسان نہیں

- دُرود وشریف ایک ہدیۂ ہے
- دُرود وشریف ہدیہ محبت ہے
- دُرود شریف ایک خوبصورت ہدیۂ محبت ہے
- ہدیہ دُرود کا بارگاہِ رسالت میں پہنچنا
- دُرود کا تحفہ پاکر حضور ﷺ خوش ہوتے ہیں!
- ہمارا دُرود شریف حضور ﷺ پر احسان نہیں
- دُرود شریف ہم پر حضور ﷺ کا احسان ہے
- حاصلِ کلام

اِک باب رحمت ہے' دو جہاں سوالی ہے
ہر کرم انوکھا ہے' ہر عطا نرالی ہے
پاس کچھ نہیں لیکن' اُن کی نذر کرنے کو
تحفہ ہے دُرودوں کا' آنسوؤں کی ڈالی ہے

(خادمی اجمیری)

دُرود شریف ایک ہدیہ ہے

غور کیجئے کہ دُرود کیا چیز ہے؟ دُرود شریف ایک ہدیہ یعنی ایک تحفہ ہے۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ اقدس میں دُرود پاک کی حیثیت ایک تحفہ کی ہے۔ اسی لیے آپ نے دُرود پاک کو "تحفہ" کا نام دیا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بیتِ اطہر سے باہر آئے اور ارشاد فرمایا: کل رات مجھے عجیب وغریب خواب دکھائی دیا ہے۔ میں نے اپنی امت کا ایک آدمی پُل صراط پر سے گزرتے ہوئے دیکھا جو کانپ رہا تھا اور لرزتا ہوا جا رہا تھا۔ اسی اثنا میں دُرود پاک کا وہ تحفہ جو اُس نے اپنی زندگی میں مجھے بھیجا تھا' آ پہنچا اس کا ہاتھ پکڑا اور اُسے پُل صراط پار کرا دیا۔

حضراتِ محترم! دیکھئے' اس حدیث مبارک میں حضور رسالت مآب ﷺ دُرودِ پاک کو تحفہ قرار دے رہے ہیں۔ اسی طرح ایک اور واقعہ میں آپ نے درودِ پاک کو تحفہ کا نام دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائے۔

ایک شخص کے ذمہ پانچ سو درہم قرضہ تھا مگر حالات ایسے تھے کہ وہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالمِ رویا میں دیدار نصیب ہوا اور اپنی پریشانی بیان کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتی کی پریشانی سن کر فرمایا: ''تم ابوالحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اُسے کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے۔ وہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے اور اگر وہ کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم روز دربارِ رسالت میں سو بار دُرودِ پاک کا تحفہ بھیجتے ہو مگر کل تم نے دُرودِ پاک نہیں پڑھا۔

(معارج النبوت۔ جلد اول۔ صفحہ 329)

پس دُرودِ پاک ایک تحفہ ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ذکر ''تحفہ'' کے نام سے فرمایا ہے۔

دُرود شریف ہدیہ محبت ہے

اگرچہ دُرودِ پاک عمر بھر میں ایک بار فرض ہے لیکن اس کا وِرد کثرت سے کیا جاتا ہے۔ یہ ذوق، یہ شوق، یہ لگن اس محبت و چاہت کی وجہ سے ہے جو امت کو اپنے نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے جو ہمارے آقائے نامدار ہیں، جو رحمت کے تاجدار ہیں، جو بے کسوں کے غم گسار اور ٹوٹے دلوں کا قرار ہیں۔

سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سُن کر دعائیں دیں

(ماہر القادری)

زندگی بھر میں دُرودِ پاک ایک بار فرض ہونے کے باوجود اس کا کثرت سے وِرد اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دُرودِ پاک فقط ہدیہ ہی نہیں بلکہ ہدیۂ محبت ہے۔

دُرود شریف ایک خوبصورت ہدیہ محبت ہے

دُرود وہ پھول ہے جو صرف محبت کی زمین میں کھلتا ہے اور اس پھول کو نہایت عقیدت، نہایت چاہت اور نہایت محبت سے حضور رسالت مآب کی بارگاہِ عالیہ میں تحفہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ لہٰذا دُرود شریف ایک خوبصورت ہدیۂ محبت ہے۔

مرے پاس تحفہ ہے کیا کہ جو کروں نذر سیّدِ مُرسلاں
یہ ہیں چند پھول خلوص کے یہ دُرود ہے یہ سلام ہے

کہیں انورؔ ایسا خدا کرے میں مدینے پہنچوں یہ شور اُٹھے
جسے یاد کرتے تھے مصطفیٰ یہ وہ خوش نصیب غلام ہے
(انور فیروز پوری)

ہدیۂ دُرود کا بارگاہِ رسالت میں پہنچنا

دُرود پاک سراسر محبت کا عمل ہے۔ اس لیے محبت سے پڑھا دُرود شریف حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود سنتے ہیں۔ لیکن آداب کا تقاضا یہ ہے کہ تحفہ یا تو خود جا کر دیا جائے یا اُسے اپنے کسی نمائندے کے ہاتھ بھیجا جائے۔ مگر تحفہ دُرود کو بھیجنے کے معاملے میں یہ دونوں باتیں انسان کے بس میں نہیں۔ لہٰذا اس کا اہتمام اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اُس کا مقرر کردہ فرشتہ دربارِ نبی میں اہلِ ایمان کا دُرود و سلام کا تحفہ لے کر جاتا ہے۔

ارشادِ نبوی: جب کوئی مسلمان مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ اس دُرود شریف کے تحفے کو فوراً نبی کریم علیہ السلام کی خدمت میں پہنچاؤ۔

دُرود کا تحفہ پا کر حضور ﷺ خوش ہوتے ہیں!

ایک شخص باوجود نیک اور پرہیزگار، پابند نماز و روزہ ہونے کے دُرودِ پاک پڑھنے میں کوتاہی اور سستی کیا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا مگر حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ وہ بار بار کوشش کرتا اور شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آتا مگر ہر بار سرکار اُس سے اعراض فرماتے رہے۔

آخر اس نے گھبرا کر عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: اگر نہیں تو حضور مجھ پر نظرِ عنایت نہیں فرمارہے؟ فرمایا: میں تجھے پہچانتا ہی نہیں۔ عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی امت کا ہی ایک فرد ہوں۔ اور میں نے علماء کرام سے سنا ہے کہ حضور اپنی امت کو بیٹوں سے بھی عزیز رکھتے ہیں۔ فرمایا: ایسا ہی ہے مگر تم مجھے دُرودِ پاک کا تحفہ نہیں بھیجتے۔ میری نظرِ عنایت اور شفقت اُس امتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھتا ہے۔

وہ شخص بیدار ہوا اور اُس روز سے ہر روز بڑے شوق اور محبت سے دُرود پاک پڑھتا رہا۔ ایک دن پھر وہ خواب میں زیارت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ سرکار بڑے خوش ہیں اور فرماتے ہیں: اب میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا ضامن ہوں لیکن دُرود پاک نہ چھوڑنا۔ (معارج النبوت۔ جلد اول۔ صفحہ 328)

؎ اپنی رحمت کے سمندر میں اُتر جانے دے

بے ٹھکانہ ہوں اَزل سے، گھر جانے دے
موت پر میری شہیدوں کو بھی رشک آئے گا
اپنے قدموں سے لپٹ کر مجھے مرجانے دے

(مظفر وارثی)

ہمارا دُرود شریف حضور ﷺ پر احسان نہیں

حضور ہمارے دُرود کے محتاج نہیں!

درج ذیل آیت پر غور فرمایئے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (پارہ:22 سورۃ:احزاب آیت:56)

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پاک پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔

اس آیتِ مبارک میں پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ اور اللہ کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں۔ پھر یہ حکم دیا گیا ہے کہ اے مومنو! تم بھی اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجو اور خوب خوب سلام بھیجو۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے درود وسلام کا حکم دینے سے پہلے یہ بتانا کیوں ضروری سمجھا کہ دُرود بھیجنے کا کام تو میں اور میرے فرشتے بھی سرانجام دے رہے ہیں؟ اس کا بظاہر مقصد تو دُرود وسلام کی اہمیت وعظمت کو دوبالا کرنا نظر آتا ہے لیکن اس کا ایک اور مقصد بھی ہے جو پہلے مقصد سے بھی اہم ہے اور وہ مقصد دُرود خواں کو یہ باور کرانا ہے کہ اے دُرود وسلام پڑھنے والو! اپنے نبی پر دُرود وسلام بھیجو مگر اس عقیدہ کے ساتھ نہیں کہ تمہارا نبی تمہارے دُرود وسلام کا محتاج ہے۔ تم اگر دُرود نہ بھی بھیجو تو اللہ اپنے محبوب پر دُرود بھیجنے کے لیے کافی ہے اس لیے اپنے ذہن میں یہ خیال تک نہ آنے دو کہ میرا حبیب تمہارے دُرود کا محتاج ہے یا تمہارا دُرود بھیجنا میرے حبیب پر احسان ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔

مولانا محمد جعفر ضیا القادری نے فضائل دُرود وسلام میں آیت مبارک کے اس پہلو کو بڑے عمدہ طریقے سے پیش کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ اس آیت میں ایمان والوں کو تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ اے دُرود وسلام پڑھنے والو! یہ خیال نہ کرنا کہ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہماری رحمتیں تمہارے مانگنے پر موقوف ہیں یا ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے دُرود کے محتاج ہیں جیسے ممبر ووٹ کے محتاج ہیں۔ تم دُرود پڑھو یا نہ پڑھو، ان پر ہماری رحمتیں برابر برستی رہتی ہیں۔ تمہاری پیدائش اور تمہارا دُرود وسلام پڑھنا تو کل سے ہوا، ان پر رحمتوں کی بارش تو جب سے ہو رہی ہے جبکہ جب

اور کب بھی نہ بنا تھا جہاں وہاں، کہاں سے پہلے ان پر رحمتیں ہیں۔ تم سے دعا منگوانا تمہارے بھلے کے لیے ہے۔

حضراتِ محترم! جیسے اللہ تعالیٰ ہماری حمد وثنا کا محتاج نہیں کہ وہ محمود ہے خواہ کوئی حمد کرے یا نہ کرے' ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی دُرودخوانی کے محتاج نہیں۔ وہ محمد ہیں خواہ کوئی دُرود پڑھے نہ پڑھے۔ حمدِ خدا کے لیے مصطفےٰ کافی ہے اور دُرودِ مصطفےٰ کے لیے خدا کافی ہے۔۔۔ لہٰذا اُمت کا دُرود شریف بھیجنا حضور پر احسان نہیں۔

دُرود شریف ہم پر حضور ﷺ کا احسان ہے

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ نیک بندہ اپنے ہمدرد اور خیر خواہ کو کبھی فراموش نہیں کرتا۔ یہ بات تو ہے ایک عام بندے کی ۔اور وہ بندہ جو تمام بندوں میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین بندہ ہے' انسانوں میں سب سے بڑا انسان ہے' پیغمبروں میں سب سے بڑا پیغمبر ہے' کیا وہ دُرود وسلام بھیجنے والے کو نظر انداز کر دے گا؟ نہیں ہر گز نہیں۔ یقیناً وہ دُرود وسلام بھیجنے والے پر نظرِ کرم فرمائے گا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درود خواں پر نظرِ کرم فرمانا' اس پر احسانِ عظیم فرمانا ہے۔

آج ہمارا پڑھا ہوا دُرود شریف کل آخرت میں ہمارے کام آئے گا۔ یہ حضورِ مکرم' شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت حاصل کرنے کا ذریعہ بنے گا اور ہماری نجات کا موجب ہوگا۔ پس ہمارا دُرود شریف بھیجنا حضور پر احسان نہیں بلکہ درود شریف ہم پر حضور کا احسان ہے۔

حاصلِ کلام

دُرود پاک تحفۂ محبت ہے۔ اسے محبت سے بھیجئے' چاہت سے بھیجئے' کثرت سے بھیجئے۔ ہمارے آقا' محمد مصطفےٰ' احمد مجتبےٰ' حبیبِ خدا اس تحفہ کو پا کر بہت خوش ہوتے ہیں اور جس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پالیا' اُس نے یقیناً کل کائنات کو پالیا!!

باب 25:

ہدیہ دُرود میں خود اپنا ہی بھلا ہے!

- پہلا ثبوت ــــ احادیثِ مبارکہ
- دوسرا ثبوت ــــ مانگنے کا بہترین سلیقہ
- تیسرا ثبوت ــــ دُرودِ وسلام کا پس منظر
- نتیجۂ کلام

پچھلے باب میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہمارا دُرود شریف بھیجنا حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر احسان نہیں ہے۔ اس باب میں ہم اس پہلو پر گفتگو کریں گے کہ دُرود پاک میں کیا بنیادی افادیت مضمر ہے۔ حضراتِ محترم! یہ افادیت خود دُرود خواں کے لیے ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک بھیج کر دُرود خواں خود اپنی فلاح ونجات کا سامان کرتا ہے اور اپنے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ کرتا ہے۔

پہلا ثبوت ــــ احادیثِ مبارکہ

مندرجہ ذیل احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دُرود وسلام میں دُرود خواں کی اپنی فلاح چھپی ہے

دُرود شریف رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے

تمہارا مجھ پر دُرود وسلام پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے۔ تمہارے رب کی رضا کا ذریعہ ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔ (سعادت دارین)

دُرود شریف بخشش کا ذریعہ ہے

تمہارا مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنا تمہارے گناہوں کے لیے مغفرت کا ذریعہ ہے۔

دُرود شریف صدقہ ہے:

مجھ پر دُرود پڑھا کرو کیونکہ یہ تمہارے لیے صدقہ ہے۔

دُرودِ شریف اجرِ عظیم کا باعث ہے:

جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ایک لاکھ مرتبہ رحمتیں بھیجتے ہیں اور ایک لاکھ گناہ جھاڑ دیتے ہیں اور جنت میں اس کے لیے ایک لاکھ درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ (قول بدیع۔ صفحہ 132)

دُرود شریف شہیدوں کے ساتھ ملاتا ہے:

جو مجھ پر سو دفعہ دُرود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی پیشانی پر لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے (دنیا والوں کو یہ تحریر نظر نہیں آتی) اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (طبرانی)

گناہوں میں دبا ہو لاکھ، اُس کی مغفرت ہوگی
کوئی ہو کر تو دیکھے آج بھی شیدا محمدؐ کا
گواہی دو عرب والو! بتاؤ اے عجم والو!
ہُوا ہے آج تک ثانی کوئی پیدا محمد کا؟

دُرود شریف چار سو جہاد کا ثواب دلاتا ہے:

جو شخص مجھ پر دُرود بھیجے گا تو اس کا ثواب چار سو جہاد کا لکھا جائے گا۔

دُرود شریف چار سو حج کا ثواب دلاتا ہے:

جو شخص حج و غزوات کی سعادت سے کسی وجہ کے باعث محروم ہو گیا اُس کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی بتایا ہے کہ تیرا کوئی بھی اُمّتی تجھ پر درود وسلام بھیجے گا تو میں اس کے نامہ اعمال میں چار سو غزوات میں شرکت کا ثواب اور چار سو حج کی ادائیگی کا ثواب لکھ دوں گا۔ (معارج النبوت۔ صفحہ 305)

دُرود شریف نفاق سے بچاتا ہے:

جو شخص مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے، دُرود پاک اُس کا دل نفاق سے یُوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (کشف الغمہ)

دُرود شریف عذاب سے بچاتا ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ مجھ پر دُرود پڑھنے والے کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔ (کشف الغمہ)

دُرود شریف محتاجی سے بچاتا ہے:

جو شخص مجھ پر ہر روز پانچ سو مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا، وہ کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔

دُرود شریف دل کو پاکیزہ کرتا ہے:

ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہے اور مومنوں کے دلوں کے زنگ کی طہارت مجھ پر درود پاک پڑھنا ہے۔

(قول بدیع)

دُرود شریف پل صراط کا نور ہے:

جو دُرود شریف مجھ پر پڑھا جاتا ہے وہ پل صراط پر نُور بن کر سامنے آئے گا۔

دُرود شریف شفاعت عطا کرائے گا:

جو شخص مجھ پر دُرود و سلام پڑھے گا، قیامت کے روز میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (قول بدیع۔جلاء الافہام)

دُرود شریف سایہ عرش عطا کرائے گا:

جو شخص مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھے گا وہ (قیامت کے دن) عرش کے سایہ میں ہوگا۔ (دیلمی)

دُرود شریف حوریں عطا کرائے گا:

اے میری امت! تم میں سے جو مجھ پر دُرود پاک زیادہ پڑھے گا اس کو جنت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔
(قول بدیع صفحہ 126۔ دلائل الخیرات صفحہ 10۔ کشف الغمہ صفحہ 271۔ سعادت دارین صفحہ 58)

ہر حدیث مبارک سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ امت کی درود خوانی حضور پر احسان نہیں بلکہ اس میں امتی کا اپنا ہی بھلا ہے۔

دوسرا ثبوت ـــــ مانگنے کا بہترین سلیقہ

امتی کا یہ بھلا کیا کم ہے کہ دُرود اسے اللہ سے مانگنے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ کوئی شخص کسی کو اُسی وقت کچھ دینے پر رضا مند ہوتا ہے جب اس کا دل مانے۔ چنانچہ کسی سے کچھ لینے کے لیے اُس کے دل میں اترنا پڑتا ہے۔

بھکاری کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ بھکاری غنی کے دل میں اترنے کے لیے اسے اور اس کے گھر والوں کو دعائیں دیتا ہے اور یوں صدا لگاتا ہے: اللہ گھر والے کو سلامت رکھے، اللہ گھر والے کی عمر دراز کرے۔ اللہ گھر والے کو صحت اور ایمان سے نوازے۔ اس کے بعد بھکاری ان لوگوں کو دعائیں دیتا ہے جو غنی کو نہایت پیارے ہوتے ہیں اور یوں صدا لگاتا ہے: اللہ بچوں کو سلامت رکھے، اللہ بچوں کی عمر دراز کرے، اللہ بچوں کو تندرستی عطا فرمائے، اللہ بچوں کو اپنی پناہ میں رکھے۔

جب غنی اپنی عزیز ترین شے کے بارے میں یہ دعائیں سنتا ہے تو بڑا خوش ہوتا ہے۔ اس کا دل موم کی طرح پگھل جاتا ہے۔ اُس کے دل میں بھکاری کے لیے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ سمجھ جاتا ہے کہ تہذیب والا بھکاری ہے۔ مجھ سے کچھ لینا چاہتا ہے مگر میرے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے۔ چنانچہ وہ بھکاری کو خالی نہیں لوٹاتا اور بھکاری جھولی بھر کر لوٹتا ہے۔

بالکل یہی حال اللہ اور بندے کا ہے۔ دُرود کی تاکید فرما کر اللّٰہ جَلَّ شَانُہ' نے دراصل فرمایا یہ ہے کہ اے میرے بندو! اے میرے منگتو! اے میرے در کے بھکاریو! جب تم میری بارگاہ میں کچھ مانگنے کے لیے آؤ تو میں تو اولاد سے پاک ہوں مگر میرا ایک حبیب ہے --- محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دُرود شریف کی صورت میں اُس کی خیر مانگتے ہوئے آؤ۔ میں تمہیں خالی ہاتھ نہیں لوٹاؤں گا۔ رحمتوں کی جو موسلا دھار بارش میں اپنے محبوب پر کر رہا ہوں' اُس میں سے ایک چھینٹا تم پر بھی ماردوں گا اور اس ایک چھینٹے ہی سے تمہاری جھولی بھر جائے گی۔

معلوم ہوا دُرود پاک اللہ پاک سے مانگنے کا قرینہ ہے' بارگاہِ الٰہی میں التجا کرنے کا سلیقہ ہے' مرادوں سے جھولی بھرنے کا راز ہے! گویا دُرود خوانی میں دُرود خواں کا اپنا ہی بھلا ہے۔

تیسرا ثبوت ـــــ دُرود و سلام کا پس منظر

غور فرمائیے کہ جب نبی پاک پر اللہ اور اُس کے فرشتوں کی طرف سے دُرود بھیجا جا رہا ہے تو پھر نبی محترم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی امت سے اس خواہش کا اظہار کیوں فرما رہے ہیں کہ مجھ پر کثرت سے دُرود و سلام بھیجا کرو۔ اس خواہش میں کیا رمز چھپی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضور نبی محترم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی امت کو ایسا رحمت و برکت سے بھرا عمل عطا فرمانا چاہتے تھے کہ جس کی بدولت بندے کا آپ سے قُرب پیدا ہو اور یہ قُرب' قُربِ الٰہی کا وسیلہ بنے۔ بندہ اپنے نامۂ اعمال کو سنوار سکے' قبر و آخرت کی ہولناکیوں سے بچ سکے اور بالآخر داخلِ جنت ہو جائے۔ چنانچہ وہ عمل ''ذکر'' ہے۔ اللہ کا ذکر اور اللہ کے محبوب کا ذکر۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بہترین عملی صورت نماز ہے اور اللہ تعالیٰ کے حبیب کے ذکر کی بہترین عملی صورت ان پر دُرود و سلام بھیجنا ہے۔ اس ساری گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ دُرود و سلام ایک ایسا عمل ہے جس میں خود دُرود خواں کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ وہ اس کے ذریعے اپنے گناہوں کو مٹاتا' نیکیوں کو بڑھاتا اور درجات کو بلند کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُس کا دین و دنیا اور اس کی قبر و آخرت دونوں سنور جاتے ہیں۔

یہاں اس بات کا واضح ہو جانا بھی نہایت ضروری ہے کہ سچا مومن وہ ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول کے حکم کو بلا چون و چرا قبول کرے اور اس پر عمل کرے۔ اس ضمن میں نہ کسی دلیل و حجت کو ڈھونڈے اور نہ ہی اسرار و رموز کی گہرائیوں میں اترے۔ اگر مگر اور کیوں کیسے مومن کا شیوہ نہیں۔ مومن تو صبر و شکر اور تسلیم و رضا کا نام ہے اور وہ ہمیشہ اپنے مالکِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی تعمیل نفع و فائدہ سے بے نیاز ہو کر کرتا ہے۔ لہٰذا یاد رکھیئے کہ دُرود و سلام ہمارے مالک اللّٰہ جَلَّ شَانُہ' کا حکم اور ہمارے آقا محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خواہش ہے اور ان کی تعمیل میں اللہ اور اللہ کے حبیب دونوں کی خوشنودی پوشیدہ ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اس میں درود خواں کا اپنا ہی فائدہ ہے۔

نتیجہ کلام

دُرود خوانی میں دُرود خواں کا خود اپنا ہی بھلا ہے کیونکہ دُرود دنیا میں رحمت کا بادل بن کر اُس پر فضل و کرم اور خیر و برکت کا مینہ برساتا ہے۔ قبر میں اسے عذاب سے بچاتا ہے اور آخرت میں اُس کی نجات کا موجب بنتا ہے۔

باب 26:

ہدیہ دُرود بھیجنے والوں کو بشارتیں

- عظیم الشان اجر کی بشارت
- بخشش کی بشارت
- روزِ قیامت تحفظ کی بشارت
- جنت کی بشارت
- روزِ قیامت جلد نجات کی بشارت
- جنت میں آرام گاہ کے دیدار کی بشارت
- سایۂ عرش کی بشارت
- شہیدوں کی ہم نشینی کی بشارت
- پُل صراط پر مدد کی بشارت
- حضور سے مصافحہ کی بشارت
- ملائکہ کی مہربانیوں کی بشارت
- زندگی میں حضور کے قُرب کی بشارت
- شفاعت کی بشارت
- قیامت میں حضور کے قُرب کی بشارت
- جنت میں حضور کے قُرب کی بشارت

مبارک ہو دُرود شریف پڑھنے والوں کو، جن کے لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بشارتوں کی نوید دی ہے۔ آیئے! ایمان کی جھولی میں ان بشارتوں کے گلہائے رنگارنگ کو سمیٹنے کی سعادت حاصل کریں۔

عظیم الشان اجر کی بشارت

ارشادِ نبوی ہے: جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ایک لاکھ مرتبہ رحمتیں بھیجتے ہیں اور ایک لاکھ گناہ جھاڑ دیتے ہیں اور جنت میں اس کے لیے ایک لاکھ درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ (قول بدیع۔ صفحہ 132)

روزِ قیامت تحفظ کی بشارت

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے الفاظ مبارک ہیں: وہ شخص قیامت کے روز خطرات سے زیادہ محفوظ رہے گا جو مجھ پر (دنیا میں) کثرت سے دُرود پڑھا کرتا تھا۔ (صلوٰۃ وسلام۔ صفحہ 8)

روزِ قیامت جلد نجات کی بشارت

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے: بے شک تم میں سے قیامت کے دن دہشتوں اور اس کی دشوار

گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھا ہوگا۔(قول بدیع)

سایۂ عرش کی بشارت

ارشادِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے گا وہ (قیامت کے دن) عرش کے سایہ میں ہوگا۔(دیلمی)

پُلِ صراط پر مدد کی بشارت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: مجھ پر دُرود پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔

ملائکہ کی مہربانیوں کی بشارت

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل' میکائیل' اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام تشریف لائے جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو شخص آپ پر دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پُلِ صراط سے پار لگاؤں گا اور میکائیل اسے حوضِ کوثر سے سیراب فرمائیں گے اور اسرافیل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہو کر اس کی مغفرت چاہیں گے اور جب تک وہ بخشا نہ جائے گا سر نہ اُٹھائیں گے اور عزرائیل وقتِ جان کنی مثلِ انبیاء علیہم السلام کے آسانی سے اُس کی روح قبض فرمائیں گے۔(نصرۃ الواعظین۔ صفحہ 112)

شفاعت کی بشارت

اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو مجھ پر دُرود و سلام پڑھے گا' قیامت کے روز میں اُس کی شفاعت کروں گا۔(قول بدیع)

بخشش کی بشارت

جو شخص جمعہ کے دن نمازِ عصر پڑھنے کے بعد اُسی جگہ بیٹھے ہوئے اسی (80) بار یہ دُرود پاک پڑھے گا تو اُس کے اسی (80) سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے نامہ عمال میں اسی (80) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

دُرود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ٥

(سعادت دارین صفحہ 82۔ مطالع المسرات صفحہ 39)

جنت کی بشارت

فرمانِ نبی پاک ہے: جو شخص جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ دُرود و سلام پڑھنا اپنا معمول بنالیتا ہے اس پر ایک فرشتہ مؤکل کر دیا جاتا ہے۔ جو انتقال کے وقت اس کے پاس جنت کی بشارت کا تحفہ لے کر آتا ہے جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس ہدیہ لے کر جایا کرتے ہو۔ (معارج النبوت)

جنت میں آرام گاہ کے دیدار کی بشارت

تاجدارِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے: جو شخص مجھ پر دن میں ایک ہزار بار دُرودِ پاک پڑھے گا اسے اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک وہ جنت میں اپنی آرام گاہ نہ دیکھ لے گا۔

(جواہر البحار جلد 4 صفحہ 163۔ قول بدیع صفحہ 126۔ کشف الغمہ صفحہ 271)

شہیدوں کی ہم نشینی کی بشارت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو دفعہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے (دنیا والوں کو یہ تحریر نظر نہیں آتی) اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (طبرانی)

حضور علیہ السلام سے مصافحہ کی بشارت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص مجھ پر دن بھر میں پچاس بار (یعنی ہر روز 50 مرتبہ) دُرود و سلام پڑھے گا' میں قیامت کے دن اُس سے مصافحہ کروں گا۔ (قول بدیع)

زندگی میں حضور علیہ السلام سے قُرب کی بشارت

فرمانِ نبوی ہے: تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کشف الغمہ)

قیامت میں حضور علیہ السلام کے قُرب کی بشارت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے: بلاشبہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ دُرود پڑھا ہوگا۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ۔ ابن حبان)

جنت میں حضور علیہ السلام کے قُرب کی بشارت

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ فرشتہ تمہارا اسلام میرے پاس پہنچاتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بن فلاں یا فلاں بنت فلاں نے آپ پر ایک بار سلام بھیجا ہے تو مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے اور میں فرشتے کو کہتا ہوں کہ میری طرف سے اُسے دس بار سلام پہنچاؤ اور اسے پیغام پہنچادو کہ وہ جنت میں میرے قریب اس طرح ہوگا جس طرح دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں۔ آپ نے یہ بات اپنی دو انگشت ہائے مبارک ملا کر فرمائی اور فرمایا: وہ یقینی طور پر میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔

دیکھا آپ نے' ہر بشارت ایک سے بڑھ کر ایک ہے۔ یہ عظیم الشان بشارتیں اُن مومنین کے لیے ہیں جو اپنے آقا محبوبِ کبریا حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے دربارِ عالیہ میں دُرود و سلام کا محبت سے مہکتا تحفہ بھیجتے رہتے ہیں۔

باب 27:

ہدیہ دُرود کی رُوح پرور مجالس

- مجالسِ دُرود کا اہتمام
- مجلسِ دُرود میں شمولیت کی تاکید
- مجلسِ دُرود کی فضیلت
- مجلسِ دُرود کے آداب
- مجلس میں دُرودِ شریف ضرور پڑھیئے
- خلاصۂ کلام

سرورِ دیں رحمت کونین کی باتیں کریں
آمنہ بی بی ؓ کے نُورِ عین کی باتیں کریں
عرش والے جھوم اُٹھتے ہیں وفورِ شوق سے
فرش والے جب شہہِ کونین کی باتیں کریں

(شہزاد مجددی)

مجالس دُرود کا اہتمام

انفرادی طور پر دُرود پڑھنے کا عمل نُور ہی نُور ہے
اجتماعی طور پر دُرود پڑھنے کا عمل نُور علیٰ نُور ہے

اور جو شخص اس اجتماعی وِرد کا اہتمام مجلسِ دُرود کی صورت میں کرتا ہے وہ گویا اجر وثواب کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ فرشتے بھی اس کے مقام پر رشک کرتے ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کو عالمِ بیداری میں شربتِ دیدار پلاتے ہیں۔ خواب میں حضور کے رُخِ زیبا کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے ترسنے والو! مجلسِ دُرود کا باقاعدگی سے اہتمام کرنے والوں نے تو آقائے نامدار رحمت کے تاجدار دوعالم کی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار بیداری میں کیا ہے اور متعدد بار کیا ہے اور نہ صرف دیدار بار بار کیا ہے بلکہ اُن سے فیضانِ عالم کے موتی اور کرم و عنایت کے جواہر حاصل کرنے کی سعادتِ عظیم بھی پائی ہے۔

شیخ احمد زواری ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اتنی کثرت سے دُرودِ شریف پڑھتے ہیں کہ آپ بیداری کی حالت میں ہماری مجلس میں تشریف فرما ہوتے ہیں اور ہم صحابہ کرام ؓ کی مانند

آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے اور آپ سے دین کے متعلق پوچھتے ہیں اور ان احادیث کے متعلق پوچھتے ہیں جن کو حفاظِ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے اور ہم حضورِ پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

شیخ مسعود دراری" بلاد فارس کے صلحاء میں سے تھے۔ آپ عاشقِ رسول تھے۔ آپ باقاعدہ دُرود کی مجلس کا اہتمام فرماتے۔ آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ بازار جاتے۔ مزدوروں سے مزدوری طے فرماتے اور انہیں اپنے مکان میں لے آتے۔ مزدور سمجھتے کہ انہیں تعمیر کے کام کے لیے لایا گیا ہے مگر اُس وقت ان کی حیرت کی انتہا نہ رہتی جب آپ ان سے تعمیر کا کام لینے کی بجائے انہیں اچھی طرح بٹھانے کے بعد فرماتے: دُرودِ پاک پڑھو۔ اور آپ خود بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر دُرود پاک پڑھتے اور عصر کے وقت اُنہیں طے شدہ اجرت دے کر رخصت کرتے۔ اسی مجلس آرائی کی بدولت آپ بیداری کی حالت میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔

شیخ نُورالدین شونی" بچپن میں اپنے گاؤں شونی میں مویشی چرایا کرتے تھے۔ بچپن ہی میں آپ کے ننھے سے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا سمندر موجزن تھا۔ آپ رات دن دُرود پڑھنے میں منہمک رہتے۔ دُرودِ پاک کے ذوق وشوق کی انتہا دیکھئے کہ دوسروں کے ساتھ جب مویشی چرانے جاتے تو اپنا صبح کا کھانا دوسرے بچوں کو دے دیتے اور ان سے فرماتے' اسے کھاؤ پھر میں اور تم مل کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرودِ پاک بھیجیں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس طرح ہم دن کا بیشتر حصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرودِ شریف پڑھنے میں گزارتے تھے۔

عشق کی یہ کلی جوانی میں کھِل کر پھول بن گئی۔ آپ نے جامع ازہر مصر میں اسی (80) سال تک دُرود شریف کی مجلس قائم کئے رکھی۔ آپ کے فرمان کے مطابق اُس وقت آپ کی عمر ایک سو گیارہ سال تھی۔ آپ ہر سال حج فرماتے تھے۔

آپ نے مصر اور اس کے نواح کے علاوہ یمن' شام' مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود وسلام پڑھنے کی مجلسیں قائم کیں۔ آج مختلف ممالک میں دُرود وسلام کی جو مجالس نظر آتی ہیں ان کی ابتدا آپ ہی سے ہوئی ہے۔

اب آپ اس عاشقِ رسول کا رُتبہ دیکھئے کہ آپ بیداری میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے بار بار مشرف ہوئے۔ میری قابلِ احترام بہنوں اور بھائیو! آپ بھی یہ عظیم سعادت حاصل کر سکتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ کثرت سے دُرود شریف پڑھیئے اور نہ صرف خود پڑھیئے بلکہ دوسروں کو بھی دُرود شریف پڑھنے کی طرف راغب کیجئے۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ گھروں' مسجدوں اور درس گاہوں میں مجالسِ دُرود کا اہتمام کیجئے۔

مجالسِ دُرود میں شمولیت کی تاکید

حضرت ابوسعید خیاط رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حکم فرمایا۔ کہ ابن رفیق کی مجلس میں جایا کرو۔ اس لیے کہ وہ اپنی مجلس میں مجھ پر

کثرت سے دُرود شریف پڑھتا ہے۔

مجلسِ دُرود کی فضیلت

اب مجالسِ دُرود کی فضیلت کے بارے میں فرموداتِ رحمۃ للعالمین کا مطالعہ فرمائیے۔

خوشبو:

جس مجلس میں مجھ پر دُرودِ پاک پڑھا جاتا ہے اُس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو مہکتی ہے جو آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے جب فرشتے اس پاکیزہ خوشبو کو محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں: زمین پر کسی مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پاک پڑھا جارہا ہے۔ (دلائل الخیرات)

نُور:

اپنی مجالس کو دُرودِ پاک کے ساتھ مزین کیا کرو کیونکہ تمہارا دُرودِ پاک پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لیے نور ہوگا۔ (جامع صغیر)

رحمت کی بارش:

جب لوگ ایک مجلس میں جمع ہو کر مجھ پر دُرود پڑھتے ہیں تو آسمانوں سے فرشتے اس مجلس کے اِردگرد جمع ہو جاتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں چاندی کی قلمیں ہوتی ہیں۔ وہ ہر اہل مجلس کے منہ سے کہا ہوا دُرود لکھتے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی وہ اہل مجلس کو زیادہ سے زیادہ دُرود پڑھنے کی تلقین بھی کرتے جاتے ہیں۔ جونہی مجلس ختم ہوتی ہے وہ آسمانوں کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور اللہ کی رحمت کی بارشیں اہل مجلس پر برستی ہیں۔ جب تک یہ لوگ دنیاوی بات نہ کریں اُس وقت تک اُن کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے۔

خوش خبری:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں۔ جب وہ کسی مجلس کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں، بیٹھو بیٹھو۔ چنانچہ جب اہلِ مجلس دعا مانگتے ہیں تو فرشتے ساتھ ساتھ آمین کہتے جاتے ہیں اور جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے ہیں اور جب لوگ فارغ ہو جاتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں، ان لوگوں کے لیے خوش خبری ہے کہ اب یہ اپنے گھروں کو بخشے ہوئے جارہے ہیں۔

(قول بدیع)

انوکھا ثواب:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو ذکر کی مجالس تلاش کرتے رہتے ہیں چنانچہ جب وہ کسی مجلس کو پاتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر اپنے میں سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف رب العزت جل شانہٗ کے دربار بھیجتے ہیں۔ وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں یا اللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں' تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دنیا کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب کریم! ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گناہ گار ہے وہ کسی کام کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اُس کو بھی میری رحمت سے ڈھانپ دو اس لیے کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں (یعنی اہلِ مجلس ایسے لوگ ہیں) کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بدنصیب نہیں رہتا۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 61)

حضراتِ محترم! یہ فضیلت ہے مجالسِ دُرود کی اور یہ شان ہے اہلِ مجلس کی کہ ان کی صحبت میں بیٹھنے والا گناہ گار بھی بخش دیا جاتا ہے۔ گویا اہلِ مجلس اللہ تعالیٰ کے ایسے پسندیدہ بندے ہوتے ہیں کہ اللہ کی رحمت ان کی محفل میں بیٹھنے والے کو بھی اپنے دامن میں ڈھانپ لیتی ہے۔

مجلسِ دُرود کے آداب

1- **پاکیزگی:** جسم' لباس اور جگہ پاک ہونے چاہئیں۔

2- **وضو:** شرکائے مجلس کا باوضو ہونا ضروری ہے۔

3- **خوشبو:** مجلس کو خوشبو سے مہکائیے۔

4- **رُخ:** قبلہ رُو ہو کر دُرودِ پاک پڑھیے۔

5- **معانی:** پڑھے جانے والے دُرود کے معانی معلوم ہونے چاہئیں۔

6- **اخلاص:** دُرود شریف اخلاص و محبت سے پڑھیے۔

7- **ارتکاز:** دُرود پڑھتے وقت خیالات حضور کی ذاتِ اقدس میں مرتکز رکھیئے۔

8- **آواز:** اجتماعی دُرود خوانی میں لہجہ عاجزانہ اور آواز آہستہ رکھیئے۔

9- **باتیں:** مجلس میں دنیاوی باتوں سے پرہیز کیجئے۔

10- **شرکت:** مجلس میں شرکت کے وقت اور مجلس سے اُٹھتے وقت دُرود شریف پڑھیئے۔

مجلس میں دُرود شریف ضرور پڑھیے

کیونکہ:

❁ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور اُس میں نبی کریم کے نام پر دُرودِ پاک نہیں پڑھتے وہ جنت میں داخل ہو بھی گئے تو ان پر حسرت طاری ہو گی کہ جب وہ جنت میں دُرودِ پاک کی اعلیٰ جزا دیکھیں گے۔ (الحدیث)

❁ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھے بغیر چلے جائیں تو وہ مُردار کی بدبُو سے زیادہ بدبُو میں اُٹھے ہیں۔ (الحدیث)

ایک حدیث میں ہے کہ وہ یوں اُٹھے جیسے بدبودار مردار کھا کر اُٹھے ہیں۔

خلاصہِ کلام

دُرود خوانی انفرادی طور پر بھی کیجئے اور اجتماعی طور پر بھی اس کا اہتمام کیجئے۔ بالخصوص جمعۃ المبارک کی رات یا جمعۃ المبارک کے دن یا ان دونوں مبارک اوقات میں درود خوانی کے لیے مجلس کا اہتمام فرمایئے اور بے بہا اجر کمایئے۔

باب 28:

ہدیۂ دُرود کے ایمان افروز معمولات

- حضرت علی کا معمول
- حضرت بختیار کاکی کا معمول
- حضرت شونی کا معمول
- حضرت زواری کا معمول
- حضرت شعرانی کا معمول
- حضرت شاذلی کا معمول
- حضرت محمد نبی بخش حلوائی کا معمول
- [redacted]
- حضرت فیض الحسن کا معمول
- حضرت نور الحسن کا معمول
- حضرت امام علی شاہ کا معمول
- حضرت توکل شاہ کا معمول
- حضرت خالد بن کثیر کا معمول
- ڈاکٹر محمد اقبال کا معمول
- سردار عبد الرب نشتر کا معمول

ہر نیکی، ہر عمل اور ہر وظیفہ کی ابتداء دُرود شریف ہے۔ دین کا کوئی درجہ، کوئی رتبہ اور کوئی مرتبہ دُرودِ پاک کے بکثرت وِرد کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ لہٰذا دُرود شریف ہر ولی، ہر قطب، ہر ابدال اور ہر شہید کا وظیفۂ خاص ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مُرشدِ کامل اپنے مریدین کو دُرودِ پاک محبت اور کثرت سے پڑھنے کی خاص تاکید فرماتے ہیں۔

جس طرح کوئی بھی دعا دُرود کے بغیر پرواز نہیں کرتی، اسی طرح کوئی بھی وظیفہ دُرودِ پاک کے بغیر ثمر آور نہیں ہوتا۔ چنانچہ ہر عبادت اور ہر ریاضت کی ابتدا و انتہا دُرود شریف ہے۔

آج جن بزرگانِ دین کے نام عظمت و کمال کے آسمان پر جگمگاتے نظر آتے ہیں، ان کی عزت و عظمت اور شرف و کمال کا راز دُرود شریف ہے۔ یہ بزرگانِ دین ہر وقت دُرود شریف کے وِرد میں مشغول رہتے تھے۔ دُرود شریف ان کا معمول تھا۔ آیئے! ان مبارک معمولات کے مطالعہ سے دل کو روشن، روح کو بیدار اور ایمان کو تازہ کریں۔

حضرت علیؓ کا معمول:

آپ ہر روز فجر کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب تک قبلہ رو بیٹھتے اور دُرود شریف پڑھتے تھے۔

حضرت قطب الدین بختیاری کاکیؒ کا معمول:

آپ روزانہ رات کو تین ہزار بار درود شریف پڑھ کر سوتے تھے۔

حضرت شیخ نورالدین شونی ؒ کا معمول:

آپ کا ہر دن کا وظیفہ دُرود پاک دس ہزار مرتبہ تھا۔

حضرت شیخ احمد زواری کا معمول:

آپ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ دُرود پاک پڑھا کرتے تھے۔

حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی ؒ کا معمول:

آپ ہر جمعۃ المبارک کی رات تمام شب صبح تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھا کرتے تھے۔ آپ کا یہ معمول وفات تک جاری رہا۔

حضرت شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی ؒ کا معمول:

آپ کا ہر روز کا وظیفہ درودِ پاک ایک ہزار مرتبہ تھا۔ آپ یہ دُرود شریف پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ O

حضرت مولانا نبی بخش حلوائی ؒ کا معمول:

آپ ساری رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں دُرودِ پاک پڑھا کرتے تھے۔ کھجور کی ہزاروں گٹھلیاں صاف اور معطر کرا کر مٹی کے کورے گھڑوں میں بھر رکھتے اور اپنے شاگردوں کو حکم دیا کرتے کہ وہ صبح کی نماز کے بعد ایک حلقہ بنائیں اور ہزاروں کی تعداد میں گٹھلیاں شمار کرتے ہوئے دُرود پاک پڑھیں۔ آپ کا یہ معمول سالہا سال جاری رہا۔ (انعامات درود شریف۔ صفحہ 12)

حضرت مولانا فیض الحسن سہارنپوری ؒ کا معمول:

جمعۃ المبارک کی ساری رات درود شریف پڑھتے تھے جس مکان میں آپ یہ وِردِ مبارک کرتے تھے' آپ کی وفات کے بعد ایک ماہ تک اس مکان سے عطر کی بھینی بھینی خوشبو آتی رہی۔

حضرت سید نورالحسن شاہ بخاری ؒ کا معمول:

آپ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری ؒ کے جلیل القدر خلیفہ تھے۔ زبردست عاشقِ رسول تھے۔ آپ نمازِ تہجد کے بعد دُرودِ خضری تین ہزار مرتبہ پڑھتے تھے۔ نیز نمازِ فجر کے بعد اور نمازِ عشا سے پہلے کھجور کی گٹھلیوں پر دُرودِ خضری پڑھتے۔ دُرودِ خضری یہ ہے۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ O

حضرت سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی ؒ کا معمول:

آپ ہر روز نمازِ عصر کے بعد سوا لاکھ مرتبہ درود شریف خضری کا اہتمام فرماتے تھے۔

حضرت توکل شاہ ؒ کا معمول:

آپ کا ہمیشہ کا معمول تھا کہ آپ عشاء کے وقت دُرود پاک کی دو تسبیح پڑھ کر سوتے تھے۔

حضرت خالد بن کثیر ؒ کا معمول:

آپ ہر جمعرات کو دس ہزار مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

اس کثرت سے دُرود شریف پڑھنے کی برکت دیکھئے کہ جب آپ کے وصال کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے ان کے سرہانے ایک پرچہ پایا جس پر لکھا تھا: هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَالِدِبْنِ كَثِيْرٍ --- خالد بن کثیر آگ سے بری ہے۔

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال ؒ کا معمول:

آپ روزانہ دس ہزار مرتبہ دُرود شریف خضری پڑھا کرتے تھے۔ دُرود خضری یہ ہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ط

سردار عبدالرب نشتر کا معمول:

آپ بانیانِ پاکستان میں سے ہیں۔ آپ کا انتقال 14 فروری 1958ء کو ہوا۔ آپ عاشقِ رسول تھے اور شب و روز زبان کو دُرود شریف سے تر رکھتے تھے۔

آپ روزانہ سوا لاکھ مرتبہ یہ درود سریف پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اس کثرتِ دُرود کی بدولت آپ کی قبرِ مبارک سے ایک مدت تک فرحت بخش خوشبو اُٹھتی رہی!

رُموزِ دُرود و سلام

باب 29:

دُرود کا فلسفہ

- پیش منظر اور پس منظر
- محبت کا مقام
- محبت کا کرم
- حضور سے محبت
- محبت کا دیا روشن رکھیے!
- محبت، اطاعت کا مؤثر ذریعہ
- اطاعتِ رسول، حبِ الٰہی
- خلاصۂ کلام

وہ دانائے سبل، ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

(اقبال)

فلسفۂ دُرود کا پیش منظر

محبت کا مقام

یہ کائنات خدائے عظیم کی محبت کا ایک عظیم شاہکار ہے۔

اگر خدا کو اپنے بندوں سے محبت نہ ہوتی تو وہ کائنات کی تخلیق کیوں کرتا؟ یقیناً کائنات کی تخلیق اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ خدا اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے اور یہ محبت ہی تخلیق کائنات کا سبب ہے۔

محبت صرف تخلیقِ کائنات ہی کی بنیاد نہیں بلکہ کائنات میں افزائش نسل کی بنیاد بھی محبت ہی ہے اگر مرد و زن میں محبت نہ ہوتی تو افزائش نسل کا تصور تک نہ ہوتا۔ دنیا میں جو گہما گہمی، رنگارنگی اور چہل پہل نظر آتی ہے، اس کا نام ونشان نہ

ہوتا۔ دنیا درویش کی کٹیا کی طرح بے آباد، بے رنگ اور بے مزہ ہوتی۔

پس کائنات محبت کی بنیاد پر تخلیق ہوئی، محبت کی بنیاد پر قائم ہے اور محبت ہی کی بنیاد پر اس کا نظام رواں دواں ہے۔ کارخانۂ قدرت کا ذرہ ذرہ اس محبت کی نشان دہی کر رہا ہے جو اللہ جل شانہ کو اپنے بندوں سے ہے۔ لہٰذا یہ کہنا سو فی صد حقیقت ہے کہ محبت حسنِ کائنات ہے۔

محبت کے دم سے یہ دنیا حسیں ہے
محبت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے
محبت ہی دنیا محبت ہی دیں ہے
محبت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے

(تنویر نقوی)

محبت کا کرم

خود خالقِ عظیم، خدائے رحیم و کریم محبت ہے۔ اول و آخر محبت ہے، ظاہر و باطن محبت ہے، محبت کی انتہا دیکھئے کہ اُس نے اپنی عزیز ترین چیز ہمیں بخش دی یعنی اپنے محبوب، سرورِ کائنات فخرِ موجودات، شفیعِ معظم، نورِ مجسم، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، سید الانبیاء، احمد مجتبےٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہمیں عطا فرما دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ، وَ عَمَّ نَوَالُہٗ، کا اپنی مخلوق پر عظیم ترین احسان ہے۔

حضور سے محبت

ذرا سوچئے! وہ ہستی جو اللہ کی محبت ہو، وہ ہستی جس کے صدقے میں کائنات پیدا کی گئی ہو، وہ ہستی جس کے ذریعے ہم کو اللہ کی معرفت عطا ہوئی ہو، وہ ہستی جس کے وسیلہ سے ہم گمراہوں کو ہدایت نصیب ہوئی ہو، وہ ہستی جس کی طفیل ہمیں قرآن مجید جیسی عظیم نعمت حاصل ہوئی ہو، وہ ہستی جس کی بدولت ہمیں بہترین امت قرار دیا گیا ہو--- کیا اُس ہستی کو تن من دھن سے بھی زیادہ چاہنا ہمارا فرضِ اولین نہیں؟ اس کا جواب حضورِ اقدس کی زبانِ مبارک ہی سے سنیئے: ’’تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک پورا مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کی نگاہ میں مَیں اُس کے ماں باپ، اولاد اور دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔‘‘ (بخاری)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان الفاظ کی تصدیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ احزاب کی چھٹی آیت میں ان الفاظ میں فرمائی ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ

نبی علیہ السلام مومنوں پر اُن کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔

ایک روز حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ---- تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اُس کے نزدیک اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، آپ میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب کہیں تمہارا ایمان مکمل ہوا۔ (بخاری)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد جب حضرت بلالؓ نے پہلی اذان دی تو سارے مدینہ میں کہرام بپا ہو گیا اور خود حضرت بلالؓ حضور کے فرطِ غم میں غش کھا کر گر پڑے۔

مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن زید انصاریؓ اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے کہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی خبر ملی۔ بے ساختہ آپ کے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھ گئے اور یہ دعا مانگی: ''یا اللہ! میری آنکھوں کی بینائی زائل کر دے کہ میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کا چہرہ نہ دیکھوں۔'' دعا کے فوراً بعد آپ کی بینائی زائل ہوگئی اور آپ مکمل طور پر نابینا ہو گئے۔

ایک صحابیہؓ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: مجھے حضور اقدس کی قبرِ اطہر کی زیارت کرا دیجئے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حجرہ مبارک کھولا۔ جونہی اس صحابیہؓ کی نظر قبرِ اقدس پر پڑی، بے اختیار آنکھیں چھلک پڑیں۔ ساون کی جھڑی لگ گئی۔ قبرِ انور کے پاس بیٹھی زار زار روتی رہیں اتنا روئیں، اتنا روئیں کہ روتے روتے بے چین روح جسم سے پرواز کر گئی۔ کیا حُبِ رسول کی ایسی مثال کہیں ڈھونڈے سے بھی ملے گی؟ یہ حُبِ رسول کی انتہا ہے۔

یہ گنبد خضرا ہے اسے جاں میں سمولے — دل کھول کے اے دیدۂ پُر نم! یہاں رولے
وارفتگیٔ شوق کی اک اپنی ادا ہے — کانٹے رہِ محبوب کے پلکوں میں پرولے
یہ اشکِ محبت بھی بڑی چیز ہیں احسن — دربارِ رسالت میں زبان بولے نہ بولے

(احسن زیدی)

محبت کا دیا روشن رکھیئے!

یہ بیانات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کا تقاضا یہ ہے کہ آپ سے محبت کی جائے۔ عام سی بات ہے کہ انسان کو جس سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔ حدیث پاک ہے: ''جو شخص کسی سے محبت رکھتا ہے اُس کا ذکر بکثرت کرتا ہے۔'' چنانچہ ہم پر واجب ہے کہ ہم اپنے غم خوار، اپنے محسن اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کثرت سے کریں۔

آپ کے ذکر کا بہترین طریقہ دُرود ہے اس لیے آپ کے جمال' کمال اور احسان کا تقاضا یہ ہے کہ آپ پر کثرت سے دُرود بھیجا جائے۔ اس تمام گفتگو سے نکتہ یہ حاصل ہوا کہ دُرود کی حکمت "حُبِّ رسول" ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ دُرود کی صورت میں دل کے آنگن میں اپنے محسن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دیا روشن رکھے۔ یہی دُرود کا محور ومرکز ہے اور یہی دُرود کا فلسفہ!

؎ جی کھول کے میں روؤں گا گنبد کے سامنے
لے چل دُرود مجھ کو محمد (ﷺ) کے سامنے

(مظفر وارثی)

فلسفۂ دُرود کا پس منظر

محبت' اطاعت کا مؤثر ذریعہ

آیئے! اب دیکھیں کہ فلسفۂ دُرود کے پس پردہ کیا ہے؟

جیسا کہ آپ پڑھ آئے ہیں کہ دُرود کا فلسفہ حُبِ رسول پیدا کرنا' اسے بڑھانا اور پھیلانا ہے۔ دُرود کا محور رسول پاک سے محبت ہے اور محبت کا فلسفہ یہ ہے کہ اِس کے بغیر اطاعت ممکن نہیں محبت سے خالی دل کبھی خدمت واطاعت کی طرف راغب نہیں ہوتا۔ دل میں جس کے لیے محبت ہوتی ہے، دل خود بخود اُس کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور اُس کی خدمت و اِطاعت میں خوشی اور طمانیت محسوس کرتا ہے۔ یہی معاملہ دین کا ہے۔ اطاعت رسول کی اوّلین شرط حُبِّ رسول ہے۔

؎ محمد کی محبت دین حق کی شرط اوّل ہے
اِسی میں ہو اگر خامی تو ایمان نامکمل ہے

(حفیظ جالندھری)

اسی لیے دُرود کا فلسفہ حُبِّ رسول ہے۔ مسلمان کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جس قدر بڑھتی جائے گی اُسی قدر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ آپ سے محبت اور آپ کی اطاعت کی درخشاں مثالیں صحابہ کرامؓ ہیں۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ کچھ لوگ کھڑے تھے۔ دروازے سے داخل ہوتے ہوئے ایک صحابیؓ نے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حکم سنا: "لوگو! بیٹھ جاؤ" ' تو وہ فوراً دروازے ہی میں بیٹھ گئے۔ ان کا ایک پاؤں مسجد کے اندر اور دوسرا باہر تھا۔ کسی نے پوچھا: تم دروازے میں کیوں بیٹھ گئے ہو' اندر کیوں نہیں بیٹھتے؟ جواب دیا: جب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سنا تو

میں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا سکتا تھا۔ آخر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے پر وہ مسجد کے اندر آ کر بیٹھ گئے۔ یہ ہے اطاعتِ رسول! یہ اطاعت اُس بے پناہ محبت کا ثمر تھی جو صحابہ کرامؓ کے دل میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے موجزن تھی۔

محمد سے محبت کی ادا کچھ اور ہوتی ہے
یہ ایسا عشق ہے جس کی عطا کچھ اور ہوتی ہے
یہ وہ دریا ہے جس میں ڈوبنا بھی زندگی ٹھہرا
یہی وہ عشق ہے جس میں بقا کچھ اور ہوتی ہے
صحابہ کی وفاداری نے ہم پر راز یہ کھولا
کہ اُن کے جاں نثاروں کی وفا کچھ اور ہوتی ہے

(زاہد فخری)

اطاعتِ رسول، حُبِّ الٰہی

بات یہاں تک پہنچی کہ دُرود کا فلسفہ حضور سے محبت ہے اور یہ محبت آپ کی اطاعت کی ضمانت ہے۔ اب جہاں تک آپ کی اطاعت کا معاملہ ہے یہ اس قدر اہم ہے کہ اسی میں اللہ کی محبت و اطاعت پوشیدہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

(سورۃ: عمران آیت: 31)

(اے نبی!) آپ فرما دیجئے، اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔

ان آیات میں اللہ جل جلالہ، واضح الفاظ میں فرما رہا ہے کہ اگر تم مجھے محبوب رکھتے ہو اور میرے محبوب بننا چاہتے ہو تو میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نقشِ قدم پر چلو۔ جب ہم اللہ کے محبوب اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں، آپ کی تعلیمات کے مطابق عمل کرتے ہیں تو ہمیں آپ کی طرف سے یہ بشارت ملتی ہے: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

خُدا ایک ہے مُصطفےٰ ایک ہے ۔ نبی اور خُدا کی رضا ایک ہے
چلو عرش و طیبہ کی جانب چلیں ۔ مقامات دوٗ راستہ ایک ہے

(مظفر وارثی)

عزیز بہنوں اور بھائیو! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کیجئے۔ صرف زبانی کلامی نہیں بلکہ عملی طور پر اس کا ثبوت دیجئے۔ عملی ثبوت یہ ہے کہ زندگی کو اُن کے فرمودات مبارکہ کے مطابق ڈھالیئے اور ان پر دُرود و سلام کی بارش کیجئے تا کہ قیامت کے دن آپ کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے اطاعت گزاروں' جانثاروں اور وفا شعاروں میں لیا جائے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا' لوح و قلم تیرے ہیں
(اقبال)

خلاصہِ کلام

اس سارے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ دُرود کا فلسفہ حُبِّ رسول' حُبِّ رسول کا فلسفہ اطاعتِ رسول اور اطاعتِ رسول کا فلسفہ اطاعتِ الٰہی ہے۔ اور یہ اطاعت ہی دنیا و آخرت میں کامیابی کی کنجی ہے۔

پا سکتا نہیں فتح و ظفر کوئی بھی تب تک
وابستہ نہ ہو دامنِ سرکار سے جب تک
(عبدالغنی تائب)

باب 30:

سلام کا فلسفہ

- سلام — سلامتی کی یقین دہانی
- ایک بصیرت افروز نکتہ
- نکتہ سے ایک اور نکتہ
- خلاصۂ کلام

سلام اے آمنہؓ کی گود میں قرآن کے پارے
سلام اے آدم و حوا کے ارمانوں کے گھوارے
دعائے قلبِ ابراہیمؑ و جانِ عیسیٰؑ و موسیٰؑ
سلام اے اولیاءؒ و انبیاءؑ کی آنکھ کے تارے

سلام — سلامتی کی یقین دہانی

سلام ایک کثیر المعنی لفظ ہے۔ کتاب الشفاء میں السلام علیک کے معنی یہ لئے گئے ہیں ---- تم سلامت رہو ہم تمہارے فرماں بردار ہیں، ہم تمہاری رضا میں راضی ہیں۔ گویا جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو السلام علیک کہتا ہے تو وہ اس بات کا اظہار و اقرار کرتا ہے کہ میری طرف سے تمہاری سلامتی کو کوئی خطرہ نہیں۔ میرے دل میں تمہارے لیے خلوص و محبت ہے۔ چنانچہ سلام سننے والا سلام کا جواب دے کر اپنی طرف سے بھی اپنے مخاطب کو سلامتی کا یقین دلاتا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ جس کا دل کسی کی طرف سے صاف نہیں ہوگا وہ اسے سلام کرنے سے گریز کرے گا اور اس کا یہ گریز رنجش کو ظاہر کرے گا جیسے عرب کے بدوؤں میں صدیوں سے یہ ریت چلی آ رہی ہے کہ جس کو سلام کرتے ہیں یا جس کے سلام کا جواب دیتے ہیں اُسے کسی طرح کا گزند نہیں پہنچاتے اور جسے گزند پہنچانا مقصود ہوتا ہے اسے سلام نہیں کرتے یا اُس کے سلام کا جواب نہیں دیتے۔

اس وضاحت کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنے میں کیا حکمت پوشیدہ ہے یعنی سلام کا فلسفہ کیا ہے؟ چنانچہ پیش کردہ وضاحت کی روشنی میں سلام کا فلسفہ یہ سامنے آتا ہے کہ جب بندہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجتا ہے تو گویا وہ آپ کو یہ یقین دلاتا ہے کہ اُس کی طرف سے آپ کی تعظیم و تکریم اور آپ کی عزت و آبرو کو کوئی ٹھیس نہیں پہنچے گی۔ حضرات محترم! اس زاویہ نگاہ سے سلام کی اصلیت و حیثیت ایک عہد، ایک قول، ایک وعدہ کی ہو جاتی ہے یعنی سلام بھیجنے والا سلام کی صورت میں یہ عہد کرتا ہے کہ اُس کی طرف سے نبی محترم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی حرمت وعظمت بالکل محفوظ ہے۔

ایک بصیرت افروز نکتہ

سورۂ احزاب کی آیت نمبر 56 پر غور کیجئے۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے:

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔

اس آیت کریمہ میں یہ نہیں کہا گیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر سلام بھیجتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے اللہ اور اس کے فرشتوں کی طرف سے نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وحرمت کو کوئی خطرہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لیے ان کی طرف سے آپ پر سلام بھیجنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ البتہ خطرہ ہے تو انسان یعنی منافقین کی طرف سے اسی لیے انسانوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجنے کے ساتھ ساتھ سلام بھیجنے (بلکہ آیت کے مطابق خوب خوب سلام بھیجنے) کا حکم دیا گیا ہے۔

نکتہ سے ایک اور نکتہ

یہ بصیرت افروز نکتہ ہماری راہنمائی ایک اور نکتہ کی جانب کرتا ہے جو یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنے میں صرف وہی شخص پس وپیش یا گریز یا آنا کانی کرے گا جس کا ارادہ اچھا نہیں ہوگا' وگرنہ سلام کرنے کے لیے اگر حضور کے جان نثار کو شعلوں سے بھی گزرنا پڑے تو وہ بلاخوف ان میں سے بھی گزر جائے گا!

خلاصۂ کلام

منافقین نے کسی بھی دور میں حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گزند پہنچانے سے دریغ نہیں کیا چنانچہ سلام بھیجنے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ سلام بھیجنے والا اپنے سلام کے ذریعے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ باور کراتا ہے کہ اس کی طرف سے آپ کے ادب واحترام اور آپ کی عزت وآبرو پر کوئی حرف نہیں آئے گا۔ گویا فلسفۂ سلام میں سلام کی اصلیت وحیثیت ایک ''قول'' کی ہے۔

باب 31:

نماز میں سلام کی حکمتیں

پہلی حکمت: سلام کی دُرود پر تقدیم

دوسری حکمت: حضور اقدس کا شکریہ

تیسری حکمت: حضور اقدس کی بارگاہِ الٰہی میں موجودگی

چوتھی حکمت: نماز میں حضور کا تصور

پانچویں حکمت: حضور سلام کا جواب دیتے ہیں

پہلی حکمت: سلام کی دُرود پر تقدیم

نماز میں سلام پہلے اور دُرود اس کے بعد پڑھا جاتا ہے گویا نماز میں سلام کو دُرود پر مقدم رکھا گیا ہے جبکہ قرآن مجید کی جس آیت مبارک میں دُرود و سلام کا حکم دیا گیا ہے اس میں دُرود کا لفظ پہلے اور سلام کا لفظ بعد میں استعمال کیا گیا ہے۔

علامہ ابن حجر فرماتے ہیں' اس میں حکمت یہ ہے کہ تعمیل حکم کی ابتداء اس سے کی جاتی ہے جس کی اہمیت زیادہ ہو۔ اسی لیے نماز میں سلام کو اولیت دی گئی ہے۔

دوسری حکمت: حضور اقدس کا شکریہ

حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج امت کے لیے نماز پنجگانہ کا تحفہ لائے۔ یہ آپ کا اپنی امت پر احسانِ عظیم ہے۔ چنانچہ ہر نماز میں آپ پر سلام بھیجنا در حقیقت اپنے محسن اعظم کے اس احسانِ عظیم کا اعتراف کرنا اور آپ کا شکریہ ادا کرنا ہے۔

تیسری حکمت: حضور اقدس کی بارگاہِ الٰہی میں موجودگی

جب نمازی تشہد میں اپنے مالک اللہ پاک کی حمد وثنا کرتا ہوا اپنے آقا محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمتِ اقدس میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ' کا تحفہ بھیجتا ہے تو گویا وہ اس بات کا اعتراف واقرار کرتا ہے کہ اللہ کا حبیب اللہ کی بارگاہ میں موجود ہے۔ چنانچہ جب نمازی اپنے مالک حقیقی اللہ جل شانہ کے دربار عالیہ میں حاضر ہوتا ہے تو اس کا یہ تصور ہوتا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی دربارِ عالیہ میں حاضر ہیں۔

چوتھی حکمت: نماز میں حضور علیہ السلام کا تصور

چونکہ حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سلام اس عقیدہ کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ آپ اسے سن رہے ہیں اور آپ اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ نماز میں دُرود و سلام کے وقت حضور کا تصور جائز اور درست ہے۔ امام محمد غزالیؒ اپنی کتاب احیاء العلوم میں لکھتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کہتے وقت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شکل وصورت کو اپنے دل میں حاضر کر اور یقین جان لے کہ تیرا سلام حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تک پہنچ رہا ہے اور وہ مکمل جواب دے رہے ہیں۔

پانچویں حکمت: حضور سلام کا جواب دیتے ہیں

ہر نماز میں حضور پر سلام بھیجنے کی ایک حکمت یہ باور کرانا بھی ہے (بلکہ بار بار باور کرانا ہے) کہ آپ سلام کا جواب دیتے ہیں کیونکہ جو سلام کا جواب نہ دے سکے اسلام میں اس کو سلام کہنا منع ہے۔ اسی لیے اسلام میں سوتے ہوئے کو سلام کہنے کی ممانعت ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتا۔

باب 32:

دُرودوسلام میں پنہاں حکمتیں

- لفظ ''نبی'' میں پنہاں حکمتیں
- لفظ ''ایمان والو'' میں پنہاں حکمتیں
- دُرودوسلام کے حکم میں پنہاں حکمتیں
- دُرودوسلام کے پڑھنے میں پنہاں حکمتیں
- دُرودوسلام کی عظمت میں پنہاں حکمتیں
- دُرودوسلام میں پنہاں پانچ مزید حکمتیں

لفظ ''نبی'' میں پنہاں حکمتیں

اللہ پاک کا ارشادِ مبارک ہے ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں۔'' اس آیت میں حضور اقدس کے نام کی بجائے نبی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں چار حکمتیں پنہاں ہیں۔

پہلی حکمت:

قرآن مجید میں ہر نبی علیہ السلام کو اُس کے نام سے پکارا گیا ہے جبکہ سردارِ انبیاء محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بیشتر جگہ نبی یا رسول کے محبت بھرے لفظ سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اس محبت آمیز طرزِ تخاطب کا مقصد اس لاڈ' پیار اور چاہت کا اظہار ہے جو ربِ قدوس کو اپنے محبوب سے ہے۔

دوسری حکمت:

آیتِ مبارک میں نبی علیہ السلام کے منصبِ جلیلہ سے تخاطب کا انداز یہ بھی بتاتا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر کے دربارِ عظمٰی میں حضور اقدس علیہ السلام کا رتبہ اور آپ کی قدر ایسی ہے کہ وہ آپ کا ذکر وصفِ نبوت و رسالت سے فرماتے ہیں۔

تیسری حکمت:

اللہ تبارک وتعالٰی نے اپنے محبوب کو اپنے غیب پر مطلع فرمایا اور اپنے اسرار و رموز سے آگاہ فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ آیت مبارک میں رسول کی بجائے نبی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

چوتھی حکمت:

غور فرمائیے۔ آیت قدسہ میں صرف نبی (علیہ السلام) پر دُرود و سلام بھیجنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اس لیے غیر نبی پر دُرود و سلام بھیجنا جائز نہیں ہے چنانچہ آلِ رسول کو اس طرح شامل کیا جانا چاہیے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

لفظ ''ایمان والو'' میں پنہاں حکمتیں

فرمانِ الٰہی ہے: اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر (یعنی نبی علیہ السلام پر) دُرود اور خوب سلام بھیجا کرو۔ اس آیت مبارک میں دُرود خواں کو ایمان والوں کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔ اس خطاب سے معلوم ہوتا ہے کہ:

- دُرود و سلام کا فریضہ صرف وہی انجام دیتے ہیں جو ایمان والے ہیں۔
- اللہ کے پیارے نبی علیہ السلام پر دُرود و سلام بھیجنا ایمان کے زیور سے آراستہ ہونے کی علامت ہے۔
- اہل ایمان کے اوصاف حمیدہ میں سے ایک وصف یہ ہے کہ وہ نبی محترم علیہ السلام پر دُرود و سلام بھیجتے ہیں۔

ایک ایمان افروز نکتہ:

غور فرمائیے کہ جس ہستی پر دُرود و سلام بھیجا جاتا ہے اس کے لیے ''نبی'' کا محبت آمیز لفظ استعمال کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف جو دُرود و سلام بھیجنے والے ہیں ان کو ''ایمان والو'' کے خطاب سے پکارا جا رہا ہے۔ گویا آیت مبارک میں حضور اقدس علیہ السلام اور دُرود خواں دونوں کو پیار و محبت اور اعزاز و اکرام سے نوازا گیا ہے۔

دُرود و سلام کے حکم میں پنہاں حکمتیں

اس کے باوجود کہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی علیہ السلام کریم پر دُرود بھیج رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی آپ پر دُرود و سلام بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔ اس حکم میں تین حکمتیں ہیں۔

پہلی حکمت:

اس حکم میں تمام نوری مخلوق (یعنی ملائکہ)، تمام ناری مخلوق (یعنی جنات) اور تمام خاکی مخلوق (یعنی انسانوں) سے اپنے محبوب کے مرتبہ و مقام کو عملی طور پر منوانے کی حکمت پوشیدہ ہے۔

دوسری حکمت:

اس حکم میں اپنے محبوب کے ذکر کو بلند کرنے کی حکمت پوشیدہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ٥ (سورہ: الم نشرح آیت:4)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کے لیے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔

تیسری حکمت:

اس حکم میں اپنے محبوب کی امت کے لیے دُرود وسلام کے ذریعے مغفرت کا دروازہ کھولنے کی حکمت پوشیدہ ہے۔ یقیناً دُرود وسلام جنت کا دروازہ ہے۔

دُرود وسلام کے پڑھنے میں پنہاں حکمتیں

تمام عبادات کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو پانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اللہ کے قرب میں چھپی ہے۔ اللہ کا قرب اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک اس کے محبوب کا قرب حاصل نہ ہو۔ چنانچہ قربِ الٰہی، قربِ رسول میں چھپا ہے۔ چونکہ قربِ رسول، حبِ رسول سے حاصل ہوتا ہے اور حبِ رسول کا بہترین ذریعہ دُرود وسلام ہے۔ لہٰذا معلوم یہ ہوا کہ قربِ رسول دُرود وسلام میں چھپا ہے۔ فرمانِ نبوی ہے: تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے۔

ان تمام حکمتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ دُرود وسلام میں اللہ کا قرب چھپا ہے یعنی اللہ کے محبوب پر دُرود وسلام بھیجنے سے اللہ کی خوشنودی اور رضا حاصل ہوتی ہے۔

دُرود وسلام کی عظمت میں پنہاں حکمتیں

دُرود وسلام کئی نیکیوں کا مجموعہ ہے۔ ذیل میں اس کی ایک مختصر سی فہرست پیش کی گئی ہے

- دُرود وسلام سے اللہ، اللہ کے رسول اور یوم قیامت پر ایمان کی تجدید ہوتی ہے۔
- دُرود وسلام سے اللہ، اللہ کے رسول اور رسول کی آل کی تعظیم اور اُن کے ذکر کی تجدید ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں ان سے اظہار محبت کی تجدید ہوتی ہے۔
- دُرود وسلام ایک دعا ہے جبکہ دُعا عبادت کا مغز، مومن کا اسلحہ، دین کا ستون، زمین کا نُور اور اشرف العبادات ہے۔
- دُرود وسلام پڑھتے وقت ہم اللہ بزرگ و برتر سے درخواست کرتے ہیں کہ اے اللہ! اپنے نبی پاک پر رحمت برکت اور سلامتی نازل فرما۔ گویا ہم دعا کے ساتھ ساتھ اس بات کا اعتراف کر رہے ہوتے ہیں کہ تمام اختیارات اور تمام قوتوں کا مالک صرف اللہ ہے۔ یہ وہ نیکی ہے جو تمام نیکیوں کی بنیاد ہے۔

دُرود وسلام میں پنہاں پانچ مزید حکمتیں

پہلی حکمت:

نسائی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا گیا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: ہم آپ پر دُرود پاک کس طرح بھیجیں۔ آپ نے فرمایا' یوں پڑھو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ --- آخر تک (نماز میں پڑھا جانے والا دُرودِ ابراہیمی)۔ اس دُرود کے شروع کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے:

اے اللہ! دُرود بھیج محمد پر اور اُن کی آل پر۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دُرود بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں دُرود وسلام کے لیے اللہ تعالیٰ سے درخواست کرنے کا کیوں فرمارہے ہیں؟ اس میں کیا حکمت ہے؟

اس میں یہ حکمت ہے کہ انسان چاہے کتنا عالی شان دُرود بھیجے' وہ حضور محترم' نبی مکرم کے شایانِ شان نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ نبی پاک نے اپنی امت سے فرمایا مجھ پر دُرود بھیجنے کی اللہ تعالیٰ سے درخواست کیا کرو۔

دوسری حکمت:

دُرود وسلام کی حقیقت دُعا کی ہے۔ اسلام کی تعلیم ہے کہ اگر محسن کے احسانات کا بدلہ چکانے کی استطاعت نہ ہو تو کم از کم اس کے لیے دعائے خیر ہی کر دینی چاہیے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنی امت پر اَن گنت احسانات ہیں۔ اُن میں سے کسی بھی احسان کا بدلہ چکانا ہمارے لیے ممکن نہیں۔ ہاں! یہ ہوسکتا ہے کہ اُن کے لیے دعائے خیر کی جائے۔ چنانچہ امت دُرود وسلام کی صورت میں اپنے آقائے نامدار' رحمت کے تاجدار کے لیے دعائے خیر کرتی ہے۔ پس دُرود وسلام میں حضور نبی محترم کے لیے دعائے خیر کی حکمت پوشیدہ ہے۔

تیسری حکمت:

جب بندہ دُرود وسلام پڑھتا ہے تو وہ اللہ کے حبیب کا ذکر جمیل کرتا ہے اور یہ ذکر' ذکرِ حبیب کی رفعت کا سبب بنتا ہے۔ فرمانِ نبوی ہے: اور ہم نے آپ کے لیے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔ (الم نشرح: 4)

چوتھی حکمت:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر (یعنی نبی کریم علیہ السلام پر) دُرود اور خوب سلام بھیجا کرو۔'' اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ دُرود اور سلام کو ایک ہی چیز سمجھنا غلط ہے۔ یہ دو مختلف عمل ہیں۔

اس کے ساتھ ہی یہ حکمت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ سلام کا مرتبہ دُرود سے کم نہیں۔ اسی لیے فرمایا جارہا ہے کہ دُرود اور خوب سلام بھیجا کرو۔ چنانچہ سلام سے خالی دُرود خدائے عظیم کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا۔ حکم کی تعمیل یہ ہے کہ دُرود میں سلام

کو بھی شامل کیا جائے۔

پانچویں حکمت:

دُرودوسلام کا آغاز اَللّٰھُمَّ سے ہوتا ہے جب اَللّٰھُمَّ کی ادائیگی میں اللہ کی آواز نکلتی ہے تو گویا دُرود خواں ''اللہ'' کا وِرد کرتا ہے۔ اللہ خدائے عظیم کا ذاتی نام ہے اسم ''اللہ'' قرآنِ عظیم میں 2584 مرتبہ آیا ہے۔ یہ نام خدا کے تمام ناموں اور تمام صفات کا جامع ہے یعنی خدا کے تمام نام اور تمام اوصاف اس کے ذاتی نام لفظِ اللہ میں سمٹے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بیشتر بزرگانِ دین نے ''اللہ'' کو اسمِ اعظم قرار دیا ہے۔

چنانچہ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ جب دُرود خواں دُرود کا آغاز اَللّٰھُمَّ سے کرتا ہے تو گویا وہ دُرودوسلام کا آغاز اسمِ اعظم سے کرتا ہے اور دُرود وسلام کے وِرد کے ساتھ ساتھ اسمِ اعظم کا وِرد بھی کرتا ہے۔ اس قدر عظمتوں، برکتوں اور رحمتوں والا ہے دُرودوسلام کا وِرد!

باب 33:

دُرود و سلام میں پنہاں اَسرار

- محبت کا رِشتہ
- اللہ کا قُرب
- رُوح کی تابانیاں
- دل کی طہارت
- مانگنے کا سلیقہ
- خلاصۂ کلام

محبت کا رِشتہ

دُرود و سلام نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا رِشتہ استوار کرتا ہے۔ اس حقیقت کی وضاحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے نہایت خوبصورت پیرائے میں کی ہے۔ فرماتے ہیں: راہ و رسمِ دنیا یہ ہے کہ تعلق کا آغاز سلام و کلام سے کیا جاتا ہے۔ جس سے قطعی جان پہچان نہ ہو اور رابطہ پیدا کرنا مقصود ہو تو پہلے سلام ہی کرتے ہیں۔ سلام نیاز میں اتنی قوت ہے کہ نخوت و تکبر کے پیکر بھی اس کی قوت کے آگے سرنگوں ہو جاتے ہیں اور غیر شعوری طور پر اس کی اطاعت قبول کر لیتے ہیں۔

فرض کریں ایک شخص بڑا ہی مغرور، گردن کش، رعونت پسند اور متکبر ہے۔ کسی کی طرف نگاہ التفات سے دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتا۔ وہ اپنی شاندار گاڑی پر ایک غریب چھابڑی فروش کے قریب سے گزرتا ہے۔ وہ غریب از راہ اخلاق اُسے سلام کرتا ہے مگر وہ کبر و غرور کا مجسمہ اس کا سلام قبول نہیں کرتا اور تکبر سے منہ دوسری طرف پھیر لیتا ہے۔

دوسرے دن وہ پھر اُس کے قریب سے گزرتا ہے۔ اتفاقاً کسی وجہ سے اس کی گاڑی آہستہ ہو جاتی ہے۔ وہ چھابڑی فروش پھر اُسے سلام کرتا ہے مگر حقارت سے وہ یہ پیش کش بھی ٹھکرا دیتا ہے۔ کچھ عرصہ یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ وہ غریب آدمی اپنی تحقیر نظر انداز کر کے بڑی پامردی سے سلام کا سلسلہ جاری رکھتا ہے۔

بالآخر سلام کا تسلسل جاری رکھنے کا نتیجہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے وہ دیکھتا نہیں تھا پھر اُس نے دیکھنا شروع کر دیا۔ پھر سر ہلا کر جواب دینے لگا، پھر لبوں کو بھی جنبش ہونے لگی اور آخر کار اس میں مسکراہٹ کا عنصر بھی شامل ہو گیا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اُسے چھابڑی فروش سے اُنس پیدا ہو گیا اور اب وہ باقاعدہ متوجہ ہو کر اس کے سلام کا جواب دینے لگا۔

یہ تعلق ایسا مستحکم ہوا کہ ایک دن اُس نے دیکھا کہ چھابڑی والا اپنی جگہ موجود نہیں ہے تو اُس نے گاڑی کھڑی کر کے قریبی شخص سے پوچھا کہ وہ کیوں نہیں آیا؟ اس نے جواب دیا وہ بیمار ہے۔ تو وہ رئیس اُس چھابڑی فروش کے گھر پہنچا اور اس کی تیمار داری کی۔

تحقیر و سرد مہری سے شروع ہو کر یہ تعلق اس مرحلہ تک کیسے پہنچا؟

سوچیں تو پتہ چلے گا محض سلام کی وجہ سے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سلام سے بات شروع ہوتی ہے اور پھر مستحکم اور مضبوط قلبی رشتے میں بدل جاتی ہے۔

اسی طرح ایک غریب و مسکین امتی جب ہدیہ دُرود و سلام کے نذرانے سے اپنے تعلق کا آغاز کرتا ہے اور پھر استقلال کے ساتھ جاری رکھتا ہے تو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بتدریج پذیرائی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ پہلے متوجہ ہوتے ہیں، نظرِ کرم فرماتے ہیں، پھر مسکرا کر دیکھتے ہیں اور سلام کے منتظر رہتے ہیں۔ سلام نہ پہنچے تو فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کا دُرود و سلام کیوں نہیں پہنچا؟ اگر وہ جواب دیں کہ فلاں بیمار ہے تو خود اس پر کرم فرماتے ہیں۔ خواب میں تشریف لا کر قلبِ حزیں کو قرار و سکون عطا کرتے ہیں اور جمالِ مظہرِ حق کے دیدار سے نوازتے ہیں۔ ایسا بارہا ہوا۔ اس کے بے شمار شواہد موجود ہیں۔

وہ تو شاہِ دین اور پیکرِ رحمت ہیں، کیونکر ممکن ہے کہ اپنے عاشق کو نظر انداز کر دیں اور اُس کے سلام نیاز، عقیدت و محبت اور پیار و تعلق کا جواب اِظہارِ خوشنودی و مروت اور حسنِ نظر کے ساتھ نہ دیں جبکہ رسمِ دنیا ہے کہ سلام کے جواب میں دنیا والے بھی نوازتے ہیں۔ (فضیلت دُرود و سلام۔ صفحہ 13,12)

اس ساری گفتگو کا ماحاصل یہ ہے کہ دُرود و سلام سراسر محبت کا عمل ہے۔ یہ حضور اقدس سے محبت کا رشتہ قائم کرتا ہے اور جوں جوں درود خواں دُرود و سلام کی کثرت کرتا ہے، محبت کا یہ رشتہ بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جاتا ہے۔

اللہ کا قُرب

دُرود و سلام کی بدولت بندہ اللہ کے محبوب تک پہنچتا ہے اور جو اللہ کے محبوب تک پہنچ جاتا ہے اس کا اللہ تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی بندہ براہ راست اللہ عزوجل کا قرب چاہتا ہے تو یہ محال ہے اور ناممکن ہے۔ خود اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: اے نبی! آپ فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی۔ فرمایا: اے میرے پیارے کلیم! اگر دنیا میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے ایک دانہ تک پیدا ہوتا اور بھی بہت سی چیزیں ذکر فرمائیں۔

یہاں تک کہ فرمایا: اے میرے پیارے نبی! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قُرب آپ کو نصیب ہو جیسے کہ آپ کے کلام کو آپ کی زبان کے ساتھ قُرب ہے اور جیسے کہ آپ کے دل کے خطرات کو آپ کے دل کے ساتھ قُرب ہے اور جیسے کہ آپ کی نظر کو آپ کی آنکھ کے ساتھ قُرب ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: ہاں! یا اللہ میں ایسا قُرب چاہتا

ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تو یہ چاہتا ہے تو میرے حبیب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر دُرود و سلام کی کثرت کرو۔

(قول بدیع صفحہ 132۔ مقاصد السالکین صفحہ 54۔ سعادت دار بن صفحہ 87)

گویا اللہ وحدہ لاشریک کا قُرب حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے قُرب میں پوشیدہ ہے اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا قُرب دُرود و سلام میں پوشیدہ ہے۔

امام شعرانیؒ فرماتے ہیں: جو شخص سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دُرود و سلام والی خاص خدمت نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو وہ محال کا طالب ہے یعنی یہ ناممکن ہے ایسے شخص کو حجاب حضرت اندر داخل ہی نہیں ہونے دے گا اور ایسا شخص جاہل ہے۔ اسے دربارِ الٰہی کے آداب کا پتہ ہی نہیں۔ ایسے شخص کی مثال اس کسان کی ہے جو بادشاہ کے ساتھ بلا واسطہ ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ (افضل الصلوٰۃ۔ صفحہ 31)

رُوح کی تابانیاں

دُرود و سلام روح کو توانائی، تازگی اور پاکیزگی بخشتا ہے۔ مفسر قرآن امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پڑھنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تا کہ روحِ انسانی جو کہ جبلی طور پر ضعیف ہے، اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلیات قبول کرنے کی استعداد حاصل کر لے۔

جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دان سے اندر جھانکتی ہیں تو اس سے مکان کے دَر و دیوار میں چمک پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اس پر پڑیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور در و دیوار چمک اٹھتے ہیں۔ یوں ہی امت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روحِ انور سے جو کہ سورج سے بھی روشن تر ہے اس کی نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں اور یہ استفادہ صرف دُرود و سلام سے ہوتا ہے۔ اسی لیے حضور نے فرمایا ہے: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَىَّ صَلٰوةً ــــ بے شک قیامت کے دن لوگوں میں سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جو ان میں سب سے زیادہ مجھ پر دُرود بھیجنے والا ہوگا۔

دل کی طہارت

انسانی جسم میں دل کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اسی بارے میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: خوب یاد رکھو کہ انسان کے جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے اور اگر وہ فساد زدہ ہو جائے تو سارا جسم فساد کا شکار ہو جاتا ہے۔ خوب سن لو کہ وہ لوتھڑا جس کی وجہ سے سارا جسم صحیح رہتا ہے یا خراب ہو جاتا ہے، وہ انسان کا دل ہے۔

دل روح کا چہرہ ہے اس لیے روح کے حسن و جمال کا انحصار دل کی خوبصورتی پر ہے۔ دل کی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ صبر، شکر، انکسار، اخلاص، قناعت، ایثار، حُبِّ رسول اور حُبِّ الٰہی کے نور سے روشن ہو۔ اس روشنی کو حاصل کرنا ہی تمام عبادات، تمام مجاہدات اور تمام معمولات کا مقصد ہے۔ دل جتنا روشن ہوگا، روح اسی قدر حسین ہوگی۔ دل جتنا صاف ہوگا روح اسی قدر پاکیزہ ہوگی۔ پس روح کا حسن و جمال دل کے حسن و جمال سے وابستہ ہے۔

دل اور رُوح میں تعلق جان لینے کے بعد اب آیئے دل کی بیماریوں کی طرف۔ دل وہ جگہ ہے جہاں خواہشات سر اٹھاتی ہیں اور نفس کی تقویت کا باعث بنتی ہیں۔ دل وہ جگہ ہے جہاں کینہ وحسد اور بغض وعداوت کے جراثیم جنم لیتے ہیں اور نیکیوں کو اس طرح کھا جاتے ہیں جس طرح دیمک لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ دل وہ جگہ ہے جہاں خود پسندی اور خود پرستی کا زہر پیدا ہوتا ہے اور انسان کے ایمان کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔ غرض یہ کہ تکبر، غصہ، حسد، غیبت، ریاکاری، منافقت، بے صبری، ناشکری، دنیا پرستی، دولت پرستی —— یہ تمام دل کی بیماریاں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی بیماری دل کو لگی ہو تو ایمان مکمل نہیں ہو پاتا۔ چنانچہ ایمان کی تکمیل اور پختگی، دل کی پاکیزگی پر ہے۔ دل کی پاکیزگی میں دُرود وسلام اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے درج ذیل احادیث مبارک:

- ہر طرح کی ظاہری و باطنی اور جانی و مالی پاکیزگی دُرود وسلام کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے۔ (قول بدیع)
- ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہے اور مومنوں کے دِلوں کے زنگ کی طہارت مجھ پر دُرود وسلام پڑھنا ہے۔ (قول بدیع)

پس دُرود وسلام روح کو توانائی عطا کرنے کے ساتھ ساتھ دل کو بھی جلا بخشتا ہے۔

مانگنے کا سلیقہ

اَللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ، سخیوں کا سخی اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ اس شہنشاہ کا دروازہ اُس وقت بھی کھلا رہتا ہے جب دنیا کے بادشاہوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ ہر حاجت مند اس در سے اپنی اپنی صدا کے مطابق خیر پاتا ہے۔

صدا کا انحصار اَدب اور سلیقہ پر ہے۔ بھکاری کے مانگنے کا انداز اور ڈھنگ جس قدر دل گیر، دل پذیر اور دل گداز ہوگا، وہ بھیک بھی اُسی قدر زیادہ پائے گا۔ چنانچہ حاجت مند جب اللہ پاک کی حمد وثنا کے بعد اللہ کے محبوب پر دُرود وسلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی ثنا اور اپنے محبوب کے لیے دعائے خیر و برکت سے اس قدر خوش ہوتا ہے کہ حاجت مند کو اس کی حاجت سے زیادہ نواز دیتا ہے۔ چنانچہ دُرود وسلام میں دعا کی قبولیت اور حاجت مند کی حاجت روائی کا بھید چھپا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ دُرود وسلام اللہ پاک سے لینے کا راز ہے!

خلاصۂ کلام

دُرود وسلام رحمت و برکت کا سمندر ہے۔ اس میں حُبِّ رسول، قربِ الٰہی، تابانیِ روح اور طہارتِ قلب کے

انمول موتی چھپے ہیں۔ ان موتیوں کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ادب وعقیدت کے ساتھ سچے دل سے نبی محترم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بکثرت دُرودوسلام پڑھا جائے۔ پھر بڑی بات یہ ہے کہ دُرودوسلام اللہ کے دَر سے بھیک پانے کا مؤثر اور یقینی طریقہ ہے۔ یقین کیجئے' دُرودوسلام کے ساتھ اللہ کے در پر لگائی گئی صدا کبھی خالی نہیں جاتی!

انوارِ دُرود وسلام

باب 34:

دُرود شریف کا نُور

- حضور نور والے نبی ہیں!
- نُور کی تجلیاں!
- دُرود روزِ قیامت نور بن جائے گا!
- دُرود پل صراط پر نُور بن کر آئے گا!
- روزِ قیامت دُرود خواں کے ساتھ نُور ہوگا!
- روزِ قیامت دُرود خواں کے چہرے پر نُور ہوگا!

حضور نور والے نبی ہیں!

حدیث نبوی ہے: ''سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا کیا تھا اور پھر اس نور سے زمین و آسمان اور ساری مخلوق کو پیدا کیا۔'' (قصص الانبیاء)

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وسلم) نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ ٥

نُور کی تجلیاں

حضور رسالت مآب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لاکھوں دُرود اور لاکھوں سلام۔ بے شک آپ پیغمبر اعظم اور پیغمبرِ آخر ہیں۔ بے شک آپ خوشبو' نور اور رحمت والے نبی ہیں۔ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول ہیں۔

آپ چلتا پھرتا قرآن تھے۔ گفتگو فرماتے تو یوں محسوس ہوتا جیسے لبِ شیریں سے رحمت کے پھول جھڑ رہے ہوں ۔شہد سی میٹھی باتیں دل میں اترتی چلی جاتیں۔ بات کرتے کرتے جب کبھی مسرت کی کیفیت طاری ہوتی تو آنکھیں نیچی فرمالیتے۔ مسرت کی اس کیفیت میں آپ کا چہرہ مبارک شفاف آئینے کی طرح یوں چمک اٹھتا کہ دیواروں کا عکس اس میں دکھائی دیتا۔

ہنسی آتی تو مسکرا دیتے۔ یہی آپ کی ہنسی تھی گویا آپ کا ہنسنا تبسم کی صورت میں ہوا کرتا تھا۔ تبسم کی حالت میں دہن مبارک سے نور کی شعاعیں نکلتیں اور نور کی ایک جھڑی لگ جاتی۔ آیئے! اس مقدس نور کی تابانیوں کا نظارہ کریں۔

نُور کی شعاعیں:

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں. جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبسم فرماتے تو نورِ تبسم کی شعاعیں دیواروں پر پڑتیں تو وہ روشن ہو جاتیں۔ میں نے ایسا حسین آپ سے پہلے اور آپ کے بعد نہیں دیکھا۔

نُور کی جھڑی:

حضرت ابو قرصافہؓ فرماتے ہیں: جب میں، میری والدہ اور خالہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کے بعد گھر لوٹے تو میری خالہ اور والدہ نے مجھ سے کہا، اے بیٹا! ہم نے آج تک چہرہ کے لحاظ سے حسین اور نفاستِ لباس اور نرمی کلام کے اعتبار سے اس ہستی جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ ہم نے دیکھا کہ گفتگو کرتے وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مبارک منہ سے نور کی جھڑی لگ جاتی۔

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نُور کے
اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

نُور کی برسات:

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو فرماتے تو آپ کے مبارک دانتوں کے درمیان سے نُور کی برسات لگ جاتی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وسلم) نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ ٥

ان بیانات سے ثابت ہوتا ہے حضور اقدس نور والے نبی ہیں صرف یہی نہیں بلکہ اُن پر بھیجا جانے والا دُرود پاک بھی نُور ہے۔ دُرود نور بن کر قیامت کی ہولناکیوں اور اتھاہ تاریکیوں میں قدم قدم پر درود خواں کے ساتھ رہے گا۔ ذیل میں بیان کردہ احادیث دُرود شریف کے اسی تابناک پہلو کو پیش کرتی ہیں۔

دُرود روزِ قیامت نُور بن جائے گا!

فرمانِ نبوی ہے: اپنی مجالس کو دُرود پاک کے ساتھ مزین کیا کرو کیونکہ تمہارا دُرود پاک پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لئے نور ہوگا۔ (جامع صغیر)

دُرود پل صراط پر نُور بن کر آئے گا!

فرمودات رحمۃ للعالمین:

❁ تمہارا مجھ پر دُرود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لیے نُور ہوگا۔ لہٰذا مجھ پر کثرت سے

دُرود بھیجا کرو۔ (افضل الصلوٰۃ)

❁ جو دُرود شریف مجھ پر پڑھا جاتا ہے وہ پل صراط پر نُور بن کر سامنے آئے گا۔

❁ مجھ پر دُرود پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نُور عطا ہوگا اور جس کو پُل صراط پر نُور عطا ہوگا وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔ (دلائل الخیرات)

روزِ قیامت دُرود خواں کے ساتھ نُور ہوگا!

ارشادنبوی ہے: جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو (100) دفعہ دُرود پاک پڑھے، جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہوگا کہ اگر اس نُور کو تمام مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ (دلائل الخیرات)

روزِ قیامت دُرود خواں کے چہرے پر نُور ہوگا!

ارشادِ نبوی ہے: جو شخص جمعہ کے دن سو (100) مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا تو وہ قیامت کے روز اس شان سے آئے گا کہ اُس کے چہرہ پر ایسا نور ہوگا کہ لوگ (تعجب سے) پوچھیں گے، یہ شخص کون سا مبارک عمل کیا کرتا تھا جو ایسا نورِ کامل نصیب ہوا۔ (کتاب الصلوٰۃ)

اس احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دُرود ایک نور ہے اور یہ نُور قیامت کے روز دُرود خواں کے سامنے آئے گا اور اس کی مدد کرے گا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وسلم) نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ ○

❁❁❁

باب35:

دُرود شریف کا وزن

- اعمال کے وزن سے کیا مراد ہے؟
- اعمال میں وزن کیسے پیدا ہوتا ہے؟
- اعمال کے وزن کو کیسے تولا جائے گا؟
- بھاری وزن والے اعمال کون سے ہیں؟
- دُرود شریف بھی ایک بھاری وزن والا عمل ہے!

اعمال کے وزن سے کیا مراد ہے؟

اعمال کے وزن سے مراد اعمال کی وقعت وحیثیت اور اعمال کا اجر وثواب ہے۔ ہر عمل کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشی ہونا چاہیے۔ اگر مقصد اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی بجائے اپنے من کو خوش کرنا ہو' دنیاوی جاہ وحشمت کو حاصل کرنا ہو اور دنیا والوں سے اپنی واہ واہ کروانا ہو تو ایسا عمل ایک بے کار' بے ثمر اور بے وزن عمل ہوتا ہے۔ ان اعمال کی اللہ پاک کے دربارِ عظمٰی میں نہ کوئی حیثیت واہمیت ہے اور نہ ان کا کوئی اجر وثواب ہے۔ ذیل کی آیات میں ایسے ہی اعمال کا ذکر کیا گیا ہے۔

(اے محمد!) ان سے کہیئے کہ ہم تمہیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام ونامراد لوگ کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری جدوجہد دنیاوی زندگی کی آرائشگی میں بھٹکی رہی اور وہ یہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں۔ یہی وہ (بدنصیب) لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اُس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا۔ اس لیے ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔ پس قیامت کے روز ہم اُن (کے اعمال) کو کوئی وزن نہ دیں گے۔ (سورہ: کہف آیات: 103 تا 105)

یقین جانئے! اَللّٰہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ کی نازل کردہ آخری کتاب کا ایک ایک لفظ سچ ہے اور یقین رکھیئے! ایک دن قیامت برپا ہونی ہے۔ سب نے اپنے خالق ومالک اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے اور اس وقت انسان کے کیے ہوئے نیک اور برے اعمال کو تولا جائے گا اور وہ دن انصاف کا دن ہوگا۔

اعمال میں وزن کیسے پیدا ہوتا ہے؟

دو باتیں عمل میں وزن پیدا کرتی ہیں

1: نیت کی درستگی

2: طریقہ کی درستگی

نیت کا مطلب ہے: انسان کا ارادہ، عمل کا مقصد

اگر عمل کرنے کا مقصد اللہ پاک کی خوشنودی کو پانا ہو تو عمل چاہے چھوٹا ہو اللہ پاک اسے قبول فرمالیتا ہے اور اس طرح اس عمل میں وزن پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر عمل کرنے کا مقصد لوگوں کی نظر میں نیک اور پاک باز بننا اور اپنے نام کا ڈنکا بجوانا ہو تو ایسا عمل چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اللہ پاک اسے قبول نہیں فرماتا۔ جس سے وہ عمل بے حیثیت اور بے وقعت ہو کر رہ جاتا ہے اور اس کا کوئی وزن نہیں ہوتا۔

دوسری چیز جو عمل میں وزن پیدا کرتی ہے، عمل کا طریقہ ہے۔ اگر عمل قرآن وسنت کے مطابق کیا جائے تو وہ بار گاہِ الٰہی میں قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔ اگر طریقہ عمل قرآن وسنت کے منافی ہو، خود ساختہ اور من گھڑت ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے عمل کو رد فرما دیتا ہے۔ ایسے عمل کا کوئی وزن نہیں ہوتا۔

نیت اور طریقہ عمل میں وزن پیدا کرنے کی شرائط ہیں۔ ان دونوں شرطوں کا پورا ہونا ضروری ہے۔ نیت درست ہو لیکن طریقہ درست نہ ہو تو عمل قبولیت کے درجے کو نہیں پاتا۔ اور اگر طریقہ درست ہو مگر نیت درست نہ ہو تو تب بھی عمل قبولیت کی سند سے محروم رہتا ہے۔ پس عمل کی قبولیت اس وقت ہوتی ہے اور اس میں وزن اُس وقت آتا ہے جب عامل کی نیت اور عمل کا طریقہ دونوں صحیح ہوں یعنی قرآن وسنت کے مطابق ہوں۔

اعمال کے وزن کو کیسے تولا جاتا ہے؟

صرف اعمال ہی نہیں بلکہ اقوال (زبان سے ادا کردہ کلمات) کو بھی قیامت کے روز تولا جائے گا۔ چونکہ اقوال و اعمال غیر مادی صورت میں ہوتے ہیں اس لیے بعض لوگ سوال کرتے ہیں ان کو تولنا کیسے ممکن ہے؟ غور کیجیے، حرارت، روشنی، آواز غیر مادی ہونے کے باوجود سائنس دانوں نے ان کی پیمائش ممکن بنا دی ہے اس پیمائش کے مطابق آواز ایک سیکنڈ میں 332 میٹر اور روشنی ایک سیکنڈ میں 3 لاکھ کلومیٹر فاصلہ طے کرتی ہیں۔ جب ان غیر مادی اشیاء کی پیمائش کی جاسکتی ہے تو اقوال و اعمال کو کیوں نہیں تولا جاسکتا؟ اور پھر اللہ خالقِ کائنات کی قدرتِ کاملہ کے لیے کیا چیز مشکل ہے؟ وہ ہر شے پر قادر ہے اُس کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں!

بھاری وزن والے اعمال کون سے ہیں؟

اسلام میں ہر نیک عمل جو درست نیت اور صحیح طریقہ سے کیا جائے وزن رکھتا ہے مگر کچھ اعمال ایسے ہیں جنہیں اجر وثواب کے لحاظ سے بھاری وزن والے اعمال قرار دیا گیا ہے جیسے کلمہ توحید کا پہلا حصہ، کلمہ شہادت، تسبیحات اور دُرود شریف بھاری وزن والے اعمال ہیں۔ ان کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کا وزن:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: الٰہی! مجھے کوئی ورد تعلیم فرما جس سے میں تیرا ذکر کیا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: موسیٰ! لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ میرا ذکر کیا کرو۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا: الٰہی! یہ کلمہ تو سب کہتے ہیں۔ ارشاد ہوا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہا کرو۔ عرض کیا: میرے رب میں تو کوئی ایسی مخصوص چیز مانگتا ہوں جو مجھ ہی کو عطا ہو۔ ارشاد ہوا: موسیٰ تم اس کلمے کو کیا سمجھتے ہو؟ اگر ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں اور اس کلمہ کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پلڑا ہی جھک جائے گا (یعنی اس کلمہ کا وزن بڑھ جائے گا)۔ (نسائی)

حضرت نوح علیہ السلام نے وفات کے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـہُ کو ترک نہ کرنا۔ اگر ایک پلڑے میں اس کلمہ کو رکھیں اور دوسرے پلڑے میں زمین و آسمان کو رکھیں تو یہ کلمہ ہی وزنی ہوگا۔ یہ کلمہ اتنا طاقتور ہے کہ رکاوٹ کو توڑ کر نکل جاتا ہے۔ (بزاز بطولہ)

کلمہ شہادت کا وزن:

حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت میں ایک شخص کو میزانِ عمل کے قریب لایا جائے گا اور اس کے گناہوں کے ننانوے (99) دفتر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں گے۔ (ہر دفتر تا حدِ نگاہ ہوگا) اس کے بعد کاغذ کا ایک چھوٹا سا پرزہ نکال کر دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ یہ کاغذ کا پُرزہ ننانوے (99) دفتروں پر غالب اور زیادہ وزنی ثابت ہوگا۔ اس پرزہ پر لکھا ہوگا: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

تسبیحات کا وزن:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اللہ کی پاکی تو ساتوں آسمان اور زمین اور وہ ساری چیزیں بیان کر رہی ہیں جو آسمان و زمین میں ہیں۔ مخلوقات میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کر رہی ہو، البتہ تم لوگ ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ بیشک وہ (اللہ) بڑا بردبار ہے اور درگزر کرنے والا ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل 17 ترجمہ آیت (44))

1: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: دو کلمے زبان پر بہت ہلکے، عمل کے ترازو میں بہت وزنی اور رحمٰن کو بہت محبوب ہیں۔ (کلمات یہ ہیں):

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ○

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ)

2: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشی کے لہجے میں فرمایا: یہ پانچ چیزیں نامہ اعمال کے ترازو میں کیسی بھاری ہیں۔ چار تو یہی کلمے سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور پانچواں نیک لڑکا جس کے مرنے پر انسان ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کرے۔ (نسائی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی شخص تم میں سے اُحد پہاڑ کے برابر عمل کر سکتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بھلا اتنا وزنی عمل کون کر سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ان کلماتِ مذکورہ (اوپر بیان کردہ کلمات) میں سے ایک ایک کا وزن اُحد پہاڑ سے بھی وزنی ہے۔ (نسائی)

محترم بہنوں اور بھائیو! ان کلمات کا وِرد ایک ہی کلمہ کی صورت میں یُوں بھی کیا جا سکتا ہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

دُرود شریف بھی ایک بھاری وزن والا عمل ہے!

دُرود شریف اجر و ثواب کا دریا ہے۔ آپ کا پڑھا ہوا دُرود شریف قیامت کے روز آپ کے کام آئے گا اور شفاعت کا ذریعہ اور نجات کا موجب ہوگا۔ کلمہ توحید، کلمہ شہادت اور تسبیحات کی طرح درود شریف بھی ایک ایسا بابرکت عمل ہے جس کا وزن اجر و ثواب کے لحاظ سے بہت بھاری ہے۔ اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

دُرود کو حضور علیہ السلام محفوظ فرما لیتے ہیں:

سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام عرشِ الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔

اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ لے جا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے: "اے اللہ تعالیٰ کے حبیب! آپ کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ لے جا رہے ہیں۔" سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "یہ سن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا 'اے رب تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ!'"

فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے: "یا حبیب اللہ! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی نہیں کر سکتے۔ ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربارِ الٰہی سے حکم ملتا ہے۔" یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ریش مبارک کو پکڑ کر دربارِ الٰہی میں عرض کریں گے: "اے میرے رب کریم! کیا تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری امت کے بارے میں رُسوا نہیں کروں گا۔"

تو عرشِ الٰہی سے حکم آئے گا! "اے فرشتو! میرے حبیب کی اطاعت کرو! اور اس بندے کو واپس میزان پر لے

چلو۔'' فرشتے اُس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے نُور کا ایک سفید کاغذ نکالوں گا اور اس کو بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک ایک شور برپا ہوگا کہ کامیاب ہو گیا' کامیاب ہو گیا۔ اس کی نیکیاں وزنی ہو گئیں۔ اس کو جنت لے جاؤ جب فرشتے اسے جنت لے جانے لگیں گے تو وہ کہے گا: ''اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو' اس بزرگ سے کچھ عرض کرلوں۔''

پھر وہ عرض کرے گا: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خُلق کتنا عظیم ہے آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم فرمایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہیں؟'' آپ فرمائیں گے: ''میں تیرا نبی محمد مصطفےٰ ہوں اور یہ تیرا دُرود پاک تھا جو تُو نے دنیا میں مجھ پر پڑھا تھا، وہ میں نے تیرے آج کے دن کے لیے محفوظ رکھا ہوا تھا۔''

(قول بدیع صفحہ 123۔ معارج النبوت' جلد 1' صفحہ 303)

دُرود حضور علیہ السلام کے پاس دُرود خواں کی امانت ہے:

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قیامت کے دن جب زمین پھٹے گی تو سب سے پہلے میں باہر نکلوں گا۔ جبرائیل علیہ السلام میرے لیے 70 ہزار پروں والی سواری لائیں گے جس کی پیشانی پر کلمہ طیبہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** ط لکھا ہوگا۔ اس وقت میں لوائے حمد اٹھا کر رضوانِ بہشت کو دوں گا۔ لوائے حمد کے درمیان بھی **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** ط لکھا ہوا ہے۔ لوائے حمد کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگا لیجئے کہ اگر اسے کھول دیا جائے تو ساری کائنات اس کے نیچے آ جائے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے دائیں طرف اور حضرت میکائیل علیہ السلام میرے بائیں طرف ہوں گے۔

یہ لوائے حمد میزان عدل کے پاس نصب کر دیا جائے گا۔ ترازو لگا دیا جائے گا۔ لوگوں کو بلایا جانے لگے گا اور حساب کتاب شروع ہو جائے گا۔ اگر مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہوگا تو میں وزن کرنے والے کو کہوں گا' اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے ذرا ٹھہر جاؤ۔ اس شخص کی ایک امانت میرے پاس ہے۔ اس نے میرے ساتھ ایک نیکی کی ہے جو اس کے نامہ اعمال میں لکھی ہوئی ہے۔

چنانچہ اس شخص نے دنیا میں مجھ پر جو دُرود پاک پڑھا ہوگا اسے سامنے لایا جائے گا اور میزان میں نیکیوں کے پلڑا میں رکھا جائے گا۔ نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا اور اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

درود قیامت کے روز حاجت روائی کا باعث بنے گا:

قیامت کے دن ایک مومن کا نیکیوں والا پلڑا ہلکا اور بدیوں والا پلڑا بھاری ہوگا۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم بھی وہیں جلوہ افروز ہوں گے۔ آپ سر انگشت کے برابر کاغذ کا ایک پرچہ نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے جس سے وہ پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

وہ گناہ گار بندہ عرض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان' آپ سے بڑھ کر کوئی حسین و جمیل نہیں اور آپ کا خلق کتنا بلند ہے۔ آپ کون ہیں میری اس مشکل میں کام آنے والے؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے: میں تیرا نبی ہوں۔ میرا نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے اور یہ درود شریف جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا' آج میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا۔ (تفسیر کبیر۔ جلد چہارم)

پس ثابت ہوا کہ درود شریف ایک نہایت وزنی عمل ہے جو قیامت کے روز درود خواں کی نیکیوں کے پلڑے کو دوسرے پلڑے سے بھاری کر دے گا اور اسے جنت کی طرف روانہ کر دیا جائے گا۔

باب 36:

دُرود شریف کا مقصد

- ایک بے مثل و بے مثال عمل!
- دُرودِ خالق کا مقصد
- دُرودِ مخلوق کا مقصد
- دُرود شریف کے ضمنی مقاصد

ایک بے مثل و بے مثال عمل

دُرود ایک بے مثل و بے مثال عمل ہے۔ یہ وہ واحد عمل ہے جس کی ابتداء پروردگارِ عالمین نے خود اپنے آپ سے فرمائی۔ کوئی گھڑی' کوئی لحہ' کوئی پل ایسا نہیں جو دُرود سے خالی گزرتا ہو۔ ہر زمانے کے ہر لمحے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُرود پہنچتا رہا ہے اور پہنچ رہا ہے۔ پس دُرود شریف سنتِ الٰہی ہے۔ یہ سنت' سنتِ ازلی' سنتِ ابدی' اور سنت دائمی ہے۔ یہ سنت دنیا کی تخلیق سے پہلے بھی جاری تھی اور دنیا کے فنا ہو جانے کے بعد بھی جاری رہے گی۔

دُرودِ خالق کا مقصد

یہاں دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سورہ ضحیٰ کی آیت نمبر 5 میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ وعدہ فرمایا ہے: ''ہم آپ کو اتنا دیں گے کہ آپ راضی ہو جائیں گے'' ---- تو اس کے بعد اللہ جل شانہ کے درود کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟ جواب یہ ہے کہ اس وعدہ کے باوجود اللہ تبارک وتعالیٰ کا آپ پر درود بھیجنے کا مقصد آپ کے ذکر کو بلند کرنا ہے۔ اس کا ثبوت سورۃ الم نشرح کی یہ چھوٹی سی آیت ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝

اور ہم نے آپ کے لیے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا' ذکر ہے اونچا تیرا
فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا! عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

حضرات محترم! اس کا ایک اور ثبوت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خود دُرود بھیجنا صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے ہے۔ کسی اور نبی کو یہ شرف حاصل نہیں ہے۔ پس اس امتیاز و اعزاز کا مقصد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر کو بلند کرنا ہے۔ اسی مقصد کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف وتوصیف فرماتا ہے اور یہ تعریف وتوصیف ہی اللہ پاک کا دُرود ہے۔

دُرودِ مخلوق کا مقصد

دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ پاک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تسلسل اور کثرت کے ساتھ دُرود بھیج رہا ہے' بھیجتا رہا ہے اور بھیجتا رہے گا تو فرشتوں اور انسانوں کو اس کام پر مامور کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ حضراتِ گرامی! یہ بات ذہن میں رکھیئے کہ اللہ عظیم و برتر کی ذات کامل واکمل ہے اور اس کا ہر فعل کاملیت اور کمالیت کا شہکار ہے۔ اس کا کوئی فیصلہ حکمت سے خالی نہیں۔ اس کا کوئی حکم بے مقصد نہیں۔ اس کے ہر کام' ہر فیصلے اور ہر حکم کے پس پردہ کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہے' کوئی نہ کوئی مقصد کارفرما ہے۔

یہی معاملہ دُرود شریف کے ساتھ ہے۔ دُرود کے عمل کو خود انجام دینے کے باوجود اس کے بارے میں حکم دینے کا مقصد فرشتوں اور انسانوں کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام سے آگاہ کرنا اور ان سے آپ کی منزلت و مرتبت کو عملی طور پر منوانا ہے۔

فرشتوں اور انسانوں کو یہ بتانا ہے کہ دیکھو! میرے محبوب کی شان' میں خالق کون ومکاں' شہنشاہِ ارض وسماء اور سلطانِ دوجہاں ہونے کے باوجود اپنے محبوب پر دُرود بھیج رہا ہوں' اس لیے تم بھی میرے محبوب پر درود کے پھول نچھاور کرتے رہو۔ میں بے نیاز ہونے کے باوجود اپنے محبوب کو دُورد کا تحفہ بھیجتا ہوں' اس لیے تم بھی میرے محبوب کو دُرود کا تحفہ بھیجتے رہو۔ میں اپنے محبوب کی تعریف وتوصیف اور اُن پر نزولِ رحمت میں مشغول رہتا ہوں' تم بھی میرے محبوب پاک' صاحبِ لولاک کی تعریف وتوصیف اور نزولِ رحمت کی دعا میں مشغول رہو۔

پس خواہرانِ محترم اور برادرانِ مکرم! درود شریف کے حکم کی غرض وغایت فرشتوں اور انسانوں کو شانِ حبیب سے آگاہ کرنا اور آپ کی عظمت کا عملی طور پر اعتراف واظہار کروانا ہے۔ یہی دُرود پاک کا مدعا ہے اور یہی دُرود پاک کا مقصد!

دُرود شریف کے ضمنی مقاصد

دُرود شریف کا حقیقی مقصد وہی ہے جو اوپر بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ مقصد مندرجہ ذیل مزید مقاصد کی تکمیل کرتا ہے:

- اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔
- حضور اقدس سے محبت کا عملی اظہار ہوتا ہے۔
- ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔
- اپنی بخشش کا حیلہ ووسیلہ میسر آتا ہے۔

باب 37:

دُرود شریف کا درجہ

(مقامِ محبت)

تیرے دھیان کی دیواروں سے لپٹ لپٹ کر روؤں
تیری آہٹ سے آباد ہے میری عشق حویلی
ہجر کا پنجرہ کھول کے جانے کب تقدیر اُڑا دے
بوجھتی رہ جائے گی دُنیا، میری درد پہیلی
(مظفر وارثی)

اعمال کے درجات

اعمال کا براہ راست تعلق محبت اور اطاعت سے ہوتا ہے۔اس لحاظ سے اعمال کے دو درجے بنتے ہیں پہلا محبت کا درجہ ہے اور دوسرا اطاعت کا درجہ۔اس باب میں دیکھنا یہ ہے کہ دُرود کس درجہ کا عمل ہے یعنی دُرود کا عمل درجہ محبت میں ہے یا درجہ اطاعت میں۔اس بارے میں اُس وقت تک کچھ نہیں کہا جاسکتا جب تک اطاعت اور محبت کا جائزہ نہ لے لیا جائے۔تو آیئے! سب سے پہلے ہم اطاعت ومحبت کی اہمیت اور ان کی تقابلی حیثیت کا جائزہ لے لیں۔

اطاعت کی اہمیت

اطاعت کے شرعی معنی بندگی کے ہیں۔اس لیے زندگی کا مقصد بندگی ہے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

چنانچہ بندے کی شان بندگی میں ہے یعنی اللہ والوں کی شان بندگی میں ہے۔اسے کہنا آسان' کرنا مشکل اور نبھانا اور بھی مشکل ہے کیونکہ انسان خطاؤں کا پتلا' برائیوں کا مجسمہ اور لغزشوں کا پیکر ہے۔بھول چوک اس کی عادت' خطا اس کی فطرت اور گناہ اس کی سرشت ہے۔ان حالات میں کیا ہم اور کیا ہماری اطاعت! کوتاہیوں سے معمور ہماری یہ اطاعت کیا رنگ لائے گی! گناہوں سے لتھڑا ہوا یہ بشر کیا حق ادا کرے گا اطاعت کا؟ اسی لیے اطاعت خداوندی میں خود کو مٹا دینے کے باوجود اللہ کے بندے آپ کو عاجزی سے یہی کہتے دکھائی دیں گے: اے ہمارے معبود! ہم تیری اطاعت کا حق ادا نہیں کر سکے۔اے ہمارے مالک! ہم گناہ گاروں کی اطاعت کچھ نہیں' جو کچھ ہے تیرا فضل ہے' تیرا کرم ہے' تیرا رحم ہے۔اگر یہ ہمارے شامل حال نہ ہوا تو ہم کہیں کے نہ رہیں گے۔

محترم بہنوں اور بھائیو! جب اللہ کے خاص بندوں کی یہ حالت ہے تو ہم عام بندے کس شمار میں؟ پس اطاعت راستہ تو ہے' منزل نہیں! کشتی تو ہے' ساحل نہیں!!

محبت کی اہمیت

محبت کائنات کا حسن' اطاعات کی اساس اور عبادات کی روح ہے۔نظامِ ہستی محبت کی بدولت رواں دواں ہے۔ اگر محبت نہ ہوتی تو ماں اولاد کی دیکھ بھال میں راتوں کی نیند حرام کرتی نہ باپ اس کی پرورش اور تعلیم و تربیت کے لیے زمانے بھر کی کلفتیں اُٹھاتا ---- اگر محبت نہ ہوتی تو ضعیف والدین کے لیے اولاد کے دل میں چاہت و الفت کے چراغ روشن ہوتے نہ عزیز و اقارب کے لیے ادب و احترام کے ستارے ٹمٹماتے ---- اگر محبت نہ ہوتی تو چھوٹوں کے لیے شفقت کی کلیاں کھلتیں نہ بڑوں کے لیے عزت کے گلاب مہکتے ---- اگر محبت نہ ہوتی تو اخلاقی قدروں کی کہکشاں سجتی نہ قدرت بے کسوں کی پاسباں ہوتی' اگر محبت نہ ہوتی تو نیکی کے دروازے کُھلتے نہ صدقات کے موتی لٹتے ---- اگر محبت نہ ہوتی تو احساس کی خوشبو ہوتی نہ شعور کی روشنی ----۔

غرض یہ کہ اگر محبت نہ ہوتی تو انسان کا دامن ہمدردی' ایثار' اخوت' مروت' خدمت' یک جہتی اور یگانگت کے جواہر سے خالی ہوتا۔جذبات نام کی کوئی شے نہ ہوتی۔پتھر کے اس دیس میں دل بھی پتھر کے ہوتے۔دنیا میں ہر سو منافقت کی گھاتیں ہوتیں' مکر و فریب کی باتیں ہوتیں' ظلم و ستم کی راتیں ہوتیں۔شر کا راج ہوتا' بدی کے سر پہ تاج ہوتا۔دہشت کی آندھیاں چلتیں اور بربریت کے طوفان اُٹھتے۔نتیجہ یہ ہوتا کہ کائنات کا تسلسل پارہ پارہ ہو جاتا اور نظامِ ہستی ریزہ ریزہ ہو کر کاغذ کے پُرزوں کی طرح بکھر جاتا۔

پس محبت کی ضرورت' محبت کی اہمیت اور محبت کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔حقیقت یہ ہے کہ محبت کا مقام اعلیٰ ہے' محبت کی شان بالا ہے اور محبت ہی کے دم سے کائنات میں اُجالا ہے۔

محبت اندھیرے میں نورِ سحر ہے
محبت ہے دُنیا' بہارِ نظر ہے

بریں بہشتِ نظارہ نظارہ
ہے نہیں بھی کچھ تو ہے نہیں محبت

(تنویر نقوی)

اطاعت اور محبت کا تقابل

❁ محبت ایک دُھن ہے' ایک لگن ہے' ایک تڑپ ہے' ایک بے قراری ہے اور یہ بے قراری اس وقت تک تمام نہیں ہوتی جب تک انسان اپنی چاہت کو پا نہیں لیتا۔ دوسری طرف اطاعت کا دامن ان اوصاف سے خالی ہے۔ سر جھکا دینے کا نام اطاعت نہیں' اطاعت نام ہے اللہ کی رضا کی خاطر خود کو مٹا دینے کا اور یہ محبت کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لیے اطاعت سے منزل کا راستہ تو مل جاتا ہے' منزل نہیں ملتی۔ منزل محبت سے ملتی ہے لہٰذا محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ محبت کے بغیر انسان کی تمام اطاعت اور تمام عبادات بیکار اور بے سود ہیں۔ حضرت سید میاں وارث شاہ نے کیا خوب معرفت کی بات کہی ہے:

بناں عِشق درگاہ تھیں مِلن دھکے
بناں عِشق نہ کوئی مقبول میاں
عِشق باجھ بے سُود نے کم سارے
عِشق وِنج دا اصل اصول میاں

❁ اطاعت اُس وقت تک عبادت کا درجہ نہیں حاصل کر پاتی جب تک اُسے محبت کی تپش نہ ملے۔ جس طرح سونا آگ میں کندن بن جاتا ہے اسی طرح محبت کی آگ میں پکنے والی اطاعت ایسی عبادت بن جاتی ہے جس پر فرشتے بھی رشک کرتے ہیں' جس پر رضائے الٰہی بھی مسکرا اُٹھتی ہے۔ پس اطاعت نامکمل' خام اور ناقص ہے محبت کے بغیر۔

نقش ہیں سب نا تمام' خونِ جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام' خونِ جگر کے بغیر

(اقبال)

❁ جس طرح پھول خوشبو سے ہوتا ہے اسی طرح اطاعت محبت سے ہوتی ہے۔ محبت نہ ہو تو اطاعت اطاعت نہیں ہوتی' منافقت ہوتی ہے۔ اطاعت مسلمان بھی کرتا ہے اور اطاعت منافق بھی کرتا ہے مگر دونوں کی اطاعت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مومن کی اطاعت محبت کے ساتھ ہوتی ہے' منافق کی اطاعت محبت سے خالی ہوتی ہے۔ مومن اطاعت فقط اللہ کے لیے کرتا ہے' منافق اطاعت دنیا والوں کو دکھانے اور واہ واہ کمانے کے لیے کرتا ہے

اس لیے منافق کی اطاعت ریاکاری ہوتی ہے، محض دکھاوا ہوتی ہے۔ دکھاوے کے لیے کی جانے والی اطاعت بارگاہ الٰہی میں رد کر دی جاتی ہے۔ اس لیے اندھیر نگری ہے وہ دِل جس میں محبت کا دیا روشن نہیں!

ے جناں دِلاں وِچ عِشق نہ رَچیا گُتے اُناں تُوں چنگے
مالک دے گھر راکھی کردے صابر بھُکھے ننگے

(بابا بلھے شاہؒ)

❁ اطاعت میں اصل چیز محبت ہے۔ محبت کی تڑپ جب تک اطاعت میں سرائیت نہ کرے، اس میں خلوص کی چاشنی پیدا ہوتی ہے نہ عاجزی کا رنگ آتا ہے۔ بیکار ہے وہ اطاعت جس میں خلوص اور عاجزی کی خوشبو نہ ہو۔ اس لیے اطاعت اپنی تکمیل کے لیے محبت کی محتاج ہے۔ محبت اگر صادق ہو تو اطاعت کو اوج کمال تک پہنچا دیتی ہے لیکن اگر محبت ہی صادق نہ ہو تو اطاعت دنیاداری بن کر رہ جاتی ہے اور آج ہمارا المیہ دنیاداری ہی ہے۔ بقول اقبال:

ے محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دِل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے

❁ محبت کا فلسفہ یہ ہے کہ یہ اطاعت کو آسان اور احسن بنا دیتی ہے کیونکہ انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کی خدمت اور اطاعت دل و جان سے کرتا ہے اور اس کام سے اُسے لذت، فرحت اور طمانیت محسوس ہوتی ہے۔ لیکن اگر دل محبت سے خالی ہو تو بندہ اطاعت کی طرف نہیں آتا۔ اور اگر وہ کھینچ تان کر اپنے آپ کو اطاعت کی چوکھٹ پر لے بھی آئے تو ایسی اطاعت بے لذت اور بے مزہ رہتی ہے، قدم قدم پر کوفت اور بیزاری کے کانٹے چبھتے محسوس ہوتے ہیں۔ ایسی اطاعت۔ بےوفا دوست کی طرح ہوتی ہے جو بہت جلد ساتھ چھوڑ جاتا ہے۔ جتنے دن ساتھ رہتی ہے، دکھاوا بن کر ساتھ رہتی ہے اور آپ جانتے ہی ہیں کہ جو عمل دکھاوا کے لیے ہو، ایک بیکار عمل ہوتا ہے۔ ایسا عمل ایک ایسے پودے کی مانند ہوتا ہے جو محنت و کاوش کے پانی سے پھلتا پھولتا تو ہے مگر اس پر نیکی کا ایک بھی پتہ نہیں پھوٹتا، ثواب کی ایک بھی کلی نہیں کھلتی۔

اس تقابلی جائزہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ محبت ہر لحاظ سے اطاعت سے آگے ہے۔

حضور: ماأعدت لها — تُو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟

صحابی: ما اعتدرت لها من کثرۃ صلاۃ ولا صیام ولکنی احب اللّٰہ ورسولہ — میں نے نماز، روزہ کے ذریعہ اس کی زیادہ تیاری نہیں کی۔ اتنی بات ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔

حضور: المرء مع من احب — (قیامت کے دن) آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے۔

اس حدیث مبارک سے نکتہ یہ ملتا ہے کہ نجات و بخشش کے لیے اطاعت کا ہونا ایک ایسی شرط ہے۔ جو ضروری (NECESSARY) تو ہے مگر کافی (SUFFICIENT) نہیں۔ کافی یعنی تسلی بخش شرط یہ ہے کہ اطاعت کے ساتھ محبت بھی ہو۔ یاد رکھیئے! محبت سے سینچے گئے اطاعت کے پودے پر ہمیشہ مرادوں کی کلیاں کھلتی ہیں۔

اطاعت اور محبت کے درجات جان لینے کے بعد اعمال کی درجہ بندی کرنا آسان ہوگیا ہے۔ آیئے! دیکھیں، دُرود کس درجہ کا عمل ہے۔

اعمال کی درجہ بندی

دُرود کے سوا اسلام کے تمام اعمال درجہ اطاعت میں ہیں چنانچہ تمام عقائد یعنی اللہ، فرشتوں، نبیوں، آسمانی کتابوں، آخرت اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا --- اور تمام ارکان یعنی اللہ کو ذات و صفات میں ایک ماننا، کلمہ طیبہ کے ذریعے اس کا زبان اور دل سے اقرار کرنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور ماہِ رمضان کے روزے رکھنا --- نیز ہر نیک کام میں اللہ کی رضا کو مدِنظر رکھنا اور ہر برے کام سے اُس کے احکام کے تحت باز رہنا --- یہ وہ اعمال ہیں جن کا مقصد اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت ہے۔ اس لیے یہ درجہ اطاعت کے اعمال ہیں۔ اب آیئے درجہ محبت کی طرف۔ اس درجہ کا عمل اسلام میں فقط ایک ہے اور وہ عمل ہے: ''دُرود۔'' دُرود شریف وہ واحد عمل ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و چاہت میں کیا جاتا ہے ورنہ یہ ساری عمر میں ایک بار فرض ہے مگر اس سے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کا تقاضا پورا نہیں ہوتا، محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسانات کا تقاضا یہ ہے کہ آپ پر بکثرت دُرود پڑھا جائے۔ اسی لیے آپ سے محبت کرنے والا آپ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھتا ہے۔ دُرود عمل ہی محبت کا ہے!

نماز اچھی، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی، حج اچھا
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ ''بطحا'' کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

(مولانا ظفر علی خاں)

دُرودِ محبت کا ایک اَرفع عمل

حضرات محترم! سچ تو یہ ہے کہ دُرود وسلام ایک نہایت ہی اعلیٰ وارفع وظیفہ ہے جو کثرت سے کیا جاتا ہے اور یہ سب اس محبت کے کارن ہے جو ایک مسلمان کے دل میں اپنے نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہوتی ہے

میرے اندر چلتی رہتی ہے ہوائے مصطفیٰ
سانس لیتا ہوں تو آتی ہے صدائے مصطفیٰ
صرف دو فقروں میں اپنا ترجمہ کرتا ہوں میں
مصطفیٰ میرے لیے اور میں برائے مصطفیٰ

(مظفر وارثی)

پس تمام اعمال اطاعتِ الٰہی کی نمائندگی کرتے ہیں جبکہ دُرود محبت کی علامت ہے اس لیے اس کا درجہ محبت کا ہے۔ یہ درجہ محبت کا ایک اعلیٰ وارفع عمل ہے۔

قابلِ رشک اور قابلِ تقلید ہیں وہ اہلِ ایمان جو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُرود کا خوبصورت تحفہ بھیجتے رہتے ہیں اور اس طرح آپ سے محبت کا رشتہ استوار رکھتے ہیں۔

حبیبِ پاک کسی کا خطاب کیا ہوگا
وہ لاجواب ہیں اُن کا جواب کیا ہوگا
مدارِ کار ہے حُبِّ رسول پُر ورنہ
عمل ہزار ہوں اچھے ثواب کیا ہوگا

(جلیل مانک پوری)

عِرفانِ دُرود وسلام

باب 38:

دُرود شریف کی حقیقت

- دُرود ایک دُعا ہے
- دُرود ایک بہترین دُعا ہے
- دُرود ایک وسیع المفہوم دُعا ہے
- دُرود ایک قطعی القبول دُعا ہے
- دُرود ایک اکسیر دُعا ہے
- دُرود توصیفِ نبی بھی ہے
- خلاصۂ کلام

اے اہلِ نظر! ذوقِ نظر خوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے، وہ نظر کیا

دُرود ایک دُعا ہے

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے محبوب ہیں۔ ہمارے آقائے نامدار ہیں۔ دو عالم کی سرکار ہیں۔ رحمت کے تاج دار ہیں۔ ہر قلبِ غمگین کا قرار ہیں۔ اس لیے آپ سے محبت کرنے والا ہر امتی بارگاہِ الٰہی میں آپ کے لیے یوں دعا کرتا ہے: اے الٰہ العالمین! ہمارے حضور محمد نبی الامی پر رحمت، سلامتی، برکت اور فضیلت نازل فرما۔ بے شک یہ دعا ہی دُرود وسلام ہے۔ لہٰذا حقیقت میں دُرود شریف ایک دُعا ہے۔

دُرود ایک بہترین دُعا ہے

دُرود فقط ایک دُعا ہی نہیں بلکہ افضل دُعا ہے۔ ایک بندہ مومن رات دن میں جتنی دعائیں کرتا ہے ان تمام میں بہترین دعا دُرود وسلام ہے۔

اسلام میں کئی اعمال بہترین کا درجہ رکھتے ہیں جیسے بہترین عمل نماز ہے۔ بہترین ذکر کلمہ طیبہ ہے۔ بہترین تقویٰ خوفِ الٰہی ہے۔ بہترین ایمان خوش خلقی، بہترین نیکی صبر، بہترین عادت شکر، بہترین خیرات معاف کر دینا، بہترین جہاد اپنے نفس سے جنگ، بہترین موت شہادت، بہترین کمال صدقہ، بہترین صدقہ بے سہارا بیٹی کی کفالت اور بہترین دولت خدمت گزار مومن بیوی ہے۔ اسی طرح اسلام میں بہترین دعا دُرود وسلام ہے اور بہترین تحفہ جو ہم اپنے آقا صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پیش کر سکتے ہیں وہ بھی دُرود وسلام ہی ہے۔

دُرود ایک وسیع الفہوم دُعا ہے

جب ہم اللہ جل جلالہ کے حضور حضرت محمد مصطفٰیؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر رحمت بھیجنے کی درخواست کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اے ہمارے مالک! ہمارے آقا پر اپنی خاص نعمتوں کا نزول فرما اور جب ہم اپنے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر سلامتی کے لیے دعا کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ آپ پر نازل کی جانے والی نعمتوں کو نظرِ بد سے بچا اور جب ہم برکت کے لیے عرض گزار ہوتے ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اے خدائے عظیم و برتر! ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و مقام کو رفعت عطا فرما۔ آپ کے پیش کردہ دین کو سر بلند و سرفراز فرما اور آخرت میں آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرما۔ پس دُرود ایک ایسی دعا ہے جس کے دامن میں مفہوم کا وسیع گلشن مہک رہا ہے۔

دُرود ایک قطعی القبول دُعا ہے

اسلام میں تمام اعمال درجۂ اطاعت کے اعمال ہیں مگر ایک عمل ایسا ہے جو درجۂ محبت میں ہے اور وہ عمل ہے: دُرود وسلام۔ چونکہ اللہ رحیم و کریم اپنے بندے کی محبت کو کبھی رد نہیں فرماتا اس لیے دُرود وسلام ایک قطعی القبول عمل ہے۔ اس کے نامنظور یا مسترد ہونے کا رائی بھر بھی امکان نہیں ہے۔

دُرود وسلام کے قطعی القبول ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ بندوں اور فرشتوں کی دُعا سے پہلے ہی اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتیں بھیج رہا ہے، برکتیں نازل فرما رہا ہے اور سلامتی کا مینہ برسا رہا ہے۔ کیا اب بھی درود وسلام کے قطعی القبول دعا ہونے میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے؟

دُرود ایک اکسیر دُعا ہے

مثل مشہور ہے کہ پارس جس دھات سے چھو جائے اسے سونا بنا دیتا ہے۔ حقیقی دنیا میں پارس نام کا کوئی پتھر ہے یا نہیں، یہ تو اللہ ہی جانتا ہے مگر اسلام میں پارس جیسی خاصیت والا ایک عمل ضرور ہے کہ جو جس عمل کے ساتھ مل جائے اسے بارگاہ خداوندی میں قبولیت کا شرف دلا دیتا ہے۔ اس عمل کا نام ہے: دُرود وسلام۔

دُرود وسلام ایک ایسا اکسیر، بے نظیر اور پرتاثیر عمل ہے کہ ظنی القبول اعمال کو بھی قطعی القبول بنا دیتا ہے۔ بندہ جب اپنے اعمال کو حمد وثنا کے پھولوں سے سجا کر اور دُرود وسلام کی خوشبو میں بسا کر اپنے معبود اللہ رب العزت کے حضور پیش کرتا ہے تو خدائے رحمٰن سے یہ بعید ہے کہ وہ حمد وثنا اور دُرود وسلام کو تو چن لے اور باقی اعمال کو رد کر دے۔ نہیں، ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ ہوتا یہ ہے کہ خدائے عظیم حمد وثنا اور دُرود وسلام کی بدولت دیگر اعمال کو بھی قبول فرما لیتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ حدیثِ مقدسہ ہے: "جب تم اللہ تعالیٰ سے حاجت مانگو تو پہلے میرے اوپر درود شریف پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں

کرتا کہ کوئی اس سے دو حاجتیں مانگے (یعنی ایک آپ پر رحمت بھیجنے کی حاجت اور دوسری اپنی حاجت) تو ایک پوری کردے اور دوسری رَد کردے۔''

حضرت فضالہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد نبوی میں آیا۔ نماز پڑھی اور یوں دعا کی: ''خدایا! میری مغفرت فرما۔'' حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے سن کر فرمایا: ''تم نے مانگنے میں جلد بازی سے کام لیا۔ جب نماز پڑھ لیا کرو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کیا کرو۔ پھر دُرود شریف پڑھا کرو اور پھر دعا مانگا کرو۔'' آپ یہ فرما ہی رہے تھے کہ ایک اور شخص مسجد میں نماز پڑھنے آیا۔ اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور درود پاک پڑھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب دعا مانگو، دعا قبول ہوگی۔ (ترمذی)

پس دُرود کی حقیقت ایک دُعا کی ہے، ایک ایسی دُعا کی جو خود تو قطعی القبول ہے ہی، مگر اسے جس دُعا کے اول و آخر شامل کر دیا جائے اُسے بھی قطعی القبول بنا دیتی ہے!!!

خدا نے شرط یہ رکھ دی دُعا قبول ہونے کی
دُرودِ پاک کا تحفہ مرے محبوب پہ پہلے
یہی اِک راہِ روشن ہے خدا کو ڈھونڈنے والے
منور کر نبی کے نُور سے قلب و نظر پہلے

(صابر براری)

دُرود توصیفِ نبی بھی ہے

اب تک حقیقتِ دُرود کے سلسلہ میں تصویر کا ایک رُخ پیش کیا گیا۔ اب اس کا دوسرا رخ دیکھئے۔

دُرود کی حقیقت اُس وقت ''دعا'' کی ہوتی ہے جب یہ فرشتوں اور انسانوں کی طرف سے بھیجا جاتا ہے۔ یہ نوری اور خاکی مخلوق بارگاہِ خداوندی میں دُرود و سلام کی صورت میں دعا کرتی ہے کہ اے احکم الحاکمین! سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر رحمت، برکت اور سلامتی نازل فرما۔

اب ظاہر ہے کہ یہ دعا یا کوئی بھی دعا رب العالمین کرنے سے رہا کیونکہ وہ تو خود وہ عظیم ترین ہستی ہے جس کے حضور دعا کی جاتی ہے۔ وہ دعا نہیں کرتا، دعا اس سے کی جاتی ہے۔ اس لیے جب اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ دعا کرتا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے فرشتوں کے سامنے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف فرماتا ہے اور ان پر رحمت نازل فرماتا ہے۔ لہٰذا جب دُرود اللہ عزوجل کی طرف سے ہو تو اس کی حقیقت ''دعا'' کی نہیں رہتی، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف اور ان پر نزولِ رحمت کی ہو جاتی ہے۔

خلاصۂ کلام:

دُرود کی دو پہلوی حقیقت یہ ہے کہ یہ دعا و التجا بھی ہے اور تعریف و توصیف بھی۔ دعا و التجا اس وقت ہے جب دُرود انسانوں اور فرشتوں کی طرف سے ہو۔ اور تعریف و توصیف اُس وقت ہے جب دُرود رب العالمین کی طرف سے ہو۔

وجودِ پاک ہے اِتنا محبت آفریں تیرا
نہیں ثانی کوئی اے رحمۃ للعالمین تیرا
ذرا اِس اتحادِ حُسن و اُلفت کو کوئی دیکھے
تُو کعبے کے مکیں کا، اور کعبے کا مکیں تیرا

(ہادی مچھلی شہری)

باب 39:

دُرود شریف کی شرعی حیثیت

- فرض کسے کہتے ہیں؟
- واجب کسے کہتے ہیں؟
- سنت کیا ہے؟
- مستحب کیا ہے؟
- دُرود شریف کب فرض ہے؟
- دُرود شریف کب واجب ہے؟
- دُرود شریف کب سنت ہے؟
- دُرود شریف کب مستحب ہے؟
- نماز میں دُرود شریف کیا ہے؟

فرض کسے کہتے ہیں؟

فرض ایسے کام کو کہتے ہیں جس کے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہو اور جو کسی دلیل قطعی (شک وشبہ سے مبرا دلیل) سے ثابت ہو گویا فرض ایسا کام ہوتا ہے جس کا ثبوت قرآن کی آیت یا حدیثِ متواتر (وہ حدیث جس کے ہر سلسلے میں کثیر راوی موجود ہوں) ہوتی ہے۔

فرض دو طرح کا ہوتا ہے ---- (1) فرضِ عین (2) فرضِ کفایہ۔ فرضِ عین ہر شخص پر ضروری ہوتا ہے جبکہ فرض کفایہ ہر شخص پر ضروری نہیں ہوتا۔ چند آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمہ سے اُتر جاتا ہے اور اگر اسے کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب کے سب گناہ گار ہو جاتے ہیں

اگر کوئی شخص کسی فرض کو فرض ماننے سے انکار کر دے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

واجب کسے کہتے ہیں؟

ایسے کام کو واجب کہتے ہیں جس کے بارے میں دلیلِ قطعی موجود نہ ہو بلکہ اس کے کرنے کا جواز ایسی دلیل سے ملتا ہو جس میں شک کا امکان ہو۔

واجب کا منکر کافر نہیں ہوگا' گناہ گار ہوگا۔

سُنت کیا ہے؟

ایسے کام کو سُنت کہتے ہیں جس کو حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یا صحابہ کرامؓ نے کیا ہو یا رسول کریم نے اُسے کرنے کا حکم فرمایا ہو۔

سنت کی دو قسمیں ہیں (1) سنت مؤکدہ (2) سنت غیر مؤکدہ سنت مؤکدہ ایسا کام ہے جو نبی پاک نے ہمیشہ کیا اور سنت غیر مؤکدہ ایسا کام ہے جو نبی پاک نے ہمیشہ نہیں کیا' بلکہ کبھی کیا اور کبھی چھوڑ دیا۔

سنت مؤکدہ کو بغیر عذر چھوڑ دینا گناہ اور چھوڑنے کی عادت کر لینا سخت گناہ ہے لیکن سنت غیر مؤکدہ کو چھوڑنے میں گناہ نہیں۔ البتہ اس کے کرنے میں مستحب سے زیادہ ثواب ہے۔ ان سُنتوں کو سنن زوائد بھی کہتے ہیں۔

مُستحب کیا ہے؟

ایسے کام کو مُستحب کہتے ہیں جو اللہ' اللہ کے رسول اور اللہ کے بندوں کا پسندیدہ ہو اور اس کی فضیلت شریعت میں ثابت ہو۔ اسے مندوب یا نفل بھی کہتے ہیں۔ اس کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے پر گناہ یا سزا نہیں۔

ان فقہی اصطلاحات کی روشنی میں اب ہم درود شریف کی فقہی یعنی شرعی حیثیت پر گفتگو کرتے ہیں۔

دُرود شریف کب فرض ہے؟

جس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رسالت کا اقرار زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ فرض ہے اسی طرح حضور نبی آخر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود شریف پڑھنا زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ فرض ہے۔

دُرود شریف کب واجب ہے؟

جب حضور انور کا نام مبارک بولے یا سنے یا لکھے تو درود شریف پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔ جب کسی مجلس میں آپ کا نام مبارک بار بار لیا جائے تو پہلی مرتبہ نام مبارک بولنے یا سننے پر درود شریف پڑھنا واجب ہوتا ہے۔ اس کے بعد نام مبارک بولنے یا سننے پر درود شریف پڑھنا واجب نہیں' مستحب ہے۔

دُرود شریف کب سنت ہے؟

ہر کتاب اور تحریر کی ابتداء میں بسم اللہ اور الحمد کے بعد درود شریف لکھنا اور پڑھنا سنت ہے۔ تہجد کے لیے نیند سے اٹھنے کے وقت بھی دُرود شریف پڑھنا سنت ہے۔

دُرود شریف کب مستحب ہے؟

- وضو کے وقت دُرود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ (ابن ماجہ)
- ہر دعا کے اول و آخر، مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت اور مجلس میں بیٹھتے وقت دُرود شریف پڑھنا مستحب ہے۔
- جب کسی مجلس میں نبی کریم کا نام اقدس بار بار لیا جائے تو پہلی مرتبہ دُرود شریف پڑھنا واجب ہے اور اس کے بعد نام لینے یا سننے پر پڑھنا مستحب ہے۔

نماز میں دُرود شریف کیا ہے؟

- سنت مؤکدہ ہے۔ (امام ابوحنیفہ)
- سنت مؤکدہ ہے۔ (امام مالک)
- فرض ہے۔ (امام شافعی)
- واجب ہے۔ (امام حنبل)

باب 40:

دُرود شریف کی اہمیت

شرطِ دین ❁ شرطِ عمل ❁ شرطِ دُعا ❁ شرطِ قرب

شرطِ دین

ہر مذہب کی تین بنیادی اصطلاحات ہیں ---- شریعت' دین' عبادت ---- شریعت کو قانون کہتے ہیں۔ دین کے معنی اطاعت کے ہیں۔ اور عبادت سے مراد بندگی ہے۔

دُرود خوانی دین بھی ہے اور عبادت بھی۔ دُرود عبادت اس لیے ہے کہ یہ حضور کے لیے کی جانے والی ایک دعا ہے اور دعا کو بخاری شریف میں ''اشرف العبادات'' اور ترمذی شریف میں ''عبادت کا مغز قرار دیا گیا ہے۔ درود دین اس لیے ہے کہ دُرود خوانی وہ سعادت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ حدیثِ مقدسہ ہے:'' جس نے مجھ پر دُرود نہ پڑھا' اس کا کوئی دین نہیں۔'' (کشف الغمہ۔ جلد اول۔ صفحہ 272)۔

آپ اس ایک حدیث سے دُرود پاک کی اہمیت کا اندازہ لگا لیجئے!

شرطِ عمل

ایک بزرگ نماز میں درود شریف پڑھنا بھول گئے تو حضور اقدس اس کے خواب میں تشریف لائے اور اسے ان الفاظ میں تنبیہ فرمائی۔

''ساری نیکیاں' ساری عبادتیں اور ساری دعائیں روک دی جاتی ہیں جب تک مجھ پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ سن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں سارے جہاں والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر دُرود پاک نہ ہو تو ساری نیکیاں اس کے منہ پر مار دی جائیں گی۔ اُن میں سے ایک بھی نیکی قبول نہ ہو گی۔'' (درۃ الناصحین۔ صفحہ 17)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ مبارک الفاظ درود شریف کی اہمیت اس طرح منور اور روشن کر دیتے ہیں جس طرح بدلی کی اوٹ سے نکلنے والا چاند تاریک فضا کو روشن اور تاباں کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ درود پاک ہر نیک عمل کا لازمی اور لابدی حصہ ہے۔

حضرات! عمل چاہے کتنا بڑا ہو' بارگاہِ الٰہی میں اس وقت تک شرفِ قبولیت حاصل نہیں کر پاتا جب تک اس میں

درود وسلام کوشامل نہ کیا جائے۔ پس ہر عمل اور ہر نیکی کی شرط اول درودِ پاک ہے یایوں کہیئے کہ دُرودِ پاک ہر نیک عمل کا جزو لاینفک ہے۔

شرطِ دُعا

دُرود شریف کی ضرورت' اہمیت اور افادیت اس حقیقت سے ظاہر ہے کہ دعا چاہے کتنے عجز و انکسار سے کی جائے' اس وقت تک پرواز (قبول ہونا تو بعد کی بات ہے) نہیں کرتی جب تک اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام نہ پڑھا جائے۔

حضرت عمر فاروق ؓ فرماتے ہیں: ''جب تک دُعا مانگنے والا حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں درود وسلام کا نذرانہ پیش نہیں کرتا' اس وقت تک اس کی دعا کا کوئی حصہ بھی آسمان کی طرف پرواز نہیں کرتا اور دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہو کر رہ جاتی ہے۔''

محترم بہنوں اور بھائیو! دُرود شریف وہ واحد دُعا ہے جسے اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا۔ چنانچہ جب بندہ اپنی دعا کے ساتھ دُرود شریف کوشامل کرتا ہے تو دو دعائیں بن جاتی ہیں۔ ایک دعا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اور دسری دعا اپنے لیے۔ اللہ جل شانہ ایسا نہیں کرتا کہ ایک دعا قبول کرلے اور دوسری کو رد کردے بلکہ دُرود کی قبولیت دوسری دعا کی قبولیت کا بھی باعث بن جاتی ہے۔

ارشادِ نبوی ہے: ''جب تم اللہ تعالیٰ سے حاجت مانگو تو پہلے میرے اُوپر درود وسلام پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا کہ کوئی اس سے دو حاجتیں مانگے تو ایک پوری کردے اور دوسری کو رَد کردے۔''

شرطِ قُرب

قُربِ الٰہی:

حدیث قُدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہیں کہ میں تم سے اتنا قریب ہو جاؤں جتنا زبان سے کلام یا بدن سے روح یا آنکھ سے نور یا کان سے سماعت قریب ہوتی ہے پس اگر تم میری (انتہائی) قربت چاہتے ہو تو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔ (درۃ الناصحین)

قُربِ رسول:

فرمانِ نبوی ہے: بلاشبہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ دُرود پڑھا ہوگا۔

(ترمذی۔ مشکوۃ۔ ابن حبان)

باب 41:

دُرود شریف کی کثرت

- دُرود شریف اور کثرتِ دُرود
- کثرتِ دُرود اور مخصوص اوقات
- کثرتِ دُرود--- کتنی؟
- کثرتِ دُرود--- کیوں؟
- کثرتِ دُرود کی فضیلت
- کثرتِ دُرود کے ثمرات
- کثرتِ دُرود کی خوشبو
- کثرتِ دُرود، مرشدِ کامل کا بدل
- کثرتِ دُرود، وظیفۂ عاشقانِ رسول
- کثرتِ دُرود کے ایمان افروز واقعات
- کثرتِ دُرود کے بارے میں حضور کی ہدایت
- خلاصۂ کلام

کیوں ہو نہ جاؤں فرطِ عقیدت سے اشک بار
قُربان جاؤں نامِ مُحمد پہ بار بار
سرکارِ کائنات پہ لاکھوں سلام ہوں
اِتنے دُرود جن کا نہ کچھ ہو سکے شمار
(ضمیر اظہر)

دُرود اور کثرتِ دُرود

دُرود کا پڑھنا بہتر عمل اور دُرود کا کثرت سے پڑھنا بہترین عمل ہے۔ اسی لیے آقائے نامدار، دو عالم کی سرکار، رحمت کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود شریف کو کثرت سے پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات ملاحظہ فرمایئے:

- مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو۔ (جامع صغیر)
- اے میری امت! مجھ پر بکثرت درود بھیجا کر۔ (کشف الغمہ)

کثرتِ دُرود اور مخصوص اوقات

جب بھی دُرود شریف پڑھیں، کثیر تعداد میں پڑھیں کیونکہ بکثرت دُرود پڑھنے والے سے حضور بہت خوش ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں یاد رکھیئے کہ دُرود شریف کے کثرت سے پڑھنے کے کوئی مخصوص اوقات نہیں ہیں۔ تاہم

جمعرات اور جمعہ کو اس معاملے میں خصوصی اہمیت دی گئی جیسا کہ درج ذیل احادیث سے ظاہر ہے۔

- فرشتے چاندی کے کاغذ پر سونے کی قلموں سے اُن لوگوں کے نام لکھتے ہیں جو جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھتے ہیں۔ (قول بدیع)
- جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو کیونکہ جمعہ قیامت کا دن ہے۔ (جلاء الافہام)
- جب جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن آئے تو مجھ پر دُرود کثرت سے پڑھا کرو۔ (سعادت دارین)

ان احادیث مبارک میں جمعرات کی رات اور جمعہ کی رات اور دن دُرود بکثرت پڑھنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ لہٰذا ان اوقات میں انفرادی یا اجتماعی طور پر دُرود کثرت سے پڑھنے کا خصوصی اہتمام کیجئے، مگر دیگر ایام میں بھی اس کثرت کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔ آج جن اولیائے کرامؒ کے مزارات پر اللہ کی رحمت برستی ہے یہ وہ ہستیاں ہیں جو دُرود پاک بلا ناغہ کثرت سے پڑھا کرتی تھیں۔ اور اسی کی بدولت انہوں نے یہ رُتبہ پایا۔ بے شک دُرود پاک درود خواں کی عزت اور مرتبہ کو بڑھاتا ہے۔

فرمان نبوی ہے: بالتحقیق اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے مجھ پر دُرود پاک پڑھنے میں بہترین درجے مخصوص کر رکھے ہیں۔ (کشف الغمہ)۔ یاد رکھیئے! یہ بہترین درجے ان مومنین کے لیے ہیں جو دُرود شریف کو کثرت سے پڑھتے ہیں۔

کثرتِ دُرود---- کتنی؟

کثرت دُرود کے لیے کوئی مخصوص تعداد تو متعین نہیں کی جاسکتی البتہ یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ دُرود کی کثرت کا تقاضا چند سو سے نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد سے پورا ہوتا ہے۔ اس لیے دُرود شریف کی کثرت کی اکائی ''ہزار'' ہے جیسے پانچ ہزار، دس ہزار وغیرہ۔ اکثر مشائخ تیس اور چالیس ہزار کی تعداد میں دُرود کا ورد کرتے ہیں۔

حضرت ابی بن کعبؓ نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے دُرود پڑھنا چاہتا ہوں۔ یہ فرمائیے کہ میں اپنے اوراد و وظائف کے لیے متعین کردہ وقت میں سے کتنا وقت مقرر کروں؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تیرا جی چاہے۔ حضرت ابیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک چوتھائی مقرر کروں؟ حضور نے فرمایا: تجھے اختیار ہے اگر اس سے بھی زیادہ وقت پڑھے گا تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ حضرت ابیؓ نے عرض کیا: یارسولِ اللہ! نصف مقرر کردوں؟ آپ نے فرمایا: تجھے اختیار ہے اگر اس سے بھی زیادہ وقت پڑھے گا تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔ حضرت ابی نے عرض کیا: تو دو تہائی کردوں؟ آپ نے فرمایا: تجھے اختیار ہے اگر اس سے بھی زیادہ وقت پڑھے گا تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔ حضرت ابیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر میں اپنا سارا خالی وقت آپ پر دُرود پڑھنے کے لیے وقف کرتا ہوں۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو ایسا

کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (احمد۔ حاکم)

اس حدیث پاک سے دُرود شریف کو کثرت سے پڑھنے کی تاکید اور اہمیت عیاں ہوتی ہے اسی نوع کی ایک اور حدیث پاک ملاحظہ فرمائیے۔

ایک صحابیؓ رسالت مآب ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں رات کا تیسرا حصہ آپ پر دُرود پاک پڑھوں تو کافی ہے؟ آپ نے فرمایا اگر زیادہ پڑھو تو زیادہ اچھا ہے۔ صحابیؓ نے عرض کیا: اگر آدھی رات تک دُرود پاک پڑھوں تو کافی ہوگا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: نہیں، زیادہ پڑھو تو اس سے بھی بہتر ہے۔ صحابیؓ نے پوچھا: میرے آقا! اگر میں آپ پر ساری رات دُرود پاک پڑھوں تو پھر؟ آپ نے خوش ہوتے ہوئے فرمایا: پھر تو اللہ تعالیٰ کی بھرپور رحمتیں نازل ہوں گی۔ تمہارے غم ختم ہو جائیں گے اور سارے گناہ مٹ جائیں گے۔

پس حضراتِ محترم! دُرود کا کثرت سے پڑھنا ضروری ہے۔ مشہور صحافی میاں محمد شفیع (م۔ش) علامہ اقبال کے لقب ''حکیم الامت'' کے ضمن میں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: 1937ء میں گرمیوں کے دن تھے۔ ڈاکٹر عبدالحمید ملک مرحوم (سابق استاد ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور) تشریف لائے۔ علامہ اقبال نے ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کی خیریت دریافت کی۔ پھر گفتگو کا دور چلا۔ دفعتاً ڈاکٹر عبدالحمید ملک نے سلسلہ کلام کا رُخ پھیرتے ہوئے نہایت بے تکلفی سے پوچھا: ڈاکٹر صاحب! آپ حکیم الامت کیسے بنے؟ علامہ اقبال نے بلا تکلف فرمایا: یہ تو کوئی مشکل نہیں۔ آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔ ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا: وہ کیسے؟ علامہ اقبال نے فرمایا: میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ دُرود شریف کا ورد کیا ہے۔ آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

عزیز بہنوں اور بھائیو! کثرت سے دُرود و سلام پڑھنے والے حکیم الامت تو کیا، محبوبِ خدا بن جاتے ہیں!!!

کثرتِ دُرود ــــ کیوں؟

دُرود شریف کو کثرت سے پڑھنا اس لیے ضروری ہے کہ خود ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت مسلمہ پر اتنے احسانات ہیں کہ کوئی امتی ان کا بدلہ ادا نہیں کر سکتا۔ اس لیے اگر نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے دُرود پڑھنے کا حکم صادر نہ بھی فرماتے، تب بھی آپ کے احسانات کا تقاضا یہ ہے کہ آپ پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھا جائے۔

مگر افسوس ان لوگوں کے خیالات پر، جو نماز کے علاوہ دُرود پڑھنے کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت علامہ انوار اللہ صاحب اپنی کتاب انوارِ احمدی کے صفحہ 100 پر لکھتے ہیں: بڑے افسوس کی بات ہے کہ خود شاہِ کونین (جن سے ہر طرح کی اُمیدیں وابستہ ہیں) صلوٰۃ وسلام کی شکل میں ایک قسم کا ہدیہ ہم سے طلب فرمائیں اور اس کی کچھ

پرواہ نہ کی جائے۔ پھر یہ بھی نہیں کہ اعترافِ قصور ہو بلکہ مخالفت میں ایسی دلیلیں قائم کی جاتی ہیں کہ اگر حضور کی رغبت کے موافق عمل کیا جائے تو اس میں قباحت لازم آ جائے گی۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِكَ۔

کثرتِ دُرود کی فضیلت

مندرجہ ذیل احادیثِ مبارک سے دُرود شریف کثرت سے پڑھنے کی فضیلت عیاں ہوتی ہے۔

لطف و کرم:

جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھا ہوگا اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات سے فرمائے گا کہ اس بندے کے لیے بخشش کی دعا مانگو۔ (نزہت المجالس)

پہچان:

قیامت کے روز میرے حوضِ کوثر پر کچھ گروہ آئیں گے جن کو میں کثرتِ دُرود کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔ (کشف الغمہ)

قُرب:

بے شک قیامت کے روز لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ دُرود پاک بھیجے۔ (مشکوٰۃ)

زیارت:

جو شخص مجھ پر دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا تو مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لے گا۔ (افضل الصلوٰۃ صفحہ 21)

افزائشِ اعمال:

جو شخص یہ چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑے ترازو میں تُلیں، اس کو چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود پاک بھیجا کرے۔

کفارۂ گناہ:

مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرود پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (جامع صغیر)

موسیٰ علیہ السلام کو تاکید:

اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تجھے قیامت کے روز پیاس نہ لگے حضرت موسیٰ نے عرض کیا: ہاں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: تو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

پر کثرت سے دُرود بھیج۔ (خصائص کبریٰ۔ جلد 2۔ صفحہ 261)

❁ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ احکم الحاکمین نے تورات عطا فرمائی تو وہ بہت خوش ہوئے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا: الٰہی! تو نے مجھے ایسی بزرگی کے ساتھ مشرف فرمایا کہ مجھ سے پہلے کسی کو اس کے ساتھ مکرم نہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! چونکہ میں نے تیرے دل کو سب سے زیادہ متواضع پایا لہٰذا تجھے اپنے کلام اور رسالت سے مشرف فرمایا۔ جو کچھ تجھے دیا ہے اسے پکڑ لو اور شکریہ ادا کرو اور مرتے دم تک میری توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت پر رہنا۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا: الٰہی! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کون ہیں جن کی محبت تیری توحید کے ساتھ مقرون ہے؟ ارشاد ہوا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) وہ ہیں جن کا نام گرامی آسمان و زمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے عرش پر لکھا گیا۔ اگر تو میری بارگاہ میں قرب چاہتا ہے تو ان پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا: مولیٰ! مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے بارے میں پورے طور پر آگاہ فرمادے کہ وہ کون ہستی ہے کہ جن کے بغیر تیرے دربار میں قرب حاصل نہیں ہوسکتا؟ اللہ جلِ شانہ نے فرمایا: اے موسیٰ! اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ان کی امت نہ ہوتی تو میں جنت پیدا کرتا نہ دوزخ۔ آفتاب پیدا کرتا نہ ماہتاب۔ رات پیدا کرتا نہ دن۔ فرشتے مقرب پیدا کرتا نہ نبی مرسل اور نہ تجھے پیدا کرتا۔ (معارج النبوت۔ رکن دوم۔ صفحہ 3)

کثرتِ دُرود کے ثمرات

اب مندرجہ ذیل احادیث سے کثرتِ دُرود کے ثمرات و برکات ملاحظہ فرمائیے۔

رضائے الٰہی:

جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ اللہ کے دربار میں حاضر ہو تو اللہ عزوجل اس سے راضی ہو، اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر دُرود و سلام کثرت سے پڑھا کرے۔ (قول بدیع)

قبر میں آسانی:

کثرت سے دُرود پڑھا کرو کیونکہ قبر میں سب سے پہلے تم سے میرے متعلق ہی سوال ہوگا۔ (احمد۔ حاکم)

قیامت میں نجات:

قیامت کی ہولناکیوں سے زیادہ نجات پانے والا وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر دُرود شریف زیادہ پڑھنے والا ہوگا۔ (افضل الصلوٰۃ صفحہ 27)

پل صراط پرنور:

مجھ پر دُرود بھیجنا قیامت کے روز پل صراط کے اندھیرے میں نور ہوگا پس مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجو۔ (افضل الصلوٰۃ۔ صفحہ 27)

شفاعت اور گواہی:

جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر دُرود شریف کی کثرت کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا میں اس کے لیے قیامت کے دن شفیع (سفارشی) اور گواہ ہوں گا۔ (جامع صغیر)

مغفرت:

مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنا تمہارے گناہوں کے لیے مغفرت کا ذریعہ ہے۔

سایہ عرش:

جو شخص مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے گا وہ (قیامت کے دن) عرش کے سایہ میں ہوگا۔ (دیلمی)

آسانیاں ہی آسانیاں:

جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وہ مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرے کیونکہ دُرود پاک پریشانیوں' دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے۔ رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں برلاتا ہے۔ (نزہت الناظرین)

کثرتِ دُرود کی خوشبو

دُرود پاک کی ایک اپنی ہی مہک ہے۔ کتبِ دُرود اس حقیقت کی گواہ ہیں کہ وصال کے بعد کثرت سے دُرود پڑھنے والی ہستیوں کے جسد مبارک جب لحد میں رکھے گئے تو قبر خوشبو سے مہک اٹھی اور یہ خوشبو چاروں طرف پھیل گئی۔

امام بخاری کی جب تدفین کی گئی تو ان کی قبر سے ایک فرحت بخش خوشبو اُٹھتی رہی۔ اسی طرح دُرود پاک کی شہرہ آفاق کتاب ''دلائل الخیرات'' کے مصنف کی قبر سے ایک مدت تک کستوری کی سی خوشبو نکلتی رہی۔ ان محترم ہستیوں کا مخصوص وظیفہ کلمہ طیبہ اور دُرود پاک کا ورد تھا۔ دُرود شریف کے اس پہلو کی مزید وضاحت ''دُرود شریف کے مہکتے گوشے'' کے باب میں پیش کی گئی ہے۔

کثرتِ دُرود' مرشدِ کامل کا بدل

باقاعدگی کے ساتھ بکثرت دُرود شریف پڑھنے والے کو رحمۃ للعالمین سے بلاواسطہ فیض پہنچتا ہے' اسی لیے اکثر مشائخ کا فرمان ہے کہ اگر کسی بندے کو باشریعت مرشد نہ مل سکے تو اسے چاہیے کہ وہ دُرود پاک کو باقاعدگی اور کثرت

سے پڑھا کرے۔ اِس سے اُس کے باطن میں نُور پیدا ہو گا یعنی قلب کی صفائی ہو کر اُسے باطنی روشنی ملے گی جو مرشد کامل کا کام دے گی۔

کثرتِ دُرود' وظیفۂ عاشقانِ رسول

عشقِ رسول اور کثرتِ دُرود میں وہی رشتہ ہے جو چاند اور چاندنی اور پھول اور خوشبو میں ہے۔ دُرود شریف تو ہر مسلمان پڑھتا ہے مگر دُرود کی کثرت وہی کرتا ہے۔ جس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت و عشق ہو۔ عاشقانِ رسول چلتے پھرتے' اُٹھتے بیٹھتے' لیٹے ہر حالت میں دُرود و سلام کے وِرد سے اپنی زبان کو تر رکھتے ہیں۔ یہی اُن کا محبوب عمل ہے اور یہی اُن کا وظیفۂ خاص!

ایک صحابیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ فرمائیں کہ اگر میں آپ کی ذات بابرکات پر دُرود شریف ہی کو وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔ (قول بدیع)

کثرتِ دُرود کے ایمان افروز واقعات

شرکت:

حضرت عمر بن عبدالعزیز حضرت عاصم کے نواسے تھے اور حضرت عاصم حضرت عمر فاروقؓ کے بیٹے تھے۔ خلفائے راشدین کے بعد زہد و تقویٰ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کی بیوی فرماتی ہیں: ''عمر بن عبدالعزیز سے زیادہ وضو اور نماز میں مشغول ہونے والے تو اور بھی ہوں گے مگر اُن سے بڑھ کر اللہ کے ڈر سے رونے والا میں نے نہیں دیکھا۔ زمانہ خلافت میں آپ کی یہ حالت تھی کہ گھر آتے تو سر سجدہ میں رکھ دیتے اور روتے روتے سو جاتے۔ آنکھ کھلتی تو پھر رونے لگتے۔''

حضرت عمر بن عبدالعزیز شمع رسالت کے پروانے تھے۔ دُرود پاک کی کثرت کرتے تھے۔ شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ اُن کی طرف سے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے۔ اس متقی اور رقیق القلب عاشق رسول کا جب وصال ہوا تو نبیوں' صدیقوں اور شہیدوں نے آپ کے جنازے میں شرکت کی۔ یہ واقعہ روض الریاحین کے صفحہ 211 پر یوں بیان کیا گیا ہے۔

ایک شخص کا لڑکا شہید ہو گیا تھا۔ جس دن سیدنا عمر بن العزیز کا وصال ہوا' وہ شہید لڑکا اپنے باپ کو خواب میں ملا۔ باپ نے پوچھا: ''بیٹا! کیا تو فوت نہیں ہو چکا۔'' لڑکے نے کہا: ''ابا جی! میں تو شہید ہوں اور میں زندہ ہوں مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق بھی ملتا ہے۔'' باپ نے پوچھا: بیٹا! کیسے آنا ہوا؟ اس نے جواب دیا: ''ابا جی! آج آسمانوں میں منادی کرائی گئی ہے کہ سارے نبی' سارے صدیق اور سارے شہید عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ پر پہنچ جائیں تو میں

بھی نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے آیا تھا' پھر شوق آیا کہ اباجی کو سلام کرآؤں اس لیے آیا ہوں۔''

نُور کی بارش:

پاکستان کے محدث اعظم مولانا سردار احمدؒ عاشقِ رسول تھے دُرود کی کثرت آپ کا محبوب عمل تھا۔ جب آپ کا وصال ہوا اور آپ کا جنازہ مبارک فیصل آباد سٹیشن سے جامعہ رضویہ لایا جارہا تھا تو آپ کے جنازہ پرنُور کی بارش ہونے لگی۔ جنازے میں شریک لوگوں نے اپنی آنکھوں سے یہ روح پرور منظر دیکھا۔ غلط عقیدہ والے یہ کرامت دیکھ کر فوراً تائب ہوگئے۔ مقامی اخبارات نے اس خبر کو شہ سرخیوں کے ساتھ پیش کیا۔ اس نوری بارش کی زیارت کرنے والے احباب اب بھی فیصل آباد میں موجود ہیں۔

اِکرام:

شیخ احمد بن منصورؒ جب فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے اُن کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور اُنہوں نے بہترین حُلّہ زیب تن کیا ہوا ہے اور ان کے سر پر تاج ہے جس میں موتی جڑے ہوئے ہیں۔

خواب دیکھنے والے نے پوچھا: حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور میرا اِکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔ پوچھا: کس سبب سے؟ تو جواب دیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا۔ یہی عمل کام آیا ہے۔ (قول بدیع۔ صفحہ 117)

جنّتی

حضرت ابوالحسن بغدادی نے حضرت ابنِ حامدؒ کو اُن کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے داخل جنت کیا۔ ابوالحسن نے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے میں جنّتی ہوجاؤں۔

حضرت ابن حامدؒ نے فرمایا: ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ہزار بار سورہ اخلاص پڑھ۔ ابوالحسن نے کہا: مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ حضرت ابن حامدؒ نے فرمایا: اگر یہ نہیں کرسکتا تو ہر رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہزار بار دُرود پاک پڑھا کر۔ (قول بدیع)

درماں:

حضرت عبدالرحیم بن عبدالرحمٰنؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ پر سخت چوٹ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم آ گیا۔ میں نے رات بڑی بے چینی سے گزاری۔ جب میری آنکھ لگ گئی تو میں نے اپنے آقا حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں صرف اتنا ہی عرض کر

پایا تھا: یارسول اللہ! کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تیرے کثرتِ دُرود نے مجھے گھبرا دیا۔'' میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی اور ورم بھی جاتا رہا۔ (فضائل درود شریف۔ صفحہ 115)

بچت:

شیخ حسین بن احمد بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی 'یا اللہ! میں خواب میں ابو صالح مؤذن کو دیکھنا چاہتا ہوں چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں مؤذن کو دیکھا بہت شاندار حالت میں ہے۔ میں نے پوچھا: اے ابو صالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات سے خبر دو۔ فرمایا: اگر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں تباہ و ہلاک ہو گیا ہوتا۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 120)

نجات:

ایک نیک صالح آدمی نے خواب میں ایک مہیب (ڈراؤنی) اور قبیح صورت دیکھی تو گھبرا کر پوچھا: تُو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں تیرا عمل ہوں۔ اس آدمی نے پوچھا: تجھ سے نجات کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پاک کی کثرت کرنے سے نجات ہو سکتی ہے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 120)

شفاعت:

؎ مانا کہ بے عمل ہوں، نہایت بُرا ہوں میں
لیکن رسول پاک کے در کا گدا ہوں میں

(اعظم چشتی)

حضرت شیخ عبدالواحد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو بادشاہ کا ملازم تھا اور فسق و فجور اور غفلت میں مشہور تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک میں ہاتھ دیا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بدکردار بندہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے۔ اس نے اپنا ہاتھ سرکار کے دستِ مبارک میں کیسے رکھ دیا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں اس کی حالت کو جانتا ہوں اور میں اسے دربارِ الٰہی میں لے جا رہا ہوں اور اس کے لیے دربارِ الٰہی میں شفاعت کروں گا۔

میں نے یہ ارشاد سن کر عرض کیا: یارسول اللہ! کس سبب سے اس کو یہ مقام حاصل ہوا اور کس وجہ سے اس پر سرکار کی نظرِ عنایت ہے؟ فرمایا: اس کے دُرود پاک کی کثرت کرنے کی وجہ سے' کیونکہ یہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ دُرود پاک پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ غفور رحیم میری شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

جب صبح ہوئی تو دیکھا وہی شخص مسجد میں داخل ہوا۔ وہ رو رہا تھا اور میں اس وقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سنا رہا تھا۔

وہ آیا اور سلام کر کے میرے سامنے بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا: آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں کیونکہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھیجا ہے کہ عبدالواحد کے ہاتھ پر جا کر توبہ کر لے۔

پھر میں نے اُس سے رات والے خواب کے متعلق پوچھا تو اُس نے بتایا کہ رات سرکارِ دوعالم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: میں تیرے لیے اپنے رب کریم کے دربار میں شفاعت کرتا ہوں کیونکہ تو مجھ پر بکثرت دُرود پاک پڑھا کرتا ہے اور مجھے دربارِ الٰہی میں لے جا کر شفاعت کر دی اور فرمایا: پچھلے گناہ میں نے معاف کرا دیئے ہیں اور آئندہ کے لیے صبح جا کر شیخ عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کر لے اور اُس توبہ پر قائم رہ۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 135)

کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی، میرے آقا نے عزت بچالی
فردِ عصیاں مری مجھ سے لے کر، کالی کملی میں اپنی چھپالی
(اقبال عظیم)

جگمگاہٹ:

حضرت سیدی المکرم سید امام علی شاہ قدس سرہٗ مکان شریف والوں کی مسجد میں روزانہ نمازِ عصر کے بعد ایک لاکھ پچیس ہزار بار دُرود پاک (خضری) پڑھا جاتا تھا۔ کسی صاحبِ کشف نے دیکھا کہ آپ کی مسجد کثرتِ ذکر اور کثرتِ دُرود پاک سے روشن اور منور رہتی تھی گویا نُور سے جگمگا رہی ہے۔ (ماہنامہ سلسبیل شوال 1384ھ۔ صفحہ 48)

ٹھنڈک:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ صحابی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس سلام کرنے کے لیے آیا تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مرحبا اے بھائی! میں نے رات خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی ہے۔ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پانی کا ڈول دیا۔ میں نے اُس میں سے سیر ہو کر پیا جس کی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں۔

میں نے پوچھا: حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے؟

فرمایا: کثرتِ دُرود کی وجہ سے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 134)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ:

عارف باللہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ فرماتے ہیں: میں نے ذکرِ دُرود شریف پر پابندی سے ہمیشگی کرنے والا کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس طرح ایک عظیم فرد جو اشبیلیہ (سپین) کا رہنے والا ایک لوہار تھا۔ وہ کثرتِ دُرود کی وجہ سے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کے نام ہی سے مشہور ہو گیا تھا اور ہر ایک شخص اسے اسی نام سے جانتا تھا۔

ایک مرتبہ جب میں اُس سے ملا اور دُعا کی درخواست کی تو اُس نے میرے لیے دعا فرمائی جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ وہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسلم پر ہمیشہ دُرود شریف پڑھتے رہنے کے باعث مشہور تھا اور بغیر کسی خاص ضرورت کے کسی کے ساتھ گفتگو نہیں کرتا تھا۔

جب اُس کے پاس کوئی شخص لوہے کی کوئی چیز بنوانے آتا تو اُس سے کام کو مشروط کر لیتا تھا کہ بھائی جیسی چیز بتائی ہے ویسی ہی بناؤں گا اور اس پر کسی قسم کا اضافہ نہیں کروں گا تاکہ جو وقت بچے اُس میں دُرود شریف پڑھے۔ اُس کے پاس جو بھی مرد، عورت یا بچہ آ کر کھڑا ہوتا تو واپس لوٹنے تک اُس کی زبان پر بھی دُرود شریف جاری رہتا۔ پس وہ اپنے شہر میں اسی مقدس مشغلے کی وجہ سے ہر خاص و عام کے دلوں میں سمایا ہوا تھا۔ وہ اللہ کے دوستوں میں سے تھا۔ (جواہر البحار۔ جلد اول۔ صفحہ 230)

حیا:

ایک مرتبہ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ نے فضائلِ دُرود بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک رات حضرت خواجہ حکیم سنائیؒ نے خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ خواجہ حکیم سنائیؒ نے دوڑ کر آپ کے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری جان آپ پر فدا ہو، کیا سبب ہے کہ آپ روئے مبارک چھپائے ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواجہ حکیم سنائیؒ کو گلے لگایا اور فرمایا: اے حکیم سنائیؒ! تو نے اس قدر دُرود شریف پڑھا ہے کہ میں تجھ سے از راہِ مروت منہ چھپا رہا تھا کہ کون سی چیز سے عذر کروں اور اس کے عوض تمہیں کیا دلواؤں۔

اس کے بعد حضرت باباجی نے فرمایا: سبحان اللہ یہ بھی بندگانِ خدا ہیں جن کی کثرتِ دُرود خوانی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حیا آتی ہے۔ ہزار رحمتیں ہوں اُن کی رُوحوں پر۔ آمین (ملفوظات حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر)

کثرتِ دُرود کے بارے میں حضور کی ہدایت

❁ حضرت ابوالعباس خیاطؒ گوشہ نشین تھے۔ مجلسوں میں نہیں آتے جاتے تھے۔ ایک دن وہ علامہ محمد ابن رشیق کی مجلس میں آئے۔ آپ نے فرمایا: تم پڑھو! اپنا کام کرو! میں تو اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں۔ مجھے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابن رشیق کی مجلس میں جایا کرو کیونکہ وہ مجھ پر دُرود پاک بہت پڑھتا ہے۔

(سعادت دارین صفحہ 130)

❁ حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ نے فرمایا: میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف

ہوا۔ میں نے دربارِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ میں آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ'' (یعنی مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھا کر)۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 121)

خلاصہ کلام

الحاصل حضورِ مکرم، شفیع معظم، نورِ مجسم پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں دُرود پاک پڑھیئے کیونکہ یہ تاکیدِ رسول بھی ہے اور تقاضائے انسانیت بھی!

حضرت مولانا معین کاشفیؒ نے کیا خوب کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ غنی اور غیر محتاج ہونے کے باوجود اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیج رہا ہے لہٰذا مومنین کے لیے تو زیادہ دُرود پاک پڑھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ وہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں ہیں۔

لہٰذا واعظین اپنے واعظوں میں، ذاکرین اپنے ذکر میں، علماء اپنی مساجد میں، اساتذہ اپنے سکولوں اور کالجوں میں، افسران اپنے دفاتر میں، سماجی کارکنان اپنے حلقوں میں، بزرگ اپنے خاندان میں اور نوجوان اپنے احباب میں کثرتِ دُرود کی تلقین وتاکید اور اس کی برکات وثمرات بیان کیا کریں اور خود بھی کثرتِ درود کو اپنا معمول بنائیں۔

باب 42

دُرود شریف کی معراج

- نیت
- پاکیزگی
- اخلاص
- یقین
- ادب
- محبت
- حاصل کلام
- الفاظ
- آواز
- رفتار
- تعداد
- یکسوئی
- اشکباری

صرف اپنے ہی خدوخال میں مصروف نہ رہ
پسِ آئینہ کی آواز میں شامل ہو جا
اپنی بینائیاں بھی دل کے حوالے کر دے
سانس تقسیم نہ کر، عمر کا حاصل ہو جا

(مظفر وارثی)

دُرود کی معراج بارہ باتوں میں ہے:

1:	نیت	2:	پاکیزگی	3:	اخلاص	4:	یقین
5:	ادب	6:	محبت	7:	الفاظ	8:	آواز
9:	رفتار	10:	تعداد	11:	تصور	12:	اشکباری

آیئے! اس اجمال سے تفصیل کی طرف چلیں۔

نیت

ہر عمل کا مدار نیت پر ہے۔ اس لیے نیت کا درست ہونا اولین اور بنیادی شرط ہے۔ درود شریف کی نیت کا درست

ہونا بھی از حد ضروری ہے چنانچہ درود خواں کی نیت حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور رسول اللہ کی خوشنودی کا حصول اور آپ کی بارگاہ میں حاضری ہونی چاہیے۔

ایمان کا ثبوت، تمنائے مصطفےٰ
قرآن گفتگو کرے، سمجھائے مصطفےٰ

پس جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کو پالیا، اس نے گویا آپ کی رضا کو پالیا اور جس نے آپ کی رضا کو پالیا اس نے حقیقت میں اپنے مالک اللہ عزوجل کو راضی کر لیا۔ بے شک اللہ جل شانہ کی رضا کو پانا ہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

پاکیزگی

نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی طرح دُرود پاک کا کوئی مخصوص وقت نہیں۔ رات دن کے ہر لمحے میں اس اجر وثواب سے بھرے عمل کا وِرد کیا جا سکتا ہے۔ کھڑے، بیٹھے، لیٹے، چلتے پھرتے، آتے جاتے غرضیکہ ہر حالت میں آپ اس رحمتوں اور برکتوں والے عمل کا وِرد کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ نے دُرود پاک کو وظیفہ کے طور پر پڑھنا ہو یعنی ایک مخصوص وقت پر ایک مخصوص تعداد میں پڑھنا ہو تو پاک بدن اور پاک لباس کے ساتھ پاک جگہ بیٹھ کر پڑھیے اور اگر خوشبو کا اہتمام بھی کر لیا جائے تو یہ سونے پر سہاگہ ہوگا۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشبو بہت پسند ہے۔

اخلاص

ابوبکر واسطیؒ فرماتے ہیں: ''نیک عمل کی مثال شیشہ کی سی ہے ذرا سی بے احتیاطی سے شیشہ ٹوٹ جاتا ہے اور پھر درست نہیں ہوتا۔ اسی طرح نیک عمل ریا (یعنی دکھاوا) اور عجب (یعنی خود پسندی) سے برباد ہو جاتا ہے اور پھر باعثِ اجر نہیں رہتا۔'' چنانچہ اخلاص سے خالی عمل اجر وثواب سے بھی خالی رہتا ہے۔ دکھاوے کے لیے کیے جانے والے عمل کی ڈالی پر کبھی مرادوں کے پھول نہیں کھلتے۔ لہٰذا دُرود شریف خلوص دل سے پڑھیے۔ یاد رکھیے! ہر عمل کا حسن اخلاص ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(اے نبی) اخلاص والے بندوں کو خوش خبری سنا دیجئے۔ (سورہ: حج آیت: 37)

یقین

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں دو آدمیوں کا انتقال ہوا۔ ایک نیک مشہور تھا اور دوسرا فاسق۔ موسیٰ علیہ السلام کو وحی سے معلوم ہوا کہ نیک جہنم میں اور فاسق جنت میں ہے۔ موسیٰؑ کو تشویش ہوئی تحقیق حال کے لیے آپ اُن کی بیویوں کے پاس پہنچے۔ نیک کی بیوی نے بتایا کہ میرا شوہر رات کو بستر پر لیٹتے وقت یہ کہا کرتا تھا: ''موسیٰ کا دین

ہمارے لیے بہت مبارک ہے اگر حق ہے"۔ فاسق کی بیوی نے بتایا کہ میرا شوہر رات کو بستر پر لیٹتے وقت یہ کہا کرتا تھا: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی سب تعریفوں کے قابل ہے اور حق ہے وہ دین جو موسیٰ لے کر آئے ہیں۔"

پہلے شخص کو موسیٰ کے دین کی حقانیت پر شبہ تھا جبکہ دوسرے شخص کو یقین تھا چنانچہ پہلا شخص یقین سے محروم ہونے کی وجہ سے جنت سے بھی محروم رہا حالانکہ وہ نیک تھا جبکہ دوسرا شخص یقین کی برکت سے جنت کو پا گیا حالانکہ وہ فاسق تھا۔ یہ ہے یقین کی قوت اور یقین کی برکت!

یقیں پیدا کر اے ناداں' یقیں سے ہاتھ آتی ہے
وہ درویشی کہ جس کے سامنے جھکتی ہے فغفوری

(اقبال)

یقین کی قوت و برکت جان لینے کے بعد' اب آیئے دُرود شریف کی طرف۔ اخلاص کے بعد دُرود شریف میں تاثیر کا رنگ بھرنے والی چیز یقین ہے۔ اس یقین کے ساتھ دُرود شریف پڑھیئے کہ اسے نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود اپنے گوشِ مبارک سے سنتے ہیں بلکہ جواب بھی دیتے ہیں اور نہ صرف جواب دیتے ہیں بلکہ دعاؤں کے ساتھ جواب دیتے ہیں۔ خوشی کا اظہار فرماتے ہیں اور جنت کی بشارت اور اپنے قُرب کی خوش خبری عطا فرماتے ہیں۔

اَدب

ہر عبادت اور ہر ریاضت کا پہلا قدم اَدب ہے۔

اَدب اور عجز میں وہی رشتہ ہے جو پھول اور خوشبو' چاند اور چاندنی میں ہوتا ہے۔ اَدب سے عجز و انکسار خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی لیے با ادب شخص میں ہمیشہ انکسار کی خوشبو پائی جاتی ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص حضرت امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "علم حاصل کرنے سے پہلے ادب سیکھو۔" آپ ادب و تہذیب کا پیکر تھے۔ ایک بار حدیث پاک کی قرأت کے دوران آپ کے کپڑوں میں سرخ بچھو گھس آیا اور آپ کو سولہ ڈنگ لگائے۔ شدید درد کے باوجود آپ نے اَدب و احترام کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا اور قرأت جاری رکھی۔ پس لازم ہے کہ جب بھی دُرود پاک پڑھا جائے' اَدب سے پڑھا جائے۔ اگر آپ اِسے بطورِ وظیفہ پڑھ رہے ہوں تو اَدب کی نشست اختیار کیجئے۔

شیخ سری سقطی ؒ فرماتے ہیں: میں ایک رات اوراد و وظائف پڑھ رہا تھا اور اپنے پاؤں محراب کی طرف دراز کیے ہوئے تھا کہ غیب سے آواز سنی' اے سری! کیا اس طرح تم بادشاہوں کے سامنے بیٹھتے ہو؟ یہ سن کر میں نے فوراً اپنے پاؤں کھینچ لئے اور عرض کیا: اے میرے رب' تیری عزت کی قسم! میں اب کبھی پاؤں دراز نہیں کروں گا۔ اس کے بعد ساٹھ سال تک اُن کی یہ حالت رہی کہ کبھی پاؤں دراز نہیں کیے۔

شیخ جریدی فرماتے ہیں: ''بیس سال سے میری یہ حالت ہے کہ میں تنہائی میں بھی اپنے پاؤں نہیں پھیلاتا کیونکہ اللہ کے ساتھ اَدب اختیار کرنا افضل ہے۔'' لہٰذا بہنوں اور بھائیو! دُرود شریف کو وظیفہ کے طور پر پڑھنے کے لیے ادب کی نشست اختیار کیجئے۔ آپ یہ مثل تو جانتے ہی ہیں کہ باادب بامراد ہوتا ہے اور بے ادب بے مراد رہتا ہے۔

نشست ہی کے ضمن میں ایک اور قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اگر آپ دُرود شریف بصیغہ ندا پڑھنا چاہتے ہوں جیسے اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط تو اس میں بہتر یہ ہے کہ اپنا رخ روضہ اقدس کی جانب کر لیجئے۔ طریقہ یہ ہے کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جایئے۔ اب کچھ دائیں طرف مڑ جایئے۔ لیجئے آپ روضہ اقدس کے عین سامنے کھڑے ہیں۔ اب کھڑے ہی کھڑے ہاتھ باندھ کر اَدب سے سلام پڑھیئے:

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

یہ دُرود و سلام بیٹھ کر بھی پڑھا جا سکتا ہے مگر چونکہ یہ دُرود و سلام ندائیہ ہے اس لیے بیٹھ کر پڑھنے سے اَدب کا تقاضا پورا نہیں ہوتا۔

ادب کا تقاضا اُس وقت تک بھی پورا نہیں ہوتا جب تک آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام ؓ کی تعظیم و تکریم کو بھی ملحوظِ نظر نہ رکھا جائے۔ اس ضمن میں حضرت ابو علی قطان ؒ کا بیان پڑھیئے اور سبق حاصل کیجئے۔ آپ فرماتے ہیں: میں اُن لوگوں میں سے تھا جو صحابہ کرام ؓ کی شان میں سب و شتم (گالی گلوچ) کرتے ہیں (معاذ اللہ)۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کرخ کی جامع مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں نے مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا۔ نیز دیکھا کہ حضور کے ساتھ دو آدمی اور ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے دربارِ رسالت میں سلام عرض کیا تو سرکار نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو حضور کی ذاتِ گرامی پر دن رات اتنا دُرود پاک پڑھتا ہوں لیکن حضور نے میرے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تو مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے اور میرے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی بھی کرتا ہے۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا: میرے آقا! میں حضور کے دستِ مبارک پر توبہ کرتا ہوں۔ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ میرے اس عرض کرنے یعنی توبہ کر لینے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط (سعادت دارین۔ صفحہ 149)

پس، بہنوں اور بھائیو! اَدب کا دامن نہ چھوڑیئے اور ہمیشہ یہ حدیث پاک ملحوظِ نظر رکھیئے: ''جس شخص نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔''

محبت

دُرود و سلام محض زبان ہلا دینے اور طوطے کی طرح رَٹے الفاظ کو دہرا دینے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ نام ہے اس دعا

کا جسے اَدب، عقیدت، محبت اور لگن کے ساتھ ایک مومن اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اپنے مالک اَللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ کی بارگاہِ عظمیٰ میں پیش کرتا ہے۔

یہ محبت اور یہ لگن اُسی وقت ممکن ہے جب دُرود وسلام کا ایک ایک لفظ دل کی گہرائیوں سے نکلے۔ یاد رکھیے! دُرود وسلام کا وہ وِرد جو آپ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں مدہوش اور اُن کی ذات بابرکات میں جذب نہ کردے، خام اور اُدھورا ہے۔

نالہ ہے بُلبلِ شوریدہ ترا خام ابھی
اپنے سینہ میں اِسے اور ذرا تھام ابھی

(اقبال)

الفاظ

دُرود پاک میں زیادہ سے زیادہ دعائیہ الفاظ استعمال کیجیے الفاظ کے معانی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر لفظ صاف ادا کیجیے۔ محبت اور خلوص کے ساتھ ادا کردہ خوبصورت الفاظ دُرود پاک کو چار چاند لگا دیتے ہیں اور دُرود پاک کا حسن بڑھ جاتا ہے۔ ایسی متعدد احادیث ملتی ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ منفرد اور دل پذیر الفاظ میں پیش کردہ دُرود شریف کو ہمارے آقا حضور نبی انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پسند فرمایا۔

آواز

دُرود وسلام تنہا پڑھیں یا مل کر، مجلس میں پڑھیں یا اجتماع میں لہجہ عاجزانہ اور آواز دھیمی رکھیے۔ دُرود وسلام کی حقیقت ایک دُعا کی ہے اور حسنِ دُعا ہے کہ اسے زیرِلب دھیمی آواز سے مانگا جائے۔

ایک بار دورانِ سفر صحابہ کرامؓ نے بلند آواز سے ذکر اور دُعا کرنی شروع کردی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا: ”آہستگی کے ساتھ دُعا کرو۔ تم بہرے کو نہیں پکار رہے اور نہ ہی ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو تم سے غائب ہے۔“

امام ابوالحسن ابن الطال فرماتے ہیں کہ چاروں امام (ابوحنیفہؒ۔ مالکؒ۔ شافعیؒ۔ احمدؒ) اس بات پر متفق ہیں کہ بلند آواز سے ذکر کرنا مستحب نہیں۔

(البدایہ والنہایہ۔ جلد 10۔ صفحہ 270)

اور ذکر کر اپنے رب کا اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور ڈرتے ہوئے اور زور کی آواز کی بجائے کم آواز سے

رفتار

ادائیگی، رفتار سے افضل ہے اس لیے دُرود پڑھنے کی رفتار کو الفاظ کی ادائیگی پر غالب نہ آنے دیجیے۔ رفتار اتنی رکھیے کہ دُرود شریف کا ہر لفظ مکمل اور صحیح صحیح ادا ہو۔ اگر آپ مقررہ وقت میں مقررہ تعداد پوری کرنے یا کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ دُرود پڑھنے کے پیش نظر رفتار کو ادائیگی پر غالب کر دیں گے تو دُرود کے الفاظ اپنی مکمل ادائیگی کھو بیٹھیں گے اور یوں آپ نہ صرف یہ کہ دُرود کے اجر و ثواب سے تہی دامن رہیں گے بلکہ دُرود شریف کی بے اَدبی کے مرتکب بھی ٹھہریں گے کیونکہ اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ آپ دُرود کو ایک بوجھ سمجھ کر سر سے اتار رہے ہیں جبکہ دُرود پاک بوجھ نہیں، محبت کا تحفہ ہے اور محبت کے تحفے محبت سے پیش کیے جاتے ہیں، چاہت اور عقیدت سے پیش کیے جاتے ہیں، سلیقے اور قرینے سے پیش کیے جاتے ہیں۔

یہاں اس بات کا پھر اعادہ کیے دیتے ہیں کہ دُرود کو تیزی سے پڑھنا غلط نہیں، غلط وہ تیزی ہے جو الفاظ کی مکمل ادائیگی نہ ہونے دے۔ اس موضوع پر یہ واقعہ ملاحظہ فرمائیے ---- حضرت ابوالمواہب شاذلی فرماتے ہیں، ایک دن میں نے دُرود پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تا کہ میرا ورد جو کہ ایک ہزار روزانہ کا تھا، جلدی پورا ہو جائے شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے شاذلی! تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔'' پھر فرمایا: ''یوں پڑھ! اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ آہستہ آہستہ ترتیب کے ساتھ پڑھ! ہاں، اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی جلدی پڑھنے میں بھی حرج نہیں ہے'' نیز فرمایا: ''یہ جو میں نے تجھے کہا ہے کہ جلدی جلدی نہ پڑھو تو یہ افضلیت کے طور پر ہے۔'' (سعادت دارین۔ صفحہ 131)

پس بہنو اور بھائیو! دُرود شریف اس طرح پڑھیں کہ روح کو مزہ آئے۔ ذرا سوچئے تو سہی جو عبادت دنیا میں مزہ نہ دے، وہ عبادت عاقبت میں کیا جزاء دے گی!

تعداد

جتنی احادیث دُرود کو کثرت سے پڑھنے کے بارے میں ہیں شائد ہی اتنی احادیث دُرود کے کسی اور پہلو کے بارے میں ہوں۔ اسی لئے ''درود شریف کی کثرت'' کے نام سے ایک الگ باب مختص کیا گیا ہے۔

بعض بزرگانِ دین کے نزدیک دُرود شریف کی کم سے کم تعداد تین سو (300) ہے۔ راقم الحروف کے نزدیک کثرتِ دُرود کی اکائی ''ہزار'' ہے جیسے تین ہزار، پانچ ہزار، دس ہزار۔

بزرگانِ دین میں دُرود شریف پڑھنے کی تیس چالیس ہزار کی تعداد تو عام ملتی ہے۔ جبکہ عاشقانِ رسول جن کا وظیفہ ہی دُرود شریف ہوتا ہے، روزانہ سوا لاکھ دفعہ اس کا وِرد کرتے ہیں۔ ایسے ہی خوش نصیبوں کی قبر سے مشک و عنبر کی لپٹیں اٹھتی ہیں۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، ان کے صاحبزادے حضرت عبید اللہ انورؒ اور جامعہ اشرفیہ لاہور کے ترمذی شریف کے اُستاد محترم جناب محمد موسیٰ الروحانی البازیؒ کی مثالیں اس حقیقت کا ثبوت ہیں۔

یکسوئی

دُرود پاک کا وِرد کرتے ہوئے ہر لفظ کے معنی پر دھیان رہے۔ خیال کالی کملی والے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف لگا ہو' دل روضۂ اقدس کی جالی میں اٹکا ہو' تصور کی آنکھ روضہ اقدس کے اندر مٹی کی اُس ڈھیری پر ٹکی ہو جہاں نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما ہیں۔ یاد رکھیئے! ارتکازِ ذہن اور حضورِ قلب کے ساتھ پڑھا ہوا دُرود ہی قبول ہوتا ہے۔ دماغ کے انتشار اور دل کی بے حضوری کے ساتھ دُرود کا پڑھنا' نہ پڑھنا ایک برابر ہے۔

اشکباری

؎ عقیدتوں کے پیام بھیجوں ہوا پہ لکھ لکھ کے نام بھیجوں
میں جب بھی اُن پر سلام بھیجوں وضو کروں چشمِ نم سے پہلے

دُرود کیا ہے؟ ایک دُعا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بارگاہِ خداوندی میں۔ لہٰذا اس دعا میں اگر محبت و عقیدت اور عجز و انکسار کے آنسو بھی شامل ہو جائیں تو کیا کہنے!

حاصلِ کلام:

؎ زبان پر جب دُرود آئے
تلاطموں میں وجود آئے

(مظفر وارثی)

جب زبان دُرود شریف کے وِرد میں مصروف ہو تو دِل میں حضور کی محبت اور روح میں حضور کے لیے تڑپ ہو۔ دل' دماغ اور روح ایک کر لیجئے۔ وظیفہ دُرود کے دوران اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی اور خیال نہ آنے دیجئے۔ دُرود و سلام کا ہر لفظ اَدب و عاجزی کی بھینی بھینی خوشبو میں بسا کر اور پلکوں کے موتیوں سے سجا کر اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربارِ عالیہ میں پیش کیجئے۔

یاد رکھیئے! اشکوں کی رِم جھم میں دُرود خوانی دُرود کی معراج ہے اور یہ معراج اُس شخص کو نصیب ہوتی ہے جس کا دِل محبتِ مصطفےٰ سے سرشار اور جس کی روح عشقِ مصطفوی میں بے قرار ہو۔

؎ کوئی جبرئیل آکر' کرے چاک میرا سینہ
جہاں دل دھڑک رہا ہے وہاں ٹانک دے مدینہ
مرے آنسوؤں کے اندر' مرے عشق کا سمندر
جو اُٹھے تلاطموں سے' وہی موج ہے سفینہ

حُسنِ دُرود و سلام

باب 43:

دُرودشریف کے الفاظِ مبارکہ

- دُرود اور الفاظ
- آپ کے الفاظ بارگاہِ مصطفےٰ میں
- آپ کے الفاظ آپ کے لیے
- خوبصورت الفاظ' خوبصورت تحفۂ دُرود و سلام
- الفاظ اور اخلاص
- الفاظ کے بارے میں احتیاطیں
- نزولِ رحمت بمثلِ دُرود

توصیفِ محمد کی تخیل کو کسک دے
یا رب مرے الفاظ کو پھولوں کی مہک دے

(ابرار کرتپوری)

دُرود اور الفاظ

ہر دُرود شریف' سبحان اللہ!

اس لیے کہ ہر دُرود اجر و ثواب کا خزینہ ہے اور فیوض و برکات کا گنجینہ ہے اور ہر وظیفہ کا آغاز و اختتام ہے۔

اس قدر اہم ہے دُرود پاک!

اس لیے غور طلب بات یہ ہے کہ اگر دُرود پاک اس قدر اہم ہے تو الفاظ جن پر دُرود کا مدار ہوتا ہے' وہ کس قدر اہم ہوں گے۔

آیئے! دُرود شریف کے اس پہلو کا جائزہ لیں۔

آپ کے الفاظ، بارگاہِ مصطفےٰ میں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مسلمان مجھ پر جو دُرود پاک بھیجتا ہے' فرشتہ اُس دُرود کو پہنچاتا ہے اور پڑھنے والے کا نام لے کر کہتا ہے کہ فلاں شخص نے اس طرح (یعنی ان الفاظ میں) آپ پر دُرود بھیجا ہے۔

(کتاب الشفاء)

آپ کے الفاظ، آپ کے لیے

جن الفاظ میں آپ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دُرود کی صورت میں دعا کریں گے، ان ہی الفاظ میں فرشتے آپ کے لیے اللہ کے حضور دعا کریں گے۔ اس بارے میں نبی پاک کے فرمودات ملاحظہ فرمائیے:

- جو شخص مجھ پر دُرود بھیجتا ہے، جو کچھ وہ دُرود میں کہتا ہے وہی فرشتے اس کے لیے کہتے ہیں۔ (ابن ماجہ)
- جبرائیل امین ابھی ابھی مجھ سے مل کر گئے ہیں اور بتلا کر گئے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو امتی آپ پر درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ (اس کے نامۂ اعمال میں) دس نیکیاں لکھے گا، دس گناہ مٹائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا اور ایک فرشتہ دُرود پڑھنے والے کے حق میں وہی الفاظ کہے گا جو وہ (درود میں) آپ کے حق میں کہتا ہے۔ میں نے جبرائیل امین سے اس جملے کا مفہوم پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی پیدائش سے لے کر قیامت تک ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو دُرود پڑھنے والے کو یہ جواب دیتا ہے کہ تجھ پر بھی اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت نازل ہو۔ (جواہر البحار۔ جلد 4۔ صفحہ 151)

ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بارگاہ رسالت میں دُرود خواں کا صرف نام ہی نہیں۔ پہنچتا بلکہ اس کا پڑھا ہوا دُرود بھی پہنچتا ہے یعنی فرشتہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بھی عرض کرتا ہے کہ اُن پر دُرود شریف کن الفاظ میں بھیجا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ دُرود شریف کے الفاظ جس قدر مبارک ہوں گے، نبی پاک اسی قدر فرحت و انبساط کا اظہار فرمائیں گے۔

ان احادیث سے دُرود پاک میں الفاظ مبارکہ کی اہمیت کا ایک پہلو یہ بھی سامنے آتا ہے کہ دُرود شریف میں جن الفاظ کے ساتھ حضور کے لیے دعا مانگی جاتی ہے، فرشتہ ان ہی الفاظ میں درود خواں کے لیے دعا مانگتا ہے۔ گویا دُرود کے الفاظ مبارک ایک طرف نبی پاک کی خوشی و مسرت کا باعث بنتے ہیں تو دوسری طرف خود دُرود بھیجنے والے کے لیے رحمت و مغفرت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ ان دو پہلوؤں میں سے پہلا پہلو بہت اہم ہے کیونکہ غلامانِ رسول کے لیے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دُرود شریف کے ذریعے اُن کے آقا اُن سے خوش ہو جاتے ہیں۔ یہ سعادت وہ دولت ہے کہ جس کے آگے دنیا کے تمام خزانے ہیچ ہیں۔

خوبصورت الفاظ، خوبصورت تحفۂ دُرودِ وسلام

پس ضروری ہے کہ دُرود شریف کے الفاظ پر خصوصی توجہ دی جائے۔ دُرود پاک کو خوبصورت الفاظ سے مزین کیا جائے۔ یہ الفاظ جس قدر خوبصورت ہوں گے، حضور کی خدمت اقدس میں پیش کیا جانے والا دُرود وسلام کا تحفہ اُسی قدر خوبصورت ہوگا اور تحفہ جس قدر خوبصورت ہو، تحفہ وصول کرنے والا اُسی قدر مسرت وشادمانی کا اظہار کرتا ہے۔

دُرود اور اخلاص

اس کے ساتھ ہی یہ بھی گزارش ہے کہ الفاظ کی خوبصورتی اُس وقت تک بے معنی اور بے فائدہ ہے جب تک اس میں خلوص، چاہت، تڑپ اور لگن کی چاشنی نہ شامل ہو۔ لہٰذا دُرود شریف کے ہر ہر لفظ کو ادب و عجز سے سجا کر اور اخلاص و محبت کی خوشبو میں بسا کر اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش کیجئے۔ یہ مُعطّر مُعطّر تحفہ آپ کے مقدر کو بھی مُعطّر مُعطّر کر دے گا۔

الفاظ کے بارے میں احتیاطیں

پہلی احتیاط:

کسی بھی نئے دُرود شریف کا وِرد شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ عربی زبان کے عالم سے اُس کے الفاظ کی تصدیق یا اصلاح کروالی جائے۔

دوسری احتیاط:

یاد رکھیئے! دُرود و سلام انبیا علیہم السلام پر ہی جائز ہے۔ اس لیے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کہنا جائز نہیں، بلکہ یوں کہنا چاہیے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

نزولِ رحمت بمثل دُرود

اس ساری گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ الفاظ کو دُرود پاک میں بنیادی اور مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ دُرود شریف کی تاثیر کا انحصار الفاظ کے مؤثر ہونے پر ہے، دُرود کی خوبصورتی کا مدار الفاظ کی دل کشی پر ہے۔

اس میں شک نہیں کہ منفرد الفاظ دُرود کو منفرد بنا دیتے ہیں مگر محبت اور اخلاص سے خالی الفاظ چاہے کتنے ہی خوبصورت کیوں نہ ہوں، کوئی وقعت، کوئی حیثیت، کوئی اہمیت نہیں رکھتے لہٰذا یاد رکھیئے! رنگ ہمیشہ سچی محبت ہی لاتی ہے، پھل ہمیشہ اَدب کی ڈالی کو ہی لگتا ہے۔ لہٰذا آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربارِ گوہر بار میں دُرود و سلام کا ہدیہ خوبصورت الفاظ میں تعظیم، خلوص اور چاہت کے ساتھ پیش کیجئے۔

اچھے عقائد سے دُرود شریف پڑھیئے، اچھے الفاظ میں دُرود شریف پڑھیئے اور اچھے طریقے سے دُرود شریف پڑھیئے کیونکہ آقائے نامدار کا ارشاد مبارک ہے: تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو۔ لہٰذا مجھ پر اچھے طریقے سے دُرود پاک پڑھا کرو۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 62)

اس باب کا اختتام اس حدیث مبارک پر کرتا ہوں: ”اللہ تعالیٰ دُرود پاک کے مثل (دُرود خواں پر) رحمت بھیجتا ہے۔“ (جامع صغیر۔ جلد اول۔ صفحہ 7)

باب 44:

دُرود شریف کے اِمتیازی رنگ

- امتیاز بھی! اعزاز بھی!!
- حکم بھی ! سنت بھی!!
- دعا بھی! سلیقہ دعا بھی!!
- قطعی بھی! حتمی بھی!!
- محفوظ بھی! تحفظ بھی!!
- خوشنودی بھی! کرم بھی!!
- ہمہ وقت بھی! ہمہ گیر بھی!!

امتیاز بھی! اعزاز بھی!!

دُرود پاک کی شان امتیازی بھی ہے اور اعزازی بھی۔ امتیازی شان اس لیے کہ یہ سنتِ الٰہی ہے اور اعزازی شان اس لیے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اُن پر دُرود بھیجتا ہے۔

سابقہ نبیوں پر اُن کے امتی درود بھیجتے تھے۔ مگر ان سابقہ انبیاء کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے دُرود کا اعزاز حاصل نہیں تھا۔ یہ اعزاز صرف اس نبی کے حصے میں آیا جو حبیب کبریا اور سرورِ انبیاء ہے، جو حسنِ انسان اور شاہکارِ دو جہاں ہے، جو خاتم المرسلین اور رحمۃ للعالمین ہے —— اور وہ نبی ہے آقائے نامدار، رحمت کے تاجدار، دو عالم کی سرکار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اللہ جل شانہ بھی فرشتوں کے سامنے آپ کی تعریف وتوصیف فرماتا ہے اور آپ پر رحمت وبرکت کا مینہ برساتا ہے۔ یہی اللہ کا دُرود ہے۔

پس دُرود شریف سنتِ الٰہیہ کا امتیاز بھی رکھتا ہے اور پیغمبرِ اعظم کے لیے ایک اعزاز کی حیثیت بھی رکھتا ہے!

حکم بھی! سنت بھی!!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے اہل ایمان! تم (بھی) اُن پر دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔ (پارہ:22 سورۃ:احزاب: آیت:56)

اس آیت مبارک میں مسلمانوں کو نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود وسلام بھیجنے کا حکم دیا جارہا ہے اور اس حکم سے پہلے رب عزوجل فرمارہا ہے کہ میں خود بھی نبی اکرم پر دُرود بھیج رہا ہوں اور یہ عمل میرے فرشتے بھی کررہے ہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ نبی اقدس پر دُرود بھیجنا حکم الٰہی بھی ہے اور سنتِ خداوندی بھی!

دُرود شریف کے سوا اسلام میں ایک بھی عمل ایسا نہیں جس کو سنتِ الٰہی کا شرف حاصل ہو۔ نماز کو لیجئے۔ نماز اسلام کا سرِ دین کا ستون، قیامت کا پہلا سوال، ایمان کی علامت اور جنت کی کنجی ہونے کے باعث افضل الاعمال اور اعظم العبادات ہے مگر سنتِ الٰہی کا شرف اسے بھی حاصل نہیں اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ وہ واحد ہستی ہے جو پرستش کئے جانے کے لائق اور عبادت کئے جانے کے قابل ہے۔ اس نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے مگر وہ خود نماز نہیں پڑھتا۔ یہی حال روزہ، زکوٰۃ اور حج کا ہے۔ ان میں ایک بھی رکن ایسا نہیں جس کے بارے میں اللہ جل شانہ نے یہ فرمایا ہو کہ میں بھی اس عمل کو کرتا ہوں اس لیے تم بھی اس کو کرو۔ لیکن جب بات دُرود کی آئی تو خدائے بے نیاز نے فرمایا: اے ایمان والو! میں اور میرے فرشتے نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں۔ تم بھی اُن پر دُرود اور سلام بھیجا کرو۔

پس باقی اعمال صرف حکمِ الٰہی ہیں، سنتِ الٰہی نہیں جبکہ دُرودِ پاک حکمِ الٰہی بھی ہے اور سنتِ الٰہی بھی!

دعا بھی! سلیقہ دُعا بھی!!

فرشتوں اور انسانوں کی طرف سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو دُرود بھیجا جاتا ہے وہ اصل میں آپ پر رحمت و برکت اور سلامتی و فضیلت کی دُعا ہے۔ اس لیے دُرود پاک کی حقیقت دُعا کی ہے جسے افضل الدّعا کہا گیا ہے۔ اسلام میں جن اعمال کو بہترین کا شرف حاصل ہے ان میں ایک عمل دُرود پاک کا بھی ہے۔ چنانچہ دُرود پاک دُعا ہے ایک بہترین دعا ہے اور بہترین دُعا کے ساتھ ساتھ سلیقۂ دعا بھی ہے۔

سلیقہ دعا کے دو مفہوم ہیں۔ ایک مفہوم ''آدابِ دعا'' کے معنوں میں آتا ہے اور دوسرا مفہوم ''قرینۂ دعا'' کے معنوں میں لیا جاتا ہے۔ آدابِ دعا یہ ہے کہ دعا کے اول، درمیان اور آخر میں حمد و ثنا اور دُرود و سلام کو شامل کیا جائے تا کہ وہ دعا پرواز کرے اور قبولیت کا درجہ پائے، قرینۂ دعا یہ ہے کہ دُرود اللہ تعالیٰ کے در پر صدا لگانے کا طریقہ بتاتا ہے، منگتے کو اللہ سے مانگنے کا انداز سکھاتا ہے۔

بھکاری کو دیکھئے۔ جب کسی غنی سے بھیک مانگتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ غنی اُسے نظر انداز کر دے اور بھکاری کی پھیلی جھولی خالی ہی رہ جائے لیکن اگر بھکاری بھیک مانگنے سے پہلے غنی کے لئے صحت اور ایمان کی دُعا مانگے، اُس کی عزیز چیز مال و دولت اور بیوی بچوں کی سلامتی کے لیے دُعا کرے تو غنی بھکاری کو نظر انداز نہیں کرتا بلکہ بھکاری کی صدا سے اُس کے دل کا پھول کھل اٹھتا ہے اور وہ خوش ہو جاتا ہے۔ اب اگر بھکاری کچھ نہ مانگے تو تب بھی غنی اُسے بہت کچھ دے دیتا ہے۔

دُرود شریف کا بھی یہی معاملہ ہے۔ یہ اللہ سے مانگنے کی وہ واحد ترکیب ہے جو نہایت عمدہ اور نہایت مؤثر ہے۔ جب ہم اللہ کے محبوب کے لیے دُرود کی صورت میں دعا مانگتے ہیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ خوش ہوتا ہے کہ میرے محبوب کی سلامتی کے لیے دعا مانگ رہا ہے۔ لہٰذا اگر درود خواں اپنے لیے کچھ نہ بھی مانگے تب بھی اللہ رحیم و کریم اُسے بہت کچھ عطا فرما دیتا ہے۔

اس لیے بہنوں اور بھائیو! دُرود دعا بھی ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ سلیقۂ دعا بھی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ دُرود پاک اللہ تعالیٰ سے لینے کا راز ہے!

قطعی بھی! حتمی بھی!!

درود ظنی القبول عبادت کو قطعی القبول بناتا ہے۔ جب مومن دُرود پاک کے ساتھ دعا کرتا ہے تو دُرود جو خود تو قطعی القبول ہے ہی، دعا کو بھی قطعی القبول بنا دیتا ہے۔ فرمانِ نبوی ہے: ''جب تم اللہ تعالیٰ سے حاجت مانگو تو پہلے میرے اُوپر دُرود وسلام پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا کہ اُس سے دو حاجتیں (یعنی ایک حضور کے لیے دعا دُرود وسلام کی صورت میں، اور دوسری اپنے لیے دعا مانگے) تو ایک پوری کر دے اور دوسری کو رد کر دے۔'' چنانچہ ہوتا یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ دُرود پاک کی قبولیت کے ساتھ اُس دعا کو بھی قبول فرما لیتا ہے جو دُرود خواں نے اپنے لیے مانگی ہوتی ہے۔

دُرود پاک میں قطعیت کی خوبی کے ساتھ ساتھ حتمیت کا وصف بھی موجود ہے۔ جیسا کہ آپ پچھلی سطور میں پڑھ آئے ہیں کہ دُرود سنتِ الٰہی ہے۔ سنتِ الٰہی کے متعلق قرآن مجید کا فیصلہ ہے:

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ○ (فاطر:43)

تُو اللہ تعالیٰ کی سنت میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

معلوم ہوا کہ سنتِ الٰہی میں کسی قسم کا تغیر وتبدل نہیں ہو سکتا۔ اس میں استحکام ہے، اس میں دوام ہے، اس میں قطعیت ہے، اس میں حتمیت ہے اور یہ اَٹل ہے۔ اب آئیے 22 ویں پارہ کی اس آیت کی طرف:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ احزاب:56

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں۔

اس آیتِ مقدسہ کو اِنَّ سے شروع کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے مالک اللہ عزوجل کا ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجنے کا فعل ایک ایسا عمل ہے جس میں رد وبدل ممکن نہیں۔ نہ یہ تبدیل ہوگا، نہ یہ منسوخ ہوگا اور نہ اس میں ترمیم کی گنجائش ہے۔ اس لیے مؤمنین کو ہر خدشہ، ہر گمان اور ہر تردد سے بالاتر ہو کر اپنے رسول صلی اللہ علیہ

محفوظ ہے بلکہ پڑھے گئے دُرود کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نور کے سفید صحیفے میں محفوظ فرما لیتے ہیں۔

حضرت عارف صاوی ؒ فرماتے ہیں کہ دُرودِ پاک انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ باقی اذکار (وردِ وظائف) میں شیطان دخل اندازی کر لیتا ہے اس لیے مرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن دُرود پاک میں مرشد خود سید دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں لہٰذا شیطان دخل اندازی نہیں کر سکتا۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 90)

یہ دُرود پاک کا بہت بڑا امتیازی وصف ہے مگر اس سے بھی بڑا امتیازی وصف یہ ہے کہ اسے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہ نفسِ نفیس محفوظ فرما لیتے ہیں فرمانِ نبوی ہے: روزِ قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کی ہوگی۔ اور تم میں سے جو جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر دُرود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس حاجتیں دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو کہ اس دُرود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ حضور یہ دُرود پاک کا ہدیہ فلاں امتی نے بھیجا ہے جو فلاں کا بیٹا اور فلاں قبیلے کا ہے۔ تو میں اُس دُرود پاک کو نُور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 60)

حضرات! دُرود پاک خود تو محفوظ عمل ہے ہی مگر اس کا طُرّہ امتیاز یہ ہے کہ یہ عامل کو بھی دنیا و آخرت کے مصائب و آلام سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس بارے میں متعدد احادیث ہیں کہ دُرود پاک درود خواں کو قبر کے عذاب، حشر کی ہولناکیوں اور پلِ صراط کے اندھیرے میں تحفظ مہیا کرے گا۔

ذکرِ خیر کے صفحہ 194 پر حضرت توکل شاہ ؒ کے دو اقوال درج کیے گئے ہیں جنہوں نے درودِ پاک کی امتیازی شان کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے۔

فرماتے ہیں: بندہ جب عبادت اور یادِ خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اُس پر فتنے اور آزمائشیں بکثرت وارد ہوتی ہیں۔ دُرود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کا وِرد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلا نہیں آتی اور حفاظتِ الٰہی شاملِ حال ہو جاتی ہے۔

نیز فرمایا: ہم نے دیکھا کہ بلیات جب اترتی ہیں تو گھروں کا رُخ کرتی ہیں مگر جب دُرود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آتی ہیں تو وہ فرشتے جو دُرود پاک کے خادم ہیں، وہ اس گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے بلکہ اُن کو پڑوس کے گھروں سے بھی دور پھینک دیتے ہیں۔

محترم بہنوں اور بھائیو! دیکھا آپ نے دُرود پاک کا مقام اور دُرود پاک کی امتیازی شان۔ دُرود خود بھی محفوظ عمل ہے اور اس کی بدولت درود خواں کو بھی تحفظ ملتا ہے۔

خوشنودی بھی! کرم بھی!!

ذرا اِنسانیت کے اس مقدس پہلو پر غور کیجیے کہ اگر کوئی شخص نہایت خلوص کے ساتھ آپ اور آپ کے اہل وعیال

کے لیے سلامتی، خیر اور برکت کی دعا مانگے تو آپ کا ردِعمل کیا ہوگا؟ یقیناً ردِعمل یہ ہوگا کہ آپ کا دل اُس شخص کے لیے اخلاص، احترام، عزت اور محبت کے تمام دروازے کھول دے گا۔

یہ بات تو ہے ایک عام انسان کی، اور وہ انسان جو انسانیت کا محسن ہو، انبیاء کا سردار ہو، اللہ کا محبوب ہو، چلتا پھرتا قرآن ہو ---- اگر اس کے لیے اور اُس کے گھرانے کے لیے دُرود و سلام کی صورت میں رحمت، برکت اور سلامتی کی دعا کی جائے تو اُس کا ردِعمل کیا ہوگا؟ یقیناً ردِعمل انتہائی مسرت آمیز ہوگا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت خوش ہوں گے اور اس مسرت و شادمانی کا اظہار درود خواں پر فضل و کرم کی صورت میں فرمائیں گے۔ یا یُوں کہیئے کہ مسرت کی اِس پاکیزہ بدلی سے رحمت کا مینہ برسے گا۔ لہٰذا دُرودِ پاک حضور کی خوشنودی کا باعث بھی ہے اور حضور کی طرف سے لطف و کرم کا ذریعہ بھی!

ہمہ وقت بھی! ہمہ گیر بھی!!

دُرود پاک کے اوصاف میں سے ایک وصف یہ بھی ہے کہ اس کا تعلق کسی مخصوص زمانے سے ہے نہ کسی مخصوص وقت سے یہ ہر زمانے میں ہر وقت پڑھا جانے والا عمل ہے۔ نماز کے اوقات مقرر ہیں مگر دُرود کے اوقات مقرر نہیں۔ روزہ، زکوٰۃ اور حج کے مخصوص مہینے ہیں مگر دُرود کا کوئی مخصوص مہینہ نہیں۔ دُرود ہر وقت اور ہر حالت میں یعنی چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے پڑھا جاسکتا ہے۔

زمانی قیود سے آزاد یہ عمل مکانی قیود سے بھی آزاد ہے۔ دُرود پاک اہلِ زمین پڑھتے ہیں، اہلِ آسمان پڑھتے ہیں۔ یہی دُرود شریف کا شرف و کمال ہے اور یہی دُرود شریف کی امتیازی شان!

باب 45:

دُرود شریف کے ہفت رنگ گوشے

- 7 معانی
- 7 امتیازات
- 7 نام
- 7 اوصاف
- 7 حالات
- 7 اُمور
- یہ محض ایک تجزیہ ہے
- 7 اعمال
- 7 مقامات
- 7 سعادات
- 7 انعامات
- 7 تحفظات
- 7 مواقع

7 کی برتری

صفر ایک غیر جانبدار عدد یعنی نیوٹرل نمبر ہے۔ اصل اعداد 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9 ہیں۔ باقی تمام اعداد ان نو اعداد کو باہم ملا کر بنائے جاتے ہیں جیسے چودہ کا عدد 1 اور 4 کو ملا کر بنایا گیا ہے۔ اسی طرح اکتالیس کا عدد 4 اور 1 کو ملا کر بنایا جاتا ہے۔

ان نو اعداد میں 2, 4, 6, 8 جفت اعداد ہیں جبکہ 1, 3, 5, 7, 9 طاق اعداد ہیں۔ اللہ طاق (یعنی واحد) ہے اور طاق اعداد کو پسند فرماتا ہے جیسے نماز میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کو طاق اعداد 3 یا 5 کی تعداد میں پڑھنے کا حکم ہے اسی طرح وظیفہ کے شروع میں دُرود شریف طاق اعداد 7, 11, 21 مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔

حضرات محترم! ہر بات کا صحیح اور مکمل علم خدائے علیم و خبیر ہی کو ہے' تاہم شواہد و حقائق ثابت کرتے ہیں کہ طاق اعداد میں 7 کے عدد کو برتری حاصل ہے جیسے آسمانوں کی تعداد 7 ہے۔ زمینوں کی تعداد 7 ہے۔ ہفتہ کے دن 7 ہیں۔ جنت کے حصے 7 ہیں۔ جہنم کے دروازے 7 ہیں۔ جہنم کے نام اور درجات 7 ہیں۔ ام الکتاب یعنی سورۃ فاتحہ کی آیات 7 ہیں۔ قرآن مجید کی قرأتیں 7 ہیں۔ قرآن مجید کی منزلیں 7 ہیں خانہ کعبہ کے طواف کے چکر 7 ہیں۔ صفا اور مروہ کے درمیان پھیرے 7 ہیں۔ انسان کی تخلیق کے اعضاء 7 ہیں۔ انسان کے چہرے میں سوراخ 7 ہیں۔ انسانی آنکھ کے پردے 7 ہیں۔ قوس قزح کے رنگ 7 ہیں۔ دنیا کے عجائبات 7 ہیں۔ ماحاصل یہ ہے کہ طاق اعداد میں 7 کی حکومت

ہے۔ 7 عدد کو طاق اعداد پر فوقیت حاصل ہے۔ 7 عدد کی یہ فوقیت "دُرود" کے لفظ میں بھی کارفرما ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

درود = 4 + 2 + 6 + 4 = 16 = 7

اگر آپ دُرود کے مختلف پہلوؤں اور مختلف گوشوں کا جائزہ لیں تو آپ کو تعجب ہوگا کہ 7 کا عدد بار بار آپ کے سامنے آئے گا۔ یہ دلچسپ جائزہ قارئین کرام کی نذر ہے۔

وہ 7 الفاظ جو صلوٰۃ (دُرود) کے معانی ہیں:

1: رحمت 2: برکت 3: دعا 4: استغفار
5: تعظیم 6: تسبیح 7: قرأت

وہ 7 امتیازات جو دُرود شریف کو حاصل ہیں:

1: سنت اللہ 2: سنتِ ملائکہ 3: قطعی القبول
4: ہمہ گیرو ہمہ وقت 5: درجۂ محبت کا عمل 6: ہر وظیفہ کا آغاز
7: قربِ الٰہی کا راز

وہ 7 نام جو حضور نے دُرود نہ پڑھنے والوں کو دیئے:

1: بے دین 2: گمراہ 3: بدبخت 4: ظالم
5: بخیل 6: ذلیل 7: دوزخی

وہ 7 اوصاف جن کے ساتھ دُرود شریف پڑھا جانا چاہیے:

1: یقین 2: اخلاص 3: یکسوئی 4: اَدب
5: محبت 6: باقاعدگی 7: کثرت

وہ 7 حالات جن میں دُرود شریف کا وِرد صرف عاشقانِ رسول ہی جاری رکھتے ہیں

1: بیٹھے 2: لیٹے 3: کھڑے 4: چلتے پھرتے
5: آرام کرتے 6: کام کرتے 7: سفر کرتے

دُرود امرِ ربی ہے، جو چوبیس گھنٹوں میں ہر آن جاری رہتا ہے۔ آپ بھی اس بابرکت عمل کو ہر وقت جاری رکھیے۔

وہ 7 امور جن کا آغاز و اختتام دُرود شریف پر ہونا چاہیے:

1: تلاوتِ قرآن مجید 2: قرأتِ حدیث پاک 3: تبلیغ علم و مواعظ
4: مجلس ذکر 5: ہر وظیفہ 6: ہر استغفار 7: ہر دُعا

وہ 7 اعمال جن کے دوران دُرود شریف پڑھا جاتا ہے:

1: سفر کے دوران --- بالخصوص مدینہ منورہ کی جانب سفر کے دوران
2: مدینہ منورہ میں قیام کے دوران۔ (بکثرت)
3: وضو کے دوران
4: ایامِ حج میں مزدلفہ' منیٰ اور عرفات کے قیام کے دوران
5: مسجد میں بیٹھ کر جماعت کھڑی ہونے کے انتظار کے دوران
6: صحت یابی کے لیے بیماری کے دوران
7: مُردے کو قبر میں اُتارنے کے دوران

وہ 7 مقامات جن میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے وقت دُرود شریف پڑھا جاتا ہے:

1: مکہ مکرمہ 2: مدینہ منورہ 3: خانہ کعبہ 4: مسجد
5: گھر 6: قبرستان 7: مجلسِ ذکر

وہ 7 سعادات جو قیامت کے دن درود خواں کو حاصل ہوں گی:

1: قیامت کی ہولناکیوں سے نجات 2: قیامت کے دن پیاس سے نجات
3: قیامت کے دن حضور سے مصافحہ 4: قیامت کے دن حضور کی شفاعت
5: قیامت کے دن عرش کا سایہ 6: قیامت کے دن پُل صراط کے اندھیرے میں نور
7: تاج پوشی (درود خواں کو قیامت کے دن عالی شان تاج پہنایا جائے گا)

وہ 7 انعامات جو دُرود خواں کو اپنے آقا رسول کریم سے حاصل ہوں گے:

1: قُربِ رسول 2: حُبِّ رسول 3: عنایتِ رسول 4: شفاعتِ رسول
5: دیدارِ رسول 6: دعائے رسول 7: سلامِ رسول

وہ 7 تحفظات جو دُرود شریف کی بدولت درود خواں کو ملتے ہیں:

1: نفاق سے نجات 2: غیبت سے نجات 3: محتاجی سے نجات 4: غم سے نجات

5: قبر میں عذاب سے نجات 6: قیامت کے عذاب سے نجات

7: دوزخ کی آگ سے نجات

وہ 7 مواقع جن پر دُرود شریف نہیں پڑھنا چاہیے:

1: بدبودار جگہ اور بدبودار اشیاء کے استعمال کے وقت

2: ناپاک جگہ اور ناپاکی میں جیسے مباشرت' پیشاب اور پاخانہ کے وقت

3: چھینک کے وقت 4: تعجب کے وقت 5: ٹھوکر کھاتے وقت

6: جانور ذبح کرتے وقت 7: غیر اخلاقی مجالس میں

یہ محض ایک تجزیہ ہے:

میری مسلمان بہنوں اور میرے مسلمان بھائیو! اس باب میں 7 عدد کا درود شریف سے جو ناطہ جوڑا گیا ہے' اس کے بارے میں نہ تو قرآن مبین میں کوئی ذکر ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی حدیث ہے۔ یہ محض میرا اپنا تجزیہ ہے' میرا اپنا جائزہ ہے جسے میں نے آپ کے مطالعہ کی نذر کیا ہے۔ تاہم یہ تجزیہ' یہ جائزہ معلوماتی بھی ہے اور دلچسپ بھی' روح پرور بھی ہے اور ایمان افروز بھی' قابلِ عمل بھی ہے اور نافع بھی۔ لہٰذا اِن قابلِ عمل رنگوں کو سمیٹ لیجیے۔ ساتوں رنگ اپنی روح میں سجا لیجیے۔ روح کے ہر گوشے اور دِل کے ہر کونے میں دُرود کی شمعیں فروزاں کر لیجیے۔ زندگی نکھر جائے گی اور عاقبت سنور جائے گی۔

باب 46:

دُرود شریف کے ثمراتِ شیریں

- اللہ کی رضا
- موسیٰ علیہ السلام کی رہنمائی
- حوروں کی آرزو
- کائنات کی رُوح
- قُرب کی راہ
- اشکوں کی برسات
- محبت کی انتہا
- شفاعت کی ضمانت
- کرم کی بارش
- رحمت کی ڈالیاں

اللہ کی رضا

سب سے بڑی کامیابی اللہ کی رضا کو پانا ہے۔ جب بندہ اللہ کی رضا کو پالیتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جاتا ہے اور جس بندے پر اللہ عزوجل راضی ہو جاتا ہے اس پر فرشتے بھی رشک کرتے ہیں۔ چنانچہ غور طلب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کس شخص پر راضی ہوتا ہے؟

اس کا جواب آقائے دوجہاں اُمت کے غم خوار رحمت کے تاجدار حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے لیجئے۔آپ کا ارشادِ عالی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر راضی ہوتا ہے جو آدھی رات اُٹھا اور کسی کو پتہ نہیں۔ وضو کیا پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر مجھ پر دُرود شریف پڑھا اور تلاوت کی۔(نسائی)

اس حدیث مقدسہ کے مطابق رات کو اُٹھنا' اچھی طرح وضو کر کے ذکرِ الٰہی کرنا' تہجد اور دُرود پڑھنا اور غور و فکر کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کرنا ایسے اعمال ہیں جن سے خدائے رحمٰن ورحیم کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ ایسے بندوں سے اللہ پاک راضی ہو جاتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ یہ اعمال خاموشی سے کیے جائیں کیونکہ نیکی کر کے اس کا چرچا کرنا نیکی کو ضائع کر دیتا ہے۔ یاد رکھیئے! دکھاوا' خودستائی اور خودنمائی بڑے سے بڑے عمل کو برباد کر دیتے ہیں۔ اسی لیے حدیث مبارک میں یہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں: ''اور کسی کو پتہ نہیں''۔

موسیٰ علیہ السلام کی رہنمائی

- حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے موسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اتنا قریب ہو جاؤں جتنا زبان سے کلام یا بدن سے رُوح یا آنکھ سے نُور یا کان سے سماعت ہوتی ہے۔ پس اگر تم

میری (انتہائی) قُربت چاہتے ہو تو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔

(درۃ الناصحین)

ابو محمد نے اپنی کتاب ذوالاعتصام میں لکھا ہے' موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں عصا مارنے کا حکم اس طرح ہوا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود شریف بھیجو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور دُرود شریف پڑھ کر عصا مارا تو دریا پھٹ گیا۔ (سعادت دارین۔ جلد 1۔ صفحہ 255)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر سے پانی نکالنے کے لیے اپنا عصا پتھر پر مارا مگر پانی نہ نکلا۔ اسی وقت وحی نازل ہوئی: اے موسیٰ! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر دُرود شریف پڑھو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دُرود شریف پڑھ کر دوبارہ عصا مارا تو پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ (الملاذ والاعتصام بالصلوٰۃ)

حُوروں کی آرزو

یقیناً ہر شخص کی تمنا ہے کہ جنت میں اُسے زیادہ سے زیادہ حوریں عطا کی جائیں۔ زیادہ حوریں حاصل کرنے کا راز دُرود ہے۔ لہٰذا کثیر حوریں حاصل کرنے کے لیے کثیر تعداد میں دُرود شریف پڑھا کریں۔ اس کا ثبوت یہ حدیث ہے: ''اے میری امت! تم میں سے جو مجھ پر دُرود پاک زیادہ پڑھے گا اس کو جنت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔''

(دلائل الخیرات)

جب کوئی مومن دُرود شریف نہیں پڑھتا تو حُوروں کو اُس پر حیرت ہوتی ہے کہ یہ شخص ہمارے بارے میں اتنا بے پروا کیوں ہے؟ یہ ہمیں حاصل کیوں نہیں کرنا چاہتا؟ حوروں کی اس حیرت کو حدیث پاک میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے: ''جب اذان ہو اور بندہ یہ دعا نہ پڑھے تو جنت کی حوریں کہتی ہیں کہ یہ بندہ ہمارے بارے میں کتنا بے رغبت ہے۔'' (سعادت دارین) دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْمُسْتَمِعَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ زَوِّجْنَا مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ۔

مطلب یہ ہے کہ حوروں کی آرزو ہے کہ اذان کے بعد یہ دعا پڑھ کر انہیں حاصل کیا جائے۔ چنانچہ اذان کے بعد اور دیگر اوقات میں درود شریف کا وِرد کیا کیجئے تا کہ جنت میں زیادہ حوریں ملیں۔ آپ جتنا زیادہ دُرود پڑھیں گے اتنی زیادہ حوریں پائیں گے۔

کائنات کی رُوح

کائنات کی روح محبت ہے۔

کائنات کے تمام رُوپ، تمام رنگ اور تمام جلوے محبت کی بدولت ہیں۔ ہوا کی سرسراہٹ، پرندوں کی چہچہاہٹ، روں کی مسکراہٹ اور بہاروں کی گنگناہٹ۔ یہ تمام محبت کی بدولت ہیں۔ ڈالیوں میں لچک، غنچوں میں لہک، پھولوں ں مہک، شبنم میں دمک، ستاروں میں چمک سب محبت کے دم سے ہیں۔ محبت کی کوئی ایک صورت نہیں۔ اس کی روں صورتیں، لاکھوں انداز اور کروڑوں روپ ہیں۔ غرضیکہ چار حروف کے اس چھوٹے سے لفظ میں پوری کائنات ں ہوئی ہے۔

دُرود اور محبت لازم وملزوم ہیں کیونکہ دُرود وہ عمل ہے جو محبت کو بڑھاتا، پھیلاتا اور سنوارتا ہے۔ جب بندہ اپنے محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر کثرت سے دُرود شریف بھیجتا ہے تو دُرود محبت بن کر اس کے دل میں سما جاتا ہے، رانی بن کر اُس کی رُوح میں اتر جاتا ہے اور رُوح درود کے نُور سے جگمگا اُٹھتی ہے۔ جب رُوح دُرود کے نُور سے جگمگا ں ہے تو پھر یہ دنیا بھی نکھر جاتی ہے اور وہ دنیا بھی سنور جاتی ہے!

قُرب کی راہ

اسلام کے تمام اعمال نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج درجۂ اطاعت کے اعمال ہیں جبکہ اسلام میں درجۂ محبت کا ایک ہی عمل اور وہ ہے: دُرود وسلام۔ یہ عمل نہ صرف خود سراپا محبت ہے بلکہ دوطرفہ محبت کو بڑھاتا ہے۔ دُرود خواں جُوں جُوں ود کی کثرت کرتا جاتا ہے، اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب تر ہوتا جاتا ہے۔ دوسری طرف آقائے نامدار ں اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں جب باقاعدگی سے دُرود وسلام کا تحفہ پیش کیا جاتا ہے تو ان کی محبت اپنے راکی سے بڑھ جاتی ہے گویا دُرود شریف دُرود بھیجنے والے اور دُرود وصول کرنے والے کے درمیان قُرب کی راہ ار کرتا ہے۔ لہٰذا دُرود شریف قُربِ رسول کا قریب ترین، مؤثر ترین اور محفوظ ترین راستہ ہے۔

اشکوں کی برسات

دُرود شریف عاشقانِ رسول کا وظیفۂ خاص ہے۔ دُرود دِل کو اس قدر نرم کر دیتا ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ا ذکرِ مبارک سنتے ہی آپ کے شیدائی تڑپ اٹھتے ہیں۔ دیدارِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے لیے ترستی ھیں یوں چھم چھم برسنے لگتی ہیں جیسے ساون میں بدلی جھوم جھوم کر برستی ہے۔ پلکوں سے ٹپکنے والے یہ خوش نصیب و بارگاہِ رسالت میں انمول موتی بن جاتے ہیں۔ ایسے ہی چند انمول موتی ذیل میں پیش کیے جارہے ہیں انہیں ت کے دامن میں پرو لیجیے۔

امام مالکؒ کے سامنے جب حضور علیہ السلام کا ذکرِ جمیل کیا جاتا تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور آپ زار زار روتے۔ ایک بار آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جو کچھ میں دیکھتا ہوں، اگر تم دیکھ لو تو تمہارا ب ختم ہو جائے۔

- محدثِ اعظم حضرت ابوالخیر محمد نور اللہ النعیمی بصیر پوری ؒ نہایت متقی اور بلند پایہ عابد تھے۔ جب آپ کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک ہوتا تو آپ حضورِ اقدس کے عشق میں اس قدر روتے کہ سلف صالحین کی یاد تازہ ہو جاتی۔
- جلیل القدر محدث حضرت ایوب ؒ کے سامنے جب کوئی حدیث ذکر کی جاتی تو آپ یوں بلک بلک کر روتے کہ پاس بیٹھے لوگ بھی آبدیدہ ہو جاتے۔
- حضرت صفوان ؒ جب حضور اقدس کا ذکر مبارک سنتے تو آپ پر رقت طاری ہو جاتی۔ روتے نہ تھکتے' آنسو نہ تھمتے۔ آخر تھک ہار کر لوگ اُٹھ جاتے اور آپ کو تنہا چھوڑ جاتے۔
- حضرت عامر بن عبداللہ اپنے آقائے دوجہاں' رحمتِ دوعالم' حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اقدس سن کر آپ کی محبت میں اس قدر آنسو بہاتے کہ آنکھیں خشک ہو جاتیں۔
- حضرت محمد بن منکدر اس قدر رقیق القلب تھے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سنتے تو آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ پڑتا اور آپ دیر تک روتے رہتے۔

محترم بہنوں اور بھائیو! محبت کے یہ پاکیزہ آنسو دیکھ کر تو ملائکہ کرام بھی آب دیدہ ہو جاتے ہوں گے!

محبت کی انتہا

محترم اصحاب رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف نہایت ادب' عقیدت اور محبت سے بھیجا کرتے تھے۔ آپ کے وصال کے بعد ایک روز ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور عرض کیا: یا صدیقہ! حضورِ اقدس کی قبرِ انور کی زیارت کروا دیجئے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حجرہ شریف کا دروازہ کھولا۔ وہ صحابیہ اندر داخل ہوئیں اور قبرِ اطہر کے پاس بیٹھ کر روتی رہیں۔ اشکوں کی اس رم جھم میں دل ایسا تڑپا کہ روح زندگی کا حصار توڑ کر عالمِ برزخ میں پرواز کر گئی۔ اسے کہتے ہیں محبت کی انتہا! یہ ہے وہ عظیم سعادت جس کے لیے زندگی کے ہر لمحے میں کروڑوں دل تڑپتے ہیں مگر یہ سعادت انہیں نصیب ہوتی ہے جو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے دُرود شریف بھیجتے ہیں۔

شفاعت کی ضمانت

حضور رحمتِ دوعالم' شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُرود شریف پڑھنے والے کو قیامت کے روز اپنی شفاعت (یعنی جنت کے لیے سفارش) کی ضمانت دیتے ہیں۔ اس بارے میں آپ کے فرمودات ملاحظہ فرمائیے۔

- جو شخص مجھ پر صبح شام دس دس مرتبہ دُرود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔ (خصائص الکبریٰ صفحہ 260)

❁ جو شخص مجھ پر یوں دُرود شریف پڑھے، قیامت کے دن اُس کی شفاعت مجھ پر لازم ہو گئی۔ (مشکوٰۃ۔ صفحہ 86)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

❁ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر دُرود بھیجے گا قیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذمے ہو گی۔ (قول بدیع۔ صفحہ 145)

کرم کی بارشیں

❁ حضرت ابوالمواہب شاذلی فرماتے ہیں، ایک بار خواب میں مجھے حضور کی زیارت ہوئی تو میں نے عرض کیا: حضور! مجھے چھوڑ دیئے گا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اے شاذلی! "ہم تمہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے کیونکہ تم سورۂ کوثر اور دُرود شریف کثرت سے پڑھتے ہو۔" پھر فرمایا: اے شاذلی! جب کبھی کوئی پریشانی آئے تو یہ کلمات پڑھ لیا کرو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ وَاَسْئَالُهُ التَّوْبَةَ وَالْمَغْفِرَةَ اِنَّهٗ ھُوَالتَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ؀

❁ حضرت خواجہ حکیم سنائیؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ اپنا چہرہ مبارک مجھ سے چھپائے ہوئے ہیں۔ میں دوڑ کر آگے بڑھا اور حضور کے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری جان آپ پر فدا ہو، کیا سبب ہے کہ آپ چہرہ مبارک مجھ سے چھپائے ہوئے ہیں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے محبت سے گلے لگا لیا اور فرمایا: اے حکیم سنائی! تو نے مجھ پر اس قدر دُرود شریف پڑھا ہے کہ میں تم سے از راہ مروت منہ چھپا رہا تھا کہ کون سی چیز سے عذر کروں اور اس کے عوض تمہیں کیا دلواؤں۔ (ملفوظات حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر مرتب حضرت نظام الدین اولیاءؒ)

❁ حضرت سید محمود کردیؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت مبارک سے بہرہ ور ہوا۔ آپ نے مجھے انتہائی شفقت و پیار سے گود میں بٹھایا اور کثرت سے دُرود شریف پڑھنے کی تاکید فرمائی۔ اس عزت افزائی پر خوشی سے میرے آنسو نکل آئے۔ جب میری آنکھ کھلی تو میرے رخسار آنسوؤں سے تر تھے۔

رحمت کی ڈالیاں

دُرود شریف کی بدولت حاصل ہونے والی برکتیں حقیقت میں رحمت کی وہ ڈالیاں ہیں جن پر خوش بختی کی کونپلیں نکلتی ہیں، مرادوں کی کلیاں کھلتی ہیں اور کامرانی کے پھول لہلہاتے ہیں۔

ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھنے کا اجر دس رحمتیں مقرر ہوا جو بڑھتے بڑھتے ایک لاکھ رحمتوں تک جا پہنچا۔ یعنی ایک بار دُرود شریف پڑھنے کا انعام یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ دُرود پڑھنے والے پر ایک لاکھ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ حضرات محترم! ایک رحمت کا یہ عالم ہے کہ یہ فضل خداوندی کا بیکراں سمندر ہے چہ جائیکہ دُرود خواں پر ایک لاکھ رحمتیں نازل فرمائی جاتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دُرود اول سے آخر تک رحمت ہی رحمت ہے۔

سبحان اللہ! دُرود بھیجنے والا ، طالب رحمت !

دُرود وصول کرنے والا ، سراپا رحمت !

اور خود دُرود شریف ، ابرِ رحمت !

شانِ دُرود وسلام

باب 47:

دُرود شریف — ایک قدیمی اوردائمی عمل

- دُرود شریف ایک قدیمی عمل ہے!
- دُرود شریف ایک دائمی عمل ہے!
- نتیجۂ کلام

دُرود شریف ایک قدیمی عمل ہے!

ایک روز جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جب مجھے پیدا فرمایا تو دس ہزار سال تک مجھے یہ پتہ نہ چل سکا کہ میں کس مقصد کے لیے پیدا کیا گیا ہوں اور میں کیا کروں۔ اس کے بعد ندا آئی: ''اے جبرائیل۔'' تب معلوم ہوا کہ میرا نام جبرائیل ہے۔

میں نے فوراً عرض کیا: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ حکم ہوا: میری پاکی بیان کرو۔ میں دس ہزار سال تک اللہ پاک کی پاکی بیان کرتا رہا۔ پھر حکم ہوا: میری بزرگی بیان کرو۔ میں دس ہزار سال تک اللہ بزرگ و برتر کی بزرگی بیان کرتا رہا۔

اس کے بعد مجھ پر انوارِ عرش ظاہر ہوئے۔ میں نے عرش پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط لکھا ہوا دیکھا۔ میں نے عرض کیا: اے باری تعالیٰ! محمد رسول اللہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: اے جبرائیل! اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا بلکہ نہ جنت کو پیدا کرتا نہ دوزخ کو نہ چاند کو نہ سورج کو۔ اے جبرائیل! محمد پر دُرود پڑھو۔ چنانچہ میں دس ہزار سال تک آپ پر دُرود شریف پڑھتا رہا۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ دُرود پاک ایک نہایت ہی قدیمی عمل ہے۔

دُرود شریف ایک دائمی عمل ہے!

پہلا ثبوت:

پارہ 22 میں سورہ احزاب کی آیت 56 یہ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں

یہ آیت جملہ اسمیہ ہے، جملہ فعلیہ نہیں۔ اگر یہ جملہ فعلیہ ہوتا تو اس کا تعلق کسی مخصوص فعل یعنی زمانے سے ہوتا کیونکہ جملہ فعلیہ کا تعلق کسی خاص زمانے سے ہوا کرتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ جملہ اسمیہ ہے اور جملہ اسمیہ ہونے کے سبب اس کا تعلق تینوں زمانوں ماضی، حال اور مستقبل سے یکساں طور پر ہے۔ اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک بھیجنے کے عمل کا تعلق ہر زمانہ سے ہے۔

اس حقیقت کی روشنی میں نکتہ یہ ہاتھ آتا ہے کہ اللہ جل شانہ کا دُرود بھیجنے کا فعل ایک ایسا عمل ہے جو ہر دور اور ہر زمانے میں دن رات جاری ہے۔ یا یوں کہیئے کہ یہ عمل ماضی میں جاری تھا، حال میں جاری ہے اور مستقل میں بھی جاری رہے گا یعنی یہ عمل نہ آج کا ہے، نہ گزرے ہوئے کل کا ہے اور نہ آنے والے کل کا، بلکہ یہ عمل ہست و بود کی تخلیق سے پہلے سے لے کر اس کے نابود ہو جانے کے بعد تک کا ہے۔ وقت کی پہلی اکائی سے شروع ہونے والا یہ عمل وقت کی آخری اکائی کے بعد بھی جاری وساری رہے گا۔ چنانچہ اس حقیقت میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ دُرود پاک ایک دائمی عمل ہے۔

دوسرا ثبوت:

سنتِ الٰہی اور حکمِ الٰہی دو مختلف چیزیں ہیں۔ حکمِ الٰہی مختلف زمانوں اور مختلف قوموں کے لیے مختلف ہوسکتا ہے۔ الہامی کتابیں اس حقیقت کی گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قوم کے لیے جو بات جائز اور حلال قرار دی گئی، وہی بات کسی دوسری قوم کے لیے ناجائز اور حرام قرار دی گئی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے حکم میں تبدیلی ممکن ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت (عمل) میں تبدیلی ممکن نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ○ (سورہ: فاطر آیت:43)

ترجمہ: اور تُو ہرگز اللہ تعالیٰ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

پس سنتِ الٰہی ایک اٹل اور ابدی قانون ہے۔

اب ہم دُرود وسلام کے حوالے سے بات کرتے ہیں۔ نبی پاک پر دُرود وسلام بھیجنے کا حکم، حکمِ الٰہی ہے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا دُرود پہنچنا سنتِ الٰہی ہے۔ سنت تو ہمیشہ کے لیے ہے ہی، مگر اَب حکم بھی ہمیشہ کے لیے ہے کیونکہ قرآن مجید کے بعد اب کوئی اور الہامی کتاب نہ اُترے گی اور نہ کوئی نبی آئے گا۔ نبی آخر الزماں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شریعت قیامت تک کے لیے ہے۔ گویا اَب حکمِ الٰہی کی حیثیت بھی دائمی، ابدی، اٹل اور آفاقی قانون کی ہے۔ لہٰذا دُرود پاک کے بارے میں خدائے بزرگ و برتر کا حکم اور سنت دونوں دائمی اور ابدی ہیں۔

نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود وسلام بھیجنے کا حکم ہر زمانے اور ہر دور کے لیے ہے اور خداوند قدوس کی طرف سے اپنے محبوب پر دُرود بھیجنے کی سنت بھی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ کے لیے ہے۔ ابتدائے آفرینش سے شروع ہونے والا یہ عمل انتہائے آفرینش کے بعد بھی جاری وساری رہے گا!

نتیجۂ کلام

دُرود و سلام بھیجنے کا خدائی حکم اور دُرود شریف بھیجنے کا خدائی عمل دونوں میں قطعیت اور حتمیت کی چمک دمک پائی جاتی ہے کیونکہ اب اس حکم میں ترمیم، تبدیلی یا منسوخی کا ذرہ بھر امکان نہیں۔

دُرود شریف کو صرف قدیمی عمل کا رتبہ ہی حاصل نہیں بلکہ اسے دائمی عمل کا مرتبہ بھی حاصل ہے۔ ازل سے پہلے شروع ہونے والا یہ عمل ابد کے بعد تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ ایک ایسا عملِ مسلسل ہے جو زمان و مکان سے بالاتر ہے۔ ہر پل، ہر گھڑی، ہر لمحہ جاری رہتا ہے یہ عمل!!

باب 48:

دُرود شریف ـــ ایک ہمہ گیر اور ہمہ صفت عمل

❁ دُرود شریف ـــ ایک ہمہ گیر عمل ❁ دُرود شریف ـــ ایک ہمہ صفت عمل

دُرود ـــ ایک ہمہ گیر عمل

دُرود پاک پوری کائنات کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ ذکر اللہ کے ساتھ دُرودِ پاک کا وِرد کر رہا ہے۔ یہ وہ عمل ہے جسے خدائے بے نیاز بھی کر رہا ہے اور اُس کے فرشتے بھی، جنات بھی کر رہے ہیں اور انسان بھی، پرندو چرند بھی کر رہے ہیں اور شجر و حجر بھی۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں، میں ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مکہ سے کسی مقام پر گیا۔ میں نے دیکھا کہ ہر درخت، ہر پتھر اور ہر پہاڑ جو بھی راستے میں آیا، حضور سے سلام عرض کر رہا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کا طریقہ سکھایا تو آپ نے وضو فرما کر دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام واپس چلے گئے۔ اُس وقت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس پتھر اور مٹی کے ڈھلے کے پاس سے گزرتے تھے وہ حضور کو سلام کرتا تھا یعنی کہتا:
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

اسی طرح شہد کی مکھیاں دُرودِ پاک پڑھتی ہیں اور اس درود پاک کی برکت سے اُن کا پھولوں سے چوسا ہوا بے مزہ اور کڑوا رس شیریں شہد میں بدل جاتا ہے پس ہر مخلوق دُرود پڑھتی ہے اور دُرود پاک پوری کائنات کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔

دُرود ـــ ایک ہمہ صفت عمل

ایک صحابیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: حضور! اگر میں اپنی فرصت کا سارا وقت دُرود خوانی کے لیے وقف کر دوں تو؟ آپ نے فرمایا: تو تیری تمام دینی اور دنیاوی ضرورتوں کی کفالت رب العالمین اپنے ذمہ لے لے گا (در منثور) اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ دُرود شریف ایک ایسا عمل ہے جو ساری خوبیوں سے بھرا ہے۔ آپ کو گوناگوں صفات اور اعزازات دُرود شریف کے دامن میں ملیں گے جیسے:

- دُرود قُربِ الٰہی کا قریب ترین راستہ ہے، دُرود رضائے الٰہی کا یقینی ذریعہ ہے۔
- دُرود خدائی عمل کے اعزاز سے دمکتا ہے، دُرود حضورِ پُرنور کا قرب بخشتا ہے۔
- دُرود مرصع ہے مرشد کامل کی صفات سے، دُرود بچاتا ہے مشکلات و آفات سے۔
- دُرود ہر نیکی کا سر ہے، دُرود اَجر و ثواب کا سمندر ہے
- دُرود انعامات کے دیپ جلاتا ہے، دُرود اِکرام کے موتی لٹاتا ہے۔
- دُرود پل صراط کے اندھیرے میں نُور ہے، دُرود رحمات و برکات سے معمور ہے۔
- دُرود آلام میں اکسیر ہے، دُرود ایک عمل پر تاثیر ہے۔
- دُرود فکروں سے آزاد کرتا ہے، دُرود اُجڑے دل آباد کرتا ہے۔
- دُرود قبولیت دعا کو یقینی بناتا ہے، دُرود تنگ دستی کو مٹاتا ہے۔
- دُرود نفاق سے پاک کرتا ہے، دُرود نیکیوں سے جھولی بھرتا ہے۔
- دُرود ذریعہ عنایت ہے، دُرود وسیلہ شفاعت ہے۔
- دُرود جہنم سے بچاتا ہے، دُرود جنت میں لے جاتا ہے۔

باب 49:

دُرود شریف ـــ عبادتِ اعظم کا ایک حصہ

- نماز اعظم العبادات کیوں ہے؟
- دُرود نماز کا جزو لا ینفک ہے!
- دُرود نماز کی صفائی ہے!
- دُرود کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی!

نماز اعظم العبادات کیوں ہے؟

عبادت کیا ہے؟:

اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنا عبادت ہے' مگر اس عقیدہ کے ساتھ کہ صرف اللہ وحدہٗ لاشریک عبادت کے لائق ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے آخری نبی اور آخری رسول ہیں۔

اس تعریف کے مطابق مومن کا ہر نیک عمل عبادت ہے۔ کوئی عمل جسمانی عبادت ہے اور کوئی عمل مالی عبادت جیسے نماز اور روزہ جسمانی عبادات ہیں۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے جبکہ حج اپنے اندر جسمانی اور مالی دونوں طرح کی عبادتیں سموئے ہوئے ہے۔

عبادت کی معراج کیا ہے؟:

حکم الٰہی کی تعمیل کرنا عبادت ہے اور اس تعمیل میں بندے کا بارگاہِ الٰہی میں سراپا ذلت بن جانا عبادت کی معراج ہے۔

جب بندہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کی بلندی اور اپنی ذات کی پستی کو اجاگر کرنے کے لیے انتہا درجہ کی عاجزی و محتاجی کا اظہار کرتا ہے اور ایک غلام کی حیثیت سے اپنے مالک حقیقی کے حکم کی تعمیل میں اپنے آپ کو جذب کر دیتا ہے تو گویا وہ عبادت کی معراج کو پالیتا ہے۔ پس بندے کا قادرِ مطلق کے سامنے ذلیل مُطلق بن جانا عبادت کی معراج ہے۔

عبادت میں کھوٹ:

یہاں یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ خشوع و خضوع اور عجز و انکسار کا تمام تر تعلق دل سے ہے۔ اس لیے لازم ہے کہ بندہ اپنے معبود کے حضور جس قدر عاجزی کا اظہار کرے' اس قدر عاجزی واقعی اُس کے دل میں ہو۔ اگر ایسا

نہ ہو تو ایسی عبادت عبادت نہیں دکھاوا ہے' ریاکاری ہے اور ریاکاری منافق کا کام ہے۔ خدائے عظیم و خبیر سے منافقت کرنے کا انجام بڑا خوفناک اور لرزہ خیز ہے۔ لہٰذا اللہ بزرگ و برتر کی عبادت کیجیے' عبادت کے روپ میں منافقت نہ کیجیے۔ اللہ خبیر ہے' دلوں کی خبر رکھتا ہے۔ اللہ علیم ہے' ہر بات کا علم رکھتا ہے بلکہ اُسے تو وہ بھی علم ہے جو آپ کو نہیں!

عبادات کا جائزہ:

پچھلی سطور میں آپ معراجِ عبادت کا بیان پڑھ آئے ہیں۔ آیئے! اس کسوٹی پر اسلامی عبادات نماز' زکوٰۃ' روزہ اور حج کا جائزہ لیں۔ پہلے زکوٰۃ کو لیتے ہیں۔ زکوٰۃ میں صاحب نصاب اللہ کی راہ میں ایک مقرر شرح سے مال خرچ کرتا ہے۔ اس میں کوئی ذلت کی بات نہیں بلکہ یہ تو عزت کا مقام ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا جائے۔ اس لیے زکوٰۃ عبادت تو ہے' معراجِ عبادت نہیں۔ روزہ کو لیجیے۔ سحری سے افطاری تک کھانے پینے اور مجامعت سے رُک جانے کا نام روزہ ہے۔ اس میں بھی کوئی ذلت کا پہلو نہیں بلکہ یہ تو عزت کی بات ہے۔ اس لیے روزہ عبادت تو ہے' معراجِ عبادت نہیں۔ اب حج کو لیجیے۔ حج میں وطن' زینت' مجامعت اور دیگر لذائذ وغیرہ کو ترک کر دیا جاتا ہے۔ اس میں بھی ذلت نہیں بلکہ عزت ہی عزت ہے لہٰذا زکوٰۃ اور روزہ کی طرح حج بھی عبادت تو ہے' عبادت کی معراج نہیں۔

اب نماز کو لیجیے۔ نماز میں بندہ سب سے بڑی عزت اور سب سے بڑی عظمت والی ہستی اللہ بزرگ و برتر کے دربارِ عالیہ میں اپنے جسم کا افضل ترین حصہ یعنی پیشانی اور ناک خاک پر ٹیک دیتا ہے۔ یہ بندگی کا ایسا احسن طریقہ' عاجزی کا ایسا خوبصورت اظہار' اور غلامی کا ایسا پُر تاثیر انداز ہے کہ جس میں بندے کی کوئی حیثیت رہتی ہے نہ عزت' خودی رہتی ہے نہ خودداری اور بندہ اپنے خالق و مالک کی خوشنودی کی خاطر ذلت کی گہرائی میں اتر جاتا ہے یعنی ذلیلِ مُطلق بن جاتا ہے۔ بندے کی یہی وہ ادا ہے جو اُسے اُوجِ کمال تک پہنچا دیتی ہے۔ اُسے اللہ کی نگاہ میں ملائکہ سے افضل بنا دیتی ہے اور اس کی عبادت کو چار چاند لگا دیتی ہے۔ لہٰذا نماز نہ صرف عبادت بلکہ معراجِ عبادت ہے۔

حاصل یہ کہ کسی عبادت میں اتنا خشوع نہیں جتنا نماز میں ہے۔ نماز سراپا خشوع ہے' نماز عجز کی آخری حد ہے' نماز نیازمندی کی حقیقی صورت ہے۔ نماز بے چارگی کی مکمل تصویر ہے۔ نماز وہ واحد عبادت ہے جس میں بندہ اپنے معبود سے چپکے چپکے باتیں کرتا ہے۔ اپنی عاجزی کو سجدہ ریزی کی صورت میں اور اپنی محتاجی کو آنسوؤں کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ ان اعزازات اور امتیازات کی بدولت نماز اعظم العبادات ہے۔

دُرود نماز کا جُزوِ لاینفک ہے!

نماز میں دعا سے پہلے دُرودِ ابراہیمی پڑھا جاتا ہے کیونکہ فرمانِ نبوی ہے: ہر دعا روک دی جاتی ہے جب تک مجھ پر دُرود نہ پڑھا جائے۔ اس لیے دُرود شریف عبادتِ اعظم یعنی نماز کا ایک حصہ ہے۔

درۃ الناصحین میں صفحہ 17 پر یہ واقعہ درج ہے کہ ایک بزرگ نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک

پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میرے امتی! تو نے مجھ پر دُرود پاک کیوں نہیں پڑھا۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں ایسا محو ہوا کہ دُرود پاک پڑھنا یاد نہیں رہا۔

یہ سن کر آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں' سب عبادتیں روک دی جاتی ہیں جب تک مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا جائے۔ سن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں سارے جہان والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور اُن نیکیوں میں مجھ پر دُرود پاک نہ ہو تو ساری کی ساری نیکیاں اُس کے منہ پر ماردی جائیں گی۔ اُن میں سے ایک بھی نیکی قبول نہ ہوگی۔

دُرود نماز کی صفائی ہے!

دار قطنی میں عمر بن سمرہ سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بریدہ! جب تو نماز پڑھے تو اپنی نماز میں تشہد پڑھنا (تشہد میں حضور پر سلام بھیجا جاتا ہے) اور مجھ پر دُرود بھیجنا کبھی نہ چھوڑنا کہ یہ نماز کی صفائی ہے۔

دُرود کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی!

حضرت عبدالمہیمن نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے نبی پر دُرود نہ بھیجے اس کی نماز نہیں۔ (دار قطنی)

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ وضو کیے بغیر اور مجھ پر (یعنی حضور اقدس پر) دُرود بھیجے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا۔ (دار قطنی)

باب 50:

دُرود شریف ـــــ سوتے وقت کے عملیات کا ایک حصہ

❁ نیند ایک چھوٹی سی موت ہے! ❁ سوتے وقت کا بہترین وظیفہ

نیند ایک چھوٹی سے موت ہے!

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو سونے کے لیے اپنے بستر پر جاتے تو ہاتھ مبارک اپنے رخسار اقدس کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا کرتے: اَللّٰھُمَّ بِاِسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا ---- اے اللہ! میں تیرے نام سے مرتا ہوں اور تیرے نام سے جیتا ہوں۔

اس حدیث مبارک میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیند کو موت کا نام دیا ہے۔ چنانچہ نیند ایک چھوٹی سی موت ہے جو انسان کو روز آتی ہے مگر بڑی موت جسے عرفِ عام میں "موت" کہا جاتا ہے، صرف ایک بار آتی ہے۔ ہوتی یہ بھی نیند ہی ہے مگر ابدی نیند، جس سے بیداری صرف قیامت کے روز ہوگی۔

بعض اوقات چھوٹی نیند، بڑی نیند (ابدی نیند) میں بدل جاتی ہے ایسے میں انسان سوتے ہوئے سوتا ہی رہ جاتا ہے۔ اس لیے، اے بے فکری سے سونے والے! فکر کر۔ گناہوں سے معافی مانگ کر سو۔ کہیں یہ رات تیری آخری رات نہ ہو۔ مومن تو موت کو ایک لحہ بھی فراموش نہیں کرتا۔ وضو کر کے بستر پر جاتا ہے اور ذکر و استغفار کرتا ہوا نیند کی وادی میں اُترتا ہے۔

سوتے وقت کا بہترین وظیفہ

سوتے وقت کا وظیفہ پانچ منٹ کا ہے۔ یہ وظیفہ پڑھنے میں چھوٹا مگر اَجر میں بہت بڑا ہے۔ اسے ہمارے آقائے مکرم، تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت شفقت و محبت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمایا۔

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے علی! رات کو سوتے وقت پانچ کام کر کے سویا کرو۔

1: چار ہزار دینار اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دے کر سویا کرو۔

2: ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو۔
3: ایک حج کر کے سویا کرو۔
4: دو لڑنے والوں میں صلح کرا کے سویا کرو۔
5: جنت کی قیمت ادا کر کے سویا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کام تو بہت مشکل ہیں۔ مجھ سے کب ہو پائیں گے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

- چار مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر سویا کرو۔ اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر ہے۔

بِسْمِ اللّٰه ------------- (مکمل آیت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ ------------------- (مکمل سورۃ)

- تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر سویا کرو۔ اس کا ثواب ایک قرآن مجید پڑھنے کے برابر ہے۔

بِسْمِ اللّٰه ------------- (مکمل آیت)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ ------------------- (مکمل سورۃ)

- چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو۔ اس کا ثواب ایک حج کرنے کے برابر ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط o

- دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو۔ اس کا ثواب دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ o

- تین مرتبہ دُرود شریف پڑھ کر سویا کرو کہ جنت کی قیمت ادا ہو جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ ------------------- (مکمل دُرودِ ابراہیمی)

اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اب تو میں یہ کام روزانہ کر کے سویا کروں گا۔

اس حدیثِ مبارک سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ تین بار دُرود شریف پڑھنا جنت کی قیمت ادا کرنا ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دُرود شریف سوتے وقت کے عملیات کا ایک حصہ ہے۔ دُرود شریف کا یہ پہلو اس کی عظمت میں مزید اضافہ کرتا ہے۔

میری مسلمان بہنوں اور بھائیو! آپ بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی طرح عہد کر لیجئے کہ روزانہ رات کو سوتے وقت یہ اجر و ثواب سے بھرا وظیفہ کر کے سویا کریں گے۔ اسی نوع کا ایک وظیفہ اور بھی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے فرمایا: اے عائشہ! سونے سے پہلے چار کام کر لیا کر ---- سونے سے پہلے قرآن مجید ختم کیا کر اور انبیاء کرام کو اپنے لیے قیامت کے دن کے لیے شفیع (یعنی شفاعت کرنے والا) بنا اور مسلمانوں کو اپنے سے راضی کر اور ایک حج و عمرہ کر کے سو۔

اُم المومنین سیدہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں' یہ فرما کر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے نماز کی نیت باندھ لی۔

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ نے مجھے سونے سے پہلے چار کام کرنے کا حکم فرمایا ہے جو میں نہیں کر سکتی (یعنی یہ چار اعمال اتنے طویل اور وقت طلب ہیں کہ انہیں سونے سے پہلے سرانجام دینا ممکن نہیں)۔

حضور نبی کریم نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ (یعنی سورہ اخلاص) تین مرتبہ پڑھ لے گی تو تو نے قرآن کریم ختم کر لیا اور جب تو مجھ پر اور مجھ سے پہلے نبیوں پر دُرود پاک پڑھے گی تو ہم سب تیرے لیے قیامت کے دن شفیع ہوں گے اور جب تو مومنوں کے لیے استغفار کرے گی تو وہ سب تجھ سے راضی ہو جائیں گے اور جب تو کہے گی: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ---- تو تُو نے حج و عمرہ کر لیا۔ (درۃ الناصحین مصری عربی۔ صفحہ 89)

باب 51:

دُرود شریف —— اُمّتی کی پہچان

- کوثر کیا ہے؟
- حوضِ کوثر کیا ہے؟
- حوضِ کوثر حضور سے ملاقات کی جگہ ہے
- حضور اپنے امتی کو کیسے پہچانیں گے؟
- ایک سبق آموز واقعہ

ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ خلیل اللہ بھی ہیں اور محبوبِ خدا بھی۔ اللہ رب العزت نے آپ کو کوثر عطا فرمایا۔ رب تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ---- (اے حبیب!) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرما دیا۔

کوثر کیا ہے؟

ارشاد نبوی ہے: کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں۔ موتیوں اور یاقوت کا فرش بچھا ہوا ہے۔ اس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ شفاف ہے۔ (ترمذی)

آپ کوثر کی جسامت کا اندازہ اس بات سے لگالیجئے کہ جنت کی تمام نہریں کوثر کی نہر سے پھوٹتی ہیں۔ کوثر جنت کی تمام نہروں کا منبع ہے۔ گویا کوثر کثیر خیر و برکت والی نہر ہے۔ اسی خیر کثیر کی وجہ سے اس نہر کو ''نہر'' کے لفظ سے تعبیر کرنے کی بجائے ''کوثر'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے حالانکہ جنت کی تمام نہروں کو ''نہر'' کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ پہلو کوثر کی عظمت و فضیلت کو اُجاگر کرتا ہے۔

حوضِ کوثر کیا ہے؟

میدان حشر میں ایک حوض ہوگا جس کا نام حوضِ کوثر ہے قیامت کے روز حضور اپنے پیاسے امتیوں کو اس حوض سے سیراب فرمائیں گے۔ اس حوض کے کناروں پر آسمان کے ستاروں کی طرح ان گنت پیالے رکھے ہوں گے تاکہ حضور کے امتی کو پیاس بجھانے کے لیے انتظار نہ کرنا پڑے۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے حوضِ کوثر کے چار رکن ہیں۔ ایک رکن میرے پیارے ابوبکرؓ کے قبضہ میں ہوگا۔ دوسرا رکن میرے پیارے فاروقؓ کے قبضہ میں، تیسرا رکن میرے پیارے عثمان کے قبضہ میں اور چوتھا رکن میرے پیارے علیؓ کے قبضہ میں ہوگا۔

حوضِ کوثر حضور علیہ السلام سے ملاقات کی جگہ ہے

ارشاد نبوی ہے: میری اور تمہاری ملاقات کا مقام حوضِ کوثر ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں باوجودیکہ میں یہاں کھڑا ہوں۔ (مسند احمد)

حضور اپنے امتی کو کیسے پہچانیں گے؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: قیامت کے دن میرے حوضِ کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں دنیا میں دُرود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔ (کشف الغمہ۔ صفحہ 271)

ایک اور حدیث میں الفاظ یوں ہیں: حوضِ کوثر پر قومیں وارد ہوں گی اور میں انہیں کثرتِ دُرود کے باعث پہچان لوں گا جو مجھ پر بھیجا گیا۔ (شفا شریف۔ جلد 2۔ صفحہ 61)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دُرود شریف کو کثرت سے پڑھنا اُمت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی پہچان ہے۔ اس لیے محترم بہنوں اور بھائیو! دُرود پاک روزانہ کثیر تعداد میں پڑھیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے دل میں صحابہ کرامؓ کے لیے محبت اور عقیدت پیدا کیجئے۔

ایک سبق آموز واقعہ

حضرت شیخ ابوعبداللہؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب میں حج کرنے گیا تو وہاں مجھے ایک آدمی ملا۔ اُس نے بیان کیا کہ مجھے پیاس کبھی نہیں لگتی اور میں پانی نہیں پیتا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اُس نے کہا ہاں! اس کا سبب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ پھر فرمایا، میں اہل حلہ سے ہوں۔ پہلے میری عقیدت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے ساتھ نہیں تھی۔

میں ایک رات سویا تو خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہے اور لوگ نہایت کرب اور پریشانی میں سرگرداں ہیں اور شدتِ پیاس میں مبتلا ہیں۔ مجھے بھی نہایت شدت کی پیاس لگی تھی۔ لوگ ایک طرف جا رہے تھے۔ میں بھی اُدھر کو چل دیا۔ آگے بڑھا تو حوضِ کوثر آ گیا۔ اس کے چاروں کونوں پر صحابہ کبار بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک کونے پر حضرت صدیق اکبرؓ ہیں دوسرے پر حضرت فاروق اعظمؓ، تیسرے پر حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور چوتھے پر حیدر کرارؓ ہیں اور وہ لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔

میں نے سوچا مجھے دوسروں سے کیا غرض۔ میں تو اپنے علیؓ سے پانی پیوں گا کیونکہ میری ساری عقیدت و محبت تو

اُنہیں سے ہے۔ جب میں حیدر کرارؓ کے سامنے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک نظر دیکھا اور میری طرف سے چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا۔ پھر میں مجبوری کی حالت میں با دلِ نخواستہ حضرت صدیق اکبرؓ کے پاس آیا۔ آپ نے بھی چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ پھر میں حضرت فاروق اعظمؓ کے ہاں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر میں حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے پاس حاضر ہوا تو اُنہوں نے بھی میرے ساتھ یہی سلوک کیا۔

پھر جب میں ہر طرف سے مایوس و ناکام ہو کر پریشانی کے عالم میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تو مجھے سرورِ عالم، محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نظر آ گئے جو کہ اپنی امت کو حوضِ کوثر کی طرف بھیج رہے تھے۔ میں بھی حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے سخت پیاس لگی ہے اور میں حضرت علیؓ کے ہاں حاضر ہوا تھا کہ مجھے پانی پلائیں مگر اُنہوں نے مجھ سے اپنا چہرہ ہی پھیر لیا ہے۔ اسی طرح فاروق اعظمؓ صدیق اکبرؓ اور عثمان غنیؓ نے میری طرف توجہ نہیں کی۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: پیارے علی تجھے پانی کیوں پلاتے جبکہ تیرے سینے میں میرے صحابہ کرام کے خلاف بُغض موجود ہے۔ اس جواب پر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں توبہ کرلوں تو پھر؟ اس گزارش پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ہاں اگر تو توبہ کرلے تو میں تجھے حوضِ کوثر کا پانی پلاؤں گا جس کے بعد تو کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ شفقت پر توبہ کی۔ اُمت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے حوضِ کوثر پر لائے اور اپنے دستِ کرم سے مجھے جامِ کوثر عطا فرمایا۔ جس سے میں سیراب ہو گیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ بعد ازاں مجھے کبھی پیاس نہیں لگی۔

میں بیدار ہوتے ہی اپنے اہل وعیال کے پاس گیا اور سب سے بیزاری ظاہر کردی، سوائے اُن احباب کے جنہوں نے یہ سن کر توبہ کرلی اور اس نظریہ سے رجوع کرلیا۔ (شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق۔ صفحہ 539)

اس واقعہ سے سبق یہ ملتا ہے کہ مسلمان کو چاہیے کہ وہ حضور علیہ السلام کے کسی صحابی سے بُغض نہ رکھے۔ تمام صحابہ کرامؓ سے محبت رکھے بالخصوص صحابہ کبار یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت فاروق اعظمؓ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی مرتضیٰ میں کوئی فرق نہ کرے۔

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبی کچھ فرق نہیں اِن چاروں میں

(مولانا ظفر علی خان)

فیضانِ دُرود وسلام

باب 52:

دُرود شریف — قُرب کا قریب ترین راستہ

- قُرب — کیا؟
- قُرب — کیوں؟
- قُرب — کیسے؟
- قُرب کا انداز
- قُرب کے واقعات
- قُرب کے ثمرات
- قُرب کی فضیلت
- خلاصۂ کلام

قُرب — کیا؟

قُرب کا مطلب قُربِ الٰہی ہے اور قربِ الٰہی کا مطلب ہے: اللہ تک پہنچنا' اور مقصد اس کا اللہ کی رضا کو پانا ہے۔ اللہ کی رضا کو پانا ہی تمام عبادات کا مدعا و مقصود ہے۔ تمام عبادات کا جزو لا ینفک دُرودِ پاک ہے۔ دُرود پاک نہ صرف ہر عبادت کا جزو لاینفک ہے بلکہ بذاتِ خود ایک بہت بڑی عبادت ہے۔ یہ وہ عبارت ہے جو بندے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معرفت اللہ تک لے جاتی ہے یعنی اس کی بدولت قُربِ الٰہی کا گوہر تابدار ہاتھ آتا ہے۔

قُرب — کیوں؟

تمام عبادات کا ماحصل رضائے الٰہی ہے۔ رضائے الٰہی قُربِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں۔ قُربِ الٰہی' قُربِ رسول سے مشروط ہے۔ اِرشادِ الٰہی ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۞ اے نبی! آپ فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔

(سورہ: آل عمران۔ آیت : 31)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ' فرماتے تھے کہ میں اب تک بیداری کی حالت میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے 75 بار نوازا گیا ہوں۔ اللہ اللہ یہ قُربِ رسول! یہ مقام کس قدر قابلِ رشک ہے! آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے دوران میں آپ سے اُن احادیث کے بارے میں پوچھ لیا کرتا ہوں جن کو محدثین نے ضعیف کہا ہے۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ مزید فرماتے ہیں: اے بھائی! اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب تر راستہ ہے، رسول اکرم، شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پاک پڑھنا۔ لہٰذا جو شخص سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دُرود پاک والی خاص خدمت نہ کرسکے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو وہ محال کا طالب ہے۔ یعنی یہ ناممکن ہے۔ ایسے شخص کو حجاب حضرت اندر داخل ہی نہیں ہونے دے گا اور ایسا شخص جاہل ہے۔ اُسے دربارِ الٰہی کے آداب کا پتہ ہی نہیں۔ ایسے شخص کی مثال اس کسان کی ہے جو بادشاہ کے ساتھ بلاواسطہ ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ (افضل الصلوٰۃ۔ صفحہ 31)

قُرب ــــ کیسے؟

قُرب کے متعلق کیا اور کیوں کے مراحل سے گزرنے کے بعد اب ہمارے سامنے کیسے کا مرحلہ ہے کہ اس قُرب کو حاصل کیسے کیا جاسکتا ہے؟ آیئے! اپنے آقائے نامدار، رحمت کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس بارے میں راہنمائی حاصل کریں۔

حدیث پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا: اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اتنا قریب ہوجاؤں جتنا زبان سے کلام یا بدن سے روح یا آنکھ سے نور یا کان سے سماعت قریب ہوتی ہے۔ پس اگر تم میری قُربت چاہتے ہو تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔ (درۃ الناصحین)

اب اگر درودِ پاک میں اللہ کا قُرب مضمر ہے تو اللہ کے حبیب کا قُرب کس بات میں چھپا ہے؟ آیئے! اس بارے میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی سے رجوع کریں۔ آپ کے الفاظ مبارک ہیں: ”تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے۔“ (کشف الغمہ)۔ ترمذی شریف اور مشکوٰۃ شریف میں حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ الفاظ مبارک درج ہیں کہ بلاشبہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ دُرود پڑھا ہوگا۔

معلوم ہوا کہ دُرودِ پاک میں اللہ اور اللہ کے حبیب کی قُربت چُھپی ہے۔ اس قُربت کی انتہا تو دیکھئے کہ آپ نے فرمایا: ”مجھ پر دُرود وسلام بھیجنے والا جنت میں میرے قریب اس طرح ہوگا جس طرح دو انگلیاں ایک دوسری کے قریب ہوتی ہیں۔“ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دُرودِ پاک درود خواں کو نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس قدر قریب لے جاتا ہے!

یقیناً دُرودِ پاک قُرب کا قریب ترین اور مختصر ترین راستہ ہے۔ جس پر چل کر بندہ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعے اپنے مالک اللہ جل جلالہ کے قریب پہنچ سکتا ہے۔

قُرب کا انداز

بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی عادت ہے کہ جو اُن کے دوستوں کی عزت و توقیر کرے اس کی عزت افزائی کرتے

ہیں۔ اُس سے اظہارِ محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سارے بادشاہوں کا بادشاہ ہے وہ اس وصف کمال کے زیادہ لائق ہے۔ لہٰذا جو شخص اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم وعزت کرے اُن سے محبت کرے اُن پر دُرود پاک پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے صلہ میں رحمت حاصل کرے گا۔ (درۃ الناصحین۔ صفحہ 167)

قُرب کے واقعات

بابا! یہ دروازہ اور روضہ بھی وہاں ہوگا:

ایک زمانے کا ذکر ہے کہ مولانا ظفر احمد عثمانی حج کے بعد مدینے گئے انہوں نے کھانا کھانے کے بعد دستر خوان کو ڈھیر پر الٹ دیا تاکہ روٹی کے ٹکڑے وغیرہ جانور کھا جائیں لیکن کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بچہ ان ٹکڑوں کو چُن کر کھا رہا ہے۔ مولانا ظفر احمد عثمانی کو بہت افسوس ہوا اور وہ اس بچے کو لے کر اپنی قیام گاہ میں لے گئے اور وہ اسے پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اس برتاؤ سے بچہ بہت متاثر ہوا۔ مولانا ظفر احمد عثمانی نے بچے کو کہا کہ تمہارے والد کیا کرتے ہیں؟ اس بچے نے کہا کہ میں یتیم ہوں۔ مولانا ظفر نے کہا کہ بیٹے کیا تم میرے ساتھ ہندوستان چلو گے۔ میں تمہیں اچھے کھانے دوں گا۔ اچھے کپڑے دوں گا اچھی تعلیم دلواؤں گا اور جب تم فاضل بن جاؤ گے تو میں تمہیں یہاں لے کر آؤں گا اور تمہاری والدہ کے سپرد کر دوں گا۔ اس کی ماں نے اسے فوراً اجازت دے دی۔ بچہ آیا اور کہا کہ میری ماں نے اجازت دے دی ہے۔

بچے نے مولانا ظفر احمد عثمانی سے پوچھا کہ آپ کے شہر میں یہ چنے ملتے ہیں؟ مولانا نے کہا کہ یہ سب چیزیں وافر مقدار میں ملتی ہیں۔ وہ بچہ مولانا کی انگلی پکڑ کر انہیں مسجد نبوی کے پاس لے گیا اور کہا کہ بابا یہ دروازہ اور روضہ بھی وہاں ملے گا؟ مولانا نے کہا: بیٹا اگر یہ وہاں مل جاتے تو میں یہاں کیوں آتا۔

بچے کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ مولانا کی انگلی چھوڑ کر کہا کہ بابا تم جاؤ اگر یہ نہیں ملے گا تو میں ہرگز ہرگز اس دروازے کو چھوڑ کر نہ جاؤں گا' بھوکا رہوں گا' پیاسا رہوں گا لیکن اس دروازے کو دیکھ کر اپنی بھوک اور پیاس بھی بجھاتا رہوں گا جس طرح آج تک بجھاتا رہا ہوں۔ یہ کہہ کر بچہ رونے لگا تو مولانا احمد عثمانی بھی اس بچے کے عشق نبی علیہ السلام کو دیکھ کر رونے لگے اور اسے مدینہ ہی چھوڑ آئے۔ بعض علماء اس واقعہ کو پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ سے منسوب کرتے ہیں۔

ہمارے قُرب کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؟

❁ حضرت یحییٰ بن معین مشہور محدث تھے آپ کو اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ احادیث لکھنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے 233 ہجری میں روضہ اقدس پر حاضری دی۔ حاضری کے بعد مکہ مکرمہ روانہ ہوئے آپ ابھی پہلی منزل پر ہی تھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور نے فرمایا: اے یحییٰ ہمارے قرب کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؟ آپ واپس مدینہ لوٹ آئے۔ تین دن کے بعد رحلت فرما گئے اور مدینہ منورہ ہی میں دفن کیے گئے۔

تُو نے کس طرح ہماری جدائی کو پسند کرلیا؟

ایمن ابو برکات بن محمد تیونس کے ایک مشہور باعمل عالم تھے۔ آپ کے اجداد کا نام چودہ پشت تک محمد ہی تھا۔ آپ نے ایک عرصہ مدینہ منورہ میں گزارا۔ درِ اقدس پر باقاعدگی سے حاضری دیتے اور کثرتِ دُرود سے اپنی حاضری کو مزین کرتے۔ جب آپ نے مدینہ سے جانے کا ارادہ کیا تو حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: اے ابوالبرکات! تُو نے کس طرح ہماری جدائی کو پسند کرلیا؟ چنانچہ آپ

خلاصۂ کلام

اللہ کے قُرب کا راز رسول کا قُرب ہے۔ رسول کے قُرب کا راز دُرودِ پاک ہے۔ دُرود پاک کثرت سے پڑھیے۔ یہ قُرب حاصل کرنے کا ایسا راستہ ہے جو قریب تر بن بھی ہے اور مختصر ترین بھی، آسان ترین بھی ہے اور محفوظ ترین بھی۔

اس باب کا اختتام اُس ہستی کے قول پر کرتا ہوں جنہیں عالمِ بیداری میں حضور کا دیدار متعدد بار ہوا۔

''اے میرے بھائی! تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ بارگاہِ خداوندی میں پہنچنے کا قریب ترین راستہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود و سلام بھیجنا ہے۔'' (شیخ احمد الزواری رحمۃ اللہ علیہ)

باب 53:

دُرود شریف ـــ مُرشدِ کامل کی کفایت

تزکیہ نفس ❁ وظیفۂ خاص ❁ پس پردہ

تزکیہ نفس

زندگی خواہشات سے عبارت ہے۔

خواہشات اچھی بھی ہوتی ہیں اور بری بھی۔ بری خواہش کا اصطلاحی نام نفسِ امّارہ ہے۔ گویا نفسِ امّارہ وہ خواہش ہوتی ہے جو انسان کو برائی کی طرف لے جاتی ہے۔

خواہش اچھی ہو یا بری' دل میں پیدا ہوتی ہے اس لیے نفس کی جگہ دل ہے۔ دل کو قابو میں رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ خواہشات کو قابو میں رکھا جائے۔ خواہشات کو قابو میں رکھنے سے دل بے لگام نہیں ہو پاتا۔

دل کی بے لگامی انسان کو ذلت و رسوائی کے گڑھے میں گرا دیتی ہے۔ ایک بزرگ تربوز کے کھیت کے پاس سے گزرے ان کا دل تربوز کھانے کو للچایا۔ بزرگ نے دل کی آواز پر کان نہ دھرے لیکن جب دل نے بار بار تقاضا کیا اور تربوز کھانے کے لیے بہت مچلا تو بزرگ نے کھیت سے ایک تربوز توڑ ہی لیا۔ دور بیٹھا کھیت کا مالک للکارا۔ بزرگ اپنی عزت بچانے کی خاطر سرپٹ دوڑے۔ آخر مالک نے جا لیا۔ تربوز چھین لیا اور بزرگ کی پٹائی کی۔ مار بھی پڑی اور رسوائی بھی ہوئی۔ مار کھانے کے بعد بزرگ نے دل سے کہا: ''لے' کھالے تربوز''!

حضراتِ محترم! دیکھا آپ نے دل کا کہا ماننے کا انجام۔ دل وہ نادان بچہ ہے جسے دنیا کی جو بھی شے بھا جائے اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیتا ہے۔ اسی لیے مُرشد کا پہلا قدم مُرید کے دل کی اصلاح یعنی تزکیہ نفس ہے تزکیہ نفس سے مرید کا دل دنیاوی غلاظتوں سے پاک وصاف ہو کر شیشے کی طرح چمک اٹھتا ہے۔ دل کے آنگن میں ایمان کا نور پھیل جاتا ہے۔ جب دل روشن ہو جاتا ہے تو مُرید پر ہر چیز روشن ہو جاتی ہے۔ کائنات کے سربستہ رازوں سے پردہ اُٹھنے لگتا ہے اور مُرید کی کایا ہی پلٹ جاتی ہے۔ یہ ہے مُرشد کا مقام اور مُرشد کی اہمیت!

اب آیئے درود شریف کی طرف۔ درود شریف ایک مرشد کی طرح قلوب کا تزکیہ کرتا ہے۔ جب دل میں حرص' طمع، بغض اور کینہ کا زہر پھیل جاتا ہے تو دل کی روحانیت مر جاتی ہے اور دل مکمل طور پر دنیا کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ دنیاوی خواہشات اُسے ہر وقت گھیرے رکھتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل پر آخرت سے غفلت کا زنگ چڑھ جاتا ہے۔ اس

زنگ کو کھرچنے کے لیے کسی رہبر کامل یعنی مرشدِ صادق کی ضرورت ہوتی ہے۔ دُرود شریف کو یہ اعزاز و امتیاز حاصل ہے کہ یہ مرشد کامل کا کام کرتا ہے۔ فرمانِ نبوی ہے: ''ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہے اور مومنوں کے دلوں کے زنگ کی طہارت مجھ پر دُرود پاک پڑھنا ہے۔'' (قول بدیع)

ثابت ہوا کہ دُرود پاک کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ یہ مُرشدِ کامل کی طرح قلوب کا تزکیہ کرتا ہے۔ اسی لیے اکثر مشائخ کا فرمان ہے کہ اگر کسی بندے کو باشریعت مُرشد نہ مل سکے تو اُسے چاہیے کہ وہ دُرود پاک کو باقاعدگی اور کثرت سے پڑھا کرے۔ اس سے اس کے باطن میں نور پیدا ہوگا یعنی قلب کی صفائی ہو گی اُسے باطنی روشنی ملے گی جو مُرشد کامل کا کام دے گی۔ اس باطنی صفائی کی تصدیق حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے۔''

دُرود پاک صرف باطن کی صفائی تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ ہر طرح کی ظاہری صفائی اور جانی و مالی پاکیزگی بھی عطا کرتا ہے۔ اس بارے میں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ مبارک ہیں: ''ہر طرح کی ظاہری و باطنی، جانی و مالی پاکیزگی دُرودِ پاک کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔''

پس دُرودِ پاک میں مُرشدِ کامل کی طرح روحانی قوت اور شفقت ہے۔

وظیفہ خاص

یہاں ذہن میں دو سوالات ابھرتے ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ جب دیگر اوراد و وظائف کے لیے مرشد کی ضرورت ہے تو دُرود پاک کے وظیفہ میں مرشد کی ضرورت کیوں نہیں؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ دُرودِ پاک کو ایک مُرشدِ کامل کی صلاحیت و قوت کیونکر حاصل ہے؟

پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ دُرودِ پاک کا وظیفہ دیگر وظائف سے قطعی مختلف ہے کیونکہ دیگر وظائف اور چلوں میں بندے پر فتنے اور آزمائشیں بکثرت وارد ہوتی ہیں۔ شیطان مختلف انداز میں دخل اندازی کرتا ہے۔ اس لیے بندے کو قدم قدم پر رہبر یعنی مرشد کی ضرورت ہوتی ہے لیکن درود شریف وہ واحد وظیفہ ہے جس میں شیطان دخل انداز نہیں ہو سکتا، جس میں مشکلات آنے کی بجائے مشکلات حل ہوتی ہیں، جب بلیات اترتی ہیں اور گھروں کا رُخ کرتی ہیں تو درود شریف کے خادم ان کو درود کا ورد کرنے والوں کے گھر میں نہیں آنے دیتے بلکہ دُرود پاک کی برکت سے پڑوس کے گھر بھی محفوظ رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے درود پاک کے وظیفہ میں دوسرے وظائف کی طرح مرشد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حضرت عارف صاوی فرماتے ہیں: درود پاک انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔

پسِ پردہ

اب دوسرے سوال کی طرف آتے ہیں کہ دُرود پاک کو مُرشدِ کامل کی صلاحیت و قوت کیونکر حاصل ہے؟ اصل

بات یہ ہے کہ دُرود خواں جوں جوں دُرود کی کثرت کرتا جاتا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ اس کا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خاص تعلق، ایک خاص ربط پیدا ہو جاتا ہے اور اس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطف و کرم سے براہِ راست فیض یاب ہونے لگتا ہے۔ پس دُرود شریف کو مُرشدِ کامل کی صلاحیت وقوت اس لیے حاصل ہے کہ حقیقت میں دُرودِ پاک میں مُرشدِ خود سید دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں!!!

باب 54:

دُرود شریف ـــــ رَحمت کی گھنگھور گھٹا

- رحمت کیا ہے؟
- رحمت کی اہمیت وفضیلت
- ایک مرتبہ دُرود وسلام = 10 رحمتیں
- ایک مرتبہ دُرود وسلام = 70 رحمتیں
- ایک مرتبہ دُرود وسلام = ایک لاکھ رحمتیں
- رحمت کا بحرِ بیکراں
- رحمت کی موسلا دھار بارش
- جتنی رحمت چاہو سمیٹ لو!
- رحمت، ہی رحمت!
- ابرِ رَحمت

رَحمت کیا ہے؟

رَحمت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی کرم، مہربانی اور بخشش کے ہیں۔ چنانچہ ایمان ویقین، صدق و اخلاص، رحم وکرم، انعام واحسان، لطف وعنایت، رشد وہدایت، عزت وحرمت، نجات ومغفرت ـــــ یہ تمام رحمت کی مختلف صورتیں ہیں بلکہ رحمت کے وسیع سمندر میں ''برکت'' کی مٹھاس بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ رحمت کا دامن اس قدر کشادہ ہے کہ اس میں کثیر مفہومات، روحانی کیفیات اور دل کے تاریک دریچوں کو فروزاں کردینے والی بے شمار تجلیات کی ایک دنیا بسی ہے۔

رحمت کی اہمیت وفضیلت

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک واقعہ سنایا کہ ایک شخص پہاڑ کی چوٹی پر پانچ سو برس تک عبادت کرتا رہا۔ اس پہاڑ کے چاروں طرف کھاری پانی تھا۔ اللہ پاک نے اُس کے لیے پہاڑ میں چھوٹا سا چشمہ میٹھے پانی کا نکال دیا اور ایک انار کا درخت پیدا فرما دیا۔

وہ شخص روزانہ انار کھاتا، میٹھا پانی پیتا اور اسی سے وضو کرتا۔ اُس نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی: اے اللہ! میری روح سجدہ میں قبض فرمانا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی۔ ہم آسمان سے اترتے اور چڑھتے وقت اس کے پاس سے گزرتے تو اس کو سجدہ میں پاتے۔

جبرائیل علیہ السلام نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے بتایا: اے اللہ کے رسول! قیامت میں اللہ تعالیٰ اُس شخص کے لیے فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کردو۔ وہ بندہ کہے گا: نہیں، بلکہ میرے عمل کی وجہ سے۔ حکم ہوگا: میری نعمتوں کا اس کے عمل سے موازنہ کرو۔ چنانچہ موازنہ کے نتیجہ میں پانچ سو برس کی عبادت صرف نعمتِ بصر (آنکھ) ہی کے مقابلہ میں ختم ہوجائے گی۔

حکم ہوگا: اسے دوزخ میں لے جاؤ۔ چنانچہ فرشتے اسے دوزخ کی طرف لے کر چلیں گے۔ کچھ دُور چلنے کے بعد وہ بندہ عرض کرے گا: یااللہ! مجھے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمادیجئے۔ حکم ملے گا: اسے واپس لاؤ۔ فرشتے اسے واپس لائیں گے اور اللہ کے سامنے کھڑا کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس سے چند سوالات پوچھے گا۔

سوال: اے بندے! تجھے کس نے پیدا کیا؟

جواب: یااللہ تونے

سوال: یہ کام تیرے عمل سے ہوا یا میری رحمت سے؟

جواب: تیری رحمت سے

سوال: تجھے پانچ سو برس کی عبادت پر قوت اور توفیق کس نے دی؟

جواب: یااللہ تونے

سوال: تجھے سمندر کے درمیان پہاڑ پر کس نے پہنچایا؟ کھاری پانی کے بیچ میٹھے پانی کا چشمہ کس نے نکالا؟ انار کا درخت کس نے پیدا کیا؟ تیری درخواست کے مطابق سجدہ میں تیری روح کس نے نکالی؟

جواب: اے پروردگار تونے

ارشادِ باری تعالیٰ ہوگا: یہ سب میری رحمت سے ہوا اور اپنی رحمت ہی سے میں تجھے جنت میں داخل کرتا ہوں۔ (**تنبیہُ الغافلین**)

اس واقعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انسانی اعمال میں رحمتِ خداوندی کی کیا حیثیت واہمیت ہے اور سبق یہ ملتا ہے کہ انسان کا ہر نیک عمل رحمتِ الٰہی کا مرہونِ منت ہے۔ اگر اللہ رحمٰن ورحیم کی رحمت شاملِ حال نہ ہو تو چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی ممکن نہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم نظر اپنے عمل پر رکھنے کی بجائے اللہ پاک کی رحمت پر رکھیں اور ہر حال میں اُس کی رحمت طلب کریں۔ رحمت کی اہمیت وفضیلت واضح ہوجانے کے بعد آیئے اب دُرود وسلام کے حوالے سے اس موضوع پر گفتگو کریں۔

ایک مرتبہ درود وسلام = 10 رحمتیں

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر

ایک مرتبہ دُرود وسلام بھیجے گا' اللہ جل شانہ' اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (مسلم ۔ ترمذی۔ طبرانی۔ احمد۔ ابوداؤد)

اگر ایک طرف یہ انعام متعین ہے کہ ایک مرتبہ دُرود وسلام پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے تو دوسری طرف یہ سزا بھی مقرر ہے کہ نبی محترم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شان میں گستاخی کرنے والے پر اللہ جبار وقہار دس لعنتیں بھیجتا ہے۔

ایک کافر ولید بن مغیرہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجنوں کہہ کر آپ کی تکذیب کی۔ اللہ پاک نے اس گستاخ کی مذمت میں یہ آیات نازل فرمائیں جن میں اُس گستاخ رسول پر دس لعنتیں بھیجی گئی ہیں۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيمٍ ۝ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ ۝ اَنْ كَانَ ذَامَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

(پارہ: 29 ۔ سورۃ: قلم)

ترجمہ: اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل ہے۔ جو طعنے دینے والا ہے۔ چغلیاں کرنے والا اور اِدھر اُدھر کی لگاتا پھرنے والا ہے۔ ہر نیک کام سے روکنے والا' حد سے آگے بڑھ جانے والا بدکار ہے۔ سخت خُو (اور) اس کے بعد بداصل (یعنی حرامزادہ) ہے اس لیے کہ مال اور اولاد رکھتا ہے (یعنی اس کی اکڑفوں مال اور اولاد کی وجہ سے ہے) جب اُس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ اگلے لوگوں کے افسانے ہیں۔

ان آیات کے مطابق گستاخ رسول میں یہ دس عیب ہوتے ہیں۔

1: حلّاف	بہت قسمیں کھانے والا	2: مناع للخیر	نیکی سے روکنے والا
3: مھین	ذلیل	4: معتد	زیادتی کرنے والا
5: ھمّاز	طعنے دینے والا	6: اثیم	بدکار
7: مشاء	چغلیاں کرنے والا	8: عُتُل	سخت خُو
9: بنمیم	لگائی بجھائی کرنے والا	10: زنیم	حرام زادہ

ان آیات کے نزول کے بعد ولید بن مغیرہ سیدھا اپنی ماں کے پاس گیا اور کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرے بارے میں یہ دس باتیں بتائی ہیں۔ پہلی نو باتوں کے بارے میں تو مجھے علم ہے' دسویں بات کہ میں حرام زادہ ہوں مجھے علم نہیں۔ تو مجھے سچ سچ حقیقت بتا دے ورنہ میں تیری گردن اُڑا دوں گا۔

جب ماں نے دیکھا کہ بیٹا مرنے مارنے پر تلا ہوا ہے تو سچ اُگل دیا۔ اس نے بتایا کہ تیرا باپ نامرد تھا۔ مجھے ہر وقت یہ فکر لگی رہتی تھی کہ اُس کے مرنے کے بعد اُس کا مال غیر لے جائیں گے آخر میں نے چرواہے کو بلا لیا۔ تُو اُس سے ہے۔

حضرات! سورۂ قلم کی یہ چھ آیات گستاخانِ رسول کے لیے لمحہ فکریہ ہیں۔ وہ ان آیات کے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔

رسول کا ادب اور رسول سے محبت ایمان کی بنیادی شرائط ہیں۔ شمع رسالت کے پروانوں کی محبت کا یہ عالم تھا کہ اپنی آواز کو اپنے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آواز سے بلند نہ ہونے دیتے تھے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور ان سے اونچی آواز میں اس طرح بات نہ کرو جس طرح تم ایک دوسرے سے اونچی آواز میں بات کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے سارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ (سورہ: حجرات آیت: 2)

قارئین کرام! ایک مرتبہ دُرود و سلام کے بدلے میں دس رحمتوں کے نزول کے بارے میں تو آپ پڑھ چکے ۔ اب آپ اس انعامی اجر میں اضافہ ملاحظہ فرمائیے۔

ایک مرتبہ دُرود و سلام = 70 رحمتیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود و سلام بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر (70) رحمتیں بھیجتے ہیں۔ (مشکوٰۃ۔ احمد)

ایک مرتبہ دُرود و سلام = ایک لاکھ رحمتیں

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ایک لاکھ مرتبہ رحمتیں بھیجتے ہیں۔ ایک لاکھ گناہ جھاڑ دیتے ہیں اور جنت میں اس کے لیے ایک لاکھ درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ (قول بدیع۔ صفحہ 132)

محترم بہنوں اور بھائیو! ایک رحمت خدائے عظیم و برتر کے فضل و کرم کا وہ سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں چہ جائیکہ درود خواں پر ایک لاکھ رحمتیں نازل فرمائی جاتی ہیں !!! ---- اور پھر ایک لاکھ گناہوں کا اخراج اور ایک لاکھ درجات کی بلندی اس اجرِ عظیم کے علاوہ ہیں۔

رحمت کا بحرِ بیکراں

اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر دُرود پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے

دُرود بھیجتے ہیں (یعنی دُرود خواں پر نزولِ رحمت کی دعا کرتے ہیں)۔ اور جس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے دُرود بھیجیں اس پر اللہ تعالیٰ دُرود بھیجتا ہے (یعنی دُرود خواں پر نزول رحمت فرماتا ہے) اور جس پر رب تعالیٰ دُرود بھیجتا ہے تو سات آسمانوں اور سات زمینوں اور سات سمندروں اور درختوں اور سبزیوں اور پرندوں اور درندوں میں کوئی چیز باقی نہیں رہ جاتی جو اس شخص پر دُرود نہ بھیجے (یعنی آسمانوں، زمینوں اور سمندروں کی ہر شے درود خواں پر نزولِ رحمت کی دُعا کرتی ہے)۔ (نزہت المجالس۔ جلد 2۔ صفحہ 90)

رحمت کی موسلا دھار بارش

فرمانِ نبوی ہے: جب بندہ مجھ پر دُرود و سلام بھیجتا ہے تو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر دس رحمتیں نازل فرمائے۔ یہ ندا سن کر پہلے آسمان والے فرشتے اس بندے پر سو رحمتوں، دوسرے آسمان والے فرشتے دو سو رحمتوں، تیسرے آسمان والے فرشتے ایک ہزار رحمتوں، چوتھے آسمان والے فرشتے دو ہزار رحمتوں، پانچویں آسمان والے فرشتے چار ہزار رحمتوں، چھٹے آسمان والے فرشتے چھ ہزار رحمتوں کے نزول کی دعا کرتے ہیں۔ جب ساتویں آسمان والے فرشتے سات ہزار رحمتوں کے نزول کی دعا کرتے ہیں تو اُس وقت اللہ جل شانہ، فرماتا ہے، اس بندے کے دُرود کا ثواب میرے ذمہ رہنے دو۔ اس نے جس اَدب واحترام سے میرے محبوب پر دُرود پاک پڑھا ہے اب اس کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں اس کے تمام گناہ بخش دوں۔ (نزہت المجالس)

جتنی رحمت چاہو سمیٹ لو!

فرمانِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود و سلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرود و سلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرود و سلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اُسے دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔ (معارج النبوت)

اس حدیث پاک سے نکتہ یہ ملتا ہے کہ دُرود خواں دُرود شریف کی تعداد جیسے جیسے بڑھاتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ بھی اُس پر نازل کی جانے والی رحمتوں کی تعداد بڑھاتا جاتا ہے۔ چنانچہ دُرود خواں کی مرضی ہے کہ وہ جتنی رحمت چاہے سمیٹ لے۔ اسی موضوع پر ایک حدیث کا آخری حصہ یہ ہے ---- ''اور دُرود و سلام پڑھنے والا (تعداد کو) بڑھا دے تو اللہ تعالیٰ بھی رحمت کو بڑھا دیتا ہے۔ (جواہر البحار۔ جلد 4۔ صفحہ 165)

رحمت ہی رحمت!

جب بندہ اپنے آقا، حرم کے تاجدار محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود و سلام پڑھتا ہے تو اُس کی طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دریا اُمڈ پڑتا ہے۔ اس قدر بابرکت ہے یہ عمل! سچ تو یہ ہے کہ دُرود و سلام رحمت کی گھنگھور گھٹا ہے جو

دُرود خواں پر ساون کے بادل کی طرح برستی ہے۔

اَبرِ رَحمت

اس ساری گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ دُرود ''ابرِ رحمت'' ہے سبحان اللہ! دُرود شریف مخلوق کے لیے ''رحمت کا بادل'' اور جس ذی شان ہستی پر دُرود پاک بھیجا جاتا ہے وہ ''رحمت کا تاجدار'' ---- گویا دُرود شریف ہر اعتبار' ہر لحاظ اور ہر پہلو سے رحمت ہی رحمت ہے' بلکہ دُرود پاک کے آس پاس بھی رحمت ہی کی رِم جھم لگی رہتی ہے جیسے:

اللہ پاک	------	منبعِ رحمت	قرآن پاک	------	نزولِ رحمت
نبی پاک	------	مظہرِ رحمت	ذکر پاک	------	بارانِ رحمت
حرم پاک	------	بابِ رحمت	اذان پاک	------	صدائے رحمت
روضہ پاک	------	درِ رحمت	جنت پاک	------	جائے رحمت

دُرود پاک ------ اَبرِ رَحمت

باب 55:

دُرود شریف ـــ اعمال کی زکوٰۃ

- اعمال کی زکوٰۃ کا مطلب
- نیکیاں
- نیکیاں + رحمت
- نیکیاں + رحمات + درجات
- نیکیاں + رحمات + درجات + معافی
- اجر و ثواب کا سمندر

اعمال کی زکوٰۃ کا مطلب

حضرت علی فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا مجھ پر دُرود شریف پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے تمہارے رب کی رضا کا ذریعہ ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے۔ (سعادت دارین)

اعمال کی زکوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دُرود خواں کی نیکیوں میں اضافہ کر دیتا ہے اس پر اپنی رحمتوں کا نزول کرتا ہے اور اس کے درجے بلند کرتا ہے۔ اعمال کی زکوٰۃ کا مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ دُرود خواں کے اعمال کو پاک کرتا ہے یعنی اس کے نامہ اعمال کو لغزشوں، خطاؤں اور گناہوں سے پاک کر دیتا ہے ان کی الگ الگ تفصیل ذیل کی سطور میں پیش کی گئی ہے۔

نیکیاں

فرمانِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

نیکیاں + رحمات

فرمانِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود شریف بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

نیکیاں + رحمات + درجات

فرمانِ نبوی ہے: جو شخص سچے دل سے مجھ پر ایک دفعہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اُس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کی دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (اصبہانی فی الترغیب)

نیکیاں + رحمات + درجات + معافی

فرمانِ نبوی ہے: جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے، اس کو چاہیے کہ مجھ پر دُرود بھیجے کیونکہ جو مجھ پر ایک دفعہ دُرود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کی دس خطائیں معاف فرماتا ہے۔ اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (ترمذی۔ نسائی)

اجر و ثواب کا سمندر

ان احادیثِ مبارکہ میں جو اجر و ثواب بیان کیا گیا وہ ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنے کا صلہ ہے۔ اب آپ ہی غور فرمایئے کہ عاشقانِ رسول جن کا روز کا وظیفہ ہزاروں کی تعداد میں دُرود شریف پڑھنا ہے، اُن کو ملنے والے اجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا، ان کے نامۂ اعمال میں روز کس قدر نیکیوں کا اضافہ ہوتا ہوگا! رحمات کی بارش اور درجات کی بلندی اس کے علاوہ ہے۔ ثابت ہُوا دُرود شریف واقعی اعمال کی زکوٰۃ ہے۔

رفاقتِ دُرود وسلام

باب 56:

دُرود شریف — موت سے پہلے (زندگی میں)

- زندگی کیا ہے؟
- زندگی میں اصل کامیابی کیا ہے؟
- زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کا راز کیا ہے؟
- زندگی میں ہر شخص حالتِ امتحان میں ہے
- دُرود شریف نیکی کے ہزاروں چراغ جلاتا ہے!
- دُرود شریف ثواب کا دریا ہے!
- موت سے پہلے جنت میں اپنا گھر دیکھیے!
- موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانیے

زندگی کیا ہے؟

زندگی ایک امتحان ہے۔

اللہ بزرگ و برتر سورہ ملک کی پہلی اور دوسری آیات میں اپنے متعلق فرماتے ہیں: وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرُ ۙ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط — اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ تمہارا امتحان لے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔

اِس آیت کا مطلب یہ ہے کہ زندگی ایک امتحان ہے۔

زندگی میں اصل کامیابی کیا ہے؟

دھن دولت اور مال و منال کامیابی کا معیار نہیں، کامیابی کا معیار تقویٰ ہے یعنی پرہیز گاری اور خوفِ خدا اصل کامیابی ہے۔ اس کی تصدیق قرآن عظیم نے ان الفاظ میں کی ہے:

- کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو انہیں مال اور اولاد سے مدد دیئے جا رہے ہیں تو گویا انہیں بھلائیاں دینے میں سرگرم ہیں؟ نہیں (یہ بات نہیں)۔ اصل معاملہ کا انہیں شعور نہیں ہے۔ بھلائیوں کی طرف دوڑنے والے اور سبقت کر کے اُنہیں پانے والے تو وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے خوف سے ڈرے رہتے ہیں اور جو اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

(سورۂ مومنون: آیات: 55 تا 59)

❁ یہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشہ ہے اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تم کو تمہارا اُجر دے گا۔ (سورۂ محمد آیت:36)

❁ بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ سے کام لیتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں۔ (سورۂ نحل آیت:26)

❁ یاد رکھو! جو اللہ کے دوست ہیں ان کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ کا رویہ اختیار کیا۔ دنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں اُن کے لیے خوشخبری ہے۔ اللہ کی باتیں بدلا نہیں کرتیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ (سورۂ یونس آیت:62: طٰہٰ آیت:132)

زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کا راز کیا ہے؟

کامیابی کا راز یہ ہے کہ بندہ دنیا میں تو رہے مگر دنیا کو دل میں نہ آنے دے اُس ملاح کی طرح جو کشتی کو تو پانی میں رکھتا ہے مگر پانی کو کشتی میں نہیں آنے دیتا۔ اور اگر پانی کشتی میں داخل ہو جائے تو کشتی اپنے ساتھ ملاح کو بھی لے ڈوبتی ہے۔ بالکل اسی طرح جب دنیا دل میں داخل ہو جاتی ہے تو دل ڈوبتی کشتی کی طرح بندے کو بھی دنیا کی رنگینیوں میں ڈبو دیتا ہے۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ دل رنگینیوں میں مگن بھی رہے اور اللہ کو بھی یاد رکھے۔ یہ دو متضاد باتیں ہیں۔

؎ دل میں ہو فکرِ نان تو ذکرِ خدا کہاں
دو خنجر اِک میان میں سمائیں بھلا کہاں

دنیا کی محبت انسان کو عمر بھر خواہشوں اور آرزوؤں میں جکڑے رکھتی ہے۔ خواہشوں کی غلامی سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تُو دنیا میں رہے مگر دنیا کو اپنے دل میں نہ رہنے دے۔ اگر تُو ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائے تو سمجھ لے تُو نے خود کو فتح کر لیا۔ یہ تیری عظیم الشان فتح ہو گی کیونکہ سب سے بڑی فتح خود کو فتح کرنا ہے۔

زندگی میں ہر شخص حالتِ امتحان میں ہے

زندگی ایک امتحان ہے اور دنیا امتحان گاہ ہے۔ زندگی امتحان اس لیے ہے کہ اس میں ملنے والی ہر نعمت یعنی مال 'اولاد' دولت' طاقت' صحت' عزت' عظمت ---- اور اس میں پیش آنے والا ہر حادثہ' ہر دکھ' ہر غم اور ہر مصیبت مومن کے لیے امتحان ہے۔ اس لیے ہر شخص امیر ہو یا غریب حالتِ امتحان میں ہے ---- دنیا امتحان گاہ اس لیے ہے کہ اس میں رہ کر زندگی بسر کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اسے چھوڑ کر راہبانہ زندگی سے منع فرمایا گیا ہے۔

زندگی میں نیکی کے سکے کمائیے

دنیا کا سکہ "زر" ہے لیکن آخرت کا سکہ "نیکی" ہے۔ اس لیے تقویٰ کے ذریعے زیادہ سے زیادہ نیکی کے سکے

کمائیے تاکہ آخرت میں آپ کے کام آئیں۔ یہ چند روزہ زندگی تو گزر ہی جائے گی۔ فکر اُس اخروی زندگی کا کیجئے جو دائمی ہے۔ اگر وہ زندگی سنور گئی تو سمجھ لیجئے آپ نے منزل کو پالیا۔

ایسے رہے یا کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

دُرود شریف نیکی کے ہزاروں چراغ جلاتا ہے!

دُرود پاک وہ بابرکت عمل ہے جس کے ذریعے نیکی کے زیادہ سے زیادہ سکے کمائے جاسکتے ہیں۔ ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اس حساب سے جو سو بار دُرود پاک پڑھتا ہے اُس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور وہ خوش نصیب جو روزانہ ہزاروں کی تعداد میں دُرود پاک کا ورد کرتا ہے اس کا نامۂ اعمال روزانہ لاکھوں نیکیوں سے بھر دیا جاتا ہے۔ گناہوں کی معافی' درجات کی بلندی اور رحمتوں کا نزول اس کے علاوہ ہیں۔ ان کا تخمینہ بھی انعامی اجر میں ملنے والی نیکیوں کے برابر ہی ہے۔ مُلاحظہ فرمائیے۔

10 نیکیاں:

حدیث: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

10 نیکیاں ---- 10 رحمتوں کے ساتھ:

حدیث: جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اُس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

10 نیکیاں ---- 10 رحمتوں اور 10 درجات کے ساتھ:

حدیث: جو شخص سچے دل سے مجھ پر ایک دفعہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کی دس نیکیاں لکھتا ہے۔

(اصبہانی فی الترغیب)

10 نیکیاں ---- 10 رحمتوں' 10 درجات اور 10 گناہوں کی معافی کے ساتھ:

حدیث: جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اُس کو چاہیے کہ مجھ پر دُرود بھیجے کیونکہ جو مجھ پر ایک دفعہ دُرود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کی دس خطائیں معاف فرماتا ہے۔ اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (ترمذی۔ نسائی)

دُرود شریف ثواب کا دریا ہے!

جب دُرود خواں دُرود شریف کا وِرد کرتا ہے تو ثواب کا دریا اُس کی طرف بہنے لگتا ہے۔ احادیث مبارک کے مطابق ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب اتنا ہے جتنا احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب۔ نیز ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب چار سو حج کی ادائیگی اور چار سو غزوات میں شرکت کے برابر ہے۔ احادیث ہی کے مطابق دس مرتبہ دُرود پاک پڑھنے کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور سو مرتبہ دُرود پاک پڑھنے کا اجر نفاق اور دوزخ سے برأت اور قیامت کے دن شہیدوں کی ہم نشینی کی صورت میں ملے گا۔

موت سے پہلے جنت میں اپنا گھر دیکھئے!

حدیث: جو شخص مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار مرتبہ دُرود پاک پڑھے گا اُسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ اپنی آرام گاہ (یعنی اپنا گھر) جنت میں نہ دیکھ لے گا۔

(جواہر البحار۔ جلد 4۔ صفحہ 163۔ قول بدیع صفحہ 126۔ کشف الغمہ صفحہ 271)

معلوم ہوا کہ دُرود شریف دُرود خواں کے لیے جنت میں گھر بنواتا ہے اور زندگی میں ہی اس کا دیدار بھی کرواتا ہے۔

موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانیے

؎ زندگی کا ساز بھی کیا ساز ہے
بج رہا ہے اور بے آواز ہے

یہ بے آواز بجنے والا زندگی کا ساز نہ جانے کب ہمیشہ کے لیے خاموش ہو جائے۔ اس لیے موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانیے۔ یاد رکھیے! یہ دنیاوی زندگی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ وہ مہلت ہے جو آپ کو اُخروی زندگی سنوارنے کے لیے دی گئی ہے۔ اس لیے اس زندگی کا لمحہ لمحہ بہترین مصرف میں لائیے۔ بہترین تصرف یہ ہے کہ زندگی کے ہر گوشے اور زندگی کے ہر پہلو کو ذکر اور دُرود سے سجا دیا جائے۔ بیٹھے لیٹے، اٹھتے بیٹھے، چلتے پھرتے، آتے جاتے، کام کرتے آرام کرتے غرضیکہ ہر حالت میں ذکرِ الٰہی اور دُرود شریف کے مبارک وِرد سے زبان کو تر رکھا جائے۔

ذکرِ الٰہی اور دُرود شریف کی کثرت کو اپنا معمول بنا لیجیے۔ یقین جانیے! دُرود شریف نہ صرف اس جہان میں آپ کے لیے سہولتوں، راحتوں اور مسرتوں کا پیغام لے کر آئے گا بلکہ اگلے جہان میں بھی گوناگوں نعمتوں کے ساتھ آپ کا استقبال کرے گا۔

باب 57:

دُرود شریف ــــ موت کے وقت (حالتِ نزع میں)

- موت کیا ہے؟
- جان کنی شدید ترین تکلیف کا مرحلہ ہے!
- جان کنی کے وقت دُرود شریف کی رفاقت

موت کیا ہے؟

انسان دو چیزوں سے مرکب ہے ــــ جسم اور رُوح

جسم مادی ہے، روح غیر مادی ہے۔

جسم مرئی ہے، روح غیر مرئی ہے۔

جسم فنا ہو جاتا ہے، روح فنا نہیں ہوتی۔

موت کے بعد جسم کی تدفین کر دی جاتی ہے جو قبر میں آہستہ آہستہ ذرات بن کر مٹی میں مل جاتا ہے لیکن روح سلامت رہتی ہے اور اسے عالمِ برزخ (روحوں کے رہنے کی جگہ) میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ پس روح کا عالمِ دنیا سے عالمِ برزخ میں انتقال (Transfer) کر جانے کا نام موت ہے۔ اسی "انتقال" کی وجہ سے کسی کے فوت ہو جانے پر کہا جاتا ہے کہ وہ "انتقال" کر گیا ہے۔

جان کنی شدید ترین تکلیف کا مرحلہ ہے!

ہر متنفس کو موت کے دروازے سے گزرنا ہے۔ اس بات کو سورۂ عنکبوت کی آیت نمبر 57 میں یوں کہا گیا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ --- ہر شخص نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔ یہ مزہ اس قدر کڑوا ہے کہ دنیا کی کوئی چیز اس قدر کڑوی نہیں۔ اس لیے دنیا کی سب سے کڑوی حقیقت کا نام موت ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موت کی تکلیف کو تلوار کی تین سو ضربات کے برابر فرمایا ہے۔ تلوار کی ایک ہی ضرب ناقابلِ برداشت ہے چہ جائیکہ تلوار کی تین سو ضربات! چنانچہ جان کنی کا مرحلہ تکلیف کے لحاظ سے اتنا شدید ہے کہ اسے کسی بھی تکلیف سے تشبیہ دینا ممکن نہیں!

جان کنی کے وقت دُرود شریف کی رفاقت

دُرود شریف کا بکثرت وِرد اس قدر بے نظیر، اکسیر اور پُر تاثیر ہے کہ جان کنی کی تکلیف کو راحت اور اس کی کڑواہٹ کو مٹھاس میں بدل دیتا ہے۔ ذیل میں پیش کردہ احادیث اور واقعات اسی پہلو پر روشنی ڈالتے ہیں۔

عزرائیلؑ کی مہربانی:

ارشادِ نبوی ہے: حضرت عزرائیل علیہ السلام جان کنی کے وقت درود خواں کی روح اس آسانی سے قبض فرماتے ہیں جس آسانی سے انبیاء علیہم السلام کی روح قبض فرماتے تھے۔ (نصرۃ الواعظین۔ صفحہ 112)

جنت کی بشارت:

فرمانِ نبوی ہے: جو شخص جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرود و سلام پڑھنا اپنا معمول بنا لیتا ہے اُس پر ایک فرشتہ موکل کر دیا جاتا ہے جو انتقال کے وقت اس کے پاس جنت کی بشارت کا تحفہ لے کر آتا ہے۔ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس ہدیہ لے کر جایا کرتے ہو۔ (معارج النبوت)

آگ سے برأت:

حضرت خالد بن کثیرؒ پر جب جان کنی کی حالت طاری ہوئی تو ان کے سر کے نیچے سے کاغذ کا ایک ٹکڑا ملا جس پر لکھا تھا: "هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَالِدِ بْنِ كَثِيْرٍ" (خالد بن کثیر آگ سے بری ہے) آپ ہر جمعرات کی رات کو دس ہزار مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار محمد نبی اُمی جو پاک اور پاک کئے گئے ہیں پر اور آپ کی آل اور اصحاب پر رحمت اور برکت اور سلامتی نازل فرما۔

جان کنی میں آسانی:

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری فرماتے ہیں کہ ایک شخص قریب المرگ تھا۔ اس کا دوست تیمارداری کے لیے آیا اور اُسے نزع کی حالت میں پایا۔ اُس نے پوچھا: اے دوست! تجھے موت کی کڑواہٹ کیسی لگ رہی ہے؟ جواب دیا: مجھے کوئی کڑواہٹ نہیں لگ رہی (یعنی مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی) اس لیے کہ جو شخص کثرت سے دُرود و سلام پڑھتا ہے، اسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے محفوظ رکھتا ہے۔

(نزہت المجالس۔ جلد 2۔ صفحہ 109)

قبر سے جنت میں!

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم ؓ کے دورِ خلافت میں ایک مالدار شخص تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا مگر اُسے باقاعدگی اور کثرت سے دُرود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت بھی وہ دُرود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔

جب اس کا آخری وقت آیا اور جان کنی کی کیفیت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ گناہوں کی وجہ سے بگڑ گیا اور اس قدر سیاہ پڑ گیا کہ جو بھی دیکھتا خوف سے توبہ توبہ کرنے لگتا۔ اس نے جان کنی کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ندا دی: یارسول اللہ! مجرم ضرور ہوں مگر آپ سے محبت رکھتا ہوں اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔

ابھی یہ الفاظ پورے بھی نہ ہوئے تھے کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اپنا پَر اس کے چہرے پر پھیر دیا۔ لوگ یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ چہرہ چمک اُٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ شخص کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا۔

لوگوں نے نہایت عزت واحترام کے ساتھ اُس کی تجہیز و تکفین کی اور جب اُسے قبر میں اتارنے لگے تو غائبانہ آواز سنی: ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اُس دُرود پاک نے جو یہ میرے حبیب پر پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اُٹھا کر جنت میں پہنچا دیا ہے۔

یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو ایک صاحبِ دل نے اُسے خواب میں دیکھا کہ زمین اور آسمان کے درمیان سیر کر رہا ہے اور یہ آیت تلاوت کر رہا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

(درۃ الناصحین۔ صفحہ 172)

حضرات محترم! یہ آیت سورۂ علیہ السلام احزاب کی 56 آیت ہے اس کا ترجمہ ہے: بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔

باب 58:

دُرود شریف ــــ موت کے بعد (عالمِ برزخ میں)

- عالم برزخ کیا ہے؟
- برزخ اور قبر
- دُرود شریف کی رفاقتیں
- حاصلِ کلام

کون کہتا ہے کہ مومن مَر گئے
قید سے چھوٹے اور اپنے گھر گئے

دُرود پاک کے فیوض و برکات کو موت کے حوالے سے تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ---- موت سے پہلے، موت کے وقت، موت کے بعد۔ پہلے دو حصوں کا مطالعہ آپ پچھلے دو ابواب میں کر آئے ہیں۔ اس باب میں آپ آخری حصے کا مطالعہ فرمائیں گے۔ اس حصے کا تعلق عالمِ برزخ سے ہے۔

عالمِ برزخ کیا ہے؟

عالمِ برزخ وہ مقام ہے جہاں دنیا میں جسم سے نکالی جانے والی روح کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ مرنے کے بعد قیامت قائم ہونے تک ہر روح کو عالمِ برزخ میں رکھا جاتا ہے۔ اس لیے عالمِ برزخ، عالمِ ارواح ہے یعنی روحوں کے رہنے کی جگہ۔ آپ اِسے رُوحوں کی دنیا کہہ سکتے ہیں۔

برزخ کے لغوی معنی پردہ کے ہیں چونکہ یہ جہاں نظر سے اوجھل ہے یعنی پردے میں ہے اس لیے اسے برزخ کا نام دیا گیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ برزخ کے معنی روک کے بھی ہیں۔ چونکہ دنیا سے آنے والی روح کو یہاں روک لیا جاتا ہے اس لیے بھی اس عالم کو برزخ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

جہان تین ہیں ---- دنیا، برزخ، آخرت۔ ان کی ترتیب دیکھئے۔ برزخ، دنیا اور آخرت کے بیچ میں ہے۔ اسی وجہ سے برزخ کا تعلق دنیا اور آخرت دونوں سے ہے۔ اس بات کو یُوں سمجھیں کہ مرنے والے کی روح کا تعلق اپنے پچھلے جہان (جسے وہ چھوڑ کر آتی ہے) سے بھی ہے اور اگلے جہان (جہاں اُس نے قیامت کے روز جانا ہے) سے بھی ہوتا ہے۔

چونکہ پچھلے جہان یعنی دنیا میں روح کا جسم سالم حالت میں یا ذرات کی صورت میں موجود رہتا ہے اور وہاں اس کے عزیز و اقارب بھی موجود ہوتے ہیں اس لیے روح کا تعلق آخرت کی نسبت دنیا سے زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے لواحقین دعاؤں، صدقات اور خیرات کے ذریعے اسے جو ایصالِ ثواب کرتے رہتے ہیں، وہ ثواب اس تعلق و رابطہ کی بدولت روح کو پہنچتا رہتا ہے بلکہ روح اس ثواب کو حاصل کرنے اور چھوٹ جانے والے دوست واحباب کی دعاؤں کی منتظر رہتی ہے۔

موت کے بعد جسم سے نکلنے والی ہر روح اس وقت تک برزخ میں مقیم رہے گی جب تک قیامت برپا نہیں ہو جاتی۔ جب قیامت برپا ہوگی تو دنیا اور برزخ نابود ہو جائیں گے۔ باقی رہا آخری جہان (یعنی آخرت)، یہ ہمیشہ رہے گا۔

اللہ پاک زمین میں مل جانے والے اجسام کو دوبارہ تشکیل فرمائے گا اور ان میں اُن کی روحوں کو داخل فرمائے گا گویا عالمِ آخرت بچھڑی روح اور بکھرے بدن کے مِلاپ کا مقام ہے۔ اس مِلاپ کے بعد جسم اور رُوح میں کبھی جدائی نہیں ہوگی اور موت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دی جائے گی۔ اہل ایمان جنت کے باغوں میں رہیں گے اور مشرکین جہنم کی آگ میں جلیں گے۔

برزخ اور قبر

انسان جسم اور روح سے مرکب ہے۔ موت کے وقت روح کو جسم سے کھینچ کر عالمِ برزخ میں پہنچا دیا جاتا ہے لیکن جسم دنیا میں ہی رہ جاتا ہے جسے قبر کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ فرمان نبوی ہے: میں نے قبر سے زیادہ بھیانک منظر نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بے حد رقیق القلب تھے۔ جب کسی قبر کے پاس سے گزرتے تو رقت طاری ہو جاتی اور اتنا روتے کہ آنسوؤں سے ریشِ مبارک تر ہو جاتی۔ کسی نے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ آپ جنت اور دوزخ کے بیان پر اتنا نہیں روتے جتنا آپ قبروں پر روتے ہیں؟ جواب دیا: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل قبر ہے اگر کوئی اس سے نجات پا گیا تو باقی سب منزلیں (یعنی حشر، حساب، پل صراط) آسان ہو جاتی ہیں اور اگر اس منزل سے نجات نہ پائی تو اگلی منزلیں بھی کڑی ہو جاتی ہیں۔

طے ہو رہی ہے منزل، چونکہ وقت کم ہے
ملکِ فنا کی جانب ہر سانس اِک قدم ہے

ایک درویش نے موت کو کیا خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

پہنچا قبرستان میں اِک بادشاہ دیکھا اِک درویش اُس جا بیٹھا تھا

پوچھا آبادی میں کیوں آتے نہیں بولا سب آبادی آتی ہے یہیں

ہوسکتا ہے کسی کو درویش کے برجستہ جواب پر ہنسی آئے مگر یہ مقامِ ہنسی کا نہیں' مقامِ فکر ہے۔ اے غافل! فکر کر کہیں تیرا کفن بزاز کی دکان پر نہ آچکا ہو۔

ہر کام کو ہے ہر وقت نے گھیرا

پر نہیں اے موت وقت مقرر تیرا

دُرود شریف کی رفاقتیں

قبر کا پہلا سوال:

آیئے! قبر کے حوالے سے دُرود شریف کی رفاقتوں کا نظارہ کریں۔

ارشادِ نبوی ہے: اے میری امت! مجھ پر کثرت سے دُرود و سلام بھیجا کر کیونکہ قبر میں تم سے اول سوال میرے متعلق ہوگا۔ (کشف الغمہ صفحہ 269۔ سعادت دارین صفحہ 59)

آخرت کی پہلی منزل قبر ہے اور قبر کا پہلا سوال حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہوگا۔ بخاری' مسلم اور ترمذی شریف میں یہ حدیث درج ہے کہ جب قبر میں مُردہ کو رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے عزیز اُس سے پیٹھ پھیرتے ہیں۔ ابھی وہ اُن کی جوتیوں کی چاپ سن رہا ہوتا ہے کہ اُس کے پاس کالی کبری آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں جن میں سے ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا نکیر۔ وہ دونوں اُس مردہ سے پوچھتے ہیں تو ان صاحب کے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) بارے میں کیا کہتا ہے؟ اگر مردہ مومن ہو تو کہتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (یہ سن کر) وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ہم کو معلوم تھا کہ تو یہ جواب دے گا۔ اس کے بعد اُس کی قبر کو ستر ستر گز طول و عرض میں کشادہ کر دیا جاتا ہے (یعنی مومن کی قبر کو 70 گز لمبا اور 70 گز چوڑا کر دیا جاتا ہے) پھر قبر میں روشنی کی جاتی ہے اور اُس سے کہا جاتا ہے "سو جا۔" مردہ اُن سے کہتا ہے' میں اپنے اہل و عیال میں واپس جانے کا خیال رکھتا ہوں تاکہ اُن کو اس حال سے آگاہ کردوں۔ فرشتے پھر (یہی) کہتے ہیں کہ (اب) تو سو جا جس طرح وہ دلہن ہوتی ہے جس کو صرف وہی شخص جگا سکتا ہے جو اُس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے یہاں تک کہ اللہ تجھ کو اس جگہ سے اٹھائے۔

(یہ کیفیت تو مومن کی ہے) اور اگر مردہ منافق اور کافر ہو وہ ان کے جواب میں کہتا ہے (یعنی وہ منکر نکیر کو حضور نبی کریم کے متعلق یوں کہتا ہے) کہ میں نے جو کچھ لوگوں کو کہتے سنا تھا وہی کہتا تھا۔ میں (ذاتی طور پر) انہیں نہیں جانتا۔ دونوں فرشتے اُس کے جواب کو سن کر کہتے ہیں' ہم جانتے تھے کہ تو ایسا کہے گا۔ پس اُسے لوہے کے گرزوں سے پیٹا جاتا ہے اور زمین کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کو دبا۔ زمین اس مردے کو دبائے گی حتیٰ کہ اس کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر نکل جائیں گی۔ وہ اس طرح چلاتا ہے کہ اس کی (چیخوں کی) آواز انسان اور جن کے سوا آس پاس والے

سب سنتے ہیں۔ایک حدیث میں ہے کہ اگر انسان ان چیخوں کی آواز کو سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

آپ کا دُرود' آپ کی قبر میں:

فرمانِ نبوی ہے: فرشتے مجھ پر پڑھا گیا ہر دُرود و سلام لکھ لیتے ہیں۔یہ تحریر نُور کے کاغذ پر مشک اذفر سے لکھی جاتی ہے اور دُرود و سلام پڑھنے والے کے بیس ہزار (20,000) درجات بڑھا دیئے جاتے ہیں' بیس ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں' بیس ہزار برائیاں نامۂ اعمال سے ختم کر دی جاتی ہیں اور بیس ہزار درخت نہر کے کنارے لگا دیئے جاتے ہیں۔اس تحریر کو مشک اذفر سے سر بمہر کر دیا جاتا ہے اور جب وہ شخص (یعنی دُرود خواں) انتقال کرتا ہے تو فرشتے اس سر بمہر تحریر کو قبر میں اس کے سرہانے رکھ دیتے ہیں۔

پانچ سو پچاس مُردوں کی بخشش:

حضرت شیخ شبلیؒ کی خدمت میں ایک بڑھیا حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری بیٹی کی وفات کو چند ماہ کا عرصہ ہوا ہے مگر میں نے اُسے آج تک خواب میں نہیں دیکھا۔میں چاہتی ہوں کہ اُسے خواب میں دیکھوں۔حضرت شیخ شبلیؒ نے دعا کی اور فرمایا کہ فلاں روز تو اسے خواب میں دیکھے گی۔

پھر ایک روز وہ بڑھیا روتی ہوئی حضرت شیخ شبلیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو بتایا کہ میں نے اپنی بیٹی کو خواب میں دیکھا۔وہ سخت عذاب میں مبتلا ہے۔آپ نے فرمایا: تو اُس کے لیے دعائے مغفرت کرتی رہ' اللہ رحیم اور کریم ہے۔تیری بیٹی کو بخش دے گا۔

کچھ عرصہ بعد حضرت شیخ شبلیؒ نے خواب میں ایک نہایت حسین خاتون کو جنت کے ایک خوبصورت تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔خاتون نے کہا: آپ مجھے جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا: نہیں' میں تمہیں نہیں جانتا۔خاتون نے بتایا: میں اس بڑھیا کی بیٹی ہوں جو آپ کے پاس دعا کے لیے آئی تھی۔

حضرت شیخ شبلیؒ متعجب ہوئے اور خاتون سے نجات کا سبب پوچھا۔اس نے بتایا کہ ایک بزرگ اس قبرستان سے گزرے۔انہوں نے ایک دفعہ دُرود شریف پڑھا اور اس کا ثواب قبرستان والوں کو بخش دیا۔اس قبرستان میں مجھ سمیت پانچ سو پچاس (550) مُردے عذاب میں مبتلا تھے۔دُرود پاک کی برکت سے سب سے عذاب اُٹھا لیا گیا اور سب بخش دیئے گئے۔

ستر ہزار مُردوں کی بخشش:

ایک عورت حضرت خواجہ حسن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری بیٹی کا انتقال ہو گیا ہے۔میری خواہش ہے کہ خواب میں میری اُس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ تو عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل پڑھ جس کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ تکاثر ایک مرتبہ پڑھ اور لیٹ جا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرودِ پاک پڑھتی پڑھتی سو جا۔

اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ جب سو گئی تو اس نے خواب میں اپنی بیٹی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے۔ جسم پر گندھک کا لباس ہے، ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ عورت گھبرا گئی اور اس گھبراہٹ سے اُس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح ہوئی تو وہ دوبارہ حضرت خواجہ حسن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بیٹی کا حال عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: بیٹی کی طرف سے صدقہ کر۔ شائد اللہ کریم اس کی وجہ سے اُسے معاف فرما دے۔

اُسی رات حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے۔ جس میں ایک عالی شان تخت پر ایک نہایت ہی خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ جس سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔ لڑکی کا چہرہ مسرت سے دمک رہا ہے لڑکی نے عرض کیا: حضرت! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: حضرت! میں وہی ہوں جس کی والدہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے تعجب سے پوچھا: بیٹی! تیری والدہ نے تو تیرا حال کچھ اور بتایا تھا مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔

یہ سن کر لڑکی نے عرض کیا: حضرت! واقعی میرا حال وہی تھا جو میری ماں نے بیان کیا تھا۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے پوچھا: پھر یہ مقام تجھے کیسے حاصل ہو گیا؟ لڑکی نے بتایا: اس قبرستان کے ستر ہزار (70,000) مُردے میری طرح عذاب میں مبتلا تھے ہماری خوش نصیبی کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشقِ رسول گزرا۔ اس نے ایک دفعہ دُرود شریف پڑھا اور اس کا ثواب ہم سب کو بخش دیا۔ اس کا دُرود اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا مقبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور اللہ رحیم و کریم نے ہم سب کو یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔

افضل الصلوٰۃ صفحہ 54۔ سعادت دارین صفحہ 122 نزہت المجالس صفحہ 32۔ قول بدیع صفحہ 131

تمام گنہگار مُردوں کی بخشش:

ایک لڑکی نہایت فاسقہ تھی۔ اس کی ماں اسے ہمیشہ توبہ کی نصیحت کرتی لیکن کم بخت اس کو خشک جواب دے دیتی۔ یہاں تک کہ وہ لڑکی فوت ہو گئی۔ ماں بیچاری ممتا کی ماری کو سخت افسوس ہوا کہ دیکھئے گناہوں کی پاداش میں اس کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ بار بار دعائیں مانگتی: یا اللہ! میری بچی کو عذاب سے محفوظ رکھیو۔

ایک رات ماں نے بیٹی کو خواب میں دیکھا کہ وہ خلافِ اُمید نہایت ہی عیش و آرام میں ہے۔ اس نے تعجب سے پوچھا: بیٹی! یہ کیا حالت ہے؟ تو واقعی آرام میں ہے۔ یا محض میری تسلی کی جا رہی ہے؟

لڑکی نے جواب دیا: اماں! میں اپنے گناہوں کے سبب عرصہ دراز تک عذاب میں مبتلا رہی لیکن ایک روز ایک گنہگار شخص کا قبرستان سے گزر ہوا۔ وہ قبروں کی شکستہ حالت دیکھ کر رو پڑا۔ مُردوں کی بے کسی سے اس کا دل بھر آیا۔ اُس نے اُسی وقت تمام گناہوں سے توبہ کی اور جب اس کے دل نے توبہ کی تو اللہ غفور و رحیم نے اس کی توبہ قبول فرمائی۔

اس اللہ کے بندے نے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سو (100) دفعہ دُرود شریف اور کچھ قرآن مجید پڑھ کر قبرستان کے مُردوں کو بخش دیا۔ اس کی برکت سے تمام گنہگار مُردوں کی نجات ہو گئی اور اُن کو بخش دیا گیا۔

(صلوٰۃ وسلام۔ صفحہ 54)

قبر نُور سے بھر گئی:

حضرت علامہ اسماعیل حقی ؒ لکھتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے لڑکے کو اس کی موت کے بعد خواب میں دیکھا کہ اسے قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ اسے بہت ہی رنج ہوا مگر چند دنوں کے بعد اس نے پھر خواب میں اپنے لڑکے کو دیکھا کہ اُس کی قبر نُور سے بھرپور ہے اور وہ اللہ پاک کی رحمت میں ہے۔ ماں نے بیٹے سے اس کا سبب پوچھا۔ بیٹے نے جواب دیا کہ ایک آدمی اس قبرستان سے گزرا اور اُس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود شریف پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو بخش دیا۔ پس دُرود شریف کے سبب اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔

(تفسیر روح البیان۔ جلد 3۔ صفحہ 147)

آگ سے برأت نامہ:

''باقیات صالحات'' کے مصنف سید محمد کردی ؒ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ میری والدہ ماجدہ نے مجھے میرے نانا جان کے بارے میں بتایا کہ اُنہوں نے مجھے (یعنی مصنف کی والدہ صاحبہ کو) وصیت کی تھی کہ فوت ہو جانے کے بعد جب مجھے غسل دے لیا جائے گا تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رقعہ گرے گا جس میں لکھا ہوگا کہ یہ آگ سے محمد کے لیے برأت نامہ ہے۔ اس رقعہ کو میرے کفن میں رکھ دینا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ غسل کے بعد سبز رنگ کا رقعہ گرا جس پر لکھا تھا: هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مُحَمَّدِ نِالْعَالِمِ بِعِلْمِهٖ مِنَ النَّارِ۔

اس رقعہ کی عجیب وغریب بات یہ تھی اسے جس طرف سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا۔ میں نے (یعنی مصنف نے) اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا: امی جان! میرے نانا جان کا عمل کیا تھا؟ امی جان نے فرمایا: ہمیشہ ذکر اور دُرود پاک کی کثرت اُن کا عمل تھا۔ (سعادت دارین)

رحمت ہی رحمت:

ایک بڑھیا کا ایک ہی بیٹا تھا مگر تھا بڑا ہی بدکردار۔ نہ خوفِ قبر نہ خوفِ حشر۔ برے کاموں میں بڑا خوش رہتا۔ ماں اُس کی یہ حالت دیکھ کر کڑھتی۔ اسے لاکھ سمجھاتی مگر وہ ایک نہ سنتا۔ اور پھر اسی حالت میں اس کا انتقال ہو گیا۔

ماں کو یہی غم کھائے جا رہا تھا کہ خالی دامن گیا ہے، عمل کی ایک پھوٹی کوڑی بھی اس کے پاس نہیں۔ اُدھر نہ جانے کس حال میں ہو۔ ایک رات اُس نے بیٹے کو خواب میں دیکھا تو سخت عذاب میں مبتلا پایا۔ یہ دیکھ کر بے حال ہو گئی، صدمے سے نڈھال ہو گئی کلیجہ تھا کہ پھٹا جا رہا تھا، دل تھا کہ ڈوبا جا رہا تھا، آنکھیں تھیں کہ ساون کی طرح برس رہی

تھیں۔ ہاتھ تھے کہ بار بار اللہ کے حضور اٹھ رہے تھے: اے مسبب الاسباب! کوئی سبب بنادے میرے بیٹے کی بخشش ۔تو غفور ورحیم ہے' تو رحیم وکریم ہے۔

کچھ عرصہ اسی بے قراری میں گزر گیا۔ایک رات اس نے اپنے لختِ جگر کو پھر خواب میں دیکھا۔یہ دیکھ کر اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ اس کا لال نہایت اچھی حالت میں ہے اور بڑا خوش وخرم ہے۔ماں کے بے قرار دل کو قرار آ گیا بیٹے سے بولی: میرے لال! تیری یہ حالت دیکھ کر میری تڑپتی مامتا کو قرار آ گیا ہے۔میں تیرے واری جاؤں' یہ کیسے ہ ؟ بیٹے نے جواب دیا: ماں! ایک گنہگار شخص کا گزر اس قبرستان سے ہوا۔قبروں کو دیکھ کر اسے اپنا انجام یاد آیا۔عبرت دروازہ کھل گیا' سویا ایمان جاگ اٹھا' غفلت کا پردہ ہٹ گیا' آنکھیں بے اختیار چھلک پڑیں۔وہ اپنے گناہوں پر ا ٹوٹ کر رویا کہ سچی توبہ کے اشکوں نے اُس کا ایک ایک گناہ دھوڈالا۔اس نے سسکیوں اور ہچکیوں میں کچھ قرآن شریف اور بیس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا۔اس کلام پاک اور دُرود پاک کے طفیل اللہ پاک نے ہمیں بخش دیا۔ماں! دُرود زندہ اور مُردہ دونوں کے لیے رحمت ہی رحمت ہے۔(روض الفائق)

مغفرت ہی مغفرت:

ایک شخص مسطح نامی جو کہ آزاد طبع نفسانی خواہشات کا پیرو کار تھا' فوت ہو گیا۔وفات کے بعد ایک صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا۔پوچھا: کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ پاک نے میری مغفرت فرما دی۔پوچھا: کس سب سے مغفرت ہوئی؟ کہا: میں نے ایک محدث صاحب کے ہاں حدیث پاک باسند پڑھی۔حضرت شیخ محدث نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرودِ پاک پڑھا اور میں نے بھی باآواز دُرودِ پاک پڑھا اور جب اہل مجلس نے سنا انہوں نے بھی دُرودِ پاک پڑھا۔اللہ پاک نے اس دُرود شریف کی برکت سے ہم سب کی مغفرت فرمادی۔(قو بدیع۔صفحہ 117)

نصیحت حضور کی!:

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں ایک نوجوان کو دیکھا جو ہر قدم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ پڑھتا تھا۔میں نے اس سے پوچھا۔تیرا یہ عمل کسی علمی دلیل سے محض اپنی رائے سے ہے؟ اس نے کہا: آپ کون ہیں؟ میں نے جواب دیا: سفیان ثوری۔اس نے پوچھا: کیا عرا والے سفیان ثوری؟ میں نے کہا: ہاں۔کہنے لگا: کیا آپ کو اللہ کی معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔اس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا: اللہ رات سے دن اور دن سے رات نکالتا ہے۔ماں کے پیٹ میں بچے صورت پیدا کرتا ہے۔کہنے لگا: آپ کو اللہ کی معرفت حاصل نہیں۔آپ نے اللہ کو نہیں پہچانا۔میں نے کہا: پھر تو طرح پہچانتا ہے؟ بولا: کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں تو اسے منسوخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر کر نہیں پاتا۔اِس سے میں نے اللہ کو پہچانا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتی ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں، میں نے نوجوان سے پوچھا: تُو نے اپنے دُرود کے بارے میں نہیں بتایا۔ اس نے بتایا: دُرود پڑھنا میری ماں کا معمول تھا۔ میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا۔ میری ماں کا وہیں انتقال ہو گیا۔ انتقال کے بعد اُس کا چہرہ کالا ہو گیا اور پیٹ پھول گیا جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا گناہ ہوا ہے۔

میں نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ حجاز سے ایک بادل آیا۔ اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے چہرہ روشن ہو گیا اور پیٹ پر پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ جس نے میری اور میری ماں کی مصیبت کو دور کیا۔ انہوں نے فرمایا: میں تیرا نبی محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہوں۔ میں نے عرض کیا: آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب کوئی قدم اُٹھایا کرے یا رکھا کرے تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھا کر۔ (نزہت المجالس۔ جلد 2۔ صفحہ 89)

عنایت حضور کی!

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ میں طوافِ کعبہ کر رہا تھا میرے ساتھ ایک اور شخص بھی طواف کر رہا تھا۔ وہ ہر قدم پر دُرودِ پاک ہی پڑھ رہا تھا اور کوئی دعا اور تسبیح وتہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا تھا۔ میں نے اُس سے اس کی وجہ پوچھی تو اُس نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ میں نے بتایا کہ میں سفیان ثوری ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر آپ اپنے زمانہ کے یکتا نہ ہوتے تو میں یہ راز آپ کو کبھی نہ بتاتا۔

پھر اُس نے بتایا کہ میں اور میرے والد حج کے لیے جا رہے تھے۔ دورانِ سفر میرے والد بیمار ہو گئے۔ میں ان کا دوا دارو کر رہا تھا کہ وہ انتقال کر گئے۔ انتقال کے بعد اُن کا چہرہ سیاہ (کالا) ہو گیا۔ میں یہ دیکھ کر بہت غم زدہ ہوا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥ پڑھا اور کپڑے سے اُن کا چہرہ ڈھانک دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین وجمیل میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور اُن سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور اُن سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں سونگھی، تیزی سے قدم بڑھائے چلے آ رہے ہیں۔ انہوں نے میرے والد کے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور ان کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا تو والد کا چہرہ سفید اور روشن ہو گیا۔

جب وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا دامن تھام لیا اور عرض کیا: اللہ جل شانہٗ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے والد پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ انہوں نے فرمایا: تو مجھے نہیں جانتا۔ میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گناہ گار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھتا تھا۔ جب اس پر مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجے۔ (افضل الصلوٰۃ۔ صفحہ 55)

جو عشقِ نبی کے جلووں کو سینوں میں بسایا کرتے ہیں
اللہ کی رحمت کے بادل اُن لوگوں پہ سایہ کرتے ہیں
وہ نزع کے سختی ہو اے دل یا قبر کی مشکل منزل ہو
وہ اپنے غلاموں کی اکثر امداد کو آیا کرتے ہیں
(سکندر لکھنوی)

اسی نوع کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمایئے۔

رحمت حضور کی!:

حضرت شیخ عبدالواحدؒ فرماتے ہیں کہ میں حج کے لیے روانہ ہوا تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہولیا۔ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہو تو دُرود پاک' بیٹھا ہو تو دُرود پاک' جائے تو دُرود پاک' آئے تو دُرود پاک پڑھتا رہتا ہے۔

میں نے اُس سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ کچھ سال ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوا۔ جب ہم حاضری دے کر واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اترے اور آرام کیا۔ میں سو گیا۔ تو خواب میں کسی نے کہا: اے اللہ کے بندے! تیرا باپ فوت ہو گیا۔ اس کا حال دیکھ' اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے۔ میں گھبرا کر اُٹھا۔ باپ کے منہ سے کپڑا اُٹھایا تو دیکھا کہ وہ فوت ہو چکا ہے اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا ہے۔

میں غم زدہ اور پریشانی کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آ گئی۔ میں نے عالمِ رُؤیا میں (یعنی خواب میں) دیکھا کہ میرے والد کے پاس چار سوڈانی کھڑے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں میں لوہے کی گرزیں ہیں۔ ایک سر کے پاس تھا' ایک پاؤں کے پاس۔ ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا۔ ابھی وہ مارنے نہ پائے تھے کہ اچانک ایک بزرگ حسین و جمیل چہرہ' سبز پیراہن زیب تن ہے' تشریف لائے۔

آتے ہی فرمایا: پیچھے ہٹ جاؤ! یہ سن کر وہ چاروں پیچھے ہٹ گئے اور اس مرد بزرگ نے میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور منہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیا۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ منور اور روشن کر دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: آپ کون ہیں؟ فرمایا میں محمد رسول اللہ ہوں (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

میں اٹھا اور کپڑا اُٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن تھا' جگمگا رہا تھا۔ پھر میں نے اچھے طریقے سے کفن دفن کر دیا اور اُس نے مجھے بتایا کہ میرا باپ کثرت سے دُرود پاک پڑھا کرتا تھا۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 126)

سفارش حضور کی!:

ابو حامد قزوینی نے اپنی کتاب ''مفید العلوم'' میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص اور اس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے۔ راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا اور اس کا سر اور منہ خنزیر (سور) جیسا ہو گیا۔ یہ دیکھ کر بیٹا بہت رویا اور بارگاہِ الٰہی میں دعا

اور عاجزی کرنے لگا۔ اتنے میں اُس کی آنکھ لگ گئی۔

اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تیرا باپ سود کھایا کرتا تھا اس لیے اس کی صورت وشکل بدل گئی لیکن رحمۃ للعالمین سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے حق میں سفارش فرمائی ہے اس لیے کہ جب یہ آپ کا ذکر مبارک سنتا تھا تو دُرود شریف بھیجا کرتا تھا۔ آپ کی سفارش سے اس کو اس کی اپنی اصلی صورت پر لوٹا دیا گیا۔ (نزہت المجالس۔ جلد 2۔ صفحہ 89)

گناہ گاروں کا سہارا حضور ہیں!:

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حج کرنے گیا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے دُرود پڑھتا ہے۔ حرم شریف میں دیکھا' طواف کرتے دیکھا' منیٰ میں دیکھا' عرفات میں دیکھا۔ قدم اُٹھاتا ہے تو دُرود پاک' قدم رکھتا ہے تو دُرود پاک۔

آخر میں نے سوال کیا: اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں' نوافل ہیں مگر تو ہر جگہ دُرود پاک ہی پڑھتا ہے۔ دعا کی جگہ بھی دُرود پاک' نوافل کی جگہ بھی دُرود پاک' یہ کیوں؟

یہ سن کر اُس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا۔ جب ہم کوفہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور پھر بیماری دن بدن بڑھتی گئی۔ حتیٰ کہ میرا باپ فوت ہو گیا۔ تو میں نے اس کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑا اُٹھایا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ گدھے کا سا ہو گیا ہے۔ میں بہت سخت گھبرایا اور پریشان ہوا اور مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو کیسے کہہ سکتا ہوں کہ تجہیز و تکفین میں میری اعانت کرو۔

میں باپ کی میت کے پاس مغموم و پریشان ہو کر اپنا سر زانو میں ڈال کر بیٹھ گیا۔ اُونگھ آ گئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین وجمیل پاکیزہ صورت تشریف لائے اور قریب آ کر میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اُٹھایا اور ایک نظر میرے باپ کے چہرے کو دیکھا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ پھر مجھے فرمایا: تُو پریشان کیوں ہے؟

میں نے عرض کیا: میں کیوں پریشان اور غمگین نہ ہوں حالانکہ میرے باپ کا یہ حال ہے۔ فرمایا: تجھے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل و کرم کر دیا ہے اور کپڑا اٹھا کر مجھے دکھایا۔ میں نے دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے۔

جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے اُن کا دامن تھام لیا اور عرض کیا کہ آپ یہ تو بتاتے جائیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کا تشریف لانا ہمارے لیے باعث برکت و رحمت ہوا۔ آپ نے میری بے کسی میں مجھ پر رحم فرمایا۔

یہ سن کر انہوں نے فرمایا: میں ہی شفیع مجرماں ہوں۔ گناہ گاروں کا سہارا ہوں۔ میرا نام محمد مصطفےٰ ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ یہ سن کر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! خدا کے لیے یہ تو فرمائیے کہ میرے

باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا۔

فرمایا: تیرا باپ سود خور تھا اور قانونِ قدرت ہے کہ سود خور کا چہرہ یا دنیا میں تبدیل ہو گا یا آخرت میں تیرے باپ کا چہرہ دنیا میں ہی تبدیل ہو گیا تھا لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے سو(100) بار (بعض کتابوں میں تین سو بار اور بعض کتابوں میں ہے کہ کثرت سے) مجھ پر دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا اور جب اُس پر یہ مصیبت آئی تو اُس نے مجھ سے فریاد کی تھی۔ میں ہر اس شخص کا فریاد رس ہوں جو مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرے۔

سعادت دارین صفحہ 125۔ رونق المجالس صفحہ 10

تنبیہ الغافلین صفحہ 161۔ نزہت الناظرین صفحہ 32

''وعظِ بے نظیر'' کے صفحہ 24 پر اس واقعہ میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ چاروں طرف سے جوق در جوق آ رہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ ان کو کس نے خبر کر دی ہے۔ میں نے اُن آنے والوں سے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا؟ انہوں نے بتایا کہ ہم نے ایک ندا سنی ہے کہ جو چاہے کہ اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں وہ فلاں جگہ فلاں شخص کی نمازِ جنازہ میں شریک ہو جائے۔ پھر نہایت ہی احتیاط سے تجہیز و تکفین کی گئی اور بڑی عزت و شان کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا گیا۔

حاصلِ کلام:

ان روایات و حکایات سے ثابت ہوتا ہے کہ دُرود شریف ایسا سچا رفیق ہے کہ موت سے پہلے زندگی میں' موت کے وقت جان کنی میں اور موت کے بعد قبر و حشر میں قدم قدم پر دُرود خواں کا ساتھ دیتا ہے اور اس وقت تک ساتھ نہیں چھوڑے گا جب تک درود خواں جنت میں داخل نہ ہو جائے گا۔ پس دُرود پابندی سے پڑھیے' دُرود محبت سے پڑھیے' دُرود کثرت سے پڑھیے۔

باب 59:

دُرود شریف ـــــ قیامت کے دن (میدانِ حشر میں)

- قیامت کیا ہے؟
- کیا قیامت برپا ہوگی؟
- قیامت کب برپا ہوگی؟
- قیامت کیسے برپا ہوگی؟
- قیامت کیوں برپا ہوگی؟
- قیامت کا وقت مخفی کیوں رکھا گیا ہے؟
- قیامت کی ہولناکیوں میں دُرود کی رفاقتیں
- حاصلِ کلام

قیامت کیا ہے؟

عظیم حادثہ:

عظیم حادثہ کیا ہے؟ وہ عظیم حادثہ تم کیا جانو کہ وہ عظیم حادثہ کیا ہے۔ وہ دن (یعنی قیامت کا دن) جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح اور پہاڑ رنگ برنگ کے دھنکے ہوئے اُون کی طرح ہوں گے۔ (سورۃ قارعہ: 4-----1)

ہولناک زلزلہ:

لوگو! اپنے رب کے غضب سے بچو۔ حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ (سورۃ حج: 1)

یوم فیصلہ:

کس دن کے لیے یہ کام (یعنی قیامت برپا کرنے کا کام) اُٹھا رکھا گیا ہے؟ فیصلے کے دن کے لیے۔ (سورۃ مرسلت: 12 - 13)

یوم حساب:

آج (قیامت کے دن) ہر متنفس کو اس کمائی کا بدلہ دیا جائے گا۔ جو اس نے کی تھی آج کسی پر کوئی ظلم نہ ہوگا اور اللہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔ (سورۃ مومن: 17)

کیا قیامت برپا ہوگی؟

یقیناً: یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے۔ اُس کے آنے میں کچھ شک نہیں مگر اکثر لوگ نہیں مانتے۔(سورۃ مومن:59)

وعدہ: اصل وعدے کا دن تو قیامت ہے اور وہ بڑی آفت اور نہایت تلخ ساعت ہے۔(سورۃ قمر: 46)

قیامت کب برپا ہوگی؟

لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کی گھڑی کب آئی گی؟ کہو اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے(سورۃ اعراف: 26 —— سورۃ احزاب:63)

قیامت کیسے برپا ہوگی؟

صُور: اور اس روز صُور پھونکا جائے گا اور وہ سب مر کر گر جائیں گے۔ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سوائے ان کے جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔ پھر ایک دوسرا صُور پھونکا جائے گا اور یکا یک سب کے سب اٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔ زمین اپنے رب کے نور سے چمک اُٹھے گی۔ کتابِ اعمال لا کر رکھ دی جائے گی۔(سورۃ زمر: 68۔ 69)

زلزلہ: جس روز ہلا مارے گا زلزلے کا جھٹکا اور اس کے پیچھے ایک اور جھٹکا پڑے گا۔ کچھ دل ہوں گے جو اُس روز خوف سے کانپ رہے ہوں گے۔ نگاہیں اُن کی سہمی ہوئی ہوں گی۔(سورۃ نزعٰت: 6 - 9)

قیامت کیوں برپا ہوگی؟

اور قیامت اس لیے آئے گی کہ جزا دے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے رہے ہیں۔ ان کے لیے مغفرت ہے اور رزق کریم۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لیے زور لگایا ہے۔ اُن کے لیے بدترین قسم کا دردناک عذاب ہے۔(سورۃ سبا: 4 - 5)

قیامت کا وقت مخفی کیوں رکھا گیا ہے؟

قیامت کی گھڑی ضرور آنے والی ہے۔ میں اس کا وقت مخفی رکھنا چاہتا ہوں تا کہ ہر متنفس اپنی سعی کے مطابق بدلہ پائے۔(سورۃ طٰہٰ: 15)

حضراتِ محترم! قیامت کے بارے میں بنیادی باتیں جان لینے کے بعد آیئے! اب دیکھیں کہ اس ہولناک دن دُرود شریف کا کیا کردار ہوگا۔

قیامت کی ہولناکیوں میں دُرود شریف کی رفاقتیں

دیدار:

فرمانِ نبوی ہے: جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے اُس کو خواب میری زیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا ----- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ ط (قول بدیع۔ کشف الغمہ)

قُرب:

انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت میں ہر مقام اور ہر جگہ (یعنی ہر موقع پر) میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا۔ جو مجھ پر کثرت سے دُرود وسلام پڑھتا ہے۔ (سعادت دارین)

مُصافحہ:

ارشادِ نبوی ہے: جو شخص جمعرات کے دن مجھ پر پچاس (50) مرتبہ دُرود پڑھے گا، قیامت کے دن میں اُس سے مُصافحہ کروں گا۔ (جواہر البحار۔ جلد 4۔ صفحہ 163)

شفاعت:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر دُرود بھیجے گا، قیامت کے دن اُس کی شفاعت میرے ذِمے ہوگی۔ (قول بدیع۔ صفحہ 145)

گواہی:

ارشادِ نبوی ہے: جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر دُرود شریف کی کثرت کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا میں اُس کے لیے قیامت کے دن شفیع (سفارشی) اور گواہ ہوں گا۔ (جامع صغیر)

کرم فرمائی:

کتبِ احادیث میں متعدد ایسی روایات درج ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کے روز اگر کسی دُرود خواں کا نیکی کا پلڑا ہلکا ہوگا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کا پڑھا گیا دُرود پاک میزان میں رکھیں گے جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا اور وہ شخص بخشا جائے گا۔

نوازشیں:

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام

تشریف لائے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو شخص آپ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھے گا میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پل صراط سے پار لگاؤں گا۔ اور میکائیل اسے حوضِ کوثر سے سیراب فرمائیں گے اور اسرافیل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو کر اُس کی مغفرت چاہیں گے اور جب تک وہ بخشا نہ جائے گا سر نہ اُٹھائیں گے اور عزرائیل وقتِ جانکنی مثلِ انبیاء علیہم السلام کے آسانی سے اُس کی روح قبض فرمائیں گے۔ (نصرۃ الواعظین۔ صفحہ 112)

نُور:

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رحمتِ دو عالم، پیغمبر اعظم، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اپنی مجالس کو دُرود پاک کے ساتھ مزین کیا کرو کیونکہ تمہارا دُرود پاک پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لیے نور ہو گا۔ (جامع صغیر)

عرش تلے:

ارشادِ نبوی ہے، قیامت کے دن کسی چیز کا سایہ نہ ہو گا سوائے عرش کے سایہ کے۔ اس سایہ تلے صرف تین آدمی ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ایک وہ شخص جس نے میرے مصیبت زدہ امتی کی مصیبت کو دُور کیا۔ دوسرا وہ شخص جس نے میری سنت کو زندہ کیا اور تیسرا وہ شخص جو مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھے۔ (قول بدیع۔ سعادت دارین)

اطمینان:

فرمانِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر ہر صبح کو دس مرتبہ اور ہر شام کو دس مرتبہ دُرود پاک پڑھے گا وہ قیامت کے دن گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔ (نصرۃ الواعظین)

امن:

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے الفاظ مبارکہ ہیں: وہ شخص قیامت کے روز خطرات سے زیادہ محفوظ رہے گا جو مجھ پر (دنیا میں) کثرت سے دُرود پاک پڑھا کرتا تھا۔ (صلوٰۃ و سلام۔ صفحہ 8)

میزان:

فرمانِ نبوی ہے: جو یہ چاہے کہ اُس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں تُلیں اس کو چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود پاک بھیجا کرے۔

پُلِ صراط:

ارشادِ نبوی ہے: مجھ پر دُرود و سلام پڑھنے والے کو پُلِ صراط پر عظیم الشان نور عطا ہو گا اور جس کو پُلِ صراط پر نور عطا ہو گا وہ اہلِ دوزخ سے نہ ہو گا۔ (دلائل الخیرات)

نجات:

حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم سے قیامت کے دن دہشتوں اور اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھا ہوگا۔ (قول بدیع)

سیرابی:

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: قیامت کے روز میرے حوضِ کوثر پر (آب کوثر سے سیراب ہونے) کچھ گروہ آئیں گے جن کو میں کثرتِ دُرود کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔ (کشف الغمہ)

حاصلِ کلام

غرض یہ کہ دُرود و سلام وہ اَبرِ رَحمت ہے جو قیامت کے روز درود خواں کو اپنے سائے میں رکھے گا۔ قیامت کے ہولناک اندھیرے میں نور بن کر درود خواں کے ساتھ ساتھ رہے گا۔ ملائکہ کی نوازشات اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیدار و قُرب اور شفاعت و مصافحہ سے نوازے گا۔ درود خواں کو قیامت کی پریشانیوں، گھبراہٹوں اور دشواریوں سے اپنی حفاظت میں رکھے گا۔ آب کوثر سے دُرود خواں کی پیاس کو مٹائے گا۔ دُرود خواں کے چہرے کو چودھویں کے چاند کی طرح روشن کرے گا۔ میزان میں رکھا جائے گا اور نیکیوں کے پلڑے کو بھاری کر دے گا اور بالآخر درود خواں کو پُل صراط سے امن و امان کے ساتھ گزار کر داخل جنت کرے گا۔ پس دُرود شریف فقط دنیا ہی میں ''اَبرِ رَحمت'' نہیں بلکہ آخرت میں بھی ''ابر رحمت'' ہوگا۔

نسبتِ دُرود و سلام

باب 60:

گھر اور دُرود شریف

- دونوں وقت دُرود و سلام
- بلیات سے تحفظ
- فیض، نسل در نسل
- گھریلو خوشحالی کا مجرب نسخہ
- گھر میں اجتماعی دُرود و سلام

دونوں وقت دُرود و سلام

وہ مقامات جن میں داخل ہوتے اور جن سے نکلتے ہوئے دونوں وقت دُرود پاک پڑھنا ضروری ہے، وہ یہ ہیں: مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، خانہ کعبہ، گھر، مسجد اور قبرستان۔ لہٰذا آپ جب بھی اپنے گھر سے نکلیں یا گھر میں داخل ہوں دُرود وسلام پڑھیے۔ یہ عمل آپ کے گھر، آپ کے گھر کے افراد اور خود آپ کے لیے ایسا کارآمد ہے کہ زندگی کو خیر و برکت اور نامہ اعمال کو اجر و ثواب سے بھر دے گا۔

بلیات سے تحفظ

حضرت توکل شاہ ؒ فرماتے ہیں: ہم نے دیکھا ہے کہ بلیات جب اُترتی ہیں تو گھروں کا رخ کرتی ہیں مگر جب دُرود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آتی ہیں تو وہ فرشتے جو دُرود پاک کے خادم ہیں وہ اس گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے بلکہ ان کو پڑوس کے گھروں سے بھی دُور چھینک دیتے ہیں۔ (ذکرِ خیر۔ صفحہ 194)

فیض، نسل در نسل

جب بندہ اچھی طرح وضو کرتا ہے اور گھر کی کسی پاسکون اور پاک جگہ بیٹھ کر اطمینان سے، یکسوئی سے، لگن سے دُرود پاک کا بکثرت وِرد کرتا ہے تو اس برکتوں والے وِرد کا اثر خود اس کی اپنی زندگی پر تو پڑتا ہی ہے، اس کی اولاد پر بھی پڑتا ہے بلکہ اس کا اثر اولاد در اولاد جاتا ہے۔ حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں: دُرودِ پاک پڑھنا دُرودِ پاک پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔

(سعادت دارین۔ صفحہ 89)

گھریلو خوشحالی کا مُجرّب نُسخہ

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: جب تو اپنے گھر میں داخل ہوا کرے تو چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو السلام علیکم کہہ کر مجھ پر یوں سلام پڑھا کر' اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اس کے بعد ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ۔

اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ اس عمل کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کی اس قدر افراط کر دی کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں تک کو اس سے فائدہ پہنچایا۔ (نسیم الریاض۔ جلد 3۔ صفحہ 463)

گھر میں اجتماعی دُرود و سلام

جس گھر میں دُرود و سلام پڑھا جاتا ہے' اس گھر کو عنایات کی کرنیں منور رکھتی ہیں اور جس گھر میں تمام اہل خانہ مل کر دُرود و سلام پڑھتے ہیں اس گھر پر انوار کی بارش ہوتی ہے ذیل میں ایک طویل واقعہ پیش کیا جا رہا ہے جس میں ایک غریب گھرانہ اجتماعی دُرود و سلام پڑھتا ہے تو اس کی برکت کا سلسلہ ایسا دراز ہوتا ہے کہ ایک مجوسی' اس کی اولاد' اس کے نوکر چاکر اور اس کے متعلقین حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابو عبداللہ رصاع اپنی کتاب ''تحفہ'' میں لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک شخص فقیر' حاجت مند' عیال دار صابر و عابد رہتا تھا۔ ایک دن وہ رات کو نماز کے لیے اٹھا تو اس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے بچوں اور بیوی کو بلایا اور کہا' بیٹھو اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرودِ پاک پڑھو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیسے دُرودِ پاک کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے۔

لہٰذا وہ سب بیٹھ گئے اور دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ دُرودِ پاک پڑھتے پڑھتے بچے تو سو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اس مردِ صالح پر بھی نیند طاری کر دی۔ جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی اور وہ شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی دولت سے مشرف ہوا۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسلی دی اور فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبح ہو گی تو اے پیارے امتی! تجھے فلاں مجوسی کے گھر جانا ہو گا اور اُسے میرا اسلام کہنا۔ نیز یہ کہنا کہ تیرے حق میں جو دعا ہے وہ قبول ہو چکی ہے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے رسول فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے میں سے مجھے (یعنی قاصد کو) دے۔

یہ فرما کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے اور وہ مردِ صالح بیدار ہوا تو مسرت و شادمانی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی لیکن اس نے دل میں سوچا کہ جس نے خواب میں حضور کو دیکھا اس نے الحق حضور ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان حضور کی شکل میں نہیں آ سکتا اور یہ بھی محال ہے کہ حضور مجھے ایک آگ کے پجاری مجوسی کی طرف بھیجیں اور پھر اس کو

سلام بھی فرمائیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر سو گیا تو پھر قسمت کا ستارہ چمکا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی حکم دیا۔

جب صبح ہوئی تو مجوسی گھر پوچھتا ہوا پہنچ گیا۔ مجوسی کا گھر تلاش کرنا کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ وہ بہت مالدار تھا۔ اس کا کاروبار وسیع تھا۔ جب مجوسی کے سامنے ہُوا تو چونکہ مجوسی کے کارندے کافی تھے اس نے اسے اجنبی دیکھ کر پوچھا: کیا آپ کو کوئی کام ہے؟ اس مردِ صالح نے فرمایا: وہ میرے تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے۔

اُس نے نوکروں اور غلاموں کو حکم دیا کہ باہر چلے جائیں۔ جب تخلیہ ہو گیا تو مردِ صالح نے کہا: تجھے ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سلام فرمایا ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے سوال کیا: کون تمہارا نبی ہے؟ فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر مجوسی نے سوال کیا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں اور میں اُن کے لائے ہوئے دین کو نہیں مانتا۔ اس پر اس مردِ صالح نے فرمایا: میں جانتا ہوں لیکن میں نے دو بار حضور کو دیکھا ہے اور مجھے اسی بات کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی نے بھیجا ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ شاہد ہے اور مجھے یہی فرمایا ہے۔

پھر مجوسی نے پوچھا: اور کیا کہا ہے؟ اس نیک مرد نے کہا: نیز حضور نے فرمایا ہے کہ تو اللہ کے دیئے ہوئے میں سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دعا قبول ہے۔ اس مجوسی نے پوچھا: تجھے معلوم ہے کہ وہ کون سی دعا ہے؟ اس نے جواباً فرمایا: مجھے علم نہیں۔ پھر مجوسی نے کہا: میرے ساتھ اندر آ میں تجھے بتاؤں وہ کون سی دعا ہے۔ جب میں اندر گیا اور بیٹھے تو مجوسی نے کہا: آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں اور اُس نے ہاتھ پکڑ کر کہا:
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اسلام قبول کر لینے کے بعد اس نے اپنے ہم نشینوں کو اور کارندوں کو بلایا اور فرمایا: سن لو! میں گمراہی میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے اور میں نے ہدایت قبول کر لی اور میں نے تصدیق کی اور میں ایمان لایا ہوں اللہ تعالیٰ سبحانہ پر اور اس کے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

لہٰذا تم میں سے جو ایمان لے آئے تو اُس کے پاس جو میرا مال ہے وہ اس پر حلال ہے اور جو ایمان نہ لائے وہ میرا مال ابھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے نہ میں اُسے دیکھوں۔ چونکہ اس کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی اس کے اعلان سے اکثر اُن میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے وہ اس کا مال واپس کر کے چلے گئے۔

پھر اُس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور فرمایا: بیٹا! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے لہٰذا اگر تو بھی اسلام قبول کر لے تو تُو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ورنہ آج سے نہ تو میرا بیٹا اور نہ میں تیرا باپ۔ یہ سن کر بیٹے نے کہا: ابا جان! جو آپ نے راستہ اختیار کیا ہے میں اُس کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا۔ لیجئے سن لیجئے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

پھراس نے اپنی بیٹی کو بلایا۔ جو کہ اپنے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا اس باپ نے اپنی بیٹی سے بھی وہی کچھ کہا جو اس نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ یہ سن کر بیٹی نے کہا: مجھے قسم ہے خدا کی! میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا' بلکہ مجھے سخت نفرت رہی ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا۔ پھر اس نے مردِ صالح سے کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو وہ دعا بتاؤں جس کی قبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور وہ کیا چیز ہے جس نے رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے راضی کیا ہے؟ مردِ صالح نے فرمایا: ہاں! ضرور بتائیں۔

اس نے کہا: جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلاتا رہا حتیٰ کہ شہری کیا دیہاتی سب کھا گئے۔ جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چونکہ میں تھک کر چُور ہو چکا تھا' میں نے مکان کی چھت پر بستر لگوایا تا کہ آرام کروں میرے پڑوس میں ایک سیدزادی جو کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے اور اس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں۔ جب میں اوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی کو سنا وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھیں' امی جان! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے؟ ہمارا اس نے دل دکھایا ہے۔ سب کو کھلایا مگر ہمیں اس نے پوچھا تک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہماری طرف سے اچھی جزاء نہ دے۔

جب میں نے اس شاہزادی سے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹ گیا اور سخت کوفت ہوئی۔ ہائے! میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اترا اور پوچھا کہ یہ کتنی شاہزادیاں ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ تین شاہزادیاں ہیں اور ایک ان کی والدہ محترمہ ہیں۔

میں نے کھانا چُنا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لیے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ ان کے گھر بھیجا اور خود میں دوبارہ مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وہ چیزیں جو میں نے حاضر کی تھیں' ان کے ہاں پہنچیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شاہزادیوں نے کہا۔ امی جان! ہم کیسے یہ کھانا کھالیں حالانکہ بھیجنے والا مجوسی ہے۔

یہ سن کر ان شاہزادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا: بیٹی! یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے اس نے بھیجا ہے۔ تو شاہزادیوں نے کہا: ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہم اس کھانے کو کیسے کھالیں جبکہ بھیجنے والا مجوسی ہی رہے۔ پہلے اس کے لیے اپنے نانا جان کی شفاعت سے اس کے مسلمان ہونے اور اس کے جنتی ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔

ان شاہزادیوں نے دعا کرنا شروع کی اور ان کی والدہ محترمہ آمین کہتی رہیں۔ لہٰذا یہ وہ دعا ہے کہ جس کی قبولیت کی بشارت حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے اور اب میں حضور کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائیداد میں سے نصف ان لڑکے لڑکی کو دی تھی اور

نصف میں نے رکھی تھی۔ اور اب چونکہ ہم سب مسلمان ہو گئے ہیں اور اس مبارک اسلام نے دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جدائی کر دی ہے، اب وہ مال جوان کو دیا تھا وہ آپ کا ہے۔ آپ لے جائیں۔

سعادت دارین کے صفحہ 145 پر بھی اس واقعہ کو بیان کیا گیا۔ یہ طویل واقعہ ایک غریب گھر میں اجتماعی دُرود وسلام کی برکت سے شروع ہوتا ہے۔ اس سبق آموز واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سادات کرام کی خدمت سے اللہ اور اللہ کا رسول دونوں راضی اور خوش ہوتے ہیں۔ اسی ضمن میں ایک اور واقعہ مطالعہ فرمائیے۔

جامعہ اشرفیہ لاہور کے استادِ محترم حضرت مولانا محمد موسیٰؒ عاشقِ رسول تھے۔ ہر وقت دُرود شریف کے وِرد سے زبان مبارک تر رکھتے۔ جب جمعہ کا دن آتا تو گھر میں اہل خانہ کے ساتھ اجتماعی دُرود خوانی کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ 19 اکتوبر 1998ء کو آپ کا وصال ہوا۔ جب آپ کو لحد میں اتارا گیا تو قبر سے کستوری کے مانند ایسی فرحت بخش خوشبو نکلنے لگی کہ جنازے میں شریک لوگوں کا ایمان تازہ ہو گیا۔ ہر شخص کی زبان پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے کلمات تھے۔ خوشبو کا یہ سلسلہ تقریباً آٹھ ماہ تک جاری رہا۔ قبر مبارک کا خوشبو سے مہکنا انعام تھا اس دُرود پاک کا جسے آپ کثرت سے پڑھا کرتے تھے، اکرام تھا درود شریف کی اس مبارک مجلس کا جس کا اہتمام آپ ہر جمعۃ المبارک کو اپنے اہل خانہ کے ساتھ فرمایا کرتے تھے اور فضل تھا اس شب بیداری کی بدولت جس میں آپ نے کبھی ناغہ نہیں آنے دیا۔ آپ دن رات میں صرف چار گھنٹے نیند لیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے اور مجلس کی صورت میں اس کا اجتماعی اہتمام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محترم بہنوں اور بھائیو! اپنے گھروں کو ذکرِ الٰہی اور دُرود وسلام کی کثرت سے آراستہ رکھیے۔

باب 61:

مسجد اور دُرود شریف

- مسجد کی اہمیت وفضیلت
- دُرود شریف کے مخصوص اوقات
- حضور کا ارشادِ مبارک
- حضور کی نصیحتِ مبارک
- حضور کا عمل مبارک
- حضرت کعبؓ کی تاکید
- خلاصۂ کلام

مسجد کی اہمیت وفضیلت

مسجد اللہ کا گھر ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کو جنت کے باغ سے تشبیہ دی ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین مقام مسجد ہے اور بدترین مقام بازار۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں، مسجدِ نبوی کے گرد زمینیں خالی ہوئیں تو بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا۔ یہ خبر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی پہنچی تو آپ نے ان سے فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونے کا اردہ رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، ہمارا یہ ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا: اے بنی سلمہ اپنے (پرانے) گھر میں ہی رہو۔ تمہارے قدم (جو مسجد کو آتے ہوئے اٹھتے ہیں) نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں (مسلم)۔

مطلب یہ ہے کہ گھر اور مسجد کے درمیان جتنا فاصلہ زیادہ ہوگا، گھر سے مسجد کی طرف نماز کے لیے آتے ہوئے اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔ حدیثِ پاک ہے جو شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کے جانے کا مقصد صرف نماز پڑھنا ہوتا ہے تو یہ شخص جو قدم رکھتا ہے اس پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ جب یہ شخص نماز پڑھتا ہے تو اس پر اللہ کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ جب تک یہ نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس پر رحمت کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ دوسری نماز کے انتظار میں اگر بیٹھتا ہے تو اس عرصے میں اس کو نماز ہی کا ثواب ملتا ہے جب تک کسی کو مسجد میں نہ ستائے فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (بخاری۔ مسلم۔ مؤطا امام مالک بطولہ)

دُرود شریف کے مخصوص اوقات

مسجد کے حوالے سے مندرجہ ذیل اوقات میں دُرود شریف پڑھنا لازم ہے۔ یہ عمل نہایت ہی خیر و برکت اور بہت زیادہ اجر و ثواب کا حامل ہے۔

- مسجد پر نظر پڑنے پر
- مسجد کے پاس سے گزرتے وقت
- مسجد میں داخل ہوتے وقت
- مسجد میں بیٹھ کر جماعت کھڑی ہونے کے انتظار کے دوران
- مسجد سے باہر نکلتے وقت

یہ ہیں وہ مخصوص اوقات جن میں دُرود شریف پڑھنا لازم ہے۔ ان کے علاوہ بھی مسجد میں ہر وقت دُرود پاک پڑھا جا سکتا ہے۔

حضور علیہ السلام کا ارشاد مبارک

مسجد اور دُرود کے بارے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے الفاظ مبارکہ ملاحظہ فرمائیے:

جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا کرے تو نبی کریم پر (یعنی مجھ پر) سلام بھیجا کرے۔ پھر یہ دعا کرے "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" (اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے نکلا کرے تو تب بھی نبی کریم پر (یعنی مجھ پر) سلام بھیجا کرے اور یہ دعا کرے "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ" اے اللہ میرے لیے اپنے فضل (یعنی رزق حلال) کے دروازے کھول دے۔

حضور کی نصیحتِ مبارکہ

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے نواسے حضرت امام حسنؓ کو نصیحت فرمائی: جب تم مسجد میں داخل ہُوا کرو تو رسول اللہ (یعنی مجھ پر) پر دُرود بھیجا کرو اور یہ دعا پڑھا کرو "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ اور جب مسجد سے نکلا کرو تو یہی دعا پڑھا کرو مگر اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ کی جگہ اَبْوَابَ فَضْلِكَ پڑھا کرو۔

حضور کا عملِ مبارک

نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحب زادی حضرت فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو پہلے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر (یعنی خود اپنے اُوپر) دُرود و سلام بھیجتے پھر دُعا کرتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب آپ مسجد سے نکلتے تو تب بھی پہلے اپنے او پر دُرود وسلام بھیجتے اور پھر اللہ سے عرض کرتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

حضرت کعب ؓ کی تاکید

حضرت کعب ؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا: میں تجھے دو باتیں بتاتا ہوں۔ انہیں بھولنا مت۔ ایک یہ کہ جب تُو مسجد میں داخل ہُوا کرے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بھیجا کرو اور یہ دعا پڑھا کر' اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب باہر نکلا کرے تو یہ دعا پڑھا کر' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

خلاصۂ کلام

مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے' دونوں وقت نبی پاک پر دُرود وسلام پڑھنا نہ بھولیے اور جب آپ جماعت کھڑی ہونے کے انتظار میں ہوں تو بیکار بیٹھنے کی بجائے اپنے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود وسلام بھیجئے۔ فیوض و برکات سے بھرا یہ عمل آپ کی زندگی کو سدا بہار مسرتوں سے بھر دے گا اور آپ کا نامۂ اعمال خیر و برکت کی خوشبو سے مہک اُٹھے گا۔

باب 62:

جُمعہ اور دُرود شریف

- جمعہ کی دُرود شریف سے خاص نسبت کیوں؟
- جمعہ کو دُرود شریف کی زیادہ فضیلت کیوں؟

جمعہ کی دُرود شریف سے خاص نسبت کیوں؟

پہلی وجہ: نُورِ حضور کی جلوہ فرمائی کی شب:

دُرودِ پاک ایسا مبارک وِرد ہے جو ہر وقت اور ہر گھڑی کیا جا سکتا ہے اور کیا جاتا ہے مگر ہفتہ کی سات راتوں اور سات دنوں میں جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن دو ایسے اوقات ہیں جن سے دُرودِ پاک کا گہرا تعلق اور خاص نسبت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کی رات حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ اقدس میں جلوہ فرما ہوا تھا۔ لہٰذا جمعۃ المبارک کی رات اور دن کو محبوبِ خدا، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے۔

دوسری وجہ: سردار ذات، سردار عبادت، سردار دن:

حضور کی ذاتِ اقدس ساری مخلوق کی سردار ہے۔ آپ کا ارشادِ مبارک ہے: ”قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔“ جبکہ دنوں میں سردار دن جمعۃ المبارک ہے۔ چنانچہ جمعہ کی دُرود سے دوسری نسبت دونوں کے افضل ترین ہونے کی بنتی ہے۔

جمعہ کو دُرود شریف کی زیادہ فضیلت کیوں؟

پہلی وجہ: نسبتِ خاص:

حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نطفہ طاہرہ جو اصل کل خیرات اور مادہ جمیع برکات ہے، شبِ جمعہ بطنِ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جلوہ گر ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جمعہ کی رات دُرود شریف پڑھنے کی فضیلت زیادہ ہے۔

دوسری وجہ: سردار دن:

حافظ ابن قیم فرماتے ہیں: ”جمعہ کے روز دُرود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں

کا سردار ہے اور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے۔ اس لیے جمعہ کے دن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں ہے۔" پس معلوم ہوا کہ مخلوق کے سردار پر دنوں کے سردار دن میں دُرود بھیجنا اور دنوں کے مقابلہ میں زیادہ فضیلت کا باعث ہے۔

تیسری وجہ: بہترین دن:

ارشادِ نبوی ہے: تمہارے لیے دنوں میں بہترین دن جمعہ ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن ان کا وصال ہوا۔ اسی دن پہلا صور پھونکا جائے گا اور اسی دن دوسرا صور پھونکا جائے گا۔ لہٰذا جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔ (ابوداوٗد۔ مشکوٰۃ)

چوتھی وجہ: قیامت کا دن:

فرمانِ رسول ہے: جمعہ کے دن مجھ پر دُرود شریف بکثرت پڑھا کرو کیونکہ جمعہ قیامت کا دن ہے۔ اس روز فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اس دن جب بھی اور جہاں بھی کوئی بندہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہے تو اس کی آواز مجھے پہنچتی ہے۔

(جلاء الافہام)

پانچویں وجہ: عید کا دن:

حضور اقدس کا ارشادِ گرامی ہے: جمعہ میری امت کے لیے عید کا دن ہے۔ گویا جمعہ اہل ایمان کے لیے دوسرے دنوں کے مقابلے میں زیادہ مسرت و شادمانی کا دن ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس مخصوص دن اپنے آقائے نامدار پر کثرت سے دُرود بھیجیں۔

چھٹی وجہ: حضور کا خود سماعت کا دن:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: مجھ پر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن دُرود شریف کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا دُرود شریف پہنچاتے رہتے ہیں مگر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر جو دُرود پڑھا جاتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں۔ (نزہت المجالس۔ جلد 2۔ صفحہ 92)

ساتویں وجہ: دُرود کے تا عرش پرواز کا دن:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو دُرود جمعہ کے دن پڑھا جاتا ہے وہ عرشِ عظیم سے نیچے نہیں رُکتا (یعنی عرش تک پہنچتا ہے)

آٹھویں وجہ: عظیم الشان اجر کا دن:

نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظِ مبارکہ ہیں: جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ایک لاکھ مرتبہ رحمتیں بھیجتے ہیں اور ایک لاکھ گناہ جھاڑ دیتے ہیں اور جنت میں اس کے لیے

ایک لاکھ درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ (قول بدیع۔ صفحہ 132)

نویں وجہ: اسی سالہ بخشش کا دن :

فرمانِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن سو (100) مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اسی (80) سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (کتاب الصلوٰۃ)

باب 63:

دُعا اور دُرود شریف

- اللہ سے مانگ، اللہ خوش ہوتا ہے
- اللہ سے مانگنے کا طریقہ
- دو دُرودوں کے درمیان دُعا رد نہیں کی جاتی
- دُرود دعا کے لیے راہ ہموار کرتا ہے
- دُرود سے خالی دعا واپس لوٹ آتی ہے
- دُرود سے خالی دُعا روک دی جاتی ہے
- دُرود سے خالی دعا معلق رہ جاتی ہے
- دُرود دُعا کو محفوظ کر دیتا ہے
- دُعا میں دُرود پڑھنا کیوں ضروری ہے؟
- قبولیتِ دعا کی صورتیں

ساری کلیاں ثنا کی خدا کے لیے
اور دُرودوں کے گُل مصطفےٰ کے لیے
لب پہ پہلے دُرود و سلام آ گیا
ہاتھ جب بھی اُٹھے ہیں دُعا کے لیے

(خالد شفیق)

اللہ سے مانگ' اللہ خوش ہوتا ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے الفاظِ مبارکہ ہیں: اللہ کو بڑا اچھا لگتا ہے کہ کوئی اس سے مانگے (مشکوٰۃ) آپ کا ارشاد مبارک ہے: جب بندہ مانگتے ہوئے کہتا ہے' اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اے میرے بندے! میں حاضر ہوں۔ مجھ سے مانگ۔ آپ ہی کا ارشاد اقدس ہے: ''جو بندہ اپنے اللہ سے نہیں مانگتا' اللہ پاک اُس سے ناراض ہوتا ہے۔'' لہٰذا ایک مومن کا طرزِ عمل یہ ہونا چاہیے کہ وہ چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کے لیے بھی دعا کے ذریعے اللہ ہی سے رجوع کرے۔ فرمانِ نبوی ہے: آدمی کو اپنی ساری حاجتیں اللہ ہی سے مانگنی چاہئیں یہاں تک کہ اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اللہ ہی سے مانگے اور اگر نمک کی ضرورت ہو تو وہ بھی اسی سے مانگے۔ (ترمذی) —— پس انسان کی نیک بختی اور اقبال مندی عبادت و دعا میں چھپی ہے۔ یقیناً کامیاب و کامران رہا وہ شخص جس نے زندگی کو عبادت سے اور عبادت کو دعا سے سجائے رکھا۔

محترم بہنوں اور بھائیو! زندگی اللہ پاک کا بہترین عطیہ ہے۔ اس بہترین عطیہ کا بہترین مصرف یہ ہے کہ خدائے قدوس کی زیادہ سے زیادہ عبادت اور عبادت میں زیادہ سے زیادہ دعا کی جائے کیونکہ:

- دُعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی)
- دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (مسند ابی)
- دُعا دین کا ستون ہے۔ (کنز العمال)
- دُعا زمین کا نُور ہے۔ (کنز العمال)
- دُعا مصیبتیں ٹال دیتی ہے۔ (حاکم)
- دُعا تقدیر بدل دیتی ہے۔ (کنز العمال)
- دُعا اشرف العبادات ہے۔ (بخاری، ترمذی، ابن ماجہ)
- دُعا عین عبادت ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد)

پس!

عبادت جسم ہے، دُعا اس کی رُوح ہے
عبادت چاند ہے، دُعا اس کی چاندنی ہے
عبادت پھول ہے، دُعا اس کی خوشبو ہے

لہٰذا!

عِبادت اور دُعا کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ سے مانگنے کا طریقہ

اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعے مانگا جاتا ہے۔ دعا مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ اِسے حمد و ثنا سے شروع کیا جائے۔ اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھا جائے۔ اس کے بعد نہایت ادب و عجز سے اس یقین کے ساتھ حاجت بیان کی جائے کہ حاجت روا صرف اور صرف اللہ ہے اور وہ سامنے موجود ہے۔ حاجت بیان کرنے کے بعد پھر دُرود شریف پڑھیے۔

حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مسجد نبوی میں آیا، نماز پڑھی اور یوں دعا کی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ (اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما)۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا: تم نے مانگنے میں جلد بازی سے کام لیا۔ جب نماز پڑھ لو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو۔ پھر دُرود شریف پڑھو اور پھر دعا مانگو۔ آپ یہ فرما ہی رہے تھے کہ ایک اور شخص مسجد میں نماز پڑھنے آیا۔ اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی۔ پھر دُرود پاک پڑھا اور پھر اپنی ضرورت بیان کی۔ حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! اب دعا مانگ، تیری دعا قبول ہوگی۔

(ترمذی۔ نسائی۔ مشکوٰۃ۔ ابوداؤد)

دو دُرودوں کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی

ان دو حدیثوں پر غور فرمایئے۔

- وہ دعا جو دو دُرودوں کے درمیان ہو کبھی رد نہیں کی جاتی۔ (بہجۃ الحامل۔ جلد 2۔ صفحہ 413)
- جب بھی دعا کرو تو شروع میں مجھ پر دُرود پڑھو۔ دُعا کے درمیان میں بھی دُرود پڑھنے سے غفلت نہ برتو اور دعا کے آخری کلمات دُرود ہی پر ختم کرو۔ (خصائق کبریٰ۔ جلد 2۔ صفحہ 260)

پہلی حدیث پاک کے مطابق دعا کے اول و آخر دُرود شریف پڑھنا چاہیے۔ جبکہ دوسری حدیث پاک میں دعا کے درمیان میں بھی دُرود شریف پڑھنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ لہٰذا ہر دعا اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف سے شروع کیجئے۔ اس کے بعد دُرود پاک پڑھیے۔ دعا کے درمیان میں دُرود پاک پڑھیے اور دعا کا اختتام دُرود پاک ہی پر کیجئے۔

دُرود دُعا کے لیے راہ ہموار کرتا ہے

ایک طویل حدیث کا آخری حصہ ہے: ہر دعا اور آسمان کے درمیان ایک حجاب (یعنی پردہ) ہے اس وقت تک یہ حجاب قائم رہتا ہے جب تک مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا جائے۔ جونہی مجھ پر دُرود پاک پڑھا جاتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا قبولیت کے لیے اوپر کی طرف پرواز کر جاتی ہے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 62)

دُرود سے خالی دُعا واپس لوٹ آتی ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ ہوتا ہے مگر جب دعا مانگنے والا مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو اس کی برکت سے وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور دعا دُرود کے ہمراہ بارگاہِ الٰہی میں قبولیت کے درجہ پر پہنچتی ہے اور اگر دعا مانگنے والا دعا کے ساتھ مجھ پر دُرود شریف نہیں پڑھتا تو اس کی دعا واپس لوٹ آتی ہے۔ (قول بدیع)

دُرود سے خالی دعا روک دی جاتی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر دعا روک دی جاتی ہے جب تک مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا جائے۔ (قول بدیع۔ سعادت دارین)

دُرود سے خالی دُعا مُعلّق رہ جاتی ہے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جب تک تُو مجھ پر دُرود نہ پڑھے، تیری دعا اوپر نہیں چڑھ سکتی اور زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے (یعنی دعا زمین اور آسمان

کے درمیان مُعلّق رہتی ہے)۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

دُرود دُعا کو محفوظ کر دیتا ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے: تمہارا مجھ پر دُرود و سلام پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے۔ تمہارے رب کی رضا کا ذریعہ ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔ (سعادت دارین)

دُعا میں دُرود پڑھنا کیوں ضروری ہے؟

رحمت کے تاجدار، جنت کی بہار، اُمت کے غم گسار، پیغمبرِ اعظم، شفیعِ معظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو پہلے مجھ پر دُرود پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دو دُعائیں کی جائیں تو وہ ایک کو (یعنی بندے کی اپنے لیے کی جانے والی دُعا) کو رَدّ کر دے۔ (نزہت المجالس)

قبولیتِ دعا کی صورتیں

حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزت و اکرام والی چیز اور کوئی نہیں ہے۔“ (ترمذی) اس لیے قبولیت دعا کی فکر نہ کیجئے، فکر کیجئے مانگنے کی۔ اس بات کو حضرت عمر فاروقؓ نے یوں بیان فرمایا ہے: مجھے دعا قبول ہونے کی فکر نہیں، مجھے صرف دعا مانگنے کی فکر ہے۔ جب مجھے دعا مانگنے کی توفیق ہو گئی تو قبولیت بھی اس کے ساتھ حاصل ہو جائے گی۔

محترم بہنوں اور بھائیو! اگر آداب کا پاس و لحاظ رکھتے ہوئے دعا مانگی جائے تو یہ تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں یقیناً قبول ہوتی ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ دعا مانگنے والا جو مانگتا ہے اُسے دے دیا جاتا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دعا مانگنے والا جو مانگتا ہے وہ اسے نہیں دیا جاتا بلکہ آخرت میں اُس دعا کے بدلے نعمتیں دینے کے لیے دُعا کو محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ تیسری اور آخری صورت یہ ہے کہ دعا مانگنے والا جو مانگتا ہے وہ تو اُسے نہیں دیا جاتا مگر دعا کی بدولت اُس کے درجے کی کسی آنے والی مصیبت بُرائی یا ذِلت کو دُور کر دیا جاتا ہے۔

اس بارے میں پیارے نبی، آقائے محترم، شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے الفاظِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیں: ”روئے زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اللہ اس کی دعا قبول نہ کرے۔ دعا مانگنے والا جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے یا اس پر آنے والی کسی بلا و آفت کو دور فرما دیتا ہے یا اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ کر لیتا ہے، مگر شرط یہ ہے کہ دعا میں کسی گناہ اور رشتہ داروں کے حقوق برباد کرنے کی بات نہ ہو۔“ یہ سن کر صحابہ

کرام نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا: پھر تو ہم بہت زیادہ عا مانگا کریں گے۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ بھی بہت دینے والا ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تیری دعاؤں سے بھی زیادہ ہے (مطلب یہ ہے کہ اللہ کے خزانے میں کوئی کمی نہیں۔ بندہ مانگتے مانگتے تھک جاتا ہے' اللہ پاک دیتے دیتے نہیں تھکتا۔) (ترمذی۔ مسند احمد)

اِسی موضوع پر ایک اور حدیث حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے۔ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان جب بھی کوئی دعا مانگتا ہے بشرطیکہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں قبول فرماتا ہے۔ یا تو اُس کی وہ دُعا اس دنیا میں قبول کر لی جاتی ہے یا اسے آخرت میں اجر دینے کے لیے محفوظ کر لیا جاتا ہے یا اسی درجے کی کسی آفت کو اس پر آنے سے روک دیا جاتا ہے۔

اِسی نوع کی ایک اور حدیث ملاحظہ فرمایئے: جب کوئی مسلمان دعا کرتا ہے تو یا اس کو اس کی منہ مانگی مراد مل جاتی ہے یا کوئی بلا اس پر سے ٹال دی جاتی ہے یا اس کی دعا آخرت کے لیے ذخیرہ بنا دی جاتی ہے۔ (احمد۔ بزار)

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو دعا بظاہر پوری نہیں ہوتی' درحقیقت وہ بھی پوری ہو چکی ہوتی ہے مگر اس کی قبولیت کی صورت وہ نہیں ہوتی جس کی ہم نے توقع کر رکھی ہوتی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک بندہ مومن کو اپنے حضور طلب فرمائے گا اور استفسار فرمائے گا' کیا تو نے فلاں دن یہ دعا نہ کی تھی کہ میں تیرا وہ رنج و غم دور کر دوں جس میں تو مبتلا تھا اور میں نے تجھے اس رنج و غم سے نجات بخشی تھی؟ بندہ کہے گا' بالکل سچ ہے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' وہ دعا تو میں نے قبول کر کے دنیا ہی میں تیری آرزو پوری کر دی تھی اور فلاں دن پھر تو نے دوسرے غم میں مبتلا ہونے پر دعا کی کہ خدایا! اس مصیبت سے نجات دے مگر تو نے اس رنج و غم سے نجات نہ پائی اور برابر اس میں مبتلا رہا۔ وہ کہے گا' بے شک پروردگار۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' میں نے اُس دعا کے عوض جنت میں تیرے لیے طرح طرح کی نعمتیں جمع کر رکھی ہیں۔ حضور اقدس نے فرمایا: اور اسی طرح دوسری دعاؤں کے بارے میں بھی دریافت کر کے یہی فرمایا جائے گا۔

پس جب دعا سے ہماری توقع کے مطابق نتیجہ برآمد نہیں ہوتا تو اس میں بھی مصلحت ہوتی ہے اور مصلحت یہ ہوتی ہے کہ یا تو ہمیں اُس دعا کے طفیل کسی آنے والی مصیبت سے بچا لیا جاتا ہے یا ہمیں آخرت میں جنت کی نعمتوں سے نوازنے کے لیے ہماری دعا کو محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

ذرا سوچئے! وہ اہل ایمان جو اپنی بعض دعائیں دنیا میں پوری نہ ہونے پر افسردہ اور آزردہ ہوئے تھے' آخرت میں ان دعاؤں کے بدلے جب جنت کی نعمتیں پائیں گے تو ان کی خوشی کا کیا عالم ہوگا۔ اس وقت یقیناً ان کی سوچ یہ ہوگی' کاش! ہماری کوئی دعا بھی دنیا میں قبول نہ ہوئی ہوتی۔ ذیل کی حدیث مقدسہ میں اسی سوچ کی عکاسی فرمائی گئی ہے

"بندہ مومن کی کوئی دعا ایسی نہ ہوگی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ یہ بیان نہ فرما دے کہ یہ میں نے

دنیا میں قبول کی اور یہ تمہاری آخرت کے لیے ذخیرہ کر کے رکھی۔ اس وقت بندہ مومن سوچے گا' کاش! میری کوئی دعا بھی دنیا میں قبول نہ ہوتی۔ اس لیے بندے کو ہر حال میں دعا مانگتے رہنا چاہیے۔" (حاکم)

باب 64:

جنّت، حُوریں اور دُرود شریف

- جنت کیا ہے؟
- حُور کیا ہے؟
- جنت دُرود خواں کی تمنا کرتی ہے!
- دُرود زندگی ہی میں جنت کا دیدار کروا دیتا ہے!
- دُرود دُرود خواں کو جنت کی بشارت دلواتا ہے!
- آپ جتنا زیادہ دُرود پڑھیں گے، اتنی زیادہ حُوریں پائیں گے!

جنت کیا ہے

آیات و احادیث کی روشنی میں تیار کردہ جنت کا مختصر خاکہ:

جنت کے چند نام:

جنت الماویٰ۔ جنت الخُلد۔ جنت النعیم۔ جنت الفردوس

جنت کے لغوی معنٰی:

وہ باغ جس کے گھنے درخت زمین کو چھپالیں۔

جنت کے شرعی معنٰی:

نعمتوں سے مالا مال سدا بہار باغات جن میں مغفرت پانے والے ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

جنت کیا ہے؟:

ربِ کعبہ کی قسم! یہ (جنت) ایک طرح کا پھولوں کا گلدستہ ہے مست کردینے والا اور نور سے چمکنے والا۔ (الحدیث)

جنت کی تیاری:

جنت تیار کی جا چکی ہے۔

جو (یعنی جنت) مُتقین کے لیے تیار کی گئی ہے (العمران: 133)

جنت کہاں ہے؟:

سات آسمانوں سے اُوپر، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔

جنت کا سامانِ تعمیر:

ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی۔ انہیں جوڑنے کے لیے تیز خوشبودار مشک کا گارا اور موتیوں اور یاقوت کی کنکریاں۔

جنت کی وسعت:

اس کا اندازہ آپ مسلم شریف کی اس حدیث سے لگا لیجئے کہ ادنیٰ درجہ کے جنتی کو جنت میں جو رقبہ دیا جائے گا وہ تمام دنیا کے رقبہ سے دس گناہ زیادہ ہوگا۔

جنت کی میعاد:

جنت نے فنا نہیں ہونا۔

بے شک یہ (جنت) ہماری عطا ہے جس نے کبھی ختم نہیں ہونا۔ (ص:54)

جنت کی زمین:

چاندی کی، سفید، چمکدار مثلِ آئینہ، ہموار، کستوری کی خوشبو والی۔

جنت کی خوشبو:

بے نظیر، بے مثال، تیز، پانچ سو برس کی مسافت سے محسوس ہوگی۔

جنت کا رنگ:

سفید چمکدار ''اللہ تعالیٰ نے جنت کو سفید پیدا کیا ہے'' (الحدیث)

جنت کی روشنی:

قریب الطلوع سورج کی روشنی کی طرح۔

جنت میں دھوپ کے بغیر روشنی ہوگی۔

جنت کی ہوا:

مُشک دار۔

جنت کی ڈھول:

زعفران۔

جنت کا موسم:

معتدل' خوش کن' خوشگوار۔ جنتی کو گرمی محسوس ہوگی نہ سردی۔

جنت کے درجے:

ایک حدیث کے مطابق سو درجے' دوسری حدیث کے مطابق قرآن پاک کی آیات کی تعداد کے برابر درجے۔ دوسری حدیث صحیح ہے کیونکہ ابوداؤد' ترمذی اور ابن حبان میں ایک حدیث درج ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حافظ قرآن سے فرمائے گا: قرآن کی تلاوت کرتے جاؤ اور اُوپر چڑھتے جاؤ۔ جنت میں تمہاری وہی منزل (درجہ) ہوگی جہاں تم آخری آیت تلاوت کرو گے۔

جنت کا اعلیٰ ترین درجہ:

فردوس اِس کے اوپر عرشِ الٰہی ہے۔ "جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس کو مانگا کرو۔" (ترمذی)

جنت کے دروازے:

آٹھ۔ جنت کے دروازے ہر سوموار اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں مگر توبہ کا دروازہ "باب التوبہ" ہر وقت کھلا رہتا ہے۔

جنت کی فصیلیں:

سات: پہلی فصیل (یعنی چاردیواری) چاندی کی' دوسری سونے کی' تیسری سونے اور چاندی کی' چوتھی موتیوں کی' پانچویں یاقوت کی' چھٹی زبرجد (یعنی جواہر) کی اور ساتویں نور کی ہے۔

جنت کے پُل:

آٹھ

جنت کے محل:

محل کا بیرونی حصہ: سرخ سونے کا' محل کا اندرونی حصہ: سبز جواہرات کا محل کا گنبد: یاقوت کا' محل کے کنگرے: موتی کے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا جس کے ہزار محل ہوں گے۔ ہر دو محلات کے درمیان ایک سال کا سفر ہے۔ جنتی اس کے آخری حصہ کو بھی ایسے ہی دیکھے گا جیسے اس کے قریبی حصہ کو دیکھے گا۔ ہر محل میں حور عین ہوں گی' خوشبودار پودے ہوں گے اور چھوٹے چھوٹے بچے ہوں گے۔ وہ جس چیز کی

خواہش کرے گا اُس کو پیش کی جائے گی۔ (ترغیب وترہیب)

جنت کے باغات:

ارشادِ نبوی ہے: مومن جب جنت میں داخل ہوگا تو ستر ہزار ایسے باغات دیکھے گا کہ ہر باغ میں ستر ہزار درخت ہوں گے اور ہر درخت پر ستر ہزار پتے ہوں گے اور ہر پتے پر یہ لکھا ہوگا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اُمَّۃٌ مُّذْنِبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ط------ اور ہر پتے کی چوڑائی مشرق سے مغرب کے برابر ہوگی۔

(روح البیان۔ جلد 2۔ صفحہ 82)

جنت کے تمام درختوں کے تنے سونے کے ہیں۔ (مشکوٰۃ۔ جلد 2۔ صفحہ 497)

جنت کی نہریں:

چار --- شیریں پانی کی، شہد کی، دُودھ کی، شراب کی یہ چاروں نہریں جنت الفردوس سے نکلتی ہیں

یہ نہریں گڑھوں میں نہیں چلتیں بلکہ ہموار زمین پر چلتی ہیں اور بغیر نشیب کے اپنی جگہ اس طرح جاری رہتی ہیں کہ اپنی حد سے اِدھر اُدھر نہیں پھیلتیں۔

جنت میں یہ چیزیں نہیں ہیں:

رات دن، صبح شام، گرمی سردی، چاند ستارے، دھوپ، غم فکر، دکھ تکلیف، درد اذیت، بیزاری اکتاہٹ، لڑائی جھگڑا، بغض کینہ، بیماری موت، نیند۔

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا، کیا جنتی سوئیں گے بھی؟ آپ نے فرمایا: نیند موت کی بہن ہے اس لیے جنت والے نہیں سوئیں گے۔ (بیہقی)

ایک اور حدیث ہے: نہیں (نیند نہیں آئے گی) کیونکہ نیند موت کی شریک ہے اور جنت میں موت نہیں ہوگی (بلکہ) جنت میں نہ تو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ اُس میں ہمیں کوئی خستگی پہنچے گی۔ (بیہقی)

اہلِ جنت

جنتیوں کا چہرہ:

روشن اور تابناک۔ چہرے سے نُور پھوٹ رہا ہوگا۔

جنتیوں کی آنکھیں:

سرمہ لگائے بغیر سرمگیں معلوم ہوں گی۔

جنتیوں کے بال:

سر، بھوؤں، پلکوں کے بالوں کے سوا بدن کے کسی حصے پر بال نہیں ہوں گے۔ ہر جنتی بے ریش ہوگا۔ سر کے بال سنوارنے کے لیے جنتوں کے پاس سونے کی کنگھیاں ہوں گی۔

جنتیوں کا قد:

ہر جنتی کا قد 60 ہاتھ لمبا ہوگا کیونکہ آدم علیہ السلام کا قد 60 ہاتھ کا تھا۔

جنتیوں کی عمر:

30/33 سال۔ یہ عمر ہمیشہ برقرار رہے گی

جنتیوں کی صحت:

ہر جنتی ہمیشہ تندرست، توانا اور جوان رہے گا۔ نہ سر درد ہوگا نہ بینائی کمزور ہوگی۔

جنتیوں کی صفائی:

نہ ناک سے رینٹھ آئے گی نہ منہ سے تھوک۔ نہ پیشاب آئے گا نہ پاخانہ۔ جب مشک کی خوشبو والا ڈکار اور پسینہ آئے گا تو پیٹ خالی ہو جائے گا۔ یہ پسینہ گرمی کی وجہ سے نہیں ہوگا کیونکہ جنت کا درجہ حرارت معتدل ہے۔

جنتیوں کے لباس:

اور یہ لوگ (یعنی جنتی) سبز رنگ کے کپڑے زیب تن کریں گے جو سندس (یعنی باریک ریشم) اور استبرق (یعنی موٹے ریشم) کے ہوں گے۔ (سورہ کہف)

جنتیوں کے مشروب:

نشہ سے پاک سفید رنگ کی کافور ملی شراب، مشک ملی شراب اور سونٹھ ملی شراب

جنتیوں کی دل لگی:

وہاں (یعنی جنت میں جنتی) آپس میں شراب کی چھینا جھپٹی کریں گے۔ اس شراب میں (نشہ نہ ہوگا لہٰذا اس کے پینے سے) بک بک نہ ہوگی اور نہ کوئی بے ہودہ بات (عقل و متانت کے خلاف نکلے گی)۔ (سورہ طور)

جنتیوں کے تخت:

بلاشبہ اہلِ جنت اس روز اپنے مشغلوں میں خوش دل ہوں گے وہ اور اُن کی بیویاں پردہ والے مزین تختوں پر تکیے لگائے ہوں گے۔ (سورۃ یٰس)

جنتیوں کے بچھونے:

وہ (یعنی جنتی) ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے اور دونوں باغوں کا پھل نزدیک ہوگا۔ سو اے جن و اِنس! تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (سورہ رحمٰن)

جنتیوں کے تاج:

ارشادِ نبوی ہے: اہلِ جنت کے سروں پر تاج ہوں گے جن میں سے ادنیٰ موتی کی چمک اس قدر ہوگی کہ وہ مشرق و مغرب کے درمیان کے خلاء کو روشن کر سکتا ہے۔ (ترمذی)

جنتیوں کے زیور:

ان کو (یعنی جنتیوں کو) سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ (سورہ کہف)

ان لوگوں (یعنی جنتیوں) کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ (سورۃ حج)

جنتیوں کی بیویاں اور خُدّام:

ادنیٰ درجے کے جنتی کو اسی ہزار خادم اور بہتر (72) بیویاں ملیں گی اور اس کے لیے موتی زبرجد و یاقوت کا اتنا لمبا چوڑا خیمہ گاڑا جائے گا کہ جتنا جابیہ اور صنعا کے دو شہروں کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی)

جنتیوں کا پہلا ناشتہ:

فرمان نبوی ہے: قیامت کے دن زمین ایک روٹی بن جائے گی جس کو (خدائے) جبار اپنے دستِ قدرت میں لے کر اُلٹے پلٹے گا جیسے کہ تم میں سے کوئی شخص سفر میں روٹی کو اُلٹتا پلٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس روٹی سے اہلِ جنت کی اولین مہمانی فرمائے گا۔

ایک اور حدیث کے مطابق یہ روٹی جس سالن سے کھائی جائے گی وہ بیل اور مچھلی کے کلیجی کا زائد حصہ ہوگا۔ زائد حصے سے مراد وہ ٹکڑا ہے جو جگر میں لٹکا ہوتا ہے اور کھانے میں جگر کا بہترین حصہ ہے۔

حُور کیا ہے؟

حُور اہلِ جنت کے لیے تخلیق کردہ ایسی پاکیزہ عورت کو کہا جاتا ہے جس کی آنکھیں بڑی بڑی اور چوڑی ہیں آنکھوں کا سفید حصہ نہایت ہی سفید اور سیاہ حصہ نہایت ہی سیاہ ہے جن کی رنگت ہلکی ہلکی زردی ملی نہایت سفید ہے اور جس میں خدمت گزاری اور وفا شعاری کُوٹ کُوٹ کر بھری ہے۔ حور عین حقیقت میں حسن و جمال کا شہکار اور خوش صورتی اور خوب سیرتی کا حسین امتزاج ہے۔ یہ محبت و چاہت کے انمول موتی ہے۔ سُورہ دُخان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور حور عین کے ساتھ ہم ان کا (یعنی جنتیوں کا) بیاہ کر دیں گے۔

جنت اور حورعین کے مختصر تعارف کے بعد' آیئے ان دونوں کے حوالے سے دُرود شریف کا جائزہ لیں۔

جنت دُرود خواں کی تمنا کرتی ہے!

ارشادِ نبوی ہے: بے شک جنت پانچ قسم کے لوگوں کی تمنا کرتی ہے

1: قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا 2: اپنی زبان کو فضولیات سے روکنے والا

3: بھوکوں کو کھانا کھلانے والا 4: ننگوں کو کپڑا پہنانے والا

5: مجھ پر (یعنی اللہ کے پیارے رسول پر) دُرود و سلام پڑھنے والا

حضراتِ محترم! اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں دُرود و سلام کا تحفہ بھیجنے والا اُن خوش نصیبوں میں سے ایک خوش نصیب ہے۔ جس کی تمنا خود جنت کرتی ہے۔

دُرود زندگی ہی میں جنت کا دیدار کروا دیتا ہے!

حضور اقدس کا فرمان عالی شان ہے: جو شخص مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار مرتبہ دُرود پاک پڑھے گا' اُسے اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک وہ اپنی آرام گاہ (یعنی اپنا گھر' اپنا ٹھکانہ) جنت میں نہ دیکھ لے۔

(قول بدیع۔ کشف الغمہ۔ افضل الصلوٰۃ)

دُرود دُرود خواں کو جنت کی بشارت دلواتا ہے!

مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرود

اوصافِ دُرود وسلام

باب 65:

دُرود شریف کے فائدے

- دُرود شریف کے فائدے —— قرآن سے حاصل کردہ
- دُرود شریف کے فائدے —— احادیث سے حاصل کردہ
- دُرود شریف کے فائدے —— اقوال سے حاصل کردہ
- خلاصہ اور نتیجہ

دُرود شریف کے فائدے —— قرآن سے حاصل کردہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

(پارہ: 22 سورۃ: احزاب آیت:56)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے اہل ایمان! تم (بھی) ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔

اس آیت مبارک کے مطابق دُرود پاک کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں

تعمیلِ حکم:

جب بندہ دُرود پاک پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔

سنتِ الٰہی:

جب بندہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ سنتِ الٰہی پر عمل پیرا ہوتا ہے۔

سنتِ ملائکہ:

جب بندہ دُرود پاک پڑھتا ہے تو وہ سنتِ ملائکہ کی پیروی کرتا ہے۔

اہلِ ایمان:

جب بندہ دُرود پاک پڑھتا ہے تو وہ اہلِ ایمان کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔

دُرود شریف کے فائدے ــــ احادیث سے حاصل کردہ

اللہ جل جلالہٗ:

دُرودِ پاک پڑھنے سے ــــ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے
اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے
اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے
اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل ہوتی ہے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام نصیب ہوتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

دُرودِ پاک پڑھنے سے ــــ حضور کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ حضور کا دیدار ہوتا ہے۔
حضور سے محبت بڑھتی ہے۔ حضور کی محبت حاصل ہوتی ہے۔
حضور کی نظرِ عنایت حاصل ہوتی ہے۔ حضور کا سلام نصیب ہوتا ہے۔

فرشتے:

دُرودِ پاک پڑھنے سے ــــ فرشتے محبت کرتے ہیں
فرشتے دعا کرتے ہیں
فرشتے مدد کرتے ہیں
فرشتے بلیات سے بچاتے ہیں
کراماً کاتبین تین دن تک گناہ نہیں لکھتے کہ شائد توبہ کرلے

گھر:

دُرودِ پاک پڑھنے سے —— گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں
گھر میں تنگ دستی کی خزاں نہیں آتی
گھریلو جھگڑے اور ناچاقی ختم ہو جاتی ہے
گھر میں سکون اور اتفاق رہتا ہے

تحفظ:

دُرود پاک پڑھنے سے —— بندہ آفات و مصائب سے محفوظ رہتا ہے۔
بندہ شدید خوف و غم سے محفوظ رہتا ہے۔
بندہ غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

دل:

دُرود پاک پڑھنے سے —— دل کی سختی ختم ہو جاتی ہے
دل پاک وصاف ہو جاتا ہے
دل سے غفلت کا زنگ اتر جاتا ہے
دل کو سکون ملتا ہے

دُعا:

دُرود پاک پڑھنے سے —— دعا پرواز کرتی ہے
دعا قبول ہوتی ہے

برکت:

دُرود پاک پڑھنے سے —— رزق میں برکت پیدا ہو جاتی ہے
کام میں برکت اور کلام میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے
زندگی خیر و برکت سے بھر جاتی ہے

پاکی:

دُرود پاک پڑھنے سے —— بندہ نفاق سے پاک ہو جاتا ہے
اعمال پاک ہو جاتے ہیں اور ان میں اضافہ ہوتا ہے
نامہ اعمال برائیوں سے پاک ہوتا جاتا ہے

نیکی:

دُرود پاک پڑھنے سے —— نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے
میزان کے وقت نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا

ثواب:

دُرود پاک پڑھنے سے —— چار سو حج کا ثواب ملتا ہے۔
چار سو غزوات کا ثواب ملتا ہے۔
دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔
اُحد پہاڑ جتنا سونا خیرات کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

جان کنی:

دُرود پاک پڑھنے سے —— جان کنی میں آسانی ہو جاتی ہے
جان کنی کے وقت تمام مخلوق دعا کرتی ہے

قیامت:

دُرود پاک پڑھنے سے —— قیامت کی ہولناکیوں سے نجات حاصل ہوگی
قیامت کے دن حضور کا مصافحہ نصیب ہوگا
قیامت کے دن حضور کی شفاعت نصیب ہوگی
قیامت کے دن عرش کا سایہ نصیب ہوگا
قیامت کے دن نور عطا کیا جائے گا

قیامت کے دن چہرہ نورانی ہوگا

قیامت کے دن پیاس نہیں لگے گی

پُلِ صراط:

دُرود پاک پڑھنے سے —— پل صراط کے اندھیرے میں نور حاصل ہوگا

بندہ پل صراط سے آسانی سے گزر جائے گا

جنت:

دُرود پاک پڑھنے سے —— جنت عطا کی جائے گی

جنت میں حضور کا قرب حاصل ہوگا

جنت کے دروازے پر حضور کا شانہ مبارک درود خواں کے شانے سے چھو جائے گا

بندہ زندگی ہی میں جنت میں اپنا مکان دیکھ لے گا

جنت میں کثرت سے بیویاں (حوریں) عطا کی جائیں گی

حوضِ کوثر:

دُرود پاک پڑھنے سے —— حضور حوضِ کوثر پر دُرود خواں کی پہچان فرمائیں گے۔

حضور حوضِ کوثر پر خاص عنایت فرمائیں گے۔

حضور حوضِ کوثر سے بھر بھر کے جام عطا فرمائیں گے۔

متفرق:

دُرود پاک پڑھنے سے —— رحمت کے ستر دروازے کھل جاتے ہیں۔

گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

بھولی ہوئی بات یاد آ جاتی ہے۔

شہداء کی ہم نشینی حاصل ہوگی۔

دُرودشریف کے فائدے----اقوال سے حاصل کردہ

- دُرود پاک اللہ تعالیٰ کے قرب کا قریب ترین راستہ ہے۔
- دُرود پاک جنت کا راستہ ہے۔
- دُرود پاک فتوحات کی چابی ہے۔
- دُرود پاک کی بدولت انسان دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔
- دُرود پاک ایک ایسی تجارت ہے جس میں نفع ہی نفع ہے۔
- دُرود پاک کی کثرت سے بندے کو محبِ رسول کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔
- دُرودِ پاک کی کثرت سے دِل حبیبِ خدا کی محبت میں رنگ جاتا ہے۔
- دُرودِ پاک' پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔
- دُرود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔
- دُرود پاک قسمت کا بند دروازہ کھول دیتا ہے۔

خلاصہ اور نتیجہ

دُرود شریف رحمت کا ایک ایسا سمندر ہے جس سے فیوض و برکات کے بے شمار دریا نکلتے ہیں۔ دُرود خود اپنے پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے اور یہ سلسلہ درود خواں کے انتقال کے بعد بھی جاری رہتا ہے یعنی دُرود خواں کا پڑھا ہوا دُرود شریف اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے لیے استغفار کرتا رہتا ہے۔

حضراتِ محترم! ساری باتیں زندگی تک ہیں۔ مرنے کے بعد کون کسی کو یاد کرتا ہے۔ مگر آج آپ کا پڑھا ہوا دُرود شریف کل بھی آپ کو یاد رکھے گا۔ آپ کا مونس و غم خوار ہوگا اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے لیے دعائے خیر کرے گا۔ قبر کی تاریکیوں اور حشر کی ہولناکیوں میں آپ کا مددگار ہوگا۔ لہٰذا دُرود شریف دُرود خواں کا قیامت تک کا ساتھی ہے۔ اس سچے رفیق کی رفاقت اِس دنیا سے اُس دنیا تک ہے۔

اس قدر سچا اور بہترین دوست نایاب ہے۔ اس لیے رات دن وِرد کے ذریعے دُرودِ پاک کو اپنا رفیق بنائیے۔ کثرت دُرود کو اپنا معمول بنا لیجئے تاکہ مرنے کے بعد اُس طرف آپ کا پڑھا ہوا دُرود شریف مسرت و شادمانی کے پھول لیے آپ کے استقبال کے لیے موجود ہو۔

باب 66:

دُرود شریف سے مشکلات کا حل

- بے روزگاری میں مدد
- عہدہ واپس مل گیا
- قرضہ اُتر گیا
- غُربت میں سہارا
- دُرود شریف نے عید کرادی
- مہربانی اور نوازش
- چوری کا سامان مِل گیا

بے روزگاری میں مدد

مستری بابا نور محمد صاحب سوڈیوال والے بیان کرتے ہیں میں مکہ مکرمہ گیا۔ وہاں ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میرے پاس خرچہ ختم ہوگیا۔ کوئی روپیہ پیسہ نہ تھا میں مزدوری کے لیے نکلا تو مجھے کوئی کام نہ ملا۔ یوں ہی تین دن گزر گئے۔ ایک دن میں نے حرم شریف میں بیٹھ کر صبح صبح دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ اچانک مجھے اونگھ آ گئی۔

جب طبیعت سنبھلی تو دیکھا میرے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور مجھے کہہ رہا تھا میرے سر میں درد ہے مجھے دم کر دو۔ میں نے اسے دم کیا اور وہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ ہر سوموار کو آتا اور دم کراتا۔ پھر وہ مجھے دس ریال دے کر چلا جاتا۔ اس وقت مجھے حضرت صاحب کا ارشاد مبارک یاد آیا کہ دُرود شریف پڑھنے سے تمام مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ (خزینۂ کرم۔ صفحہ 254)

عہدہ واپس مل گیا

علی بن عیسیٰ وزیر نے فرمایا کہ میں کثرت سے دُرود پاک پڑھا کرتا تھا۔ اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز گوش (گدھا خچر) پر سوار ہوں اور پھر دیکھا کہ آقائے دو جہاں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں براہِ ادب جلدی سے سواری سے اُتر کر پیدل ہو لیا تو حضور نے فرمایا: "اے علی! اپنی جگہ واپس چلا جا۔" میری آنکھ کھل گئی۔ صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سونپ دی۔ یہ برکت دُرودِ پاک کی ہے۔

(سعادت دارین۔ صفحہ 134)

قرضہ اُتر گیا

ایک مولوی صاحب نے ایک شخص کو بطورِ وظیفہ روزانہ پڑھنے کے لیے دُرود شریف بتایا اور ساتھ ہی کچھ فوائد دُرود پاک سنا دیئے۔ وہ شخص بڑے ذوق وشوق سے دن رات دُرود پاک پڑھتا رہا اور ایسا اس میں محو ہوا کہ دنیا کے کام چھُوٹ گئے۔ اس کی بیوی فاجرہ تھی۔ جب کبھی خاوند کو دیکھتی تو اس کے منہ سے دُرود پاک کا وِرد جاری رہتا۔ اسے بے حد ناگوار معلوم ہوتا۔ ایک دن وہ عورت بولی' ارے بدبخت! کیا تم ہر وقت صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہتے رہتے ہو۔ اس کو چھوڑ دو اور آدمی بنو۔ کچھ کما کر لاؤ۔ مگر اس کا خاوند اس طعن وتشنیع کے باوجود دُرودِ پاک کا وِرد نہ چھوڑتا تھا۔ اتفاق سے وہ کسی مہاجن کا مقروض تھا۔ اس کے ذمہ سو روپیہ مہاجن کا قرضہ تھا۔ اس نے مطالبہ کیا۔ یہ نہ دے سکا۔ مہاجن نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔

اب اُس کی عورت کو اور بھی موقع مل گیا۔ خوب زبان درازی کی اور خاوند کو برا بھلا کہا۔ وہ مردِ صالح' تنگ آ کر آدھی رات کو اٹھا اور دربارِ الٰہی میں نہایت ہی زاری کی اور عاجزی سے عرض کی: یا اللہ! تو سب کچھ جانتا ہے۔ میں بیوی اور مہاجن سے لاچار ہو گیا ہوں تو بے سہاروں کا سہارا ہے۔ تو حاجت مندوں کا حاجت روا ہے۔

دریائے رحمت جوش میں آیا اور اس مردِ صالح پر اللہ تعالیٰ نے نیند مسلط کر دی۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین وجمیل پاکیزہ صورت سامنے آئے اور نہایت شیریں زبان سے گویا ہوئے: اے پیارے! کیوں اتنے بے قرار ہو۔ گھبراؤ نہیں۔ تمہارا کام بن جائے گا۔ میں خود تمہارا مددگار ہوں۔ اس مردِ صالح نے عرض کیا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں وہی ہوں۔ جن پر تو دُرود پاک پڑھتا رہتا ہے۔

یہ سُن کر وہ بہت خوش ہوا اور دل کی ساری بے قراری دور ہو گئی۔ پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تم صبح وزیرِ اعظم کے پاس جانا اور اس کو وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سنانا۔ وہ مرد درویش بیدار ہوا اور صبح کو اپنے ٹوٹے پھوٹے لباس کے ساتھ وزیرِ اعظم کی طرف روانہ ہوا۔ دروازہ پر جا کر دربانوں سے کہا: میں وزیر صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔ دربان اس کی حیثیت اور لباس دیکھ کر مسکرا دیئے اور کہا: کیا آپ وزیرِ اعظم کے ساتھ ملاقات کرنے کے قابل ہیں۔ چلو یہاں سے بھاگو۔

لیکن ان دربانوں میں ایک رحم دل بھی تھا۔ اس کو رحم آ گیا اور کہا: بھائی! ٹھہر جاؤ' میں وزیر صاحب سے عرض کرتا ہوں۔ اگر اجازت ہو گئی تو ملاقات کر لینا۔ جب وزیر صاحب سے ماجرا بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا: اس آدمی کو بلا لو۔ جب وہ وزیر کے ہاں پہنچا تو وزیر کے استفسار پر سارا ماجرا بیان کر دیا۔ وزیرِ اعظم وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سن کر بہت خوش ہوا اور اسے بجائے ایک سو کے تین سو روپیہ دے کر رخصت کیا۔

جب وہ مردِ صالح روپیہ لے کر گھر پہنچا اور بیوی کو دیا تو وہ بھی خوش ہو گئی اور وہ مردِ صالح بیوی کو روپے دے کر اپنے کام یعنی دُرودِ پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔

جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو وہ سو روپیہ لے کر عدالت میں جا پہنچا اور حاکم کے سامنے رکھ دیا۔ قرض خواہ مہاجن روپیہ دیکھ کر حاکم سے کہنے لگا: جناب! یہ روپیہ کہیں سے چوری کر کے لایا ہے کیونکہ اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ سن کر حاکم نے پوچھا: بتاؤ! یہ روپیہ کہاں سے لیا ہے ورنہ قید کر لئے جاؤ گے۔ اس نے کہا: یہ بات وزیراعظم سے معلوم کرو کہ میرے پاس روپیہ کہاں سے آیا ہے۔

حاکم نے وزیراعظم کی خدمت میں خط لکھا۔ وزیر صاحب نے خط پڑھ کر جواب لکھا: جج صاحب! خبردار! خبردار! اگر اس بندے کے ساتھ ذرا بھی بے ادبی کرو گے تو معزول کر دیئے جاؤ گے۔ جج صاحب یہ جواب پڑھ کر خوفزدہ ہو گئے اور اس مردِ صالح کو اپنی کرسی پر بٹھایا اور بڑی خاطر داری کی اور جو سو روپیہ مردِ صالح نے دیا تھا وہ واپس کر کے مہاجن کو اپنی طرف سے سو روپیہ دے دیا۔

مہاجن نے جب یہ منظر دیکھا تو خیال کیا کہ جب وزیراعظم اور حاکم بھی اس کے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اس کے ساتھ ہے۔ اس نے وہ سو روپیہ واپس دے دیا۔ معلوم ہوا کہ دُرود پاک دونوں جہان کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ (وعظ بے نظیر۔ صفحہ 25)

غربت میں سہارا

محمد بن مالک نے بیان کیا ہے کہ ہم شیخ القراء ابوبکر بن مجاہد سے پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پھٹی پرانی پگڑی باندھی ہوئی تھی اور پھٹا پرانا اس کا لباس تھا۔

ہمارے استاد اٹھے اور اسے اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پوچھی۔ اُس آنے والے نے عرض کیا: آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے۔

شیخ ابوبکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا تو غریبوں کے والی' بے سہاروں کے سہارے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: یہ کیا پریشانی ہے؟ جاؤ! علی بن عیسیٰ کے ہاں' اور اسے میرا سلام کہو اور اسے حکم دو کہ وہ اس شخص کو سو دینار دے دے اور اس کی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم ہر جمعہ کی رات ہزار بار دُرود پاک پڑھتے ہو اور گذشتہ شبِ جمعہ تم نے سات سو بار دُرود پاک پڑھا تھا کہ بادشاہ کی طرف سے تمہیں بلاوا آ گیا تھا۔ تم وہاں گئے اور باقی دُرود پاک تم نے واپس آ کر پڑھا تھا۔

حضرت شیخ ابوبکر اٹھے' اس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے اور اس سے فرمایا: وزیر صاحب! یہ آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قاصد آیا ہے۔ یہ سنتے ہی وزیر صاحب فوراً کھڑے ہو گئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی اور ان کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو حکم دیا کہ وہ دیناروں والی تھیلی لائے۔

وزیر صاحب نے ہزار دینار لا کر سامنے رکھ دیئے اور عرض کیا: اے شیخ! آپ نے سچ فرمایا ہے یہ بھید میرے اور

میرے رب کے درمیان تھا۔ پھر وزیر صاحب نے عرض کیا: حضرت! یہ سو دینار قبول کریں یہ اس بچے کے باپ کے لیے ہیں۔ پھر سو دینار گن کر اور حاضر کیئے اور کہا یہ اس لیے کہ آپ سچی بشارت لے کر تشریف لائے ہیں اور پھر سو دینار اور حاضر کیئے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اٹھانا پڑی۔ یوں کرتے کرتے وزیر صاحب نے ہزار دینار حاضر کیا۔ مگر حضرت شیخ ابوبکر نے فرمایا: ہم اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لینے کو فرمایا ہے یعنی ایک سو دینار۔ (فضائل درود شریف۔ صفحہ 114۔ سعادت دارین صفحہ 123۔ رونق المجالس صفحہ 11)

دُرود شریف نے عید کرادی

حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی " جو کہ پابندِ شرع اور متبع سنت اور دُرودِ پاک کی کثرت کرنے والے تھے، فرماتے ہیں کہ مجھ پر گردش کے دن آ گئے۔ فقر و فاقہ کی نوبت آ گئی اور عرصہ گزر گیا۔ یہاں تک کہ عید آ گئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کرا سکوں۔ نہ کوئی کپڑا نہ کوئی چیز کھانے کو۔

جب عید کی رات آئی، وہ رات میرے لیے نہایت ہی کرب و پریشانی کی رات تھی۔ رات کی کچھ گھڑیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ہیں۔ انہوں نے شمعیں (قندیلیں) اُٹھائی ہوئی تھیں اور اُن میں سے سفید پوش جو کہ علاقے کا رئیس تھا وہ آگے آیا۔ ہم حیران رہ گئے کہ یہ اس وقت کیوں آئے ہیں۔ اس رئیس نے بتایا کہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہم کیوں آئے ہیں۔

اس رئیس نے بتایا کہ میں آج رات سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہِ کونین، امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا کہ ابوالحسن اور اس کے بچے بڑی تنگ دستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا! جا کر ان کی خدمت کر۔ اس کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ اور دیگر ضروریات خرچہ وغیرہ تاکہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں۔

لہٰذا یہ کچھ سامانِ عید قبول کیجئے اور میں درزی بلا کر ساتھ لایا ہوں۔ جو یہ کھڑے ہیں۔ لہٰذا آپ بچوں کو بلائیں تاکہ اُن کے لباس کی پیمائش کر لیں۔ ان کے کپڑے سل جائیں پھر اُس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو بعد میں بڑوں کے۔

لہٰذا صبح ہونے سے پہلے پہلے سب کچھ تیار ہو گیا اور صبح کو گھر والوں نے خوشی خوشی عید منائی۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 148)

مہربانی اور نوازش

حضرت علامہ مولانا نور محمد قادری " فرماتے ہیں کہ جب ہم زیارت کعبہ معظمہ اور گنبد خضریٰ سے فارغ ہو کر جدہ شریف آئے تو ہمیں دوسرے دن جہاز پر سوار ہونا تھا اور ہمارا جہاز عابد نامی تھا۔ جو بہت چھوٹا جہاز تھا۔ اس میں صحیح

باب 67:

دُرود شریف سے امراض کا علاج

- دل کی سختی کا علاج
- باطنی کثافت کا علاج
- نفاق کا علاج
- غیبت کا علاج
- پیشاب کی بندش کا علاج
- بیماری کا علاج
- زکام کا علاج
- چنبل کا علاج
- پاؤں سو جانے کا علاج
- کان کی تکلیف کا علاج
- گلے کی تکلیف کا علاج
- فالج کا علاج
- امراض دل کا علاج
- امراض شکم کا علاج
- امراضِ چشم کا علاج
- وبا کا علاج
- تھکاوٹ کا علاج
- نسیان کا علاج

روحانی امراض کا علاج

دل کی سختی کا علاج

دل کی سختی کا بہترین علاج موت کو ہر وقت یاد رکھنا اور دُرود شریف کا بکثرت پڑھنا ہے۔ دُرود شریف دل کو نرم کر کے اس میں سوز و گداز کی کلیاں کھلاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل حُبّ رسول کے گلشن سے مہک اٹھتا ہے۔

باطنی کثافت کا علاج

فرمانِ نبوی ہے: مجھ پر دُرود پاک پڑھو اس لیے کہ مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت (صفائی) ہے۔

(قول بدیع)

نفاق کا علاج

ارشادِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو دُرودِ پاک اس کا دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (کشف الغمہ)

غیبت کا علاج

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے یہ پڑھتے ہو: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ تو اللہ تعالیٰ تم پر ایک نورانی فرشتہ رحمت ایسا مقرر فرمائے گا کہ جو غیبت سے تم کو روک دے گا اور جب تم مجلس سے اٹھتے ہوئے اسے پڑھ لو تو وہ فرشتہ رحمت لوگوں کو تمہاری غیبت سے روک دے گا۔ (فضائل دُرود و سلام۔ صفحہ 39)

جسمانی امراض کا علاج

پیشاب کی بندش کا علاج

ایک شخص کو پیشاب کی بندش کا عارضہ لاحق ہوا جب وہ علاج معالجہ سے عاجز آ گیا تو اس نے عالم زاہد عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو خواب میں دیکھا اور ان کی خدمت میں اس عارضہ کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: ارے بندہِ خدا! تو تریاقِ مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھرتا ہے۔ لے پڑھ! اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ ط

جب بیدار ہُوا تو میں نے یہ دُرودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی۔ (نزہت المجالس۔ جلد 2۔ صفحہ 110)

ترجمہ: اے اللہ رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد کی روح پر درمیان روحوں کے۔ اور رحمت اور سلامتی نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد کے دل پر درمیان دلوں کے اور رحمت اور سلامتی نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد کے جسم پر درمیان جسموں کے۔ اور رحمت اور سلامتی نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد کی قبر پر درمیان قبروں کے۔

بیماری کا علاج

ایک بادشاہ بیمار ہوا۔ بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے۔ کہیں سے آرام نہ آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شبلیؒ

یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں۔ جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا: فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے دُرودِ پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت وہ تندرست ہو گیا فرمایا: یہ ساری برکت دُرودِ پاک کی ہے۔ (راحت القلوب۔ صفحہ 61)

زکام کا علاج

شیخ ابو عمران" ، شیخ ابو علی" کے گھر مہمان ٹھہرے اور دیکھا کہ شیخ ابو علی" زکام کے دائمی مریض ہیں اور بو سونگھنے سے قاصر ہیں شیخ عمران" انہیں کہنے لگے: تم نے ابھی دُرود شریف کے پورے فائدہ حاصل نہیں کیے تم میرا ہاتھ سونگھو، دُرود پاک کا مستقل پڑھنے والا ہوں۔ جب انہوں نے ہاتھ سونگھ کر سانس چھوڑا تو کمرہ کستوری کی خوشبو سے بھر گیا۔ نہ صرف گھر بلکہ ہمسایوں کو بھی کستوری کی خوشبو نے بیدار کر دیا۔ اس طرح شیخ ابو علی" کے مرض کا علاج ہو گیا۔ (شفاء القلوب۔ صفحہ 241)

چنبل کا علاج

دُرود ہزارہ 313 مرتبہ پڑھ کر مٹی کے پاک ڈھیلے پر یا پتھر پر پھونک کر چنبل یا کسی بھی لاعلاج پھوڑے پر لگائیں تو دُرودِ پاک کی برکت سے شفاء ہو جائے گی۔ درودِ ہزارہ یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ ط (شفاء القلوب۔ صفحہ 245)

ترجمہ : اے اللہ حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر رحمت۔ برکت اور سلامتی نازل فرما۔ ہر ایک ذرہ کے عوض دس کروڑ بار کی تعداد میں۔

پاؤں سو جانے کا علاج

حضرت ابو سعید" فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر" کے پاس تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر" کا پاؤں سو گیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: لوگوں میں سے جو سب سے زیادہ آپ کو محبوب ہے اس کا ذکر کیجیے تو حضرت عبداللہ بن عمر" نے کہا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فوراً آپ کا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔ (قول بدیع۔ صفحہ 226)

کان کی تکلیف کا علاج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی کے کان میں گرانی یا درد ہو تو یہ دُرود پڑھے اس کے ثواب واجر کے علاوہ بیماری سے نجات مل جائے گی۔ آپ نے فرمایا اگر تمام سمندروں کا پانی سیاہی بنا دیا جائے تو پھر بھی اس دُرود کا اجر نہیں لکھ سکتے۔ (شفاء القلوب۔ صفحہ 330)

دُرود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّ لِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاْءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ O

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد پر اولین میں اور آخرین میں اور ملاء اعلیٰ میں قیامت کے دن تک اور رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد کی آل پر۔

گلے کی تکلیف کا علاج

علامہ ڈاکٹر اقبال کو گلے کی تکلیف تھی۔ آواز تک نہیں نکلتی تھی اور علاج کے سلسلے میں وہ دوبارہ بھوپال گئے۔ پروفیسر صلاح الدین محمد الیاس برنی کے نام 13 جون 1936ء کے ایک خط میں اپنی صحت کا راز یہ بتایا کہ 30 اپریل کی رات 3 بجے کے قریب میں اس شب بھوپال میں تھا۔ میں نے سرسید کو خواب میں دیکھا۔ پوچھتا ہے: تم کب سے بیمار ہو؟ میں نے عرض کیا: دو سال سے اوپر مدت گزر گئی۔ کہا: حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو۔ میری آنکھ اسی وقت کھل گئی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں فارسی نظم میں عرض داشت (یعنی گزارش) پیش کی جس میں حضرت بوصیریؒ کے حوالے سے گزارش کی تو مجھے صحت مل گئی۔ (اقبال نامہ ۔صفحہ 414)

فالج کا علاج

امام شرف الدین محمد بن سعد بوصیریؒ کو فالج ہو گیا۔ جس سے آدھا دھڑ بیکار ہو گیا۔ آپ نے قصیدہ بُردہ شریف لکھا۔ خواب میں حضورِ شافیِ بیمارانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ قصیدہ سماعت فرمایا اور مفلوج بدن پر ہاتھ پھیرا اور چادر عنایت کی تو بیداری پر بالکل تندرست تھے اور چادر پاس تھی۔ قصیدہ بُردہ کا ابتدائی شعر یہ ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

ترجمہ: اے میرے مالک! اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمیشہ ہمیشہ دُرود و سلام بھیج جو ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔ (برکات بردہ صفحہ 47۔ تسکین القلوب صفحہ 2)

امراضِ دل کا علاج

آج کل دل کا مرض عام ہے۔ دل دھڑکنے، دل بڑھنے، دل بیٹھنے، دل ڈوبنے کے کئی قسم کے امراض آج کی دنیا

کولاحق ہیں۔مولانا نبی بخش حلوائیؒ فرماتے ہیں کہ دل کے مریض کے لیے دُرودِ شفاء 315 مرتبہ پڑھنا ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ شفادے گا۔(شفاالقلوب۔صفحہ 260) دُرودِ شفاء یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَآئِهَا وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ دَآئِمًا اَبَدًا ۝

ترجمہ: اے اللہ رحمت اور سلامتی اور برکت بھیج ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں جو جسموں کی عافیت اور ان کی شفا ہیں اور جو آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر بھی رحمت اور سلامتی اور برکت بھیج۔ ہمیشہ ابد تک۔

امراضِ شکم کا علاج

پیٹ کے درد اور پیٹ کے دیگر امراض میں 11 مرتبہ دُرودِ شفاء پڑھ کر چند گھونٹ نیم گرم پانی پر پھونکیں اور یہ پانی مریض کو پلائیں۔انشاء اللہ جلد افاقہ ہوگا۔دُرودِ شفاء امراضِ دل کے علاج میں پیش کیا گیا ہے۔

امراضِ چشم کا علاج

آنکھوں میں سرمہ ڈالتے وقت ''دُرودِ کمالیہ'' پڑھنے سے آنکھیں ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہیں (شفا القلوب۔صفحہ 192)

صاحبزادہ محمد ابوالحسن کہتے ہیں کہ ''درود کمالیہ'' تمام امراض میں پڑھ کر دم کریں۔مفید اور مجرب ہے۔(فلاح دارین۔صفحہ 259) دُرود کمالیہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْكَامِلِ وَعَلٰى اٰلِهٖ كَمَا لَا نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ ۝

ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد نبی کامل پر اور اُن کی آل پر رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما ایسی جیسی کہ تیرے کمال کی انتہا نہیں اور نبی پاک کے کمال کا شمار نہیں۔

وبا کا علاج

اگر کسی جگہ وبا پھیل چکی ہو یا وبا کے پھیلنے کا خطرہ ہو تو علاقہ کے لوگ اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں اکٹھے ہو کر سوا لاکھ مرتبہ کوئی سا دُرودِ پاک پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی دعا مانگیں۔وبا سے نجات حاصل ہو جاتی ہے اور اگر وبا

کا خطرہ ہو تو ٹل جاتا ہے۔ یہ عمل ہر قسم کی اجتماعی مصیبت کو دور کرنے کے لیے مجرب اور اکسیر ہے۔

تھکاوٹ کا علاج

دن بھر کی مشقت سے اگر تھکاوٹ ہو جائے تو رات کو سونے سے پہلے سات مرتبہ دُرودِ پاک پڑھیں۔ اس کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 34 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ کر پھر سات مرتبہ کوئی سا دُرودِ پاک پڑھیں اور اپنے جسم کو پھونک ماریں۔ تھکاوٹ دور ہو جائے گی اور آپ اپنے آپ کو تر و تازہ محسوس کریں گے۔

نسیان کا علاج

نسیان کا بہترین علاج دُرود شریف ہے۔ دُرودِ کمالیہ کو کثرت سے پڑھنا معمول بنا لیجئے۔ انشاء اللہ یہ مرض ختم ہو جائے گا۔ دُرودِ کمالیہ امراضِ چشم کے علاج میں پیش کیا گیا ہے۔

حضرات محترم! اگر آپ کوئی چیز کہیں رکھ کر بھول جائیں اور ڈھونڈنے کے باوجود نہ ملے یا کوئی بات بھول جائیں تو کسی بھی درود شریف کو اٹھتے بیٹھے، چلتے پھرتے کثرت سے پڑھیئے، گمشدہ چیز مل جائے گی۔

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر دُرود پڑھو۔ خدا نے چاہا تو وہ بھولی ہوئی چیز تم کو یاد آ جائے گی۔

حالاتِ دُرود وسلام

باب 68:

آدابِ دُرودشریف

- وضواور خوشبو
- عبادت اور کثرت
- رُخ اور نشست
- لگن اور یکسوئی
- آغاز اور اختتام
- اخلاص اور پاکیزگی
- سیدنا اور مولانا
- ادائیگی اور عُمدگی
- آل اور اصحاب
- آواز اور لہجہ
- سننا اور لکھنا

نبی کی محبت کی ہر درس گاہ میں
سکھاتے ہیں پہلے ادب کا قرینہ

وضواور خوشبو

ہر وقت، اٹھتے بیٹھے، چلتے پھرتے وِرد کی صورت میں دُرودشریف بے وضو بھی پڑھا جاسکتا ہے مگر باوضو پڑھنا عین اَدب ہے۔ ہر وقت باوضو رہنا بذاتِ خود ایک بہت بڑی سعادت ہے اور ہر وقت باوضو دُرود خوانی کی تو بات ہی کیا! بڑے مرتبے والا ہے یہ عمل! اس سے روحانیت کی دولت حاصل ہوتی ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

اس سلسلے میں قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ اگر دُرودشریف مخصوص تعداد اور مخصوص وقت میں بطورِ وظیفہ پڑھا جارہا ہو تو دُرود خواں کا باوضو ہونا اشد ضروری ہے کیونکہ ہر وظیفہ کی بنیادی شرط باوضو ہونا ہے۔

دُرودِ پاک کے وِرد کے دوران خوشبو کا استعمال بہت اچھا عمل ہے لہٰذا اگر خوشبو میسر ہو تو ضرور استعمال کیجئے۔

رُخ اور نشست

نماز کے سوا ہر عبادت کسی بھی طرف رُخ کر کے کی جاسکتی ہے اس لیے دفتر، دکان یا دورانِ سفر کسی بھی جانب رُخ

کر کے دُرود شریف پڑھا جاسکتا ہے البتہ اگر آپ اسے وظیفہ کے طور پر پڑھنا چاہتے ہوں تو مسجد یا گھر میں کسی پُرسکون جگہ پر باادب بیٹھ جایئے اور اطمینان سے وِرد کیجئے۔ دورانِ وِرد چہرے کا رُخ کعبہ شریف کی طرف رکھیئے۔

اگر دُرود و سلام براہِ راست بھیجا جارہا ہو (جیسے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط) تو اسے بھی بیٹھ کر پڑھا جاسکتا ہے لیکن زیادہ ادب یہ ہے کہ اسے مؤدب کھڑے ہو کر پڑھا جائے اور چہرے کا رُخ روضہ اقدس کی جانب رکھا جائے۔ روضہ اقدس کی سمت کا تعین کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کعبہ شریف کی جانب کئے گئے رُخ سے قدرے دائیں جانب مڑ جایئے۔ آپ کے چہرے کا رُخ روضہ اقدس کی طرف ہو جائے گا۔

آغاز اور اختتام

دُرود شریف کی ابتداء اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ سے کیجئے اور اختتام پر اللہ کا شکر ادا کیجئے کہ جس نے آپ کو دُرود خوانی کی عظیم سعادت سے نوازا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیجئے کہ اے اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن! یہ دُرودِ پاک میں نے تیرے فضل و کرم سے پڑھا ہے اور تُو اسے اپنے فضل و کرم سے قبول فرمالے اور اگر کوئی غلطی ہو تو معاف فرما اور اسے دُور کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے ربّ العالمین! اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مزید کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

سیدنا اور مولانا

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام مبارک سے پہلے سیدنا کا لفظ استعمال کرنا عین اَدب ہے۔ درمختار میں لکھا ہے کہ آپ کے نام مبارک سے پہلے سیدنا بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔ اسی طرح آپ کے نام اقدس سے پہلے مولانا کا لفظ بڑھانا بھی عین اَدب ہے۔

آل اور اصحاب

دُرود شریف میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل اور اصحاب کا ذکر کرنا دُرودِ پاک کے آداب میں سے ایک اہم اَدب ہے اور نورٌ علیٰ نور ہے۔

عبادت اور کثرت

دُرود و سلام پڑھنے کے فریضہ کو ایک رسم نہیں، ایک عظیم عبادت سمجھ کر انجام دیجئے۔ اس عبادت کا حسن یہ ہے کہ دُرود و سلام کثرت سے پڑھا جائے کیونکہ کثرتِ تعداد حبِّ رسول کی علامت ہے۔

لگن اور یکسوئی

دُرود و سلام کے لیے لگن اور دُرود و سلام کے دوران یکسوئی تمام آداب کی بنیاد ہے۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب دُرود و سلام کا ہر لفظ دل کی گہرائی سے نکلے، دماغ ہر لفظ کے معنی پر مرکوز رہے اور روح میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ

وسلم کے لیے تڑپ ہو۔

اخلاص اور پاکیزگی

سب سے بڑا اَدب اخلاص اور پاکیزگی ہے۔ دُرود شریف نہایت خلوص اور محبت سے پڑھیے اور پڑھتے وقت پاک ہونا چاہیے دل و دماغ' دنیاوی خیالات سے ---- پاک ہونا چاہیے بدن اور لباس' نجاست سے ---- پاک ہونا چاہیے جگہ دُرود' غلاظت سے ---- پاک ہونا چاہیے منہ کھانے کے ذرات اور لہسن' پیاز' حقہ' سگریٹ وغیرہ کی بدبُو سے ---- پاک ہونا چاہیے۔

ادائیگی اور عُمدگی

دُرود و سلام کا ہر لفظ صاف اور عُمدگی سے ادا کرنا چاہیے۔ جلد بازی اچھی نہیں۔ حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میرا دُرود و سلام کا وظیفہ ایک ہزار بار روزانہ کا تھا۔ ایک روز میں نے وظیفہ جلدی ختم کرنے کے لیے جلدی جلدی پڑھا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: اے شاذلی! تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ نیز فرمایا: یہ جو میں نے تجھے کہا ہے کہ جلدی جلدی نہ پڑھو یہ فضیلت کے طور پر ہے ورنہ جیسے بھی دُرود پاک پڑھا جائے وہ دُرود ہی ہے۔

معلوم ہوا کہ دُرود شریف جلدی پڑھا جائے یا آہستہ اصل بات یہ ہے کہ ہر لفظ صاف صاف ادا ہو۔ یہی دُرود شریف کی فضیلت ہے اور یہی ادب کا تقاضا!

آواز اور لہجہ

ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ سفر کے دوران بلند آواز سے ذکر اور دعا کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں نے اُنہیں منع کرتے ہوئے فرمایا: "انکم لا تدعون اصم ولا غائبا" ---- تم بہرے کو نہیں پکار رہے اور نہ ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو تم سے غائب ہے ---- پس برادرانِ اسلام! دُرود و سلام کا ادب انسان کی عاجزی اور آواز کی آہستگی میں چھپا ہے۔

اگر دُرود و سلام مجلس یا اجتماع میں پڑھا جا رہا ہو تو تب بھی آواز کو آہستہ رکھیے تا کہ لہجہ کی دلکشی اور عاجزی دونوں برقرار رہیں۔ چلا چلا کر پڑھنے سے لہجہ میں دلکشی رہتی ہے نہ بندے میں عاجزی' دونوں اوصاف مفقود ہو جاتے ہیں۔

دُرِّ مختار میں ہے کہ دُرود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور آواز کو بلند کرنا جہل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ O

ترجمہ: اپنے رب کو عاجزی اور آہستگی سے پکارو۔ بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
اس آیت مبارک کے بعد مزید وضاحت کی ضرورت نہیں رہتی۔

سننا اور لکھنا

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک سن یا پڑھ کر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھنا چاہیے۔ وہ شخص بے ادب، بد بخت، ظالم، بخیل اور ذلیل ہے جو نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام سنے اور ''صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' نہ کہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر دُرود پاک نہ بھیجے۔

مصنفین حضرات توجہ فرمائیں۔ رسول محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی لکھنے کے بعد نہ صرف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھنا چاہیے بلکہ اسے پڑھنا بھی چاہیے۔ آپ کے نام مبارک کے آگے صرف '' ؐ '' یا ''صلعم'' لکھنے پر اکتفا کرنا جائز نہیں۔ یہ خلاف اَدب ہے۔

اللہ جل شانہٗ ہمیں ان آداب کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

باب 69:

مقاماتِ دُرود شریف

نام مبارک	حالات	علم
مدینہ منورہ	اَحباب	خوشبو
قرآن مجید	دعوت	طلب
زیارت	مجلس	سونا
مسجد	دونوں وقت	بھول
وضو	مخصوص وقت	گناہ
اذان واقامت	وصیت وفتویٰ	سفر
نماز	پانی و دودھ	بازار
حج	آغاز واختتام	کاروبار
خطبات	اجزائے جسم	متفرق

دُرود شریف ایک ایسا عمل ہے جو زمان ومکان سے آزاد ہے۔اس کے پڑھنے میں نہ وقت کی پابندی ہے نہ جگہ کی بندش، نہ تعداد کی قید ہے نہ مخصوص حالت کی شرط۔ یہ ہر وقت، ہر کہیں، ہر حالت اور ہر تعداد میں پڑھا جا سکتا ہے، سوائے چند ممنوعہ مقامات کے جن کا ذکر ''ممنوعاتِ دُرود'' کے باب میں کیا گیا ہے۔

یوں تو دُرود شریف پڑھنا نور ہی نور ہے مگر بعض مخصوص مقامات پر دُرود شریف کا پڑھنا نورعلیٰ نور ہے چنانچہ اس باب میں ان مخصوص مقامات، اوقات اور حالات کی فہرست پیش کی گئی ہے جن میں دُرود شریف کا پڑھنا بہت زیادہ خیر و برکت کا باعث بنتا ہے۔ان مقامات پر دُرود پاک پڑھنا ہرگز نہ بھولیے۔

نام مبارک:

1۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک لیتے وقت

2۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک سنتے وقت

3۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک پڑھتے وقت

4۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک لکھتے وقت

مدینہ منورہ:

5۔ مدینہ منورہ کے سفر کے دوران

6۔ مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت

7۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران (بکثرت)

8۔ مدینہ منورہ سے نکلتے وقت

قرآن مجید:

9۔ قرآن مجید شروع کرتے وقت

10۔ قرآن مجید ختم کرنے کے بعد

11۔ حفظِ قرآن کے وقت

12۔ حفظِ قرآن کی دعا میں

زیارت:

13۔ وقتِ سحر کعبہ معظمہ کی زیارت کے وقت

14۔ روضۂ رسول کی زیارت کے وقت

15۔ رسول اللہ کے متبرک آثار کی زیارت کے وقت

یعنی مسجدِ نبوی، مسجدِ قبا، مسجدِ قبلتین، مسجدِ خمسہ، جبل اُحد اور مقام بدر کی زیارت کے وقت

16۔ مسجد کی زیارت کے وقت

17۔ کسی چیز کے اچھا لگنے کے وقت

18۔ ریاض الجنہ اور اصحاب صفہ کے چبوترے پر

مسجد:

19۔ مسجد پر نظر پڑنے پر

20۔ مسجد کے پاس سے گزرتے وقت

21۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت

22۔ مسجد سے باہر نکلتے وقت

23۔ مسجد میں بیٹھ کر جماعت کھڑی ہونے کے انتظار کے دوران

وضو:

24۔ وضو کرتے وقت

25۔ وضو کرنے کے بعد

26۔ تیمم کے وقت

اذان و اقامت:

27۔ اذان کے بعد

28۔ اقامت کے بعد

نماز:

29۔ نماز کے آخری قعدہ میں التحیات کے بعد
30۔ نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد
31۔ نمازِ عیدین میں
32۔ نمازِ استسقاء میں
33۔ اوقاتِ نماز کے وقت
34۔ پانچوں وقت کی نماز کے بعد دعا سے پہلے
35۔ جمعہ کے روز عصر کی نماز کے بعد' بکثرت

حج:

36۔ حج کے دوران بیشتر وقت
37۔ حج کے موقع پر تلبیہ (لبیک) سے فارغ ہونے کے بعد
38۔ حج کے دن عرفات کے میدان میں
39۔ کوہِ صفا اور کوہِ مروہ پر چڑھتے وقت
40۔ حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت
41۔ مزدلفہ' منیٰ اور عرفات کے قیام کے دوران
42۔ طوافِ وداع سے فارغ ہونے کے بعد

خطبات:

43۔ نمازِ جمعہ کے خطبوں میں
44۔ نمازِ عیدین کے خطبوں میں
45۔ نمازِ کسوف اور نمازِ خسوف کے خطبوں میں
46۔ نماز استسقاء کے خطبہ میں
47۔ نکاح کے خطبہ میں

حالات:

48۔ غربت کی حالت میں' بکثرت
49۔ غربت کی وجہ سے صدقہ کرنے کی سکت نہ رکھنے پر
50۔ مصیبت' پریشانی اور سختی کے وقت' بکثرت
51۔ خوف و احتیاج کے وقت' بکثرت
52۔ شدید غم کے وقت' بکثرت
53۔ لڑائی جھگڑے کو ختم کرنے کے لیے
54۔ تہمت سے بریّت پانے کے لیے
55۔ جانور یا غلام بھاگ جانے کے وقت
56۔ سورج گرہن اور چاند گرہن لگنے کے وقت
57۔ طاعون کی وباء کے وقت
58۔ ہر قسم کے درد کے وقت
59۔ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے
60۔ حادثات سے محفوظ رہنے کے لیے
61۔ بری عادات سے چھٹکارا کے لیے

احباب:

62۔ احباب سے ملاقات کے وقت
63۔ احباب سے مصافحہ کے وقت

64۔ احباب سے معانقہ کے وقت

دعوت:

65۔ دعوت میں جاتے وقت
66۔ دعوت میں شمولیت کے وقت
67۔ دعوت سے فارغ ہو کر چلتے وقت

مجلس:

68۔ مجلس ذکر میں شمولیت کے وقت
69۔ مجلس ذکر سے اٹھتے وقت
70۔ مجلس یا اجتماع میں کلام کا آغاز کرنے سے پہلے

دونوں وقت:

71۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے وقت
72۔ مدینہ منورہ میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے وقت
73۔ خانہ کعبہ میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے وقت
74۔ مسجد میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے وقت
75۔ گھر میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے وقت
76۔ قبرستان میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے وقت

مخصوص وقت:

77۔ ہر روز صبح اور شام کے وقت
78۔ حضور کے یومِ ولادت یعنی سوموار کے دن، صبح کے وقت
79۔ جمعرات کی رات، بکثرت
80۔ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن، بکثرت
81۔ ماہِ شعبان ہر روز، بکثرت

ماہِ شعبان میں حضور نبی محترم پر کثرت سے دُرود بھیجے جانے کے باعث اس مہینے کو "دُرود کا مہینہ" کہا جاتا ہے۔

82۔ ماہِ رمضان میں ہر روز، بکثرت
83۔ رات کے کسی حصے میں عبادت کے وقت، بکثرت
84۔ فضیلت والی راتوں میں جیسے شبِ معراج، شبِ برأت، شبِ قدر میں بکثرت

وصیت و فتویٰ:

85۔ وصیت لکھتے وقت
86۔ فتویٰ لکھتے وقت

پانی و دُودھ:

87۔ صاف شفاف پانی بہتا دیکھ کر
88۔ برتن سے پانی پیتے وقت

89۔ دُودھ دوہتے اور پیتے وقت

آغاز واختتام:

90۔ قرآن مجید کی تلاوت کے آغاز واختتام پر
91۔ حدیث شریف کی قرأت کے آغاز واختتام پر
92۔ تبلیغ علم ومواعظ کے آغاز واختتام پر
93۔ مجلس ذکر کے آغاز واختتام پر
94۔ ہر وظیفہ کے آغاز واختتام پر
95۔ ہر استغفار کے آغاز واختتام پر
96۔ ہر دعا کے آغاز واختتام پر

اجزائے جسم:

97۔ پاؤں سن ہونے پر
98۔ کان بجنے پر

علم:

99۔ علم کی اشاعت کے وقت
100۔ وعظ وتدریس کے وقت

خوشبو:

101۔ خوشبو سونگھتے وقت

امام الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے گلاب کا سرخ پھول سونگھا اور مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ (نزہت المجالس۔ جلد 2۔ صفحہ 110)

طلب:

102۔ مغفرت طلب کرتے وقت
103۔ مرض میں شفا طلب کرتے وقت

سونا:

104۔ رات کو سوتے وقت
105۔ سو کر اٹھتے وقت
106۔ نیند نہ آنے پر

بھول:

107۔ کوئی بات بھول جانے پر
108۔ بھولی ہوئی چیز کی تلاش کے وقت

گناہ:

109۔ گناہ کے بعد توبہ کے وقت
110۔ غفلت طاری ہونے کے وقت

سفر:

111۔ سواری پر سوار ہوتے وقت
112۔ سفر پر روانگی کے وقت
113۔ سفر کے دوران
114۔ سفر سے واپسی پر

بازار:

115۔ بازار جاتے وقت
116۔ بازار پہنچنے پر

کاروبار:

117۔ کاروبار یا تجارت کا آغاز کرتے وقت
118۔ زراعت کے وقت

متفرق:

119۔ ہر نیک کام کا آغاز کرتے وقت
120۔ میت کو قبر میں اتارتے وقت
121۔ پاک ہونے والا غسل کے بعد
122۔ غرق ہونے سے بچنے کے لیے
123۔ مولی کھانے کے وقت تاکہ اس کی ڈکار میں بو نہ آئے
124۔ خطوط، رسائل، کتب کے شروع کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o کے بعد
125۔ گدھے کی آواز کے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط کے بعد یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے بعد۔

باب 70:

ممنوعاتِ دُرود شریف

- ممنوعہ مقامات
- ممنوعہ اوقات
- ممنوعہ مجالس
- ممنوعہ مواقع
- اسمِ مبارک اور دُرود شریف

مندرجہ ذیل اوقات و مقامات پر دُرود شریف پڑھنا مکروہ ہے اس لیے ان مواقع پر دُرود پاک پڑھنے سے اجتناب کیجئے۔

ممنوعہ مقامات:

- بد بو والی جگہ
- ناپاک جگہ

ممنوعہ اوقات:

- مباشرت کے وقت
- پیشاب کے وقت
- پاخانہ کے وقت
- چھینک کے وقت
- تعجب کے وقت
- ٹھوکر کھانے کے وقت
- جانور ذبح کرتے وقت
- غسل کے وقت
- حرام اشیاء کے استعمال کے وقت
- نشہ آور اشیاء کے استعمال کے وقت
- بد بو والی اشیاء کے استعمال کے وقت یعنی حقہ، سگریٹ، بیڑی کے استعمال کے وقت

ممنوعہ مجالس:

- نشہ آور اشیاء کی مجالس میں
- ناچ گانے والی مجالس میں
- غیبت اور جھوٹ والی مجالس میں
- غیر اخلاقی لطیفے بازی والی مجلس میں
- ٹھٹھہ مخول والی مجالس میں

ممنوعہ مواقع:

- ایسے مواقع پر جن کی شریعت اجازت نہ دیتی ہو۔
- ایسے مواقع پر جن کے پس پردہ ریا کاری کا جذبہ ہو درمختار میں اس ریا کی مثال یوں بیان کی گئی ہے کہ تاجر کا کپڑا کھولتے وقت اس غرض سے تسبیح یا دُرود شریف پڑھنا کہ خریدار کو کپڑے کی عمدگی جتلانا مقصود ہو یا چوکیدار جگانے کے لیے ایسا کرے۔ اسی طرح کسی بڑے آدمی کے آنے کے وقت اس کا دُرود شریف پڑھنا کہ لوگوں کو اس کے آنے کی اطلاع ہو جائے تو لوگ کھڑے ہو جائیں یا اُس کے لیے جگہ کر دیں--- یہ سب نکروہ ہے۔ در مختار میں اس کو حرام کہا گیا ہے۔

اسمِ مبارک اور دُرود شریف:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک قرأت یا خطبہ میں سنے تو دُرود شریف دل میں پڑھ لے زبان سے نہ پڑھے اس لیے کہ قرأت وخطبہ کا سننا واجب ہے اور اگر خود قرآن پڑھتا ہو اور نام مبارک آجائے تو دُرود شریف نہ پڑھے بعد فراغت پڑھ لے تو اچھا ہے۔ (شامی۔ جلد اول۔ کتاب الصلوٰۃ)

باب 71:

مسائلِ دُرود شریف

- دُرود شریف پڑھنے کا مسئلہ
- بلند آواز سے دُرود شریف پڑھنے کا مسئلہ
- چلتے پھرتے دُرود شریف پڑھنے کا مسئلہ
- دُرود شریف کے لیے وضو کا مسئلہ
- دُرود شریف میں سیّدنا اور مولانا کا مسئلہ
- صرف دُرودِ ابراہیمی پڑھنے کا مسئلہ
- کثرتِ دُرود کی تعداد کا مسئلہ
- دُرود بصیغۂ ندا کا مسئلہ
- سماعتِ دُرود شریف کا مسئلہ
- دُرود شریف کے اَجر و ثواب کا مسئلہ
- انگوٹھے چومنے کا مسئلہ
- آیت مبارک میں لفظ "خوب" کا مسئلہ
- دُم کٹے دُرود کا مسئلہ

1: دُرود شریف پڑھنے کا مسئلہ

سوال: جب دُرود و سلام نماز میں پڑھ لیا جاتا ہے تو الگ دُرود و سلام پڑھنے کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟

جواب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے آقائے نامدار اور محسنِ انسانیت ہیں۔ اس لیے آپ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ پر دُرود و سلام بار بار پڑھا جائے اسی لیے رب العزت نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود و سلام بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! تم اُن پر (یعنی نبی پاک پر) دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔ (پارہ: 22 سورہ: احزاب آیت: 56)

سوال: کیا دُرود شریف کسی پر بھی بھیجا جا سکتا ہے؟

جواب: [illegible] نبی علیہ السلام پر جائز ہے، غیر نبی پر دُرود بھیجنا جائز نہیں۔

2: بلند آواز سے دُرود شریف پڑھنے کا مسئلہ

سوال: کیا دُرود شریف بلند آواز سے پڑھا جاسکتا ہے؟

جواب: اور پکارا اپنے رب کو عاجزی سے چپکے چپکے (اعراف۔ رکوع 7۔ پارہ 8)

- اور ذکر کر اپنے رب کا اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور ڈرتے ہوئے اور زور کی آواز کی بجائے کم آواز سے۔ (اعراف۔ رکوع 24۔ پارہ 9)
- اے لوگو! اپنی جان پر نرمی کرو۔ تم اس ذات کو نہیں پکار رہے ہو جو بہری اور غائب ہو۔ تم اس ذات کو پکار رہے ہو۔ جو سننے والی ہے اور نزدیک بھی ہے اور ہر وقت تمہارے ساتھ ہے۔ (بخاری۔ جلد 2۔ صفحہ 172۔۔۔ مسلم ۔جلد 2۔ صفحہ 346)
- بہتر ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔ (مسند احمد۔ جلد 1۔ صفحہ 172)

نتیجہ: ان آیات اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بلند آواز سے ذکر کرنا غلط ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہے۔ لہٰذا اللہ کا ذکر کریں یا دُرود و سلام کی صورت میں اللہ کے حبیب کا ذکر کریں، ہمیشہ آہستہ آواز میں کریں۔

4: دُرود شریف کے لیے وضو کا مسئلہ

سوال: کیا چلتے پھرتے دُرود شریف پڑھتے ہوئے باوضو ہونا ضروری ہے؟

جواب: چلتے پھرتے دُرود شریف بے وضو بھی پڑھا جاسکتا ہے مگر باوضو ہونا بہتر ہے اور عین اُدب ہے۔

سوال: کیا وظیفہ کے طور پر دُرود شریف پڑھتے وقت باوضو ہونا ضروری ہے؟

جواب: نہایت ضروری ہے۔ کوئی وظیفہ بے وضو نہیں کیا جاسکتا۔ یہ طہارت اس کی بنیادی شرط ہے۔

دُرود شریف کو ایک مقررہ تعداد میں ایک مقررہ وقت پر پڑھنا، وظیفہ دُرود شریف کہلاتا ہے۔

5: دُرود شریف میں سیّدنا اور مولانا کا مسئلہ

سوال: کیا دُرود شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اقدس سے پہلے سیدنا اور مولانا کا اضافہ کیا جاسکتا ہے؟

جواب: کسی شخص کی عزت و تعظیم کے لیے اس کے نام سے پہلے جناب، محترم، صاحب، قبلہ وغیرہ کے احترامی الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں چنانچہ نبی محترم، رسولِ مکرم کے نام اقدس سے پہلے سیدنا اور مولانا کے احترامی الفاظ استعمال کرنا عین ادب و احترام، ذریعہ خیر و برکت اور موجب اَجر و ثواب ہے۔

6: صرف دُرودِ ابراہیمی پڑھنے کا مسئلہ

سوال: کیا وِرد کے طور پر دُرودِ ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور دُرود پڑھا جاسکتا ہے؟

جواب: پڑھا جاسکتا ہے۔ عہدِ نبوت میں ہی وِرد کے طور پر دُرودِ ابراہیمی کے علاوہ اور دُرود شریف بھی پڑھے جاتے تھے۔

7: کثرتِ دُرود کی تعداد کا مسئلہ

سوال: دُرود شریف کی کثرت کی تعداد کیا ہے؟

جواب: کثرتِ دُرود کی کوئی مخصوص تعداد مقرر نہیں۔ تاہم مشتاقانِ دُرود کے معمولات سے پتہ چلتا ہے کہ کثرتِ دُرود کی اکائی "ہزار" ہے۔ چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں دُرود شریف پڑھنا کثرتِ دُرود میں شمار ہوتا ہے۔

یہ تعداد مختصر دُرود شریف کے بارے میں ہے۔ اگر دُرود شریف طویل ہو تو اسے چند مرتبہ پڑھ لینا ہی کثرتِ دُرود میں شمار ہوگا جیسے دُرود لکھی خاصا طویل دُرود ہے۔ سلطان محمود غزنوی اس کا روزانہ لاکھ مرتبہ ورد کرتے تھے۔ جس سے امورِ سلطنت میں مکمل توجہ نہ دے پاتے تھے۔ ایک بار انہوں نے شفیعِ معظم، سرکارِ دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ آپ نے فرمایا: اے محمود! اس دُرود شریف کو ہر روز نمازِ فجر کے بعد ایک مرتبہ پڑھا کر۔ لاکھ دُرود کا ثواب ہوگا۔ اس کی برکت سے میری محبت میں کامل ہوگا اور جس قدر اس سے زیادہ پڑھتا جائے گا، اسی قدر لاکھوں تک ثواب پائے گا۔

8: دُرود بصیغہ ندا کا مسئلہ

سوال: کیا دُرود شریف میں یارسول اللہ کہنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔ جب نماز پڑھتے وقت تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ (اے نبی! آپ پر سلام ہو) کہنا جائز ہے تو دُرود شریف میں یارسول اللہ، یا نبی اللہ، یا حبیب اللہ کہنا کیسے ناجائز ہوسکتا ہے؟ چنانچہ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کہنا بالکل درست ہے۔

اہل ایمان کو تلقین کی گئی ہے کہ جب قبرستان جاؤ تو السلام علیکم یا اہل القبور کہو۔ ثابت ہوا کہ جب اسلام مردوں کو السلام علیکم یا اہل القبور یا السلام علیکم یا دار قوم مومنین والمومنات کہنا موجب خیر و برکت ہے تو وہ ہستی جو حبیبِ خدا اور امام الانبیاء ہے۔ اس پر اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کے کلمات سے دُرود و سلام بھیجنا لاکھوں گنا زیادہ باعث خیر و برکت ہے۔

محترم بہنوں اور بھائیو! صحابہ کرامؓ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ آپ کے وصال

پکارنا بالکل درست اور جائز ہے۔

جواب: جب بھی انگوٹھے چُومیں فوراً آپ ﷺ پر دُرود و سلام بھیجیں۔ اس بارے میں آپ کے ارشادات ملاحظہ فرمائیے:

- سب سے بڑا بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھے۔

(قول بدیع۔ صفحہ 147)

- جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (نصرۃ واعظین۔ صفحہ 110)
- جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اُس نے مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا، اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔ (شفا القلوب۔ صفحہ 131)
- جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرود نہ پڑھے تو وہ بلا شک بڑا بد بخت ہے۔

(افضل الصلوٰۃ۔ صفحہ 44)

صَلِّ وَسَلِّمْ يَا اَللّٰهْ اَبَدًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰه

12: آیت مبارکہ میں لفظ ''خوب'' کا مسئلہ

سوال: دُرود و سلام کے متعلق آیت میں سلام سے پہلے خوب کا لفظ کیوں آیا ہے؟

جواب: دُرود صرف ایک دعا ہے۔ جو حضور پاک کے لیے بارگاہِ الٰہی میں کی جاتی ہے۔ جبکہ سلام صرف دعا ہی نہیں بلکہ ایک عہد (وعدہ) بھی ہے۔ جو حضور پاک سے کیا جاتا ہے کہ اے اللہ کے نبی ہمارے قول و فعل سے آپ کی عزت و آبرو کو کوئی ٹھیس نہیں پہنچے گی۔ اِسی لیے سلام سے پہلے ''خوب'' کا لفظ آیا ہے۔

دُم کٹے دُرود شریف کا مسئلہ

سوال: کیا آل سے خالی دُرود کو حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دُم کٹا دُرود (یعنی نامکمل دُرود) قرار دیا ہے؟

جواب: اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آل سے خالی دُرود شریف کو دم کٹا دُرود قرار دیا ہوتا تو آپ کا فرمودہ دُرود شریف صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ہ کبھی آل سے خالی نہ ہوتا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بھیجا جانے والا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دُرود شریف بھی آل سے خالی نہ ہوتا۔ سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا دُرود شریف آل سے خالی نہ ہوتا۔ امام شافعی اور امام بوصیری کے مشہور و معروف دُرود شریف آل سے خالی نہ ہوتے۔ دنیا میں سب سے زیادہ بولا اور لکھا جانے والا دُرود شریف صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ آل

سے خالی نہ ہوتا اور احادیث کی کتب بخاری شریف۔ مسلم شریف۔ ترمذی شریف۔ نسائی شریف۔ ابوداؤد شریف۔ ابن ماجہ شریف میں دم کٹے دُرود کا ذکر ضرور ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ انگوٹھے چومنے کی طرح دُم کٹے دُرود کے بارے میں بھی جو روایت ہے وہ خود ساختہ اور من گھڑت ہے۔

اس بیان سے کہیں یہ اخذ نہ کر لیا جائے کہ آل کو دُرود شریف میں شامل نہیں کرنا چاہیے۔ آل کو بھی دُرود شریف میں شامل کرنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی دُرود شریف آل سے خالی ہو تو اس بنا پر اسے دُم کٹا دُرود (نامکمل دُرود) قرار نہیں دیا جا سکتا۔

کہ لوگ اُس گھر کو "بیت المطیبین" (خوشبو والوں کا گھر) کے نام سے پکارنے لگے۔

یہ اعجاز و اثر تیرے وجودِ عنبریں کا ہے
لئے پھرتی ہے گلشن میں، صبا کو جستجو تیری
عرب میں تیری خوشبو ہے، عجم میں رنگ ہے تیرا
شمیم جانفزا پھیلی ہوئی ہے چار سُو تیری

(صفیہ تبسم خوشبو)

مجلس سے خوشبو

فرمانِ نبوی ہے: جس مجلس میں سید العالمین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک پڑھا جاتا ہے اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو مہکتی ہے جو آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔ اس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ زمین پر کسی مجلس میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک پڑھا جارہا ہے۔ (دلائل الخیرات صفحہ 13۔ سعادت دارین صفحہ 143)

سعادت دارین میں صفحہ 143 پر اس حدیث مبارک کی تشریح بڑے عمدہ انداز میں کی گئی ہے۔ مصنف لکھتا ہے: اس حدیث کی شرح میں بعض عشاق نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اطیب والطیبین اور اطہر الطاہرین ہیں، لہٰذا جب کسی مجلس میں حضور کا ذکرِ شریف ہوتا ہے اور دُرود پاک پڑھا جاتا ہے تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کرامؓ کی خوشبو مبارک کی وجہ سے وہ مجلس مُعطّر ہو جاتی ہے اور اس کی خوشبو آسمانوں تک پہنچتی ہے۔

اولیائے کرامؒ جنہوں نے ملکوت کا مشاہدہ کیا ہے، وہ بھی اس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کہ فرشتے کر لیتے ہیں اور بعض اولیائے کاملین جب اللہ تعالیٰ کا اور اس کے پیارے حبیبِ پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک کرتے ہیں تو ان کے سینہ سے ایسی خوشبو مہکتی ہے جو کستوری اور عنبر سے بھی بہترین ہوتی ہے۔

قبر سے خوشبو

❁ دُرود کی شہرہ آفاق کتاب ''دلائل الخیرات'' کے مصنف حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی کا جب وصال ہوا تو ان کی قبر مبارک سے کستوری کی سی خوشبو مہکتی رہتی تھی کیونکہ وہ سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی پر دُرود پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے اور یہ سب برکت دُرود شریف کی ہے۔

(زادِ سعید صفحہ 16۔ مطالع المسرات صفحہ 4)

❁ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ شیخ التفسیر اور معروف محدث تھے۔ 86 سال کی عمر پائی۔ ساری عمر اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں گزاری۔ عاشقِ رسول تھے۔ مجھے ان کے پوتے محمد اجمل قادری صاحب نے بتایا کہ آپ روزانہ سوا لاکھ مرتبہ دُرود پاک کا وِرد فرماتے تھے۔ دُرود پاک یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ــــ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ نے رمضان المبارک کے مہینے میں 23 فروری 1962ء کو انتقال فرمایا۔ جب قبر کھودی گئی تو عنبر کی خوشبو سے سارا قبرستان مہک اُٹھا۔ قبر کی مٹی اس قدر خوشبودار تھی کہ مریدین اور معتقدین اسے تبرک کے طور پر گھر لے گئے مگر اللہ کی قدرت دیکھئے اس قدر مٹی اٹھائی جانے کے باوجود قبر کی مٹی میں کمی نہ آئی۔

ایک ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ میں سعودی عرب میں بطورِ ڈاکٹر خدمات سرانجام دے رہا تھا کہ میری ملاقات حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے ایک مرید سے ہوئی۔ اس کے پاس مولانا کی قبر کی مٹی تھی جو ایک طویل عرصہ گزر [illegible] مولانا کی قبر شریف سے قریباً ساڑھے چھ ماہ تک عنبر کی سی خوشبو آتی

وفات پا گئے تھے اور انہیں میانی صاحب قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا تھا، ان کی قبر سے خوشبو نکلنا شروع ہو گئی ہے جس سے پورا قبرستان مُعطّر ہو گیا۔ خوشبو کا سن کر لوگ بڑی تعداد میں یہاں آ رہے ہیں اور عقیدت کے طور پر مولانا محمد موسیٰ کی قبر اور اس کے اردگرد سے مٹی بطورِ تبرک اُٹھا کر لے جا رہے ہیں۔ اس صورت حال کے باعث جامعہ اشرفیہ کی انتظامیہ اور ان کے بیٹے نے قبر کے اردگرد حفاظت کے طور پر چار دیواری تعمیر کرنا شروع کر دی ہے لیکن اس کے باوجود لوگوں کی بڑی تعداد یہاں آ رہی ہے۔ یہاں موجود جامعہ اشرفیہ کی انتظامیہ کے بہت سے افراد نے کہا۔ آپ خبر با تصویر مت لگائیں ورنہ لوگوں کی بڑی تعداد یہاں سے مٹی لے جائے گی۔ یہاں موجود بعض افراد نے بتایا کہ اس طرح کی خوشبو مولانا احمد علی لاہوری کو سپردِ خاک کرنے کے بعد بھی آئی تھی اور لوگ مٹی اٹھا کر لے گئے تھے۔ پھر بعض علماء نے آ کر دعائیں کیں تو خوشبو نکلنے کا سلسلہ ختم ہُوا۔"

حضرت مولانا محمد موسیٰ ؒ جامعہ اشرفیہ لاہور میں ترمذی شریف پڑھاتے تھے۔ مُفسّر قرآن تھے۔ اسلامی موضوعات پر کئی کتب لکھیں۔ آپ معروف عالمِ دین، بلند پایہ محقق اور زبردست عاشقِ رسول تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عشق ومحبت کا اندازہ اس معمول سے لگائیے کہ آپ کھڑے لیٹے، بیٹھتے، چلتے پھرتے غرض ہر حالت اور ہر کیفیت میں دُرود پاک کا وِرد کرتے رہتے تھے۔

اہل خانہ کو بھی اس کی تلقین فرماتے اور جمعہ کے روز افرادِ خانہ کے ساتھ مجلس کی صورت میں دُرودِ پاک کے وِرد کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ یہ کثرتِ دُرود کی برکت ہی تھی کہ آپ کئی بار حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی

میں دُرود پاک پڑھا کرتا تھا یعنی آقائے دو جہاں، رسولِ مکرم، شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بالا خانے کے دروازے سے اندر تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور سے بالا خانہ جگمگا اُٹھا۔ نور ہی نور ہو گیا۔

پھر نبی پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا: ''اے میرے پیارے امتی، جس منہ سے تو مجھ پر دُرود پاک پڑھا کرتا ہے لا میں اُس کو بوسہ دوں۔ مجھے یہ خیال کر کے (چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک) شرم آئی تو میں نے اپنا منہ پھیر لیا۔ رحمتِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے رُخسار پر بوسہ دیا تو ایسی خوشبو مہکی کہ کستوری کیا ہوتی ہے اور اس خوشبو کی مہک کی وجہ سے میری بیوی بیدار ہو گئی اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے مہک رہا ہے بلکہ میرے رُخسار سے آٹھ دن تک خوشبو کی لپٹیں نکلتی رہیں۔

(قول بدیع صفحہ 135۔ سعادت دارین صفحہ 123۔ جذب القلوب صفحہ 265۔ مطالع المسرات صفحہ 58)

دُرود کے مُوکّل سے خوشبو

[illegible] نے اُسے خواب میں دیکھا اور

میّت سے خوشبو

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک مالدار شخص تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا مگر اُسے باقاعدگی اور کثرت سے دُرود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت بھی وہ دُرود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔

جب اُس کا آخری وقت آیا اور جان کنی کی کیفیت طاری ہوئی تو اُس کا چہرہ گناہوں کی وجہ سے بگڑ گیا اور اس قدر سیاہ پڑ گیا کہ جو بھی دیکھتا خوف سے توبہ توبہ کرنے لگتا۔ اس نے جان کنی کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ندا دی: یارسول اللہ! مجرم ضرور ہوں مگر آپ سے محبت رکھتا ہوں اور دُرود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔

ابھی یہ الفاظ پورے بھی نہ ہوئے تھے کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اپنا پر اُس کے چہرے پر پھیر دیا۔ لوگ یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ چہرہ چمک اُٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک اٹھی اور وہ شخص کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا۔

صَلِّ وَسَلِّمْ یَا اَللّٰه اَبَدًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰه

باب 73:

دُرود شریف کے فیوضات

1۔ چشمہ جاری ہوگیا
2۔ اونٹ کی گواہی
3۔ ظالم کی ہلاکت
4۔ فتنے کا خاتمہ
5۔ طوفان سے نجات
6۔ نظر سے اوجھل
7۔ دشمن کی تباہی
8۔ آگ کی بے اثری
9۔ قوت گویائی مل گئی
10۔ بینائی بحال ہوگئی

چشمہ جاری ہوگیا!

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر سے پانی نکالنے کے لیے اپنا عصا پتھر پر مارا تو پانی نہ نکلا۔ اسی وقت وحی آئی: اے موسیٰ! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر دُرود پڑھو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دُرود شریف پڑھ کر دوبارہ عصا مارا تو پانی کا چشمہ جاری ہوگیا۔ (الملاذ والاعتصام بالصلوٰۃ)

اُونٹ کی گواہی

ایک شخص دربارِ رسالت میں حاضر ہُوا اور دوسرے شخص پر دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کرلیا ہے اور دو گواہ بھی لے آیا۔ ان دونوں نے گواہی بھی دے دی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی علیہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اُونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجئے اور اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ اُونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔

اُونٹ آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے اُونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماجرا کیا ہے؟ اُونٹ فصیح زبان سے بولا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حقا حقا یارسول اللہ! اس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ انہوں نے حضور کی عداوت اور دشمنی کی بناء پر میرے مالک کا ہاتھ کٹوانے کا منصوبہ بنایا

ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُونٹ کے مالک سے پوچھا: وہ کون سا عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچالیا ہے؟ اس نے عرض کیا: حضور! میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ اُٹھتا بیٹھتا میں حضور کی ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک پڑھتا رہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس عمل پر قائم رہ۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے بھی یوں ہی بری کردے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کیا ہے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 137)

نزہت المجالس کی دوسری جلد کے صفحہ 106 پر یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے اور اس میں حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے الفاظ مبارکہ کا یہ اضافہ کیا گیا ہے۔ اے میرے پیارے صحابی! جب تو پل صراط پر گزرنے لگے گا تو تیرا چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔

ظالم کی ہلاکت

ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا عتاب نازل ہوا تو وہ جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ وہاں ایک گوشہ میں بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی کے ساتھ دعا کی کہ الٰہی میں تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ سے اس ظالم بادشاہ کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ اس پر ایسا فضلِ خداوندی ہُوا کہ ابھی دعا کرنے سے فارغ بھی نہ ہُوا تھا کہ ندا آئی: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا وسیلہ تمام وسیلوں سے اعلیٰ وسیلہ ہے۔ ہم نے تیری دُعا قبول کی اور تیرے دشمن کو ہلاک کردیا ہے۔ یہ بشارت سن کر وہ شہر واپس آیا تو معلوم ہوا کہ وہ ظالم بادشاہ مر گیا ہے اور اس کے ظلم سے اہلِ دنیا نجات پا گئے ہیں۔ (فضائل دُرود وسلام صفحہ 53۔ صلوٰۃ وسلام صفحہ 42)

فتنے کا خاتمہ

حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب فتاویٰ شامی میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ دمشق کے مفتی حامد آفندی رحمۃ اللہ علیہ سخت مشکل میں پھنس گئے۔ وہاں کا وزیر ان کا دشمن ہوگیا اور وہ بے حد پریشان ہوئے۔ رات کو جب آنکھ لگ گئی تو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تسلی دی اور یہ دُرود پاک سکھایا اور فرمایا جب تو یہ دُرود پاک پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ تیری مشکل آسان کر دے گا۔ جب آپ بیدار ہوئے تو یہ دُرود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مشکل آسان کردی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِكْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ o

حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک فتنہ عظیم میں اُس دُرود پاک کو
ناشروع کیا۔ میں نے ابھی دو سو مرتبہ ہی پڑھا تھا کہ ایک شخص نے مجھے اطلاع دی کہ فتنہ ختم ہو گیا ہے۔

طوفان سے نجات

حضرت شیخ موسیٰ فرید فرماتے ہیں کہ میں ایک قافلے کے ساتھ بحری جہاز میں سفر کر رہا تھا۔ یکا یک سمندر میں فان اُٹھا اور جہاز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جہاز اِدھر اُدھر ڈولنے لگا۔ ملاحوں نے اپنی سی کوشش کر دیکھی مگر جہاز کو فان کی زد سے نہ نکال سکے۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے جہاز ڈوبنے ہی کو ہے۔ ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔ چیخ و پکار ے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔

اس بے کسی کے عالم میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ غنودگی کی حالت میں میں نے رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و دیکھا آپ نے ایک دُرود کے بارے میں فرمایا کہ اسے ہزار بار پڑھو (اس دُرود شریف کو "دُرود تنجینا" کے نام سے رود سیکشن میں پیش کیا گیا ہے) میں بیدار ہوا۔ اپنے ساتھیوں کو جمع کیا' وضو کیا اور دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ ہم ں جوں دُرود شریف پڑھتے گئے' طوفان کا زور کم ہوتا گیا۔ ابھی دُرود کی تعداد تین سو ہی ہوئی تھی کہ طوفان تھم گیا اور ہر رف سکون چھا گیا۔ (قول بدیع۔ نزہت الناظرین)

نظر سے اوجھل

انور قدوائی صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب امیر الدین قدوائی کے علامہ راغب احسن کے ساتھ رادرانہ تعلقات تھے۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے پر علامہ صاحب کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں مقیم تھے ۔ بھارتی حکومت نے علامہ صاحب کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند دیگر افسرانِ علاقہ کے ساتھ گرفتاری کے لیے آیا اور اس مکان کو گھیرے میں لے لیا۔

علامہ صاحب کو بھی خبر لگی۔ آپ نے اپنے ضروری کاغذات بغل میں لیے اور کمرہ سے باہر آ گئے۔ دُرودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ آپ سیڑھیاں اتر رہے تھے اور عملہ پولیس سیڑھیاں چڑھ رہا تھا مگر کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا حالانکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کو جانتا اور پہچانتا تھا!

علامہ صاحب ہوائی اڈا پر پہنچے۔ اپنے نام پر ڈھاکہ کے لیے ٹکٹ خریدا اور بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ (خزینۂ کرم۔ صفحہ 691)

دشمن کی تباہی

1965ء کی پاک و بھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شرمن ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر

بند گاڑیوں اور خود کار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کر دیا تو ایس۔ اے۔ زبیری کا بیان ہے کہ مجھے حکم ملا، اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کردو۔ چنانچہ میں اور میرے ساتھی صرف چار ٹینکوں کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھ دوڑے۔ بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک آگ میں لپٹ چکے تھے اور جس غرور کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ کیا تھا وہ خاک میں مل چکا تھا۔ (روزنامہ اخبار کوہستان۔ 25 اکتوبر 1965)

آگ کی بے اثری

حضرت عبداللہ شاہ صاحب اپنے پیرو مرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جارہے تھے۔ راستہ میں ایک آوا آیا جس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا: عبداللہ شاہ! تم ہماری بات مانو گے؟ انہوں نے کہا: ہاں! خلیفہ صاحب نے فرمایا: اچھا اس پزاوے (آوے) میں جا کر کھڑے ہو جاؤ۔

یہ حکم سنتے ہی عبداللہ شاہ صاحب اس بھڑکتی ہوئی شعلہ زن آگ میں جا کھڑے ہوئے اور خلیفہ صاحب باہر جنگل کو چلے گئے۔ جب جنگل سے فارغ ہو کر اندازاً آدھ گھنٹے بعد واپس آئے تو دیکھا کہ عبداللہ شاہ صاحب اُسی پزاوہ میں کھڑے ہیں اور آگ خوب جل رہی ہے مگر اُن کا کپڑا تک نہیں جلا۔

آخر اُن کو بلایا گیا تو وہ خاموش کھڑے رہے۔ بہت آوازیں دیں تو وہ باہر آئے۔ پھر لوگوں نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا۔ بدن پر پسینہ تھا۔ خلیفہ صاحب نے پوچھا کیا حال ہے؟ عرض کیا: جب میں اس پزاوہ میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے دُرود شریف پڑھنے لگا۔ اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نور آیا۔ اس نور کو میں نے چادر کی طرح اپنے جسم پر لپیٹ لیا اور آگ کی گرمی مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پسینہ ہے یہ آگ کی گرمی سے نہیں، بلکہ اس نور کی گرمی سے آیا ہے۔ (ذکرِ خیر۔ صفحہ 149)

23 اکتوبر 1999ء کی شام پاکستان کے شہر ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لیے قیامت سے کم نہ تھی کہ جب سوئی گیس کی مرکزی پائپ لائن پھٹنے سے زبردست آگ بھڑک اُٹھی۔ جس کے نتیجہ میں جھنگ روڈ پر بنایا گیا گیس کی سپلائی کا سٹیشن مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ سینکڑوں فٹ بلند شعلے بیسیوں کلومیٹر دُور تک دکھائی دے رہے تھے۔ شعلے اس تیزی سے بھڑکے کہ لوگ خوفزدہ ہو کر گھروں سے نکل بھاگے۔ افراتفری کے باعث قیامت صغریٰ کا منظر تھا۔ ہر طرف آگ ہی آگ تھی۔ آگ کے اس دریا سے زندہ بچ نکلنے والے ایک شخص کا واقعہ ملاحظہ فرمائیے۔ یہ 25 اکتوبر 1999ء کے روزنامہ جنگ لاہور کی خبر ہے۔

میں دُرودِ پاک کا وِرد کرتا رہا اور بچ گیا 7 ساتھی جاں بحق ہو گئے: ویلڈنگ سُپر وائزر

کمالیہ (نامہ نگار) سانحہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زندہ بچ جانے والے ویلڈنگ سپروائزر ذوالفقار نے بتایا کہ جب وہ مین ٹرمینل پر کام کر رہا تھا تو اچانک زوردار دھماکہ کے بعد آگ کے شعلے آسمان تک بلند ہونے شروع ہو گئے میں نے دُرود شریف کا ورد شروع کر دیا۔ میں شعلوں کی لپیٹ میں رہا۔ تاہم دُرود شریف کی برکت سے محفوظ رہا۔ جبکہ میرے

ساتھ کام کرنے والے تقریباً سات ساتھی موت کی آغوش میں چلے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ نے دُرود پاک کی برکت سے مجھے دوسری زندگی دی۔

قوتِ گویائی مل گئی!

دُرود شریف کو بکثرت پڑھنے سے ایک گونگے نوجوان کو قوتِ گویائی مل گئی۔ ملاحظہ فرمایئے 28 مارچ 2000ء کے روزنامہ جنگ کی خبر:

حضور نبی کریم پر دُرود بھیجنے کے صدقے گونگا نوجوان بولنے کے قابل ہو گیا

چوہنگ (لاہور) حضور پاک پر دُرود بھیجنے کے صدقے نوجوان بولنے کے قابل ہو گیا۔ لوہاراں والا کھوہ کا رہائشی 30 سالہ محمد رشید پیدائشی طور پر تقریباً 90 فیصد گونگا تھا۔ کسی نے حضور پاک۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی تلقین کی تو محمد رشید نے ابتدائی دنوں میں صلی اللہ شروع کر دیا اور آہستہ آہستہ اس نے مکمل دُرود پڑھنا شروع کر دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے محمد رشید کو بولنے کے قابل بنا دیا۔

محمد رشید نے نمائندہ جنگ کو بتایا کہ میں خاص کر تہجد کے وقت حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے دُرود شریف پڑھتا رہا اور اس کے علاوہ بکریاں چراتے ہوئے بھی سارا سارا دن دُرود شریف پڑھتا رہتا تھا۔

بینائی بحال ہو گئی!

دُرود شریف کی کثرت کا اعجاز دیکھئے کہ ایک شخص کی آنکھ جو پیدائشی طور پر بینائی سے محروم تھی، نور سے جگمگا اُٹھی۔ 17 اکتوبر 2000ء کے روزنامہ جنگ کے پہلے صفحے پر چھپنے والی خبر یوں ہے:

دُرود شریف کی برکت سے پیدائشی طور پر خراب آنکھ روشن ہو گئی

چھانگا مانگا (نامہ نگار) دُرود شریف کثرت کے ساتھ پڑھنے کے باعث خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے بعد عرفات کالونی گوجرانوالہ کے شخص کی بائیں آنکھ کی بینائی بحال ہو گئی۔ سیف اللہ قادری کی بائیں آنکھ پیدائشی طور پر بینائی سے محروم تھی اور ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دے دیا تھا۔

سیف اللہ قادری ایک سال قبل دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں شامل ہوا۔ جس کے بعد اُس نے دُرود شریف کثرت سے پڑھنا شروع کر دیا۔ وہ پندرہ بیس روز قبل قافلے کے ساتھ ضلع گجرات کے گاؤں ونڈالہ سندھواں گیا ہوا تھا۔ مسجد میں اعتکاف کی حالت میں اُسے خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ جب وہ بیدار ہوا تو بائیں آنکھ کی بینائی بحال ہو چکی تھی۔

باب 74:

دُرود شریف کی برکات

- شہد کی مٹھاس
- بخشش کا ذریعہ
- ساری مجلس کی بخشش
- معافی کی شرط
- توبہ کی شرط
- احترام کا صلہ
- پانچ کلمات کا کمال
- بُرے عمل سے نجات
- خالی مٹھی میں دینار!
- گٹھلیاں بن گئیں دینار!

شہد کی مٹھاس

ایک دن آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو۔

جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! روٹی کے ساتھ سالن نہیں ہے۔ پھر صحابہ کرامؓ نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھنا رہی ہے۔ عرض کیا: یارسول اللہ! یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا: یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرامؓ کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار ہے۔ ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے۔ وہ کون لائے کیونکہ ہم تو اُسے لا نہیں سکتیں۔

پھر فرمایا: پیارے علی! اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ۔ چنانچہ حضرت حیدرِ کرارؓ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے۔ وہ مکھی آگے آگے اُس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد صاف مصفا نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرما دیا۔ جب صحابہ کرامؓ کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آ گئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مکھی پھر اُسی طرح شور کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اُس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔

میں نے پوچھا: پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں، پھیکے بھی اور بدمزہ بھی ہوتے ہیں تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ مکھی نے جواب دیا: یارسول اللہ! ہمارا ایک امیر اور سردار ہے اور ہم اُس کے تابع ہیں۔ جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ کی ذاتِ مقدسہ پر دُرودِ پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اُس کے ساتھ مل کر دُرود پاک پڑھتی ہیں تو وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس دُرودِ پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اس کی رحمت و برکت کی وجہ سے وہ شہد شفا بن جاتا ہے۔

گفت چوں خوانیم بر احمد دُرود　　　میشود شیریں و تلخی را ربود

اگر دُرودِ پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے، تلخی شیرینی میں بدل سکتی ہے تو دُرودِ پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ (شفاء القلوب۔ صفحہ 236)

بخشش کا ذریعہ

بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت گناہ گار اور مجرم تھا اس نے دو سو سال فسق و فجور میں گزار دیئے جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اُسے گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کی جگہ ڈال دیا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی: اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے۔ آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اُسے وہاں سے اٹھائیں۔ تجہیز و تکفین کر کے آپ اس کا جنازہ پڑھیں اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

جب کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے تو اُس میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تعمیلِ حکم کے بعد عرض کیا: یا اللہ! یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو بجائے سزا کے یہ اس عنایت کا حق دار کیسے ہُوا؟ فرمان آیا: بے شک یہ بہت بڑی سزا اور عذاب کا مستحق تھا لیکن اس نے ایک دن توریت مبارکہ کھولی اور اُس میں میرے حبیب احمد مجتبےٰ کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا۔ محبت سے اُسے بوسہ دیا اور دُرودِ پاک پڑھا تو اُس نام کی تعظیم کی وجہ سے میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے اور ستر (70) حوروں سے اُس نافرمان کا نکاح کر دیا۔ (قول بدیع۔ صفحہ 118۔ مقاصد السالکین۔ صفحہ 50)

ساری مجلس کی بخشش

ایک بزرگ فرماتے ہیں، میرا ایک ہمسایہ تھا جو کہ اوباش ذہن کا فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ میں اُسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا۔

جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا: تو یہاں کیسے اور کس عمل کی وجہ سے تجھے جنت نصیب ہوئی؟ اس نے کہا: میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو یہ بیان کرتے سنا کہ جو کوئی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بلند آواز سے دُرودِ پاک پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

یہ سن کر میں نے اور سب حاضرین نے بلند آواز سے دُرودِ پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔ (نزہت المجالس۔ جلد 2۔ صفحہ 112)

معافی کی شرط

ایک دن جبرائیل علیہ السلام دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آج ایک عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے۔ حضور نے پوچھا: وہ واقعہ کیا ہے؟

جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوہِ قاف جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے وہاں آہ وفغاں رونے چلانے کی آوازیں سنائی دیں۔ جدھر سے آوازیں آ رہی تھیں میں اُدھر کو گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا۔ جس کو میں نے اس سے پہلے آسمان پر دیکھا تھا جو کہ اُس وقت بڑے اعزاز واکرام میں رہتا تھا۔

وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا۔ ستر ہزار فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ فرشتہ سانس لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا۔

لیکن آج میں نے اُسی فرشتہ کو کوہ قاف کی وادی میں سرگرداں وپریشاں آہ وزاری کرتے دیکھا ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا: کیا حال ہے اور کیا ہو گیا؟

اس نے بتایا: معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو میری یہ ادا' یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا اور اس بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا۔ پھر اس نے کہا: اے جبرائیل! اللہ کے دربار میں میری سفارش کر دو کہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے پھر بحال کر دے۔

یارسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دربارِ بے نیاز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربارِ الٰہی سے ارشاد ہوا: اے جبرائیل! اس فرشتہ کو بتا دو' اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرودِ پاک پڑھے۔

یارسول اللہ! جب میں نے اُس فرشتہ کو فرمانِ الٰہی سنایا تو وہ سنتے ہی حضور کی ذات گرامی پر دُرودِ پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور وہ اس ذلت وپستی سے اُڑ کر آسمان کی بلندیوں تک جا پہنچا اور اپنی مسندِ اکرام پر براجمان ہو گیا۔ (معارج النبوت۔ جلد 1۔ صفحہ 317)

توبہ کی شرط

شبِ معراج سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فرشتہ دیکھا جس کے پر جلے ہوئے تھے۔ آپ نے

جبرائیل سے پوچھا: اے جبرائیل! اس فرشتے کو کیا ہوا؟ عرض کیا: یارسول اللہ! اس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر تباہ کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ اس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے کو دیکھا تو اسے رحم آ گیا اور یہ اسی طرح واپس آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے یہ سزا دی ہے۔

یہ سن کر حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: قرآن پاک میں موجود ہے وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ ۔ یعنی جو توبہ کرے میں اسے بخش دیتا ہوں۔

(سورہ: طٰہٰ آیت: 18)

یہ سن کر سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دربارِ الٰہی میں عرض کیا: یا اللہ! اس پر رحمت فرما' اس کی توبہ قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی توبہ یہ ہے کہ آپ پر دس بار دُرود پاک پڑھے۔ آپ نے اُس فرشتے کو حکم سنایا تو اس نے دس بار دُرود پاک پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بال و پر عطا فرمائے اور وہ اُوپر کو اُڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے دُرودِ پاک کی برکت سے ''کروبیین'' پر رحم فرمایا ہے۔ (رونق المجالس۔ صفحہ 11)

احترام کا صلہ

بلخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا۔ اس کے دو لڑکے تھے۔ اس خوش نصیب کے پاس دنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمتِ عظمیٰ یہ تھی کہ اس کے پاس سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تین بال مبارک تھے۔ جب وہ خوش بخت فوت ہوا تو اس کے دونوں بیٹوں نے باپ کی جائیداد آپس میں تقسیم کر لی۔

جب بال مبارک کی باری آئی تو بڑے لڑکے نے ایک بال خود لے لیا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے بال کے متعلق بڑے نے کہا' ہم اس کو آدھا آدھا کر لیں۔ چھوٹے نے کہا: اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ کون ہے جو رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال مبارک کو توڑے۔

بڑے نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی کا تقاضا دیکھا تو بولا: اگر تجھے اس بال کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے تو یوں کر کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور باپ کی جائیداد کا اپنا حصہ مجھے دے دے۔ چھوٹے نے یہ سن کر کہا: واہ رے قسمت۔ مجھے اور کیا چاہیے۔

چنانچہ بڑے نے دنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں بال مبارک لے لیے اور انہیں بڑے اَدب و احترام سے رکھ لیا۔ جب شوق غالب ہوتا تو ان مبارک بالوں کی زیارت کرتا اور دُرود پاک پڑھتا۔

اس بے نیاز جل جلالہٗ کی بے نیازی دیکھئے کہ بڑے بھائی کا مال چند دنوں میں ختم ہو گیا اور وہ فقیر و کنگال ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے چھوٹے کے حال میں برکت دی اور اس کا مال بہت زیادہ ہو گیا۔ پھر جب وہ حبیبِ خدا کا جانثار یعنی چھوٹا بھائی فوت ہوا تو کسی بزرگ نے رات خواب میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا اور ساتھ اسے بھی دیکھا۔

سید دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میرے امتی! تو لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت، کوئی مشکل درپیش ہو وہ اس کی قبر پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ اس نے بیدار ہو کر اعلان کر دیا تو اس عاشق رسول کی قبر مبارک کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ دھڑا دھڑ اس قبر مبارک پر حاضر ہونے لگے۔

پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی سوار ہو کر اُس مزار کے پاس سے گزرتا تو براہِ اَدب سواری سے اُتر جاتا اور پیدل چلتا۔ (قول بدیع صفحہ 128۔ سعادت دارین صفحہ 122)

پانچ کلمات کا کمال

حضرت امام شافعیؒ کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا: آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا: کس عمل کے سبب؟ فرمایا پانچ کلموں کے سبب، جن کے میں ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ پوچھا: وہ پانچ کلمات کون سے ہیں؟ فرمایا: وہ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مَحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی اَنْ یُصَلّٰی عَلَیْہِ (سعادت دارین۔ صفحہ 129)

بُرے عمل سے نجات

ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بُری صورت دیکھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا: تو کیا بلا ہے؟ اس نے کہا: میں تیرے بُرے عمل ہوں۔ انہوں نے پوچھا: تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا: حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرودِ پاک کی کثرت کرنے سے نجات ہو سکتی ہے۔

(فضائل دُرود شریف صفحہ 105۔ سعادت دارین صفحہ 120)

خالی مٹھی میں دینار!

ایک روز چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے۔ ایک سائل نے آ کر سوال کیا انہوں نے سائل سے تمسخر کے طور پر کہہ دیا: تم حرم میں چلے جاؤ وہاں علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بیٹھے ہیں وہ تم کو بہت سا مال دیں گے کیونکہ وہ بڑے سخی آدمی ہیں۔ سائل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلا گیا اور کہا: لِلّٰہ! مجھے کچھ دیجئے، تنگ دست ہوں۔

اس وقت آپ کے پاس بھی بظاہر کوئی چیز نہ تھی جو سائل کو دیتے لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر

کے لیے بھیجا ہے۔ آپ نے دس بار (ایک روایت کے مطابق تین بار) دُرود پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک ماری اور فرمایا ہتھیلی کو بند کر لو اور کافروں کے سامنے جا کر کھولنا۔

جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا: تجھے علی نے کیا دیا ہے؟ اس نے مٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (راحت القلوب۔ صفحہ 61)

گٹھلیاں بن گئیں دینار!

جب شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ نے دُرود پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گئے اور عرض کیا: ہم مسافر ہیں۔ خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے۔ مہربانی فرمائیے۔

یہ سن کر حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں لیں۔ کچھ پڑھ کر اُن پر پھونکا اور اُن درویشوں کو دے دیں۔ وہ حیران ہو گئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا: حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی۔ جب دیکھا تو وہ سونے کے دینار تھے!

آخر شیخ بدر الدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نے دُرود پاک پڑھ کر پھونکا تھا اور وہ گٹھلیاں دُرود پاک کی برکت سے سونے کے دینار بن گئی تھیں۔ (راحت القلوب۔ صفحہ 61)

باب 75:

دُرود شریف کی حکایات

- مرحبا
- عبرتناک انجام
- شفا
- وعظ
- ضامن
- سُچا موتی
- دنیا کا بال، دِل سے نکال!
- دنیا کا اہتمام چھوڑ دے

مرحبا

عارف باللہ شیخ احمد بن ثابتؒ نے خواب میں دیکھا کوئی شخص منادی کرر ہا ہے کہ اگر کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرنی ہے تو ہمارے ساتھ آئے۔ بہت سے سفید پوش منادی والے کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ میں بھی ساتھ چل پڑا۔ میں نے منادی والے سے پوچھا حضور علیہ السلام کس مقام پر ہیں۔ انہوں نے بتایا۔

میں نے دعا کی: یا اللہ! جو دُرود وسلام میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھیجتا ہوں اس کے صدقے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک سب سے پہلے پہنچا دے۔ بس یہ کہنا تھا کہ مجھے بجلی کی طرح کسی شے نے اُٹھایا اور دربارِ رسالت میں پہنچا دیا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ انور سے نور کی شعاعیں پھوٹتی ہوئی دیکھیں۔ میں نے عرض کیا: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مرحبا۔ (سعادت دارین۔ جلد 1۔ صفحہ 298)

عبرتناک انجام

علامہ سخاویؒ حضرت احمد یمانیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں صنعاء میں تھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے پاس بہت لوگ جمع ہیں۔ میں نے وجہ دریافت کی تو لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآن پاک پڑھنے والا تھا۔ قرآن کریم پڑھتے ہوئے جب اس آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط پر پہنچا تو یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی جگہ یُصَلُّوْنَ عَلٰی عَلِیِّ النَّبِیِّ پڑھ دیا۔ جس کا معنی یہ ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی علیؓ پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اس کے پڑھتے ہی یہ گونگا ہو گیا اور کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اندھا اور اپاہج ہو گیا۔

(نزہت المجالس۔ جلد 2۔ صفحہ 88)

شفا

حضرت ابوسعید شعبان قریشیؒ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں 811ھ میں مَیں بیمار ہوگیا۔ ایسا بیمار ہوا کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے قصیدہ جس میں مَیں نے دوجہاں کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح لکھی تھی، پڑھ کر جنابِ الٰہی میں فریاد کی اور شفا طلب کی۔ میری زبان دُرود پاک کے وِرد سے تر تھی۔

جب صبح ہوئی تو مکہ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا اور کہا: آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ میں حرم شریف میں بابِ عُمرہ کے پاس کھڑا ہوں اور کعبہ مکرمہ کی زیارت کرر ہا ہوں۔ اچانک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل رہے ہیں اور خلق خدا محوِ نظارہ ہے۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بابِ مدرسہ منصوریہ سے گزر کر بابِ ابراہیم کی طرف تشریف لا کر رباط حوری کے دروازے کے پاس ضیا حموی کے چبوترے پر تشریف لائے اور تُو اس چبوترے پر بیٹھا تھا تیرے نیچے سبز رنگ کی جائے نماز تھی اور تُو رکن یمانی کی طرف منہ کرکے بیت اللہ کی زیارت کرر ہا تھا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے سامنے تشریف لائے تو اپنے داہنے دستِ مبارک کی شہادت کی انگشت مبارکہ سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا شَعْبَان! یہ میں اپنے کانوں سے سن رہا تھا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اُس وقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا: تُو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تا يَا سَيِّدِىْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بابِ صنعاء سے اُوپر چڑھ گئے اور تُو اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا۔ یہ سن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ پر احسان فرمائے۔ اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کر دیتا۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 140)

وعظ

منصور ابن عمار کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا کہ مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا: تُو منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کیا: اے رب العالمین! میں ہی منصور بن عمار ہوں۔ پھر فرمایا: تو ہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا اور خود دنیا میں راغب تھا۔

میں نے عرض کیا: یا اللہ! یوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا تو پہلے تیری حمد و ثنا کی۔ اس کے بعد تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک پڑھا۔ اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔

اس عرض پر اللہ تعالٰی نے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے۔ اور حکم دیا' اے فرشتو! اس کے لیے آسمان میں منبر رکھو تا کہ جیسے یہ دنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا' آسمانوں میں فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 126)

ضامن

بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو کہ بہت مالدار تھا۔ اس کا کاروبار اتنا وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اس کے قافلے رواں دواں رہتے تھے۔ لیکن اتفاق سے گردش کے دن آ گئے۔ کاروبار ختم ہو گیا۔ قرضے سر پر چڑھ گئے۔ ہاتھ خالی ہو گئے۔ قرض خواہوں نے پریشان کر دیا۔

ایک قرض خواہ آیا۔ اس نے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے معذرت کی لیکن قرض خواہ نے کہا: ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا مگر تجھ میں وفا نہیں پائی۔ مقروض نے کہا: خدا کے لئے مجھے رسوا نہ کر۔'' میرے ذمے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں۔ آپ کے ایسا کرنے سے وہ بھی بھڑک اُٹھیں گے حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ قرض خواہ نے کہا: میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا اور اسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔

قاضی صاحب نے پوچھا' تُو نے اس سے قرض لیا ہے؟ مقروض نے کہا' ہاں لیا تھا لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں۔ قاضی صاحب نے ضامن مانگا۔ ضامن دو ورنہ جیل جاؤ۔ ضامن لینے گیا مگر کوئی شخص ضمانت اُٹھانے کے لیے تیار نہ ہوا۔

قرض خواہ نے اسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے منت سماجت کی لیکن کسی کو رحم نہ آیا۔ آخر کار قرض خواہ سے عرض کیا کہ اللہ کے نام پر مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے۔ کل خود حاضر ہو جاؤں گا پھر مجھے بے شک جیل بھیج دینا۔ پھر میری قبر بھی وہیں ہو گی مگر یہ کہ اللہ تعالٰی کوئی سبیل بنا دے۔

یہ سن کر قرض خواہ نے ایک رات کے لیے بھی ضامن مانگا۔ مقروض نے کہا' اس رات کے لیے میرے ضامن مدینے کے تاجدار ہیں۔ قرض خواہ نے منظور کر لیا اور مقروض گھر آ گیا لیکن غم زدہ' حد درجے کا پریشان۔ یہ دیکھ کر بیوی نے سبب پوچھا تو سارا ماجرا کہہ سنایا اور بتایا کہ آج کی رات کے لیے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضامن دے کر آیا ہوں۔

بیوی جو کہ نہایت ہی بیدار بخت عورت تھی اس نے تسلی دی کہ غم نہ کھا۔ فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔ جس کے ضامن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں وہ کیوں مغموم و پریشان ہو؟ یہ سن کر غم کافور ہوا اور ڈھارس بندھی رات کو دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور دُرود پاک پڑھتے پڑھتے سو گیا۔

جب سویا تو اُمت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت سنائی تم صبح صبح بادشاہ کے

وزیر کے پاس جانا اور اسے کہنا تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسول نے سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ میری طرف سے تمہارا پانچ سو دینار قرض ادا کر دے اور وزیر کو اس بات کی صداقت کی یقین دہانی کرانے کے لیے کہنا کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہر رات ہزار مرتبہ دُرودِ پاک پڑھتے ہو لیکن گزشتہ رات تم کو غلطی لگ گئی اور تم شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا گیا ہے یا نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری ہی تھی۔

یہ فرما کر اُمّت کے والی تشریف لے گئے اور وہ مقروض بیدار ہوا۔ اس کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ صبح نماز پڑھ کر وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وزیر صاحب دروازے پر کھڑے تھے اور سواری تیار تھی۔ اس مقروض نے وزیر صاحب کو سلام کیا۔ وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا: کہو کیسے آئے ہو؟ مقروض نے کہا: میں آیا نہیں ہوں، بھیجا گیا ہوں۔ وزیر نے استفسار کیا: کس نے بھیجا ہے؟ مقروض نے کہا: مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ میں ایک مقروض شخص ہوں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ میرا پانچ سو دینار قرض ادا کر دیں۔ وزیر نے نشانی طلب کی تو اُس نے سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان سنا دیا۔

وزیر صاحب سنتے ہی اُسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ پر بٹھا کر عرض کیا: ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سنا دیجئے۔ وزیر سن کر باغ باغ ہو گیا اور اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کر کے آیا ہے۔

وزیر صاحب نے اُسے پانچ سو دینار دیئے۔ پھر پانچ سو دینار اور دیئے کہ یہ آپ کے بچوں کے لیے۔ پھر پانچ سو دینار دیئے کہ آپ خوش خبری لائے ہیں اور پھر پانچ سو دینار دیئے کہ آپ نے سچا خواب سنایا ہے۔ وہ مقروض یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھر آیا اور اُن میں سے پانچ سو دینار گن کر لے لئے اور قرض خواہ کے مکان پر پہنچا اور اسے کہا: چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلو اور اپنا قرضہ وصول کر لو۔

جب وہ قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور مقروض کو مؤدبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ رات مدینے کے تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خواب میں تشریف لائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اس مقروض کا قرضہ ادا کر دے اور اُتنا اپنے پاس سے دے دے۔

یہ سن کر قرض خواہ نے کہا: میں اس مقروض کا قرضہ معاف کرتا ہوں اور پانچ سو دینار مزید بطورِ نذرانہ پیش کرتا ہوں کیونکہ مجھے بھی سرکارِ دو عالم، حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یوں ہی حکم دیا ہے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 147)

سُچّا موتی

حضرت ابو محمد جزریؒ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دروازے پر باز اشہب (شاہی باز) آیا تھا لیکن ہائے میری

قسمت! کہ میں اُسے شکار نہ کرسکا اور چالیس سال گزرنے کو ہیں' بہتیرے جال پھینکتا ہوں مگر ایسا باز پھر ہاتھ نہیں آیا۔

کسی نے پوچھا وہ کون سا باز اشہب تھا؟ تو فرمایا: ایک دن جبکہ میں رباط (سرائے) میں تھا، نمازِ عصر کے بعد ایک درویش سرائے میں داخل ہوا۔ وہ نوجوان تھا۔ زرد رنگ' بال بکھرے ہوئے' برہنہ سر' پاؤں ننگے۔

اس نے آکر تازہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر سر گریبان میں ڈال کر بیٹھ گیا اور دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ مغرب تک یونہی وِردِ پاک میں مشغول رہا۔ نماز مغرب کے بعد پھر اُسی طرح مشغول ہو گیا۔

اچانک شاہی پیغام آیا کہ آج سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔ میں اُس درویش کے پاس بھی گیا اور پوچھا: تو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا؟ اس نے کہا: مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن میرے لیے گرم گرم حلوا لیتے آئیں۔

میں نے اُس کی بات کو پھینک دیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتا (ہم اس کے باپ کے نوکر نہیں ہیں) اور میں نے یہ سوچا کہ یہ بے چارا ابھی نیا نیا اس راہ چلا ہے' اُسے کیا معلوم۔

الحاصل ہم اسے چھوڑ کر چلے گئے اور شاہی مہمان بن گئے۔ وہاں ہم نے کھانا کھایا۔ نعت خوانی ہوتی رہی۔ رات کے آخری حصے میں ہم فارغ ہو کر واپس لوٹے۔ جب میں سرائے میں داخل ہُوا تو دیکھا کہ وہ درویش اِسی طرح بیٹھا ہوا دُرود پاک میں مشغول ہے۔ میں بھی مُصلا بچھا کر بیٹھ گیا لیکن مجھے نیند نے آلیا۔

آنکھ لگ گئی تو دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ اجتماع ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ حبیبِ خدا ہیں اور یہ ارد گرد انبیاء کرام ہیں۔ میں آگے بڑھا اور حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رُخ انور دوسری طرف کر لیا۔ کئی بار ایسا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ سے کون سی غلطی ہوگئی کہ حضور توجہ نہیں فرمارہے ہیں؟

فرمایا: میری امت کے ایک درویش نے تجھ سے ایک خواہش ظاہر کی تھی (حلوا طلب کیا تھا) مگر تو نے اس کی پروا نہیں کی۔ یہ سن کر میں گھبرا کر بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اُس درویش کو جسے میں نے معمولی جان کر نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ وہ سُچا موتی ہے' یہ وہ ہے جس پر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ عنایت ہے' میں اُسے ضرور کھانا لا کر دوں گا۔ لیکن میں جب اس جگہ پہنچا جہاں وہ بیٹھ کر دُرود پاک پڑھ رہا تھا وہ جگہ خالی تھی۔ وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

اچانک میں نے سرائے کے دروازے کے بند ہونے کی آہٹ سنی۔ خیال کیا شائد وہی نہ ہو۔ میں نے جلدی سے باہر نکل کر جھانکا۔ دیکھا تو وہی جا رہا ہے۔ میں آوازیں دیتا رہا لیکن کون سنے۔ آخر میں نے آواز دی: اے اللہ کے بندے! آ میں تجھے کھانا لا کر دوں۔

یہ سن کر اس نے فرمایا: میری ایک روٹی کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی رسول سفارش کریں تو پھر تو مجھے روٹی لا کر دے۔ مجھے تیری روٹی کی ضرورت نہیں ہے اور وہ مجھے اِسی حیرانی کی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا۔ (سعادت

دارین۔ صفحہ 134)

دنیا کا بال، دِل سے نکال

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ اپنا ایک خواب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا میں دوزخ میں ہوں اور دُرود پاک پڑھ رہا ہوں جس کی وجہ سے دوزخ کی آگ نے مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کیا اور میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جس کا خاوند میرا دوست تھا۔

مجھے دیکھ کر عورت نے کہا: اے شیخ احمد! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں۔ یہ سن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا کہ میرا دوست دوزخ میں ہے۔ میں اُس کے گھر میں (جو کہ دوزخ میں تھا) داخل ہوا اور دیکھا کہ ہنڈیا ہے اور اس میں کھولتا ہوا گندھک ہے۔ اُس عورت نے کہا: یہ آپ کے دوست کے لیے پینے کی چیز ہے۔ میں نے پوچھا: اسے یہ سزا کیسے ملی؟ حالانکہ وہ ظاہر میں نیک آدمی تھا تو اس کی بیوی نے جواب دیا: اس نے مال جمع کیا تھا خواہ حلال تھا یا حرام۔

پھر میں نے دوزخ میں بڑی بڑی آگ کی خندقیں اور وادیاں دیکھیں۔ پھر میں نے ہوا میں آسمان کی طرف پرواز کی حتیٰ کہ میں آسمان کی بلندی تک پہنچ گیا اور میں نے فرشتوں کو سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور توحید بیان کر رہے ہیں۔ میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا: اے شیخ احمد! تجھے خیر کی بشارت ہو کہ تو اہلِ خیر سے ہے۔

اس کے بعد میں نیچے اُتر آیا اور اسی جگہ اُترا جہاں سے اُوپر گیا تھا۔ وہاں وہی عورت کھڑی ہے۔ پھر دروازہ کھلا تو اُس کا خاوند نکلا اور کہا، ہمیں اللہ تعالیٰ نے تیری وجہ سے اور دُرودِ پاک کی برکت سے نجات عطا فرمادی ہے۔

پھر میں وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچ گیا جس سے اچھی جگہ کسی دیکھنے والے نے نہ دیکھی ہو۔ اس میں ایک بالا خانہ دیکھا جو کہ نہایت ہی عالیشان اور بلند ہے اور اس میں ایک عورت بیٹھی آٹا گوندھ رہی ہے۔ اُس جیسی حسن و جمال والی عورت نہیں دیکھی گئی۔

میں نے اُس آٹے میں ایک بال دیکھا۔ میں نے اس عورت سے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے۔ اس بال کو آٹے میں سے نکال دے کہ اس بال نے سارا آٹا خراب کر رکھا ہے۔ وہ بولی: یہ بال میں نہیں نکال سکتی۔ یہ تُو ہی نکال سکتا ہے اور یہ بال تیرے دل میں دنیا کی محبت کا بال ہے۔ لہٰذا اگر تو چاہے تو اس کو نکال دے، چاہے تو رہنے دے۔ اُس عورت کی اس بات پر میں بیدار ہو گیا۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 118)

دنیا کا اہتمام چھوڑ دے

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی کا محبوب عمل دُرود پاک کا بکثرت وِرد تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک رات خواب میں مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار ہوا۔ جب میں حضور کے قریب ہوا تو میرے اور حضور کے درمیان

ایک بادل حائل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: میرے اور تیرے درمیان دنیا کے حجاب (پردے) حائل ہو گئے ہیں۔ ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ دنیا اور دنیا کے اہتمام سے باز آ جا اور تو باز نہیں آتا۔ میں نے روتے ہوئے کہا: میں اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اُس کے دربار میں جو آپ کی عزت و آبرو ہے اُس عزت کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس حجاب کو دُور فرما دے۔

میری التجا کا اثر یہ ہوا کہ بادل آہستہ آہستہ ہٹتا گیا اور میں نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام کی زیارت کی۔ میں حضور کے قدموں میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: ہم تجھے کہتے ہیں کہ دنیا کا اہتمام چھوڑ دے اور تو چھوڑتا نہیں اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ (سعادت دارین)

عظمتِ دُرود وسلام

باب 76:

اَللہ اَللہ، دُرود شریف کی یہ شان!

- ایک لمحہ میں کھرب ہا کھرب دُرود شریف!
- ایک لاکھ افراد کا شفاعت کنندہ!
- بے حد وحساب اَجر
- قُربِ الٰہی کا راز
- حضور اقدس سے مصافحہ
- عرش کا سایہ
- فرشتوں کی اِمامت
- دُرود خواں کے لیے ملائکہ کی خدمات

ایک لمحہ میں کھرب ہا کھرب دُرود شریف!

سورہ احزاب کی 56ویں آیت کے مطابق اللہ اور فرشتے نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں۔ فرشتے اتنے کثیر ہیں کہ اُن کی تعداد کا صحیح علم خدائے علیم ہی کو ہے۔ اس لیے لاتعداد فرشتے ہر لمحہ حضور اقدس کی ذات والا صفات پر دُرود بھیج رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پیغمبرِ اعظم کے دربارِ عالی شان میں ہر لمحہ (غور فرمایئے! ہر روز نہیں، ہر لمحہ) کھرب ہا کھرب کی تعداد میں دُرود شریف پہنچ رہا ہے۔ جنوں، اِنسانوں اور زمین کی دیگر مخلوق کا دُرود اس کے علاوہ ہے۔ اللہ اللہ دُرود شریف کی یہ شان!

ایک لاکھ افراد کا شفاعت کنندہ!

حضرت شیخ ابوالمواہب شاذلیؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ مبارک سے بہرہ ور ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے شاذلی! قیامت کے روز تو میری امت کے ایک لاکھ افراد کی شفاعت کرے گا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اتنا بڑا انعام کس عمل کی وجہ سے ہے؟ آپ نے فرمایا: تو میرے دربار میں دُرود پاک کا ہدیہ پیش کرتا رہتا ہے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 132)

حضراتِ محترم! حضرت شاذلیؒ روزانہ ایک ہزار بار دن میں اور ایک ہزار بار رات میں دُرود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اس عمل نے انہیں قیامت کے روز حضور کے ایک لاکھ اُمتیوں کا شفاعت کنندہ بنا دیا۔ اللہ اللہ

'دُرود شریف کی یہ شان!

بے حد و حساب اَجر

حضور رسالت مآب، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جب کوئی بندہ مجھ پر دُرود شریف بھیجتا ہے تو وہ دُرود پاک فوراً اس کے منہ سے نکل کر دنیا کے تمام میدانوں، تمام دریاؤں اور مشرق و مغرب کی طرف نکل جاتا ہے اور دنیا کا کوئی میدان، کوئی دریا اور کوئی پہاڑ ایسا نہیں ہے جس پر سے یہ دُرود پاک نہیں گزرتا اور کہتا جاتا ہے کہ فلاں بن فلاں کا بھیجا ہوا دُرود ہوں کہ جس نے تمام کائنات سے بہتر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھیجا ہے۔ پس کوئی چیز ایسی باقی نہیں رہتی جو اُس دُرود شریف پڑھنے والے پر دُرود نہ بھیجے (یعنی اس کے لیے دعائے رحمت نہ کرے)

اور اُس دُرودِ پاک سے ایک پرندہ پیدا کیا جاتا ہے جس کے ستر ہزار (70,000) بازو ہوتے ہیں اور ہر بازو میں ستر ہزار پَر، اور ہر پَر میں ستر ہزار سر، اور ہر سر میں ستر ہزار چہرے، اور ہر چہرے میں ستر ہزار منہ، اور ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں اور ہر زبان سے وہ ستر ہزار قسم کی بولیوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے اور اللہ عزوجل اِن تمام تسبیحات کا ثواب اُس درود پاک پڑھنے والے کے لیے لکھتا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات)

اللہ اللہ دُرود شریف کی یہ شان! اور اس کا یہ اجر و ثواب!!

قُربِ الٰہی کا راز

حضرت امام ابی القاسم القشیری" سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! میں نے تجھ میں دس ہزار کان پیدا فرمائے یہاں تک کہ تُو نے میرا کلام سنا۔ اور دس ہزار زبانیں پیدا فرمائیں جس کے سبب تُو نے مجھ سے کلام کیا۔ تُو مجھے سب سے زیادہ محبوب اور نزدیک ترین اس وقت ہوگا جب تُو میرے محبوب محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر کثرت سے دُرود بھیجے گا۔

یہ ہے دُرود کی شان، کہ خدائے بے نیاز نے اپنے قُرب کی شرط یہ رکھ دی کہ اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے دُرود بھیجا جائے۔ گویا کثرتِ دُرود میں قربِ الٰہی چھپا ہے! یا یوں کہیئے کہ کثرتِ دُرود قربتِ الٰہی کا راز ہے!!

حضور اقدس سے مصافحہ

ارشادِ نبوی ہے: جو شخص دن بھر میں پچاس بار (یعنی روز بلا ناغہ 50 مرتبہ) دُرود و سلام پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس سے مصافحہ کروں گا۔ (قول بدیع)

حضور اقدس سے مصافحہ کرنا بہت بڑی سعادت، بہت بڑی خوش نصیبی اور بہت بڑا اعزاز ہے۔ یہ اعزاز

دُرود شریف کی بدولت قیامت کے روز دُرود خواں کو حاصل ہوگا۔ اللہ اللہ' دُرود کی یہ شان اور دُرود خواں کی یہ عظمت!

عرش کا سایہ

ارشادِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے گا وہ (قیامت کے دن) عرش کے سایہ میں ہوگا۔ (دیلمی) اللہ اللہ' دُرود کی یہ شان کہ قیامت کے دن جب عرش کے سائے کے سوا کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا' دُرود شریف پڑھنے والا اس سائے میں محفوظ و محظوظ ہوگا۔

فرشتوں کی امامت

حضرت جعفر بن عبداللہ" فرماتے ہیں' میں نے وقت کے مشہور محدث حضرت ابو درعہ" کی وفات کے بعد اُنہیں خواب میں دیکھا کہ نماز میں فرشتوں کی امامت فرما رہے ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا: حضرت! آپ کو یہ اعلیٰ مرتبہ کس عمل کی بدولت نصیب ہوا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں۔ جب حدیث میں حضور تاجدارِ رحمت کا نام مبارک آتا تو میں اس کے آگے دُرود و سلام لکھتا اور پڑھتا۔ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس حساب سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کروڑ رحمتیں ہوگئیں۔ حق تعالیٰ کی ایک رحمت ہی سب کچھ ہے۔ چہ جائیکہ ایک کروڑ رحمتیں! اللہ اللہ' دُرود شریف کی شان دیکھئے کہ جس کے لکھنے اور پڑھنے کی بدولت حضرت ابو درعہ" کو فرشتوں کی امامت کا تمغہ حاصل ہوا!

دُرود خواں کے لیے ملائکہ کی خدمات

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل' میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام تشریف لائے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو شخص آپ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھے گا میں اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پُل صراط سے پار لگاؤں گا اور میکائیل اُسے حوضِ کوثر سے سیراب فرمائیں گے اور اسرافیل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو کر اس کی مغفرت چاہیں گے اور جب تک وہ بخشا نہ جائے گا سر نہ اُٹھائیں گے اور عزرائیل جانکنی کے وقت مثل انبیاء علیہم السلام کے آسانی سے اُس کی روح قبض فرمائیں گے۔ (نصرۃ الواعظین۔ صفحہ 112)

اس حدیث پاک میں بیان کردہ مراعات و نوازشات صرف دس بار دُرود شریف پڑھنے کا انعام ہے اور وہ خوش نصیب جو روزانہ ہزاروں کی تعداد میں دُرود شریف کے وِرد سے اپنی زبان کو تر رکھتے ہیں' ان پر اللہ کے اکرام و برکات کا عالم کیا ہوگا؟ اللہ' حضور اقدس کا یہ مقام! دُرود شریف کی یہ شان!!! اور دُرود خواں کی یہ خوش نصیبی!!!

باب 77:

ـــــ تو پھر دُرود کی عظمت کیا ہوگی؟

- خود جنت دُرود پڑھنے والے کی تمنا کرتی ہے!
- دُرود زندگی ہی میں جنت میں گھر دکھا دیتا ہے!
- دُرود ایک ہمہ گیر وظیفہ ہے
- دُرود پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک نہیں لکھا جاتا!
- دُرود دُعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے
- دُرود سننے کی بھی بڑی فضیلت ہے

خود جنت دُرود پڑھنے والے کی تمنا کرتی ہے!

جنت کی وسعتیں، رِفعتیں اور عظمتیں بیان سے باہر ہیں اِسی لیے ہر شخص جنت کا تمنائی ہے مگر خود جنت بھی بعض لوگوں کی تمنائی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

فرمانِ نبوی ہے: بے شک جنت پانچ قسم کے لوگوں کی تمنا کرتی ہے۔

(1) قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کی۔ (2) اپنی زبان کو فضولیات سے روکنے والے کی۔

(3) بھوکوں کو کھانا کھلانے والے کی۔ (4) ننگوں کو کپڑا پہنانے والے کی۔

(5) مجھ پر (یعنی اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) دُرود و سلام پڑھنے والے کی۔

ہر شخص جنت کی تمنا کرتا ہے اور یہ عظمت والی جنت خود دُرود شریف پڑھنے والے کی تمنا کرتی ہے۔ ایسے میں آپ ہی بتائیے کہ دُرود کی عظمت کیا ہوگی؟

دُرود زندگی ہی میں جنت میں گھر دکھا دیتا ہے!: نیک اعمال کی عظمت و برکت یہ ہے کہ وہ جنت کی بشارت دیتے ہیں اور وہ عمل جو جنت کی صرف بشارت ہی نہ دے بلکہ زندگی ہی میں جنت میں جائے رہائش کا دیدار بھی کرا دے اُس عمل کا مقام و مرتبہ اور عظمت و رفعت کیا ہوگی؟ حدیث پاک کا مطالعہ فرمائیے۔ ارشادِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار بار دُرود پاک پڑھے گا، اُسے اُس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک وہ اپنی آرام گاہ (یعنی اپنا گھر، اپنا ٹھکانہ) جنت میں نہ دیکھ لے گا۔ (قول بدیع۔ جواہر البحار۔ کشف الغمہ۔ افضل الصلوٰۃ)

دیکھا آپ نے، باقی اعمال جنت کی بشارت دیتے ہیں مگر دُرود شریف وہ عمل ہے جو دنیا ہی میں دُرود خواں کو جنت میں اُس کا گھر دکھا دیتا ہے۔ جب جنت کی بشارت دینے والے اعمال اس قدر عظمت والے ہیں تو جنت میں گھر

دکھانے والے دُرود شریف کا عمل کس قدر عظمت والا ہوگا؟

دُرود ایک ہمہ گیر وظیفہ ہے: ہر وظیفہ کی ایک عظمت ہے اور وہ وظیفہ جو دیگر وظائف کے فیوض و برکات کو بھی اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہو اس کی عظمت کا تو کیا ہی کہنا! یاد رکھیئے! وہ وظیفہ دُرود شریف ہے۔ حدیث پاک ملاحظہ فرمایئے:

ایک صحابیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ فرمائیں کہ اگر میں آپ کی ذات بابرکات پر دُرود شریف ہی کو وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ آپ نے فرمایا: اگر تُو ایسا کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔ (قول بدیع) حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دُرود پاک کو ایک کافی وشافی عمل قرار دے رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دُرود شریف عظمت و برکت والا ایک ہمہ گیر وظیفہ ہے۔

دُرود پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک نہیں لکھا جاتا!: ارشادِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ تین دن تک اس بندے کا گناہ نہ لکھو۔ (معارج النبوت) وہ عمل جس کی بدولت گناہ کو تین دن تک نامۂ اعمال میں درج کرنے سے روک دیا جائے' اُس عمل کی عظمت کیا ہوگی؟

دُرود دُعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے: ایک طویل حدیث کا آخری حصہ یوں ہے:

ہر دعا اور آسمان کے درمیان ایک حجاب (یعنی پردہ) ہے۔ یہ حجاب اس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا جائے۔ جونہی مجھ پر دُرود پاک پڑھا جاتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا قبولیت کے لیے اوپر کی طرف پرواز کر جاتی ہے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 62)

جب دعا کی یہ عظمت ہے کہ یہ عبادت کا مغز' دین کا ستون' زمین کا نور اور مومن کا ہتھیار ہے تو پھر دُرود شریف جو دُعا میں پرواز پیدا کرتا ہے اور اُسے قبولیت کے درجہ تک پہنچاتا ہے اُس کی عظمت کیا ہوگی؟

دُرود سننے کی بھی بڑی فضیلت ہے: یہ واقعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ یا حضرت عمر فاروقؓ کا ہے کہ وہ ایک بار حضور اقدس کی دعوت کے لیے بازار سے ایسی مچھلی خرید لائے جو دریا میں بحری جہاز پر باآواز پڑھے جانے والے دُرود شریف کو اَدب اور لگن سے سنتی رہی تھی اور اسی محویت میں جال میں پھنس گئی تھی۔ جب اُس مچھلی کو پکانے کے لیے آگ جلانا چاہی تو نہ جلی۔ بار بار کوشش کے باوجود آگ نہ جل پائی۔ میاں بیوی سخت حیران ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بلا لائے۔ آپ سے سارا ماجرا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: دنیا کی آگ کیا' دوزخ کی آگ بھی اس مچھلی کو نہیں جلا سکتی۔ دریا میں جہاز پر ایک شخص بڑی محبت سے مجھ پر دُرود شریف پڑھ رہا تھا اور یہ مچھلی اُس دُرود شریف کو بڑی عقیدت سے سُن رہی تھی۔ دُرود پاک کو اَدب' عقیدت اور احترام سے سننے کی بدولت دنیا کی آگ تو کیا' دوزخ کی آگ بھی اس پر حرام ہے!(وعظ بے نظیر' صفحہ 23۔ دُرود وسلام علیٰ خیر الانام' صفحہ 53)

غور فرمایئے! جب دُرود شریف سننے کی یہ عظمت ہے تو دُرود شریف پڑھنے کی عظمت کیا ہوگی؟

فضائلِ دُرود وسلام

باب78:

فضائلِ دُرودوسلام ــــ قرآن کی روشنی میں

- دُرودوسلام کے متعلق آیاتِ مبارکہ
- آیاتِ مبارکہ کی تشریح
- فضیلت کے سات موتی
- خلاصہ اور نتیجہ

دُرودوسلام کے متعلق آیاتِ مبارکہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝٥٦ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝٥٧

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں ط اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو o بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اُن پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور اللہ نے اُن کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے o (پارہ: 22 آیت: احزاب)

آیاتِ مبارکہ کی تشریح

آیت نمبر 56 کی تشریح:

یہ آیت مبارک دو جملوں پر مشتمل ہے۔

پہلا جملہ: بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں۔

دوسرا جملہ: اے ایمان والو! تم بھی اُن پر دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔

پہلا جملہ خبریہ ہے دوسرا جملہ حکمیہ ہے۔ پہلا جملہ خبریہ اس لیے ہے کہ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور ملائکہ کرام کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجے جانے کی خبر دی گئی ہے دوسرا جملہ حکمیہ اس لیے ہے کہ اس میں

مومنین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود اور سلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔

پہلے جملے میں دُرود شریف کے بارے میں دو عظیم پہلو پیش کیے گئے ہیں کہ دُرود سنتِ الٰہی ہے اور سنت ملائکہ بھی ہے۔ اس حقیقت سے پردہ اُٹھانے کا مقصد دُرود پاک کی فضیلت و اہمیت کو اُجاگر کرنا ہے کہ دیکھو! دُرود پاک ایک ایسا عمل ہے، جس کو خود خدائے بے نیاز بھی انجام دے رہا ہے اور اُس کے فرشتے بھی اس کارِ عظیم میں مشغول ہیں۔

حضراتِ محترم! تمام ارکان اسلام حکمِ الٰہی ہیں جبکہ دُرود شریف حکم الٰہی بھی ہے اور سنتِ الٰہی بھی۔ اللہ پاک اس آیتِ مقدسہ میں فقط یہ ہی نہیں فرما رہا کہ اے اہل ایمان! تم بھی اپنے نبی پر دُرود و سلام بھیجا کرو بلکہ یہ بھی فرما رہا ہے کہ میں بھی اپنے محبوب پر دُرود بھیج رہا ہوں۔ دُرود کی اس امتیازی خاصیت نے دُرود پاک کی فضیلت، شان اور عظمت کو چار چاند لگا دیئے ہیں اور اس میں انفرادیت کا رنگ بھر دیا ہے۔

دُرود پاک ایک ہمہ گیر عمل ہے۔ اسے فرشتے پڑھتے ہیں، جن و انس پڑھتے ہیں، شجر و حجر پڑھتے ہیں۔ غرض اللہ جل شانہ کی تمام مخلوق درودِ پاک کا وِرد کرتی ہے۔ حد یہ ہے کہ خود خدائے ذوالجلال بھی اپنے محبوب پر دُرود بھیجتا ہے۔ دُرود پاک کی فضیلت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ اسے "خدائی عمل" کا تمغہ حاصل ہے!

حضراتِ محترم! ہم آیتِ مقدسہ کے پہلے جملے پر بات کر رہے ہیں۔ اس جملے کا غور طلب پہلو یہ ہے کہ یہ جملہ اسمیہ ہے اس لیے اس کا تعلق تینوں زمانوں ماضی، حال اور مستقبل سے یکساں طور پر ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر دُرود بھیجنے کا عمل نہ آج کا ہے، نہ گزرے ہوئے کل کا اور نہ آنے والے کل کا بلکہ اس کا تعلق ہر زمانے، ہر گھڑی، ہر لحہ اور ہر ساعت سے ہے یعنی جب یہ دنیا نہ تھی تب بھی یہ عمل جاری تھا۔ آج، جب یہ دنیا ہے تب بھی یہ عمل جاری ہے اور کل، جب یہ دنیا نہ ہوگی تب بھی یہ عمل جاری ہوگا۔

اللہ جل شانہ کی طرف سے اپنے محبوب پر دُرود بھیجنے کا یہ تسلسل، یہ دوام دُرود پاک کے اعلیٰ و ارفع اور افضل و اکمل ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے اور اس میں کسی شک و شبہ اور وہم و گمان کی گنجائش نہیں کیونکہ آیتِ مقدسہ "اِنَّ" سے شروع ہو رہی ہے۔ جس کے معنیٰ "بے شک" کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اے ایمان والو! خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں کے دُرود بھیجنے کے فعل و عمل میں کسی شک، کسی تردّد اور کسی وسوسہ کی گنجائش نہیں۔ یہ حقیقت ہے اور سو فیصد حقیقت ہے!

اب آیئے آیتِ مبارک کے دوسرے جملہ کی طرف، جو یہ ہے کہ اے ایمان والو! تم بھی اُن پر دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔ دیکھئے! اس جملہ میں نبی کریم پر دُرود و سلام بھیجنے والوں کو ایمان والو! کو یعنی "اہل ایمان" کے عظیم الشان خطابؑ سے سرفراز فرمایا جا رہا ہے۔ یہ خطاب دُرود شریف پڑھنے والوں کے لیے سب سے بڑا اعزاز ہے کیونکہ بندے کا اہل ایمان میں شامل ہو جانا ہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ جس نے ایمان کو پا لیا، اس نے منزل کو پا لیا!!

اس جملے کا وضاحت طلب پہلو یہ ہے کہ جب پہلے جملے میں سلام کا ذکر نہیں کیا گیا تو دوسرے جملہ میں سلام کا تاکید کے ساتھ خصوصی ذکر کیوں کیا گیا ہے؟ جواب یہ ہے کہ سلام ایک دعا ہی نہیں ایک عہد (وعدہ) بھی ہے

دُرود خواں کی طرف سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں، کہ آپ کی تعظیم و تکریم اور آپ کی عزت و آبرو کو کوئی ٹھیس نہیں پہنچے گی۔

چونکہ منافقین سے اس بات کا خطرہ ہوتا ہے کہ وہ ایسا کریں جیسے کہ عہدِ رسالت میں ام المومنین حبیبہ حبیبِ رب العالمین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر الزام تراشی کی تھی۔ اِسی لیے آیت مقدسہ کے دوسرے حصے میں مومنین کو درود کے ساتھ خوب خوب سلام بھیجنے کا حکم بھی فرمایا گیا ہے۔

آیت نمبر 57 کی تشریح:

آیت نمبر 56 میں دُرود و سلام بھیجنے کا حکم دیا جا رہا ہے اس حکم کے تناظر میں آیت نمبر 57 کا مطلب یہ بنتا ہے کہ جو لوگ اس حکم کی تعمیل نہیں کرتے یا تعمیل کرنے والوں کو روکتے ہیں اور دیگر احکامِ الٰہی کی بجا آوری سے انحراف کرتے ہیں، وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو رنج پہنچاتے ہیں۔ اُن کی سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں نہ صرف دنیا میں اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے بلکہ آخرت میں بھی اپنی رحمت سے محروم رکھے گا اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے یعنی یہ نافرمان دنیا میں تو ذلیل ہوں گے ہی، آخرت میں بھی ذلت کا یہ طوق اُن کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

فضیلت کے سات موتی

ان آیات کے مطالعہ سے دُرود پاک کی فضیلت کے سات موتی ہاتھ آتے ہیں:

1۔ دُرود شریف حکمِ الٰہی ہے۔
2۔ دُرود شریف سنتِ الٰہی ہے۔
3۔ دُرود شریف سنتِ ملائکہ ہے۔
4۔ دُرود شریف اہل ایمان کا وِرد ہے۔
5۔ دُرود شریف کے ساتھ سلام ضروری ہے۔
6۔ حضور پر کثرت سے سلام عرض کرنا چاہیے۔
7۔ دُرود و سلام نہ پڑھنے والا دنیا و آخرت میں اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

خلاصہ اور نتیجہ

دُرود پاک کا سب سے بڑا اعزاز اور سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اسے خدائی عمل ہونے کا شرف حاصل ہے ۔ دُرود سنت ملائکہ ہے۔ دُرود جن وانس کا وِرد ہے۔ دُرود عاشقانِ رسول کا وظیفہ خاص ہے۔

حضرت علامہ حافظ شمس الدین سخاوی ؒ فرماتے ہیں: ایمان کے راستوں میں سب سے بڑا راستہ دُرودِ پاک پڑھنا ہے۔ پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود و سلام پڑھنا اہل ایمان ہونے کی علامت ہے۔

باب 79:

فضائلِ دُرود شریف —— احادیث کی روشنی میں

1: دُرود اور اِنبساطِ الٰہی
2: دُرود اور رضائے الٰہی
3: دُرود اور قُربِ الٰہی
4: دُرود اور قُربِ رسول
5: دُرود اور دیدارِ رسول
6: دُرود اور مصافحہ رسول
7: دُرود اور شانۂ رسول
8: دُرود اور روحِ رسول
9: دُرود اور بارگاہِ رسول
10: دُرود اور دین
11: دُرود اور سلام
12: دُرود اور سلام خواں
13: دُرود اور دُرود خواں
14: دُرود اور قبر
15: دُرود اور اَجر
16: دُرود اور شُکر
17: دُرود اور رَحمت
18: دُرود اور جنت
19: دُرود اور سماعت
20: دُرود اور شفاعت
21: دُرود اور نجات
22: دُرود اور درجات
23: دُرود اور حاجات
24: دُرود اور معاملات
25: دُرود اور مشکلات
26: دُرود اور یادداشت
27: دُرود اور مغفرت
28: دُرود اور کفارہ
29: دُرود اور صدقہ
30: دُرود اور زکوٰۃ
31: دُرود اور نُور
32: دُرود اور نیکی
33: دُرود اور خیر
34: دُرود اور پاکیزگی
35: دُرود اور ہر دلعزیزی
36: دُرود اور کلام
37: دُرود اور دُعا
38: دُرود اور وسیلہ
39: دُرود اور آذان
40: دُرود اور نماز
41: دُرود اور پُل صراط
42: دُرود اور میزان
43: دُرود اور عرش
44: دُرود اور کوثر
45: دُرود اور نیند
46: دُرود اور تحفظ
47: دُرود اور رزق
48: دُرود اور مجالس
49: دُرود اور کراماً کاتبین
50: دُرود اور محدثین
51: دُرود اور کتاب
52: دُرود اور گلاب
53: دُرود اور شیر خوار بچہ
54: دُرود اور حُوریں
55: دُرود اور جمعرات
56: دُرود اور جمعہ
57: دُرود اور تارکِ دُرود

اس باب میں دُرود و سلام کے متعلق 233 حدیثیں پیش کی گئی ہیں۔ بعض جگہ عنوان کی ضرورت کو پُورا کرنے کے لیے ایک حدیث کو دوسری بار ذکر کرنا پڑا ہے مگر ایسی حدیث کو دوسری بار شمار نہیں کیا گیا۔ اس لیے آپ جن احادیث پر نمبر

نہ پائیں تو سمجھیں کہ یہ حدیث اس باب میں پہلے بھی پیش کی جا چکی ہے۔

233 حدیثوں کا یہ عظیم الشان مجموعہ دُرود و سلام کی فضیلت کا منہ بولتا ثبوت ہے اور اس حقیقت کو آشکارا کرتا ہے کہ دُرود و سلام رحمت و برکت کا بیکراں سمندر اور اَجر و ثواب کا گراں بہا خزانہ ہے۔ قلب و روح کی دنیا میں انقلاب برپا کر دینے والی ان 233 احادیث کے مطالعہ کے بعد آپ بے اختیار پکار اُٹھیں گے کہ واقعی دُرود و سلام "اَبرِ رحمت" ہے!

دُرود اور اِنبساطِ الٰہی

(1) عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے: اللہ تعالیٰ دو شخصوں کے حال پر ہنستا ہے۔ ایک وہ شخص جس نے (جہاد میں) دشمن کا مقابلہ کیا اور اس کے پاس بھی ویسا ہی گھوڑا ہے جیسا کہ اُس کے ساتھیوں کے پاس ہے مگر ساتھی بھاگ گئے اور وہ اپنی جگہ قائم رہا۔ پھر اگر وہ مارا گیا تو شہید ہے اور اگر بچ گیا تو اللہ تعالیٰ (اُس کے ثابت قدم رہنے پر) ہنستا ہے۔ اور ایک وہ شخص ہے جو رات کے حصہ میں کھڑا ہو جاتا ہے جسے کوئی نہیں جانتا۔ کامل وضو کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور مجھ پر (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) دُرود و سلام پڑھتا ہے تو اُس شخص کے حال پر اللہ تعالیٰ ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے' میرے بندے کو دیکھو جو (میری بندگی میں) کھڑا ہے جس کو میرے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا۔ (نسائی)

اس حدیث مبارک کے مطابق اللہ جل شانہ ثابت قدم مجاہد اور رات کے پردے میں عبادت کرنے اور دُرود شریف پڑھنے والے پر اس قدر خوش ہوتا ہے کہ اپنی خوشی کا اظہار ہنس کر فرماتا ہے۔ بے شک جس نے اللہ کی مسکراہٹ کو پالیا حقیقت میں اُس نے اللہ کی رضا کو پالیا۔

دُرود اور رضائے الٰہی کا ذریعہ

(2) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا مجھ پر دُرود و سلام پڑھنا

دُرود اور قُربِ الٰہی قُربِ الٰہی کا راز

(5) حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اتنا قریب ہو جاؤں جتنا زبان سے کلام یا بدن سے رُوح یا آنکھ سے نور یا کان سے سماعت قریب ہوتی ہے۔ پس اگر تم میری (انتہائی) قُربت چاہتے ہو تو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔ (درۃ الناصحین)

قُربِ الٰہی والے اعمال

(6) حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں، ہم دربارِ نبوت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! بندے کو اللہ کے قریب کرنے والے اعمال کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا۔ اس نے عرض کیا: حضور کچھ اور فرمایئے۔ آپ نے فرمایا: تہجد کی نماز اور گرمیوں کے روزے۔ اس نے پھر عرض کیا: حضور کچھ اور فرمایئے۔ آپ نے فرمایا ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر دُرود پڑھنا فقر کو دور کرتا ہے۔ اُس شخص نے پھر عرض کیا: کچھ اور ارشاد فرمایئے: آپ نے فرمایا: جو کسی قوم کا امام بنے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ مقتدیوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور بیمار بھی، بچے بھی ہوتے ہیں اور کام کاج والے بھی۔ (سعادت دارین۔ قول بدیع)

دُرود اور قُربِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قُربِ رسول کا راز

(7) فرمانِ نبوی ہے: تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے۔ (کشف الغمہ۔ جلد 1۔ صفحہ 271)

درجہ بہ درجہ قُرب

(8) ارشادِ نبوی ہے: جمعہ کے دن دُرود پڑھنے والو! جس کا دُرود زیادہ ہوگا وہ لوگوں سے درجہ میں مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔ (بیہقی)

زیادہ دُرود، زیادہ قُرب

(9) عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ دُرود پڑھا ہوگا۔

(ترمذی۔ مشکوٰۃ۔ ابن حبان)

قیامت میں ہر موقع پر قُرب

(10) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں ہر

مقام اور ہر جگہ (یعنی ہر موقع پر) میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھتا ہے۔
(سعادت دارین)

جنّت ' قُبّہ ' قُرب

(11) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جبرائیل امین نے مجھ سے کہا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں ایک قبہ عطا فرمایا ہے جس کی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قُبہ مبارکہ میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھتے ہیں۔ (نزہت المجالس)

جنت میں دو انگشت کی مانند قُرب

(12) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب اللہ کا مقرر کردہ فرشتہ تمہارا سلام میرے پاس پہنچاتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بن فلاں یا فلانہ بنت فلاں نے آپ پر ایک بار سلام بھیجا ہے تو مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے اور میں فرشتے سے کہتا ہوں کہ میری طرف سے اُسے دس بار سلام پہنچاؤ اور اُسے پیغام پہنچا دو کہ وہ جنت میں میرے قریب اس طرح ہوگا جس طرح دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں۔ آپ نے یہ بات اپنی دو انگشت ہائے مبارکہ ملا کر فرمائی اور فرمایا: وہ یقینی طور پر میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔

دُرود اور دیدارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں حضور کی زیارت

(13) فرمانِ نبوی ہے: جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے اُس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھ لے گا میں اُس کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کروں گا وہ حوضِ کوثر سے پانی پیئے گا اور اُس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دے گا۔
(کشف الغمہ صفحہ 269۔ قول بدیع صفحہ 43)

دُرود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔

اندھے صحابی کا دیدارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(14) امام سخاویؒ سے مروی ہے کہ ولایت شام سے ایک شخص دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول

اللہ! میرا باپ بوڑھا ہو چکا ہے اور اس بات کا تمنائی ہے کہ حضور کی زیارت کرے۔ آپ نے فرمایا: اُسے میرے پاس لے آؤ۔ اس شخص نے عرض کیا: وہ اندھا ہے' آ نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا: اُسے کہہ دو کہ وہ سات راتیں صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھے تو خواب میں میری زیارت کر سکے گا اور مجھ سے حدیث روایت کرے گا۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا تو اُس نے خواب میں دولتِ زیارت سے شرف حاصل کیا اور آپ سے حدیث روایت کرتا تھا۔ (افضل الصلوٰۃ۔ صفحہ 64)

سبحان اللہ' دُرود شریف کی بدولت اندھوں کو بھی دیدارِ رسول کی سعادت نصیب ہوتی ہے!

دُرود اور مصافحہء رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(15) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص مجھ پر دن بھر میں پچاس بار (یعنی ہر روز 50 مرتبہ) دُرود و سلام پڑھے گا' میں قیامت کے دن اُس سے مصافحہ کروں گا۔ (قول بدیع)

جواہر البحار۔ جلد 4۔ صفحہ 163 پر یہ حدیث یوں بیان کی گئی ہے: جو شخص جمعرات کے دن مجھ پر پچاس مرتبہ دُرود و سلام بھیجے گا' قیامت کے دن میں اُس سے مصافحہ کروں گا۔

دُرود اور شانہء رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(16) آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور جو مجھ پر ہزار بار دُرود پڑھتا ہے' جنت کے دروازے پر اُس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ چھو جائے گا۔
(قول بدیع صفحہ 108۔ سعادت دارین صفحہ 80)

دُرود اور رُوحِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(17) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس فرماتا ہے اور میں اُس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ۔ بیہقی)

حضرات! رُوح لوٹانے کا یہ مطلب نہیں کہ روح بدنِ مقدس میں نہیں تھی اور اب لوٹائی گئی ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رُوحِ مبارک جو مشاہدہ ربّ العزت میں مستغرق ہے' اللہ تعالیٰ اُس کو اِس حالت سے ہٹا کر اس عالم کی طرف متوجہ کراتا ہے تاکہ آپ صلوٰۃ و سلام سُنیں۔ پس روح کو متوجہ اور آگاہ کرنے کو یوں کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ میری رُوح کو واپس لوٹاتا ہے' ورنہ انبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (اشعۃ اللمعات۔ جلد اول۔

صفحہ 407)

ارشادِ نبوی ہے: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام فرما دیا ہے۔ لہٰذا اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں (مشکوٰۃ۔ ابن ماجہ)

سلیمان بن سحیم" فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو لوگ حضور کے روضہ اطہر پر حاضری دیتے ہیں اور آپ پر دُرود و سلام عرض کرتے ہیں، کیا آپ کو اُن کے دُرود و سلام کا علم ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ہاں، مجھے علم ہوتا ہے اور میں اُن کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ (شفاء شریف۔ جلد دوم۔ صفحہ 64)

دُرود اور بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دُرود، بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں

(18) حضرت امام حسنؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر دُرود وسلام پڑھتے رہا کرو اس لیے کہ تمہارا دُرود وسلام مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

(19) ارشادِ نبوی ہے: بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے جب کوئی بندہ مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ دُرود پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے۔ (قول بدیع۔ جامع صغیر)

(20) ایک دفعہ صحابہ کرامؓ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! جو لوگ آپ پر دُرود و سلام پڑھتے ہیں اور وہ یہاں موجود نہیں (یعنی جو لوگ آپ پر دُرود و سلام دور سے بھیجتے ہیں) اور وہ لوگ جو حضور کے وصال شریف کے بعد آئیں گے ایسے دُرود و سلام کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: محبت والوں کا دُرود میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا دُرود و سلام میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔

(دلائل الخیرات۔ صفحہ 77)

دُرود خواں کا نام، بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں

(21) حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگو! تم میرے سامنے مع ولدیت کے نام بنام پیش کیے جاتے ہو۔ پس تم کو چاہیے کہ اپنے آپ کو دُرود و سلام سے آراستہ کرو۔ (درمنثور)

(22) حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو اس لیے کہ اللہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کیا ہے جب میرا امتی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ اے محمدؐ! فلاں کے بیٹے فلاں نے ابھی آپ پر دُرود پڑھا ہے۔ (دیلمی)

محترم بہنوں اور بھائیو! ایک مسلمان کے لیے اس سے بڑی خوش نصیبی اور کیا ہوگی کہ اُس کا نام اور اُس کے والد کا

نام آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربارِ عالیہ میں پیش ہو۔ امام سخاویؒ فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کی بزرگی وشرافت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اُس کا نامِ خیر کے ساتھ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں آجائے!

دُرود خواں کا نام اور چہرہ بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

(23) ارشادِ نبوی ہے: تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کیئے جاتے ہو۔ لٰہذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے دُرود وسلام پڑھا کرو۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 62)

دُرود اور دین

(24) فرمان نبوی ہے: جس نے مجھ پر دُرود نہ پڑھا اُس کا کوئی دین نہیں۔

(کشف الغمہ۔ جلد 1۔ صفحہ 272)

دُرود اور سلام سلامٌ دربارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں

(25) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ سبحانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر سیاحی کرتے ہیں (یعنی زمین پر پھرتے رہتے ہیں) اور میرا جو اُمتی مجھ پر سلام عرض کرتا ہے وہ اُس کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ۔ احمد۔ حاکم۔ بیہقی۔ ابن ماجہ)

سلام کا جواب

(26) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو میں اُسی وقت اُس دُرود کا جواب دیتا ہوں۔ اِسی طرح جو سلام پیش کرتا ہے اُس کا بھی جواب دیتا ہوں۔

سلام، تمام مہمات کے لیے کافی

(27) فرمان نبی علیہ السلام ہے: جو بندہ بھی میری قبر کے پاس مجھے سلام کرتا ہے اُس کا سلام مجھے وہ فرشتہ پہنچاتا ہے جو اِس کام کے لیے مقرر ہے۔ اس کا سلام دنیا وآخرت کی تمام مہمات کے لیے کافی ہے اور میں قیامت کے دن اس پر گواہی دوں گا۔ (کنز العمال)

حجر اسود کا اسلام

(28) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے طواف کرتے کرتے حجر اسود کو محبت سے چوما۔ غلاموں نے عرض کیا:

یارسول اللہ! آپ نے حجر اسود کو کیوں چُوما؟ فرمایا: میرے مبعوث ہونے سے پہلے مجھ پر سلام پڑھتا تھا۔ (مسلم۔ ابن ماجہ)

خواتین وحضرات! وہ پتھر جو نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعثت سے پہلے آپ پر سلام بھیجا کرتا تھا' آج اُس پتھر کو دیوارِ کعبہ میں نصب ہونے کا شرف حاصل ہے۔ طوافِ کعبہ اس پتھر کے سامنے سے شروع ہوتا ہے۔ اس پتھر کو تعظیماً چُوما جاتا ہے اور تا قیامت چُوما جاتا رہے گا۔ جب ایک پتھر کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام پڑھنے کے بدلے ان انعامات سے نوازا گیا ہے تو ایک اُمتی کو نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود وسلام پڑھنے کے بدلے جنت میں کن کن انعامات سے نوازا جائے گا' ذرا سوچئے۔ اللہ پاک کے اُن انعامات' اکرامات اور احسانات کا احاطہ کرنا انسانی عقل کے بس میں نہیں!

دُرود اور سلام خواں سلام خواں پر اللہ کا سلام

(29) حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا: اے حبیب! جو آپ پر ایک دفعہ دُرود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ دُرود (یعنی رحمت) بھیجوں گا اور جو آپ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اُس پر دس دفعہ سلام (یعنی سلامتی) بھیجوں گا۔ (نسائی۔ مشکوٰۃ)

سلام خواں پر حضور کا سلام

(30) امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میری وفات کے بعد تم میں سے جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اُسے جبرائیل امین اپنے ساتھ لے کر میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ فلاں شخص نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ پر سلام بھیجا ہے۔ میں جواب میں کہوں گا کہ اُس پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت و برکت نازل ہو۔

دُرود اور دُرود خواں دُرود خواں پر رحمت کی بارش

(31) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: جب بندہ مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر (یعنی دُرود خواں پر) دس رحمتیں نازل فرمائے۔ جب یہ ندا پہلے آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر سو رحمتیں نازل فرمائے۔ جب دوسرے آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر دوسو رحمتیں نازل فرمائے۔ جب تیسرے آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ تجھ پر ایک ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔ جب چوتھے آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ رب العزت تجھ پر دو ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔ جب پانچویں آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ جل

شانہ تجھ پر چار ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔ جب چھٹے آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل تجھ پر چھ ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔ جب ساتویں آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر سات ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔ اس وقت اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ اس بندے کے دُرود کا ثواب میرے ذمہ رہنے دو۔ اس نے جس ادب واحترام سے میرے محبوب پر دُرود پڑھا ہے اب اس کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں اس کے تمام گناہ بخش دوں۔ (نزہت المجالس)

دُرود خواں کے لیے حضور علیہ السلام کی دُعا

(32) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو دُرود وسلام مجھ پر بھیجا جاتا ہے وہ مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اس کے بدلے میں اس دُرود وسلام بھیجنے والے پر نزولِ رحمت کی دُعا کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

دُرود خواں کے لیے ملائکہ کی دُعا

(33) ارشادِ نبوی ہے: اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا کیا ہے۔ جس کے دو پَر ہیں۔ ایک پَر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے۔ اُس فرشتے کا سر تحتِ عرش اور پاؤں ساتویں زمین کے نیچے ہیں۔ جب کوئی شخص مجھ پر دُرود وسلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ ماءِ حیات میں غوطہ لگا۔ جب وہ فرشتہ غوطہ لگا کر نکلتا ہے تو اپنے پَر جھاڑتا ہے تو اُس کے پَروں سے بے حساب قطرے نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ (اس طرح جتنے فرشتے پیدا ہوتے ہیں) وہ اُس دُرود خواں کے واسطے تا قیامت استغفار کرتے ہیں۔

(34) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ پر جو شخص دُرود بھیجتا ہے اُس پر ستر ہزار (70,000) فرشتے دُرود بھیجتے ہیں۔ (نزہت المجالس۔ جلد 2۔ صفحہ 95)

دُرود خواں کے لیے تمام مخلوقات کی دُعا

(35) ارشادِ نبوی ہے: جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر کثرت سے دُرود وسلام پڑھا ہوگا' اُس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوقات سے فرمائے گا کہ اس بندے کے لیے بخشش کی دعا مانگو۔ (نزہت المجالس)

مطلب یہ ہے کہ دُرود وسلام کا کثرت سے وِرد کرنے والے پر جب نزع کا وقت آتا ہے تو اللہ جل شانہ اس پر خاص لُطف وکرم فرماتا ہے اور اپنی ہر مخلوق میں یہ خیال پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کو وہ لوگ بہت ہی پیارے ہیں جو اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار کرتے ہیں اور وِردِ دُرود وسلام کے ذریعے اِس پیار کا اظہار کرتے ہیں۔ یاد رکھیئے! کثرتِ دُرود وسلام عاشقانِ رسول کا وظیفہ خاص ہے

دُرود خواں کے لیے ہر چیز کی دُعا

(36) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر دُرود پڑھے اُس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں (یعنی نزولِ رحمت کی دعا کرتے ہیں) اور جس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے دُرود بھیجیں اُس پر اللہ تعالیٰ دُرود بھیجتا ہے (یعنی نزولِ رحمت فرماتا ہے) اور جس پر رب تعالیٰ دُرود بھیجتا ہے تو سات آسمانوں اور سات زمینوں اور سات سمندروں اور درختوں اور سبزیوں اور پرندوں اور درندوں میں کوئی چیز باقی نہیں رہ جاتی جو اُس شخص پر دُرود (دعائے نزولِ رحمت) نہ بھیجے۔ (نزہت المجالس۔ جلد 2۔ صفحہ 90)

مطلب یہ ہے کہ آسمان و زمین میں موجود ہر چیز درود خواں پر نزولِ رحمت کی دعا کرتی ہے۔ معلوم ہوا کہ دُرود وسلام وہ گھنگھور گھٹا ہے جس سے رحمت' برکت اور سلامتی کا مینہ برستا ہے۔

(37) فرمانِ نبوی ہے: جب کوئی بندہ میرے اُوپر دُرود بھیجتا ہے تو وہ دُرود پاک فوراً اُس کے منہ سے نکل کر دنیا کے تمام میدانوں' دریاؤں اور مشرق و مغرب کی طرف نکل جاتا ہے اور دنیا کا کوئی میدان' دریا اور پہاڑ ایسا نہیں ہے جس پر سے یہ دُرود پاک نہیں گزرتا اور کہتا جاتا ہے کہ میں فلاں ابن فلاں کا بھیجا ہوا دُرود ہوں کہ جس نے مجھے تمام کائنات سے بہتر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا ہے۔

پس کوئی چیز باقی نہیں رہتی جو اُس دُرود شریف پڑھنے والے پر دُرود نہ بھیجے۔ (دلائل الخیرات)

دُرود خواں کے لیے خوش خبری

(38) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل امین تشریف لائے اور کہا: یارسول اللہ! میں آپ کو خوش خبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اُس پر سلام بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر دُرود بھیجے گا میں اُس پر دُرود (یعنی رحمت) بھیجوں گا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد 1۔ صفحہ 191)

دُرود خواں کے لیے بشارت

(39) رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل' میکائیل' اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام تشریف لائے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو شخص آپ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھے گا میں اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پُل صراط سے پار لگاؤں گا اور میکائیل اُسے حوضِ کوثر سے سیراب فرمائیں گے اور اسرافیل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہو کر اُس کی مغفرت چاہیں گے اور جب تک وہ بخشا نہ جائے گا' سر نہ اُٹھائیں گے اور عزرائیل وقتِ جاں کنی مثلِ انبیاء علیہم السلام کے آسانی سے اُس کی رُوح قبض فرمائیں

گے۔(نصرۃ الواعظین۔صفحہ 112)

دُرود اور قبر۔ قبر میں اہم ترین سوال

(40) رحمتِ دو عالم، شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے میری اُمت! مجھ پر کثرت سے دُرود و سلام بھیجا کر کیونکہ قبر میں سب سے پہلے تم سے میرے متعلق ہی سوال ہو گا۔ (احمد۔ حاکم)

بہنوں اور بھائیو! ہر مرنے والے سے قبر میں تین سوال پوچھے جاتے ہیں:

1۔ مَنْ رَّبُّكَ تیرا رب کون ہے؟

2۔ مَا دِيْنُكَ تیرا دین کیا ہے؟

3۔ مَنْ نَّبِيُّكَ تیرا نبی کون ہے؟

حدیث پاک میں "سب سے پہلے" کے الفاظ اہمیت کے معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں چنانچہ حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ قبر میں اہم ترین سوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق ہو گا۔

قبر میں سرہانے کے نیچے اجرِ دُرود

(41) ارشادِ نبوی ہے: فرشتے مجھ پر پڑھا گیا ہر دُرود و سلام لکھ لیتے ہیں۔ یہ تحریر نور کے کاغذ پر مشک اذفر سے لکھی جاتی ہے اور دُرود و سلام پڑھنے والے کے بیس ہزار درجات بڑھا دیئے جاتے ہیں، بیس ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، بیس ہزار برائیاں نامۂ اعمال سے ختم کر دی جاتی ہیں اور بیس ہزار درخت نہر کے کنارے لگا دیئے جاتے ہیں ۔اس تحریر کو مشک اذفر سے سربمہر کر دیا جاتا ہے اور جب وہ شخص انتقال کرتا ہے تو فرشتے اس سربمہر تحریر کو قبر میں اُس کے سرہانے رکھ دیتے ہیں۔

قبر اطہر پر عظیم الشان فرشتے کا تقرر

(42) فرمانِ نبوی ہے: اللہ تعالیٰ میری قبر پر ایک فرشتہ متعین فرمائے گا جس کا نام منطوش ہے۔ وہ اتنا طویل القامت اور عظیم الجثہ ہے کہ اس کا سر عرشِ الٰہی کے نیچے اور اُس کا پاؤں تحت الثریٰ میں ہے اس کے اسی (80) ہزار بازو ہیں۔ اُسی (80) ہزار پَر ہیں اور ہر پَر کے نیچے اسی (80) ہزار رونگٹے ہیں ہر رونگٹے کے نیچے ایک زبان ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتا ہے اور میرا جو بھی امتی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے، یہ فرشتہ اس کے حق میں دعائے مغفرت کرتا ہے۔

اسی نوع کی ایک حدیث اور ہے جس میں فرشتے کا نام صلصائیل بتایا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

(43) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی آپ کو دُرود پہنچتا رہے گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ میری قبر پر فرشتے مقرر فرمادیں گے جن کے سردار کا نام صلصا ئیل ہے اس کی شکل مرغ جیسی ہے۔ اس کے تین پَر ہیں۔ اگر وہ پَروں کو کھول دے تو ایک پَر مشرق تک اور دوسرا پَر مغرب تک پھیل جاتا ہے اور تیسرا پَر میری قبر کو ڈھانپ لے گا۔ جب کوئی مسلمان یہ دُرود پڑھے گا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

تو فرشتہ (یعنی صلصا ئیل) اُس مسلمان کے منہ سے یہ الفاظ ایسے چُن لے گا جس طرح پرندہ دانوں کو چُنتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ میری قبر پر پَر پھیلا کر کہے گا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں شخص کے بیٹے فلاں نے آپ پر دُرود پاک بھیجا ہے۔

قارئین محترم! ذرا سوچیے جس دُرود و سلام کو دربارِ نبوت میں پہنچانے کے لیے اس قدر عظیم الشان اور عظیم الجثہ فرشتے مقرر ہوں، اس دُرود و سلام کی فضیلت، عظمت اور رفعت کیا ہوگی؟

قبر اطہر پر متعین فرشتہ تا قیامت کھڑا رہے گا!

(44) حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمار! اللہ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ نے ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرمائی ہے، وہ میرے انتقال کے بعد میری قبر پر قیامت تک کھڑا رہے گا۔ اُس فرشتے کا کام یہ ہوگا کہ میرا جو اُمتی مجھ پر دُرود پڑھے گا اُس کا دُرود مجھ تک پہنچائے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اُس نے اس طرح (یا) اتنی بار آپ پر دُرود پڑھا ہے۔ پھر اللہ جل شانہ ہر دُرود کے بدلے اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اگر اُس نے دُرود زیادہ بار پڑھا تو اللہ تعالیٰ بھی اُس پر زیادہ رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (طبرانی)

نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر فرشتے کا قیامت تک کھڑا رہنا نبی اعظم کے اعلیٰ مقام، دربارِ نبوت کی اعلیٰ شان اور دُرود و سلام کی اعلیٰ فضیلت پر دلالت کرتا ہے۔

دُرود اور اَجر - پُورا پُورا اَجر

(45) اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اُسے اَجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے، اُسے چاہیے کہ وہ مجھ پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھا کرے۔ (سعادت دارین)

دس گنا اَجر

(46) ارشادِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ دُرود پڑھنے کا اُجر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دُرود خواں کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھنے کا حکم دیتا ہے۔

دس غلام آزاد کرنے کا اُجر

(47) حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (قول بدیع)

مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک مرتبہ دُرود پڑھنے والے کو دس نیکیاں اور دس درجے ملتے ہیں اور اس کے نامۂ اعمال سے دس گناہ خارج کر دیئے جاتے ہیں اور یہ سارا اجر دس غلام آزاد کرنے کے اجر کے بقدر ہے۔ اس بارے میں ایک حدیث اور ہے:

(48) فرمانِ نبوی ہے: جس نے مجھ پر دس بار دُرود و سلام پڑھا، گویا اُس نے غلام آزاد کیا۔ (سعادت دارین صفحہ 79)

ایک ہزار دن تک اُجر

(49) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ ۝ کے الفاظ کہے گا تو اس کا ثواب ستر (70) فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈال دے گا۔ (طبرانی)

یہ مختصر سا کلمہ ایک مخصوص قسم کا درود شریف ہے اس کا ثواب اتنا زیادہ ہے کہ جب کاتب فرشتے اسے لکھنے بیٹھتے ہیں تو ایک ہزار دن تک لکھتے رہتے ہیں اور لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں اللہ اکبر اس قدر اجر و ثواب!

(50) فرمانِ نبوی ہے: مجھ پر پڑھے گئے دُرود پاک سے اللہ تعالیٰ ایک پرندہ پیدا کرتا ہے جس کے ستر ہزار (70,000) بازو ہوتے ہیں اور ہر بازو میں ستر ہزار پَر، ہر پَر میں ستر ہزار سر اور ہر سر میں ستر ہزار چہرے اور ہر چہرے میں ستر ہزار منہ اور ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں اور ہر زبان سے وہ ستر ہزار قسم کی بولیوں میں اللہ تعالیٰ عز و جل کی تسبیح کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ عز و جل ان تمام تسبیحات کا ثواب اُس دُرود پاک پڑھنے والے کے لیے لکھتا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات)

شہید کا سا اُجر

(52) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ دُرود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے۔ دنیا والوں کو یہ تحریر نظر نہیں آتی) اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (طبرانی)

چار سو جہاد کا اَجر

(53) حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ فضائلِ حج بیان فرمائے کہ جو حج کر کے جہاد کو جائے وہ ایک جہاد کا ثواب چار سو حج کے برابر پائے گا۔ یہ سن کر اُن لوگوں کے دل ٹوٹ گئے جو جہاد پر قدرت نہیں رکھتے تھے۔ (یہ دیکھ کر) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر دُرود بھیجے گا تو اس کا ثواب چار سو جہاد کا لکھا جائے گا۔

چار سو غزوات اور چار سو حج کا اَجر

(54) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: جو شخص حج و غزوات کی سعادت سے کسی وجہ کے باعث محروم ہو گیا اُس کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی بتایا کہ تیرا کوئی بھی اُمتی تجھ پر دُرود و سلام بھیجے گا تو میں اُس کے نامۂ اعمال میں چار سو غزوات میں شرکت کا ثواب اور چار سو حج کی ادائیگی کا ثواب لکھ دوں گا۔ (معارج النبوت۔ صفحہ 305)

دُرود اور شُکر ۔ حضور علیہ السلام کا سجدۂ شکر

(55) حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضور علیہ السلام باہر کھلی فضا میں تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ گھبرائے اور لوٹا لے کر پیچھے ہو لیے تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بالا خانہ میں سر بسجود ہیں حضرت عمر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے۔ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اُٹھایا تو فرمایا: اے عمر! تو نے بہت اچھا کیا جبکہ تو مجھے سر بسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب! جو کوئی آپ پر ایک بار دُرود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں بھیجے گا اور اُس کے درجے بلند فرمائے گا۔ (بخاری)

حضور کا طویل سجدۂ شکر

(56) حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم چار پانچ صحابہ کرام میں سے کوئی نہ کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے لیے دن رات آپ کے ساتھ رہتا تھا۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر

سے نکلے تو میں بھی اُن کے پیچھے ہولیا۔ آپ ایک کھجور کے باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے نماز پڑھی اور سر سجدے میں رکھا اور سجدہ اتنا طویل کیا کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ آپ کی روح پرواز کر گئی ہے۔ میں اس تصور سے رونے لگا۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرِ مبارک اُٹھایا اور فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں (خدانخواستہ) آپ کی روح تو پرواز نہیں کر گئی۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں مجھ پر ایک انعام فرمایا ہے اس کے شکرانہ میں اتنا طویل سجدہ کیا۔ وہ انعام یہ ہے کہ میری امت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ معاف فرمادے گا۔

(قول بدیع' صفحہ 105۔ الترغیب والترہیب' صفحہ 495)

دُرود اور رحمت۔ عافیت کا ایک دروازہ

(57) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجے' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے عافیت (یعنی سلامتی) کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے۔

10 رحمتیں

(58) اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب کریم سے سوال کیا ہے کہ مولا کریم جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھے تُو اس پر دس رحمتیں نازل فرما۔ (قول بدیع۔ صفحہ 112)

(59) حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (مسلم۔ ترمذی۔ طبرانی۔ احمد۔ ابوداؤد)

(60) ارشاد نبوی ہے: جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

(61) حضرت ابوطلحہ انصاری ؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا آپ کا چہرہ مبارک بشاشت سے چمک رہا ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جتنی خوشی آج چہرہ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی پہلے تو محسوس نہیں ہوتی تھی۔ آپ نے فرمایا: مجھے کیوں نہ خوشی ہو کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرائیل علیہ السلام یہ پیغام دے کر گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محبوب! کیا آپ اس بات پر راضی ہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار دُرود بھیجے تو میں اور میرے فرشتے اُس پر دس بار رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹا دوں اور اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دوں۔ میں نے کہا: ہاں (یعنی

میں راضی ہوں) (طبرانی۔ نسائی۔ احمد۔ ابن ماجہ)

(62) تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: جو کوئی مجھ پر ایک دفعہ دُرود پاک بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ اس کے دس گناہ ختم کر دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

(63) حضرت سعد بن عمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سچے دل سے مجھ پر ایک دفعہ دُرود شریف پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کی دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (اصبہانی فی الترغیب)

(64) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اس کو چاہیے کہ مجھ پر دُرود بھیجے کیونکہ جو مجھ پر ایک دفعہ دُرود پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کی دس خطائیں معاف فرماتا ہے' اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے (ترمذی۔ نسائی۔)

(65) اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کا جو امتی بھی آپ پر ایک بار دُرود پڑھے' اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس امتی کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے اور اس کے دُرود پاک کی مثل اس پر رحمت بھیجتا ہے۔ (جامع صغیر۔ جلد اول۔ صفحہ 7)

دُرود پاک کے مثل رحمت بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ جتنی زیادہ تعداد میں دُرود شریف پڑھا جائے گا' دس رحمتیں فی دُرود کے حساب سے اتنی ہی زیادہ رحمتیں دُرود خواں پر نازل کی جائیں گی۔ اس کا دوسرا مطلب جو پہلے مطلب سے حدیث کے زیادہ قریب ہے' یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دُرود شریف کے الفاظ کے مثل دُرود خواں پر رحمت نازل فرماتا ہے۔ اگر درودشریف بہت عمدہ الفاظ میں بھیجا جائے گا تو رحمت بھی بہت عمدہ انداز میں بھیجی جائے گی۔

ایک حدیث کے مطابق ملائکہ کرام بھی پڑھے جانے والے دُرود کے الفاظ میں ہی دُرود خواں کے لیے دعائے خیر فرماتے ہیں۔ حدیث مبارک ملاحظہ فرمائیے۔

(66) حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر دُرود بھیجتا ہے جو کچھ وہ دُرود میں کہتا ہے وہی فرشتے اُس پر بھیجتے ہیں۔ اب ہر انسان کو اختیار ہے کہ مجھ پر دُرود کم پڑھے یا زیادہ۔ (ابن ماجہ)

حاصلِ کلام یہ ہے کہ دُرود شریف صدق دل سے نہایت عمدہ الفاظ میں پڑھنا چاہیے کیونکہ اس میں حضورِ قلب اور نفاستِ الفاظ کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ اسی وجہ سے اس موضوع پر ''دُرود شریف میں الفاظ کی اہمیت'' اور ''دُرود شریف کی معراج'' کے نام سے دو باب الگ مختص کر دیئے گئے ہیں تا کہ اس بارے میں آپ کی خدمت میں

مکمل معلومات پیش کی جا سکیں۔

10 رحمتوں کے حساب سے جتنی رحمت چاہو سمیٹ لو

(67) فرمانِ نبوی ہے: میری اُمت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دس رحمتیں دُرود بھیجنے والے پر نازل فرماتا ہے اور اگر دُرود پڑھنے والا (دُرود کی تعداد کو) بڑھا دے تو اللہ تعالیٰ بھی (رحمت کو) بڑھا دیتا ہے۔ (جواہر البحار۔ جلد 4۔ صفحہ 165)

(68) حضرت فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ دُرود کم پڑھے یا زیادہ۔ (قول بدیع)

(69) اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے: جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔ (معارج النبوت)

حضراتِ محترم! اللہ رحمٰن و رحیم کے انعام و اکرام کی ایک جھلک تو دیکھئے کہ آپ نے اُمتِ محمدیہ پر ایک درود کا ثواب دس رحمتوں سے بڑھاتے بڑھاتے لاکھوں رحمتوں تک پہنچا دیا اور بالآخر اس کا اجر و ثواب اپنے ذمے لے لیا۔ ملاحظہ فرمائیے۔

70 رحمتیں

(70) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر (70) رحمتیں بھیجتے ہیں۔ (مشکوٰۃ۔ احمد)

100000 رحمتیں

(71) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ایک لاکھ مرتبہ رحمتیں بھیجتے ہیں اور ایک لاکھ گناہ جھاڑ دیتے ہیں اور جنت میں اس کے لیے ایک لاکھ درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ (قول بدیع۔ صفحہ 132)

رحمت کی موسلا دھار بارش

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: جب بندہ مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر دس رحمتیں نازل فرمائے۔ یہ ندا سن کر پہلے آسمان والے فرشتے درود خواں پر سو رحمتوں، دوسرے آسمان والے فرشتے دو سو رحمتوں، تیسرے آسمان والے فرشتے ایک ہزار رحمتوں، چوتھے آسمان والے فرشتے دو

ہزار رحمتوں، پانچویں آسمان والے فرشتے چار ہزار رحمتوں، چھٹے آسمان والے فرشتے چھ ہزار رحمتوں کے نزول کی دعا کرتے ہیں۔ جب ساتویں آسمان والے فرشتے سات ہزار رحمتوں کی دعا کرتے ہیں تو اس وقت اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ اس بندے کے دُرود کا ثواب میرے ذمہ رہنے دو۔ (نزہت المجالس)

یہ حدیث پاک ''دُرود اور دُرود خواں'' میں بھی بیان کی جا چکی ہے۔ یہاں اختصار کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

دُرود اور جنت - جنت بھی تمنا کرتی ہے

(72) رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے: بے شک جنت پانچ قسم کے لوگوں کی تمنا کرتی ہے ـــ (1) قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کی۔ (2) اپنی زبان کو فضولیات سے روکنے والے کی۔ (3) بھوکوں کو کھانا کھلانے والے کی۔ (4) ننگوں کو کپڑا پہنانے والے کی۔ (5) مجھ پر (یعنی اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر) دُرود وسلام پڑھنے والے کی۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے بندے ہی جنت کی تمنا نہیں کرتے بلکہ جنت بھی اللہ کے بندوں کی تمنا کرتی ہے اور ان بندوں میں سے ایک بندہ وہ ہے جو اللہ کے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرتا ہے اور آپ سے دُرود وسلام کے ذریعے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔

جنت میں آرام گاہ کا دیدار

(73) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار بار دُرود پاک پڑھے گا، اسے اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک وہ اپنی آرام گاہ (یعنی اپنا گھر، اپنا ٹھکانہ) جنت میں نہ دیکھ لے گا۔

(جواہر البحار جلد 4 صفحہ 163- قول بدیع صفحہ 126- الترغیب والترہیب صفحہ 501- کشف الغمہ صفحہ 271- جلاء الافہام صفحہ 27- افضل الصلوٰۃ صفحہ 31)

جنت میں حضور کا قُرب

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب اللہ کا مقرر کردہ فرشتہ تمہارا سلام میرے پاس پہنچاتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بن فلاں یا فلانہ بنت فلاں نے آپ پر ایک بار سلام بھیجا ہے تو مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے اور میں فرشتے کو کہتا ہوں کہ میری طرف سے اُسے دس بار سلام پہنچاؤ اور اسے پیغام پہنچا دو کہ وہ جنت میں میرے قریب اس طرح ہوگا جس طرح دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں۔ آپ نے یہ بات اپنی دو انگشت ہائے مبارکہ کو ملا کر فرمائی اور فرمایا: وہ یقینی طور پر میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔

جنت کی بشارت کا تحفہ

(74) فرمانِ نبی پاک علیہ السلام ہے: جو شخص جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ دُرود وسلام پڑھنا اپنا

معمول بنالیتا ہے اس پر ایک فرشتہ مُوَکّل کر دیا جاتا ہے جو انتقال کے وقت اس کے پاس جنت کی بشارت کا تحفہ لے کر آتا ہے جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس ہدیہ لے کر جایا کرتے ہو۔ (معارج النبوت)

دُرود اور سماعت

(75) ارشادِ نبوی ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب میرا وصال ہوگا تو وہ ہر ایک دُرود و سلام پڑھنے والے کا دُرود و سلام مجھے سنائے گا حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق و مغرب میں ہوگی۔

(درۃ الناصحین۔ صفحہ 225)

اللہ اکبر! دُرود و سلام کی یہ شان کہ دنیا کے طول و عرض میں پیش کیے جانے والے اس عملِ عظیم کو پیغمبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بذاتِ خود اپنے گوشِ مبارک سے سماعت فرماتے ہیں۔

دُرود اور شفاعت۔ شفاعت کا مستحق

(76) حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مجھ پر سلام بھیجنے والا یقینی طور پر میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔

شفاعت کی بشارت

(77) حضرت ابو درداء ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر صبح ہوتے ہی دس دفعہ دُرود اور شام ہوتے ہی دس دفعہ دُرود پڑھے گا تو قیامت کے دن اُس کو میری شفاعت (سفارش) نصیب ہوگی۔ (طبرانی)

شفاعت کا وعدہ

(78) حضرت عمرو بن العاص ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر دُرود و سلام پڑھے گا' قیامت کے روز میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (قول بدیع۔ جلاء الافہام)

شفاعت کا ذِمّہ

(79) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر دُرود بھیجے گا' قیامت کے دن اُس کی شفاعت میرے ذمے ہوگی۔ (قول بدیع۔ صفحہ 145)

شفاعت کا راز

(80) حضرت ابو بکر صدیق ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: معافی مانگنے سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ پس جو شخص سچے دل سے معافی چاہے گا اس کے گناہ معاف کیے جائیں گے اور جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا وِرد کرے گا اس کا پلہ (قیامت کے دن) بھاری ہوگا اور جو مجھ پر دُرود و سلام پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع (یعنی سفارشی) بنوں گا۔

(نسائی۔ ابوداؤد)

اس حدیث پاک میں تین رازوں سے پردہ اُٹھایا گیا ہے:

1۔ گناہوں کی معافی کا راز ——— سچے دل سے توبہ واستغفار

2۔ نیکیوں کا پلڑا بھاری ہونے کا راز——— یقین کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کا بکثرت وِرد

3۔ روزِ قیامت حضور کی سفارش حاصل کرنے کا راز——— محبت کے ساتھ دُرود وسلام کا بکثرت وِرد

شفاعت یا گواہی

(81) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری قبر کے پاس دُرود پڑھتا ہے میں اُس کو سنتا ہوں اور جو شخص دور سے دُرود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دیا ہے کہ وہ دُرود کو مجھ تک پہنچائے اور دُرود پڑھنے والے کی دنیا وآخرت کے کاموں کی کفایت کردی جاتی ہے اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا سفارشی بنوں گا۔

حضرات محترم! یا کا مطلب یہ ہے کہ بعض دُرود پڑھنے والوں کے لیے سفارش کروں گا اور بعض کے لیے گواہی دوں گا جیسے صحابہ کرامؓ کے لیے گواہ بنوں گا اور دوسروں کے لیے سفارشی۔ یا فرماں برداروں کے لیے گواہ بنوں گا اور گناہ گاروں کے لیے سفارشی ———

شفاعت اور گواہی

(82) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر دس دفعہ دُرود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اور جو مجھ پر سو دفعہ دُرود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس پر ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو محبت اور شوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے گا تو میں اس کے لیے قیامت کے دن سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ (قول بدیع)

(83) ارشادِ نبوی ہے: جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر دُرود شریف کی کثرت کیا کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع (یعنی سفارشی) ہوں گا۔ (جامع صغیر۔ جلد 1۔ صفحہ 54)

لازمی شفاعت

(84) حضرت رویفع بن ثابت فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر یوں دُرود شریف پڑھے قیامت کے دن اس کی شفاعت مجھ پر لازم ہوگئی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ (مشکوٰۃ صفحہ 85۔ الترغیب والترہیب صفحہ 504)

دُرود اور نجات ۔ گناہوں سے نجات

(85) حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دُرود بھیجنا گناہوں کو ایسے مٹا

دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔(کنز العمال۔جلد1۔صفحہ 213)

(86) حضرت ابو بکر صدیق ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: دُرود پڑھنا گناہوں کو ایسے دور کر دیتا ہے جیسے پانی پیاس کو دور کر دیتا ہے اور کپڑے کو صاف کر دیتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جس طرح پانی گندے کپڑے کو پاک وصاف کر دیتا ہے اسی طرح شوق اور لگن سے پڑھا جانے والا دُرود وسلام انسان کے گناہ دھو کر اسے پاک وصاف کر دیتا ہے۔

نفاق سے نجات

(87) ارشادِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر دُرود وسلام پڑھتا ہے تو دُرود پاک اُس کا دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔(کشف الغمہ)

غیبت سے نجات

(88) فرمانِ نبوی ہے: جو شخص مجلس میں بیٹھ کر یہ پڑھتا ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ تو اللہ تعالیٰ اُس پر فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اسے غیبت سے روکتا ہے اور جب وہ شخص یہی کلمات مجلس سے اٹھ کر پڑھتا ہے تو اللہ جل شانہ اہل مجلس کو اس شخص کی غیبت کرنے سے روک دیتا ہے۔(جذب القلوب۔صفحہ 252)

عذاب سے نجات

(89) تاجدارِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ مجھ پر دُرود پڑھنے والے کو نظرِ کرم سے دیکھتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نظرِ کرم سے دیکھتا ہے' اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔(افضل الصلوٰۃ۔صفحہ 40)

دوزخ سے نجات

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اُسے دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔(معارج النبوت)

فقر سے نجات

(90) سردار الانبیاء حبیب کبریا احمد مجتبیٰ' محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: اللہ کا ذکر اور مجھ پر دُرود شریف کثرت سے پڑھنے سے فقر دُور ہو جاتا ہے۔(قول بدیع۔ صفحہ 129)

محتاجی سے نجات

(91) رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے: جو شخص مجھ پر ہر روز پانچ سو مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا' وہ کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔(تحفہ الاخیار)

تحفہ الاخیار میں لکھا ہے کہ ایک شخص نہایت مفلس تھا۔ اس نے اس حدیث پر عمل کیا اور محبت، لگن اور شوق سے روزانہ پانچ سو مرتبہ دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے غنی کر دیا اور اس پر رزق کی افراط کر دی۔ (جذب القلوب صفحہ 258)

قیامت کے روز جلدی نجات

(93) حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم سے قیامت کے دن دہشتوں اور اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھا ہوگا۔ (قول بدیع)

دُرود اور درجات - اعلیٰ درجات

(94) حضرت معاذ ابن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق تعالیٰ نے مجھے وہ رُتبے دیئے ہیں جو کسی نبی کو نہیں ملے اور مجھ کو سارے نبیوں پر فضیلت دی اور میری امت کے لیے اعلیٰ درجے مقرر فرمائے کہ وہ مجھ پر دُرود پڑھتے ہیں۔

بہترین درجات

(95) رسول اکرم، رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: بالتحقیق اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے مجھ پر دُرود پاک پڑھنے میں بہترین درجے مخصوص کر رکھے ہیں۔ (کشف الغمہ)

دُرود اور حاجات - حاجت مانگنے کا سلیقہ

(96) حضرت عبداللہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو کسی ضرورت کے پورا کرنے کا معاملہ درپیش ہو اس کو چاہیے کہ پہلے اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور مجھ پر دُرود بھیجے۔ (اس کے بعد اللہ کی بارگاہ میں اپنی ضرورت بیان کرے) (ترمذی)

100 حاجات کی تکمیل

(97) خالد بن طہمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر روز سو مرتبہ دُرود پاک پڑھے اس کی سو حاجات پوری کی جائیں گی۔ جن میں سے تیس دنیا میں اور باقی آخرت میں پوری کی جائیں گی۔
(خصائص کبریٰ۔ جلد 2۔ صفحہ 260)

اِس بارے میں ایک حدیث یوں بھی ہے:

(98) ارشاد نبوی ہے: جو کوئی صبح کی نماز کے بعد یا اس سے پہلے کسی سے گفتگو کیے بغیر مجھ پر سو مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا۔ ان میں سے تیس حاجتیں دنیا کی اور باقی ستر آخرت کی۔ (جلا الافہام)

اِسی نوع کی ایک حدیث اور ہے جس کو جمعہ سے منسوب کیا گیا ہے

(99) ارشادِ نبوی ہے: جو شخص جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ دُرود پڑھے' اللہ عزوجل اس کی سو حاجات پوری فرماتا ہے' تیس دنیا کی اور ستر آخرت کی۔ (جذب القلوب۔ سعادت دارین)

(100) فرمانِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر ہر روز سو مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ سب سے آسان حاجت دوزخ سے نجات ہے۔ (افضل الصلوٰۃ۔ صفحہ 21)

دُرود اور معاملات - تمام معاملات کی درستگی

(101) حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر تھا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے دُرود پڑھنا چاہتا ہوں۔ یہ فرمائیے کہ میں اپنے اوراد و وظائف کے لیے متعین کردہ وقت میں سے کتنا وقت مقرر کروں؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تیرا جی چاہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک چوتھائی مقرر کروں؟ حضور نے فرمایا: تجھے اختیار ہے اگر اس سے بھی زیادہ وقت پڑھے گا تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر میں اپنا سارا خالی وقت آپ پر دُرود پڑھنے کے لیے وقف کرتا ہوں۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (احمد۔ حاکم)

ترمذی شریف میں آخری الفاظ یوں ہیں: اگر تو ایسا کرے گا تو تیرے تمام تفکرات کی کفالت اللہ تعالیٰ فرمائے گا اور تیرے گناہوں کو بخشش دے گا۔

تمام معاملات' اللہ کے ذِمّے

(102) ارشادِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں فرماتا ہے۔ یہ سن کر حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا: حضور! میں اپنی فرصت کا آدھا وقت مقرر کر دیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھے اختیار ہے۔ اس شخص نے اسی وقت عرض کیا: حضور! میں اپنی فرصت کا سارا وقت درود خوانی کے لیے وقف کر دیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب تیری تمام دینی اور دنیاوی ضرورتوں کی کفالت رب العالمین نے اپنے ذمہ لے لی۔ (درِ منثور)

تمام معاملات کے لیے اللہ کافی

(103) ایک صحابیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ فرمائیں کہ اگر میں آپ کی ذاتِ بابرکات پر درود شریف ہی کو وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔ (قول بدیع)

تمام معاملات میں برکت

(104) ایک صحابیؓ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اگر

میں رات کا تیسرا حصہ آپ پر درود پاک پڑھوں تو کافی ہے؟ آپ نے فرمایا اگر زیادہ پڑھو تو زیادہ اچھا ہے۔ صحابیؓ نے عرض کیا اگر آدھی رات تک درود پاک پڑھوں تو کافی ہوگا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: نہیں، زیادہ پڑھو تو اس سے بھی بہتر ہے۔ صحابیؓ نے پوچھا: میرے آقا! اگر میں آپ پر ساری رات درود پاک پڑھوں تو پھر؟ آپ نے خوش ہوتے ہوئے فرمایا: پھر تو اللہ کی بھرپور رحمتیں نازل ہوں گی۔ تمہارے غم ختم ہو جائیں گے اور سارے گناہ مٹ جائیں گے۔

دُرود اور مشکلات - مشکلات کا حل

(105) حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص پر کوئی شے تنگ ہو جائے تو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے کہ یہ مشکلات کا حل ہے اور سختیوں کو دور کرتا ہے۔ (افضل الصلوٰۃ۔ صفحہ 27)

دُرود اور یادداشت - بھولی ہوئی چیز

(106) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پڑھو۔ اللہ نے چاہا تو وہ بھولی ہوئی چیز تم کو یاد آ جائے گی۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 57)

حضرت قاضی محمد سلطان عالم میر پوریؒ کے ہاں علمائے کرام کی مجلس لگتی تھی اور مختلف علمی مسائل زیر بحث آتے تھے۔ قاضی صاحب کے متعلق مشہور تھا کہ جب کوئی مسئلہ تلاش کے باوجود کتاب سے نہ ملتا تو قاضی صاحب کتاب کو بند کر کے ہاتھ میں لے لیتے۔ درود شریف پڑھتے اور کتاب کھولتے تو وہی مسئلہ نکلتا جس کی تلاش ہوتی تھی!

دُرود اور مغفرت - مغفرت کا ذریعہ

(107) حضرت امام حسینؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا تمہارے گناہوں کے لیے مغفرت کا ذریعہ ہے۔

مغفرت کا ذمہ

(108) حضرت ابی کاہل فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے مجھ سے فرمایا: اے ابی کاہل! جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ درود شریف محبت و شوق سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ اس کا یہ حق لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اس دن اور اس رات کے سب گناہ بخش دے۔ (قول بدیع۔ الترغیب والترہیب)

جواہر البحار، جلد 4، صفحہ 159 پر اس حدیث کا آخری حصہ یوں بیان کیا گیا ہے: تو میرے ذمے ہے کہ میں اس کے اس دن اور اس رات کے گناہوں کے لیے استغفار کروں۔

مصافحہ کے وقت مغفرت

(109) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضور اکرم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان دوست آپس میں ملتے ہیں اور وہ مصافحہ کرتے وقت درود پاک پڑھتے ہیں تو رب غفور و رحیم ان کے جدا ہونے

سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے سب کے سب گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (سعادت دارین صفحہ 77۔ نزہت الناظرین صفحہ 21 الزواجر صفحہ 117۔ الترغیب والترہیب صفحہ 504)

دو کلمات، باعثِ مغفرت

(110) فرمانِ نبوی ہے کہ جب جب کوئی شخص لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کہتا ہے اور اس کے بعد جب اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بھی کہتا ہے تو یہ دونوں کلمے اس کے منہ سے سبز پرندے کی شکل میں نکلتے ہیں۔ یہ سبز پرندہ عرش کے قریب جا کر مضطرب ہو کر پھڑ پھڑاتا ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: اے میری اور میرے نبی کی تعریف کے مجموعے! ٹھہر جا۔ یہ پرندہ عرض کرتا ہے: الٰہی! کیونکر قرار حاصل کروں۔ ابھی تک ان کلموں کے پڑھنے والے کی مغفرت اور بخشش کا اعلان تو ہوا ہی نہیں۔ دوبارہ اس پرندے کو سکون کا حکم ہوتا ہے لیکن یہ پھر یہی عرض کرتا ہے۔ تیسری مرتبہ ارشاد ہوتا ہے: ٹھہر جا۔ میں نے اس بندے کو بخش دیا اور اس کی خطائیں معاف کر دیں۔
(صلوٰۃ وسلام صفحہ 13۔ معارج النبوت)

80 سال کے گناہوں کی مغفرت

(111) ارشادِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر ایک بار محبت کے ساتھ درود شریف پڑھے اگر وہ بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو جائے تو اس کے اسی (80) سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (دُرِّ مختار)

عظیم الشان مغفرت

(112) بعض روایتوں میں ہے کہ ساقِ عرش پر لکھا ہوا ہے کہ جو میرا مشتاق ہو میں اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب پر دُرود پڑھ کر میرا قُرب چاہے، میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (دلائل الخیرات)

دُرود اور کفارہ - دُرود گناہوں کا کفارہ ہے

(113) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (خصائص کبریٰ۔ جامع صغیر)

کفارہ + طہارت + رحمت

(114) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود پاک پڑھو۔ اس لیے کہ مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ تمہارے باطن کی طہارت (یعنی صفائی) ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں بھیجتا ہے۔ (قول بدیع)

دُرود اور صدقہ - دُرود صدقہ ہے

(115) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: مجھ پر درود پڑھا کرو

کیونکہ یہ تمہارے لیے صدقہ ہے۔

درودِ نعم البدل صدقہ

(116) حضرت ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کے پاس کوئی چیز ایسی نہ ہو کہ وہ صدقہ کر سکے تو اس کو چاہیے کہ وہ یہ درود پاک پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط

یہ اس کا صدقہ ہوگا اور فرمایا: مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ جنت میں پہنچ جائے۔

(قول بدیع صفحہ 127۔ الترغیب والترہیب صفحہ 502)

علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ حافظ ابن حبان نے اس حدیث پر یہ فصل باندھی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا صدقہ نہ ہونے کی صورت میں صدقہ کا قائم مقام ہو جاتا ہے۔

دُرود اور زکوٰۃ

(117) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو۔ اس لیے کہ مجھ پر دُرود بھیجنا تمہارے لیے زکوٰۃ کے حکم میں ہے۔

حضرات محترم! یہاں زکوٰۃ سے مراد اعمال کو بڑھانے اور ان کو پاک کرنے کے ہیں۔ اسی نوع کی ایک اور حدیث حضرت علی ؓ سے روایت ہے۔

حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا مجھ پر درود شریف پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے۔ تمہارے رب کی رضا کا ذریعہ ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ (یعنی طہارت) ہے۔ (سعادت دارین)

اعمال کی زکوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ دُرود اعمال کو بڑھانے اور ان کو پاک کرنے والا ہے۔

دُرود اور نور ۔ روزِ قیامت کا نُور

(118) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی مجالس کو درود پاک کے ساتھ مزین کیا کرو کیونکہ تمہارا درود پاک پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لیے نور ہوگا۔ (جامع صغیر)

(119) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو (100) دفعہ درود پاک پڑھے، جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اس کے ساتھ ایک ایسا نور ہوگا کہ اگر اس نور کو تمام مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ (دلائل الخیرات کانپوری۔ صفحہ 12)

(120) جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو (100) مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو وہ قیامت کے روز اس شان سے آئے گا

کہ اس کے چہرہ پر ایسا نور ہوگا۔ کہ لوگ (تعجب سے) پوچھیں گے یہ شخص کون سا مبارک عمل کیا کرتا تھا جو ایسا نُور کامل نصیب ہُوا۔ (کتاب الصلوٰۃ)

پُل صراط کا نُور

(121) ارشادِ نبوی ہے: اے میری امت! تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے لیے قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہوگا' لہٰذا مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ (افضل الصلوٰۃ)

دُرود اور نیکی۔ نیکیاں مزید اعزازات کے ساتھ

(122) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظِ مبارکہ ہیں کہ جو شخص سچے دل سے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے' اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (اصبہانی الترغیب)

دُرود اور خیر۔ خیر کا تلاش کرنا

(123) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور رب تبارک وتعالیٰ کی حمد کی اور مجھ پر (یعنی نبی محترم پر) درود پڑھا اور اپنے رب سے مغفرت چاہی تو خیر اُس کو تلاش کرتی ہے۔ (مقدمہ خزائین العرفان۔ صفحہ 403)

خیر کو پانا

(124) ارشادِ نبوی ہے: جس نے قرآن کریم پڑھا اور اپنے رب کی حمد کی اور مجھ پر درود شریف پڑھا تو اس نے خیر کو اپنی جگہوں سے ڈھونڈ لیا۔ (قول بدیع)

دُرود اور پاکیزگی۔ قلبی پاکیزگی

(125) جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہے اور مومنوں کے دلوں کے زنگ کی طہارت مجھ پر درود پاک پڑھنا ہے۔ (قول بدیع)

مکمل پاکیزگی

(126) حضرت ابو یعلیٰؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو کہ درود پاک گناہوں کے لیے پاکی ہے۔ اور ہر طرح کی ظاہری و باطنی' جانی و مالی پاکیزگی درود پاک کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے۔ (قول بدیع)

دُرود اور ہر دلعزیزی

(127) حضور نبی کریم' سرکارِ مدینہ' قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ مبارک ہیں: جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا' بے شک اس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر (70) دروازے کھول لیے اور اللہ جل شانہ لوگوں کے

دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔
(جذب القلوب۔ کشف الغمہ)

دُرود اور کلام ۔ کلام میں برکت

(128) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کلام کی ابتداء اللہ کے ذکر اور درود پاک سے نہ کی جائے وہ بے سرا کلام اور برکت سے خالی ہے۔ (جلاء الافہام۔ صفحہ 230)

دُرود اور دُعا۔ آدابِ دُعا

(129) حضرت فضالہ بن عبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک نمازی آیا۔ اس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دعا مانگنا شروع کی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ (اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما) یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تُو نے مانگنے میں جلد بازی سے کام لیا ہے۔ جب تو نماز سے فارغ ہوا کرے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کیا کر جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھا کر۔ اس کے بعد دعا مانگا کر۔ آپ یہ فرما ہی رہے تھے کہ ایک اور نمازی نماز پڑھنے آیا۔ اس نے نماز پڑھ کر اللہ کی تعریف بیان کی۔ پھر درود پاک پڑھا تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! اب دعا مانگ۔ تیری دعا قبول ہوگی۔ (ترمذی۔ نسائی۔ مشکوٰۃ۔ ابوداؤد)

شرطِ دُعا

(130) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر دعا روک دی جاتی ہے جب تک مجھ پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ (قول بدیع۔ سعادت دارین)

(131) حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ فرمانِ نبوی ہے: جب تک تو مجھ پر درود نہ پڑھے، تیری دعا اوپر نہیں چڑھ سکتی اور زمین وآسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے (یعنی دعا زمین اور آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے)۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

(132) حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ فرمانِ نبوی ہے: ساری کی ساری دعائیں رُکی رہتی ہیں جب تک کہ اُن کی ابتداء اللہ کی تعریف اور مجھ پر درود شریف سے نہ ہو۔ اگر ان دونوں کے بعد دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول ہوگی۔

ترتیبِ دُعا

(133) حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے مسافر کے پیالہ کی مانند نہ بناؤ۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: حضور! مسافر کا پیالہ کیسے ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: مسافر جب ضروریات سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اس پیالہ میں پانی ڈال دیتا ہے۔ اس کے بعد اگر اسے ضرورت محسوس ہوتی ہے تو اس سے پانی پی لیتا ہے۔ وضو کرتا ہے ورنہ پانی کو پھینک دیتا ہے۔ تم ایسا نہ کرو بلکہ جب بھی دعا کرو تو شروع میں مجھ پر

درود پڑھو دعا کے درمیان میں بھی درود پڑھنے سے غفلت نہ برتو اور دعا کے آخری کلمات درود ہی پر ختم کرو۔

(خصائص کبریٰ۔ جلد دوم۔ صفحہ 260۔ سعادت دارین۔ صفحہ 74)

محافظِ دُعا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: تمہارا مجھ پر درود وسلام پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے۔ تمہارے رب کی رضا کا ذریعہ ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے (سعادت دارین)

پروازِ دُعا

(134) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ ہوتا ہے مگر جب دعا مانگنے والا مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو اس کی برکت سے وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور دعا درود کے ہمراہ بارگاہ الٰہی میں قبولیت کے درجہ پر پہنچتی ہے اور اگر دعا مانگنے والا دعا کے ساتھ مجھ پر درود شریف نہیں پڑھتا تو اس کی دعا واپس لوٹ آتی ہے۔ (قول بدیع)

(135) پیغمبرِ اعظم، شفیع معظم، نورِ مجسم، جانِ جہان، محبوبِ رحمٰن، خاتم المرسلین، سید الاولین والآخرین، جناب صادق و امین، رحمت للعالمین، قرارِ ہر قلبِ غمگین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو میں سب سے پہلے نکلوں گا، اور جب لوگ جمع ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا، اور جب سب خاموش ہو جائیں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور جب لوگ حساب کے لیے پیش ہوں گے تو میں ان کا شفیع (سفارش کرنے والا) ہوں گا، اور جب سب ناامید ہوں گے تو میں ان کو خوشخبری سناؤں گا اور کرامت کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میری عزت دربارِ الٰہی میں سب بنی آدم سے زیادہ ہوگی اور میں فخر سے نہیں کہتا۔ اور میرے گرداگرد ہزار خادم پھریں گے جیسے کہ وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور ہر دعا اور آسمان کے درمیان ایک حجاب (یعنی پردہ، رکاوٹ) ہے۔ یہ حجاب اس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک مجھ پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔ جونہی مجھ پر درود پاک پڑھا جاتا ہے تو وہ حجاب پھٹ جاتا ہے اور دعا قبولیت کے لیے اوپر کی طرف پرواز کر جاتی ہے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 62)

قبولیتِ دُعا

(136) حضرت عبداللہ بن مسعود بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نماز ادا کی جبکہ اس وقت حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروق بھی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ نماز پڑھنے کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ درود پاک پڑھ کر دعا مانگی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا: "سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ (یعنی اب تُو جو اللہ سے مانگے گا عطا کیا جائے گا)۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

(137) فرمان نبوی ہے: وہ دعا جو دو دُرودوں کے درمیان ہو، کبھی رد نہیں کی جاتی۔

(بہجۃ المحافل۔ جلد 2۔ صفحہ 413)

دُعا میں دُرود کی شمولیت کا فلسفہ

(138) ارشادِ نبوی ہے: جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو پہلے مجھ پر درود پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دو دعائیں کی جائیں تو وہ ایک کو قبول کر لے اور دوسری کو رد کر دے۔ (نزہت المجالس)

مطلب یہ ہے کہ جب ہم اپنی دعا میں دُرود شریف کی صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزولِ رحمت کی دعا بھی شامل کر لیتے ہیں تو یہ دو دُعائیں بن جاتی ہیں۔ اللہ رحیم وکریم ایسا نہیں کرتا کہ ایک دعا قبول فرمائی اور دوسری رد فرما دی۔ بلکہ اللہ جل شانہ دُرود شریف کی برکت سے دوسری دعا بھی قبول فرما لیتا ہے۔ گویا درود شریف دربارِ الٰہی میں خود تو قطعی القبول ہے ہی، مگر اپنے ساتھ منسلک درود خواں کی دعا کو بھی قطعی القبول بنا دیتا ہے۔

خلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ حمدِ باری تعالیٰ اور دُرود شریف کو دُعا میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس لیے ہر دعا کا آغاز بھی حمد وثنا اور دُرود وسلام سے کیجئے اور اختتام بھی حمد وثنا اور دُرود وسلام ہی پر کیجئے۔ اور ایک ضروری بات یہ کہ دعا کے درمیان میں بھی حمد وثنا اور دُرود وسلام کو شامل کرنا مت بھولیے۔

دُرود اور وسیلہ ۔ دُرود کے ساتھ وسیلہ کی تاکید

(139) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: تم جب بھی مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے لیے وسیلہ بھی مانگا کرو۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جنت کا ایک اعلیٰ درجہ یعنی مقام محمود ہے۔

مسلم شریف اور مشکوٰۃ شریف کے مطابق حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وسیلہ کی وضاحت ان الفاظ مبارکہ میں فرمائی ہے: ''وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ ایک بندہ میں ہی ہوں۔'' سعادت دارین کے صفحہ 56 پر وسیلہ کی وضاحت ان ہی الفاظ میں کی گئی ہے مگر درجہ کی جگہ مکان کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

وسیلہ شفاعت کا ذریعہ

(140) فرمان نبوی ہے: مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرود پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لیے دُرود میں وسیلہ کی دعا کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔ (جامع صغیر)

وسیلہ قبولیت دُعا کا ذریعہ

(141) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اذان سننے کے بعد دعائے وسیلہ پڑھے اور مجھ پر دُرود پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ (قول بدیع)

دُعائے وسیلہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِالَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

ترجمہ : اے میرے اللہ! اے اس پورے بلاوے کے مالک! اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور انہیں مرتبہ عطا فرما اور انہیں بلند درجہ عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں روزِ قیامت ان کی شفاعت نصیب فرما بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔

دُرود اور آذان

(142) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم آذان کی آواز سنا کرو تو مؤذن جو الفاظ کہے، تم بھی اس کے ساتھ ساتھ انہیں کہا کرو ۔ جب اذان ختم ہو جائے تو مجھ پر درود پاک پڑھا کرو اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کی دعا کیا کرو کیونکہ وسیلہ جنت کی ایک منزل (درجہ) ہے جو صرف ایک ہی بندے کو ملے گی اور مجھے اُمید ہے کہ وہ ایک بندہ میں ہی ہوں ۔ پس جو شخص اس طریقہ سے میرے لیے وسیلہ کی دعا کرے گا تو اس پر میری شفاعت (سفارش) حلال ہوگی ۔ (مسلم ۔ ترمذی ۔ مشکوٰۃ)

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب تم آذان سنو تو جواب میں تم بھی وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے (مسلم) مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہو اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہو (ابوداؤد)۔

آذان کی آواز آئے تو سب کام چھوڑ دے حتیٰ کہ تلاوت بھی چھوڑ کر آذان کا جواب دے۔ (مراقی الفلاح صفحہ 109)

دُرود اور نماز ۔ دُرود نماز کا لازمی حصّہ

فرمان نبوی ہے:

(143) جو شخص اپنے نبی پر دُرود نہ بھیجے اس کی نماز نہیں ۔ (راوی: حضرت عبدالمہین ؓ)

(144) اے بریدہ جب تو نماز پڑھے تو اپنی نماز میں تشہد پڑھنا اور مجھ پر دُرود بھیجنا کبھی نہ چھوڑنا کہ نماز کی صفائی ہے ۔ (راوی: حضرت عمر بن سمرؓ)

(145) اللہ تعالیٰ وضو کئے اور مجھ پر دُرود بھیجے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا ۔ (راوی: سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ)

مطلب یہ ہے کہ جو شخص نماز سے پہلے وضو نہ کرے اور نماز میں مجھ پر درود شریف نہ پڑھے اس کی نماز قبول نہیں

کی جاتی۔

دُرود اور پُل صراط ۔ پُل صراط پرنُور

ارشادِ نبوی ہے:

تمہارا مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لیے نور ہوگا لہٰذا مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ (افضل الصلوٰۃ)

(146) جودُرود شریف مجھ پر پڑھا جاتا ہے وہ پل صراط پر نور بن کر سامنے آئے گا۔

(147) مجھ پر دُرود پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہلِ دوزخ سے نہ ہوگا۔ (دلائل الخیرات)

پُل صراط پر سکون

(148) فرمانِ نبوی ہے: (میں نے خواب میں) ایک شخص کو دیکھا کہ پل صراط پر کھڑا لرز رہا ہے اور اس کے قدم لڑکھڑا رہے ہیں۔ پریشانی میں مبتلا ہے۔ کبھی گرتا دکھائی دیتا ہے پھر دوسرے لمحے سنبھلتا نظر آتا ہے۔ اس کے پاس اس کا مجھ پر دُرود شریف پڑھنے کا عمل آیا۔ اس نے اس کے قدم جما دیئے اور سکون دے دیا۔

حضراتِ محترم! انبیاء علیہ السلام کا خواب وحی ہوتی ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب میں بیٹے کو ذبح کرنے کا واقعہ وحی تھا۔

پُل صراط پر آسانی

(149) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: میں نے آج رات عجیب خواب دیکھا کہ میرا اُمتی پل صراط پر سے گزرنے لگا۔ کبھی وہ چوتڑوں کے بل گھسٹتا ہے اور کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے، کبھی گر پڑتا ہے اور کبھی صراط سے چمٹ جاتا ہے (اسی اثنا میں) اس کا مجھ پر پڑھا ہوا دُرود شریف آیا۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے سیدھا کیا اور پُل صراط سے پار کرا دیا۔

(قول بدیع۔ سعادت دارین۔ افضل الصلوٰۃ۔ کشف الغمہ)

دُرود اور میزان ۔ کثرتِ اعمال

(150) فرمانِ نبوی ہے: جو یہ چاہے کہ اُس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں تلیں، اس کو چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود پاک بھیجا کرے۔

دُرود اور عرش ۔ عرش کا سایہ

ارشادِ نبوی ہے:

(151) جو شخص مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے گا وہ (قیامت کے دن) عرش کے سایہ میں ہوگا۔ (دیلمی)

(152) قیامت کے دن کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا سوائے عرش کے سایہ کے۔ اس سایہ تلے صرف تین آدمی ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ایک وہ شخص جس نے میرے مصیبت زدہ امتی کی مصیبت کو دور کیا۔ دوسرا وہ شخص جس نے میری سنت کو زندہ کیا اور تیسرا وہ شخص جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھے۔ (قول بدیع۔ سعادت دارین۔ افضل الصلوٰۃ)

دُرود اور کوثر۔ حوضِ کوثر

(153) آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: قیامت کے روز میرے حوضِ کوثر پر کچھ گروہ آئیں گے جن کو میں کثرتِ دُرود کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔

(شفا شریف۔ جلد 2۔ صفحہ 61۔ افضل الصلوٰۃ۔ صفحہ 28)

اس ارشاد مبارک کا مطلب یہ ہے کہ حوضِ کوثر پر آنے والے مومنین کو آپ اس لیے پہچانتے ہوں گے کہ انہوں نے دنیا میں آپ پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھا ہوگا۔

آبِ کوثر

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔ اس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھ لے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کروں گا وہ حوضِ کوثر سے پانی پیئے گا اور اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دے گا۔

(کشف الغمہ صفحہ 269۔ قول بدیع صفحہ 43)

محترم بہنوں اور بھائیو! حوضِ کوثر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا جانے والا ایک ایسا حوض ہے جس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ شفاف ہے۔ آپ اس حوض کے پانی سے اپنے پیاسے امتیوں کو سیراب فرمائیں گے۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے: میری اور تمہاری ملاقات کا مقام حوضِ کوثر ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں باوجود یکہ میں یہاں کھڑا ہوں۔ (مسند احمد)

دُرود اور نیند۔ سونے سے پہلے چار اعمال

(154) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عائشہ صدیقہ سے فرمایا: اے عائشہ! سونے سے پہلے چار کام کر لیا کرو۔ سونے سے پہلے قرآن مجید ختم کیا کر اور انبیاء کرام کو اپنے لیے قیامت کے دن کے لیے شفیع (یعنی شفاعت کرنے والا) بنا اور مسلمانوں کو اپنے سے راضی کر اور ایک حج و عمرہ کر کے سو۔ یہ فرما کر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز کی نیت باندھ لی۔ اُم المومنین سیدنا صدیقہؓ فرماتی ہیں جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ نے مجھے سونے سے پہلے چار کام کرنے کا حکم فرمایا ہے جو میں نہیں کر سکتی (یعنی یہ چار اعمال اتنے طویل وقت طلب

ہیں کہ انہیں سونے سے پہلے سرانجام دینا ممکن نہیں)۔ حضور نبی کریم نے تبسم فرمایا اور فرمایا: اے عائشہ! جب تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ (یعنی سورۃ اخلاص) تین مرتبہ پڑھ لے گی تو تُو نے گویا قرآن کریم ختم کر لیا اور جب تو مجھ پر اور مجھ سے پہلے نبیوں پر درود پاک پڑھے گی تو ہم سب تیرے لیے قیامت کے دن شفیع ہوں گے اور جب تو مومنوں کے لیے استغفار کرے گی تو وہ سب تجھ سے راضی ہو جائیں گے اور جب تو کہے گی: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ تو تُو نے حج و عمرہ کر لیا۔ (درۃ الناصحین مصری عربی صفحہ 89)

سونے سے پہلے دُعا

(155) حضرت ابو قرصافہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص سوتے وقت سورۃ تبارک الذی پڑھ کر چار مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرما دیتا ہے۔ وہ فرشتے آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ! فلاں شخص کا بیٹا آپ پر سلام مع رحمت کے عرض کرتا ہے۔ آپ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میری طرف سے بھی اس پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکت نازل ہو۔

(جلاء الافہام۔ صفحہ 229)

دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِحَقِّ كُلِّ آيَةٍ اَنْزَلْتَهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ تَحِيَّةً وَسَلَامًا۔

دُرود اور تحفظ۔ عذاب سے تحفظ

(156) ارشادِ نبوی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ! تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو آپ پر دس مرتبہ دُرود شریف پڑھے اس کے لیے امان (یعنی ہر عذاب سے تحفظ) واجب ہو جاتا ہے۔ (اخرجہ ابن بشکوال)

گھبراہٹ سے تحفظ

(157) فرمانِ نبوی ہے: جو شخص مجھ پر ہر صبح کو دس مرتبہ اور ہر شام کو دس مرتبہ درود پاک پڑھیگا وہ قیامت کے دن گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔ (نصرۃ الواعظین)

محترم خواتین وحضرات! یاد رہے کہ اسی باب میں ''درود اور شفاعت'' کے تحت 'شفاعت کی بشارت' کے عنوان سے ایک حدیث مبارک بیان کی جا چکی ہے کہ ''صبح ہوتے ہی دس دفعہ اور شام ہوتے ہی دس دفعہ درود شریف پڑھنے والے کو قیامت کے روز نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔'' (طبرانی)

خطرات سے تحفظ

(158) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے الفاظ مبارکہ ہیں: وہ شخص قیامت کے روز خطرات سے زیادہ محفوظ رہے گا جو مجھ پر (دنیا میں) کثرت سے دُرود پڑھا کرتا تھا۔ (صلوٰۃ وسلام۔ صفحہ 8)

دُرود اور رزق - رزق میں برکت

فرمانِ نبوی ہے:

(159) جس پر حاجتیں ہوں تو وہ کثرت سے مجھ پر دُرود پڑھے۔ اس کی تمام حاجتیں رفع ہوں گی مشکلیں آسان ہوں گی۔ رنج وغم اور درد والم دور ہوں گے اور اُس کے رزق میں برکت ہوگی۔ (نصرۃ الواعظین)

(160) جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وہ مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرے کیونکہ دُرود پاک پریشانیوں، دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے۔ رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں برلاتا ہے۔ (نزہت الناظرین)

رزق میں کشادگی

(161) حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو السلام علیکم کہہ کر مجھ پر سلام پڑھ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اس کے بعد ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (یعنی مکمل سورۃ اخلاص) پڑھ لیا کر۔ اس صحابی نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کھول دیا اور اس پر اس قدر رزق کی افراط کی کہ اُس صحابی نے اس رزق سے اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں تک کو فائدہ پہنچایا۔

(سعادت دارین صفحہ 63۔ قول بدیع صفحہ 129۔ نسیم الریاض، جلد 3، صفحہ 463)

دُرود اور مجالس - مجلس میں دُرود کی خوشبو

(162) ارشادِ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جس مجلس میں مجھ پر دُرود پاک پڑھا جاتا ہے اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو مہکتی ہے جو آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔ جب فرشتے اس پاکیزہ خوشبو کو محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں: زمین پر کسی مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک پڑھا جارہا ہے۔

(دلائل الخیرات صفحہ 13۔ سعادت دارین صفحہ 143)

سبحان اللہ! دُرود پاک کی مجلس سے ایک پُر تر بھینی بھینی خوشبو کا اٹھنا اور آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچ جانا، اس مجلس کے تقدس پر دلالت کرتا ہے۔ لہٰذا محترم بہنوں اور بھائیو! ذکر و فکر کی مجالس منعقد کیجئے اور ان مجالس کو دُرود پاک سے آراستہ کیجئے۔

مجالس کو دُرود سے آراستہ کیجئے

(163) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رحمتِ دو عالم، پیغمبرِ اعظم، احمد مجتبےٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی مجالس کو دُرود پاک کے ساتھ مزین کیا کرو کیونکہ تمہارا دُرود پاک پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لیے نور ہوگا۔ (جامع صغیر)

ایک قابلِ توجہ نکتہ:

بہنوں اور بھائیو! اور مجالسِ ذکر حصولِ جنت کا باعث تو بن جائیں گی لیکن اگر یہ مجالس دُرود و سلام سے خالی رہیں تو

جنت کو پانے کے باوجود جنتیوں کے دامن خوشی و مسرت سے خالی رہیں گے۔ ثبوت کے طور پر ذیل میں دو احادیث پیش کی گئی ہیں۔

پہلی حدیث:

(164) حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس مجلس میں مجھ پر دُرود پاک نہیں پڑھا جاتا وہاں پر سوائے حسرت و یاس کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اگر یہ لوگ جنت میں چلے بھی جائیں تو دُرود شریف کے بغیر خوشی و مسرت نہیں پا سکیں گے۔

دوسری حدیث:

(165) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور اُس میں مجھ پر دُرود شریف نہیں پڑھتے تو وہ اگر جنت میں داخل ہو بھی گئے تو تب بھی اُن پر حسرت طاری ہوگی جب وہ جنت میں دُرود پاک کی اعلیٰ جزاء دیکھیں گے۔ (قول بدیع)

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کثرت سے دُرود پڑھنے والے جنتیوں کو مخصوص نعمتوں سے نوازا جائے گا

مجلسِ دُرود پر فرشتوں کا اجتماع

(166) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے الفاظ مبارکہ ہیں کہ جس وقت قوم اکٹھی بیٹھ کر مجھ پر دُرود پاک پڑھتی ہے تو فرشتے اس کو اُس کے قدموں سے لے کر آسمان تک گھیر لیتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں جن سے وہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر پڑھے جانے والے دُرود پاک کو لکھتے ہیں اور کہتے ہیں: زیادہ کرو، اللہ تمہیں زیادہ دے (یعنی دُرود پاک زیادہ سے زیادہ پڑھو اللہ پاک اَجر بھی زیادہ سے زیادہ دے گا)۔ (کشف الغمہ۔ جلد اول۔ صفحہ 270)

اہلیانِ مجلس پر رحمت کی بارش

(167) ارشادِ نبوی ہے: جب لوگ ایک مجلس میں جمع ہوں مجھ پر درود پڑھتے ہیں تو آسمانوں سے فرشتے اُس مجلس کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں چاندی کی قلمیں ہوتی ہیں۔ وہ ہر اہل مجلس کے منہ سے کہا ہوا دُرود لکھتے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی وہ اہلِ مجلس کو زیادہ سے زیادہ دُرود پڑھنے کی تلقین بھی کرتے جاتے ہیں۔ جونہی مجلس ختم ہوتی ہے وہ آسمانوں کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور اللہ کی رحمت کی بارشیں اہلِ مجلس پر برستی ہیں۔ جب تک یہ لوگ دنیاوی بات نہ کریں، اُس وقت تک اُن کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے۔

اہلیانِ مجلس کے لیے خوشخبری

(168) رسول اکرم، حبیبِ محترم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے ایسے مقرر ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں۔ جب وہ کسی مجلس کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں، بیٹھو بیٹھو۔ چنانچہ، جب اہلیانِ مجلس دعا مانگتے ہیں تو فرشتے ساتھ ساتھ آمین کہتے جاتے ہیں اور جب وہ نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے ہیں اور جب لوگ فارغ ہو جاتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں' ان لوگوں کے لیے خوش خبری ہے کہ اب یہ اپنے گھروں کو بخشے ہوئے جا رہے ہیں۔(قول بدیع۔ سعادت دارین)

مجلس میں کام سے آنے والا گناہ گار

(169) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو ذکر کی مجلس تلاش کرتے رہتے ہیں چنانچہ جب وہ کسی مجلس کو پاتے ہیں تو اُن لوگوں کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر اپنے میں سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف رب العزت جل شانہ کے دربار بھیجتے ہیں۔ وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں: یا اللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں' تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دنیا کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اُن کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب کریم! اُن میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گناہ گار ہے وہ کسی کام کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کو بھی میری رحمت سے ڈھانپ دو اس لیے کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں (یعنی اہلیانِ مجلس ایسے لوگ ہیں) کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بدنصیب نہیں رہتا۔(سعادت دارین۔ صفحہ 61)

دُرود اور کراماً کاتبین ۔ گناہ کا نہ لکھا جانا

(170) حضور اشرف انبیاء' حبیب کبریا' احمد مجتبےٰ' محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ تین دن تک اس بندے کا کوئی گناہ نہ لکھو۔(معارج النبوت)

دُرود اور محدثین ۔ جنت کا حکم

(171) حضورِ انور' شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ محدثین کرام اور علماء دین کو اُٹھائے گا اور اُن کی سیاہی مہکتی خوشبو ہوگی۔ وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: تم عرصہ دراز تک میرے حبیب پر دُرود پاک پڑھتے رہے تھے۔ فرشتو! ان کو جنت میں لے جاؤ۔

(سعادت دارین)

دُرود اور کتاب ۔ فرشتوں کی طرف سے استغفار

(172) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرود شریف لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں رہے گا' فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے ۔(نزہت الناظرین صفحہ 31۔ سعادت دارین صفحہ 83)

فرشتوں کی طرف سے دُعا

(173) حضور سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر کسی شخص نے کتاب میں میرا نام لکھتے وقت مجھ پر

دُرود پڑھا تو جب تک میرا نام اِس کتاب میں رہے گا' اُس وقت تک فرشتے اُس شخص کے لیے دعا کرتے رہیں گے۔(صلوٰۃ وسلام صفحہ 9۔فضائل دُرود شریف صفحہ 18۔دُرود وسلام علیٰ خیر الانام صفحہ 34)

فرشتوں کی طرف سے دُعائے رَحمت

(174) حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کتاب میں (میرے نام کے ساتھ) دُرود شریف لکھتا ہے تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں درج رہے گا' فرشتے اُس پر (یعنی دُرود لکھنے والے پر) صبح وشام دُرود بھیجتے رہیں گے۔(جلد الافہام صفحہ 64)

فرشتوں کی طرف سے دُعائے مغفرت

(175) حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر کتاب میں دُرود لکھے تو جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا' فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دُعا کرتے رہیں گے۔(سعادت دارین صفحہ 83۔نزہت الناظرین صفحہ 31 جذب القلوب صفحہ 259۔شفاء جلد 2 صفحہ 60)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلسل ثواب

(176) حضور سید لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے: جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اُس کے ساتھ مجھ پر دُرود شریف لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو (یعنی کتاب کے مصنف کو) ثواب ملتا رہے گا۔

(سعادت دارین صفحہ 83۔فضائل دُرود وسلام صفحہ 79)

(177) حضور پیغمبرِ اعظم وآخر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان عالی شان ہے: جو شخص میرے نام کو تحریر کرے اور اس کے ہمراہ دُرود وسلام لکھے تو جب تک اُس کتاب میں وہ دُرود وسلام پڑھا جائے گا' لکھنے والے کو برابر (یعنی مسلسل) ثواب ملتا رہے گا۔(فضائل دُرود وسلام۔ صفحہ 79)

دُرود اور گلاب ۔ سونگھیں تو دُرود پڑھیں

(178) حضور رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: جس نے گلاب کے پھول کو سونگھا اور مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا اُس نے مجھ پر جفا کی۔(نزہت المجالس صفحہ 110)

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بدنِ اطہر سے خوشبو لگائے بغیر ایسی خوشبو آتی تھی کہ کسی خوشبو کا اس سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔آپ کا پسینہ نہایت خوشبودار ہوتا تھا۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سرکارِ اقدس کو پسینہ آتا تو پسینہ کے قطرے چہرہ انور سے موتیوں کی طرح گرتے جو کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتے تھے۔(ابونعیم)

اس حدیث میں گلاب کا ذکر اس لیے آیا ہے کہ ایک روایت کے مطابق یہ پھول رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پسینہ مبارکہ سے پیدا ہوا ہے۔نبی پاک کا فرمانِ مبارک ہے: جب میں معراج سے واپس آیا تو میرے پسینہ کا ایک قطرہ زمین پر گرا تو اس سے گلاب پیدا ہوا۔لہٰذا جو شخص میری خوشبو سونگھنے کا شوق رکھتا ہو وہ گلاب کا پھول سونگھے۔

دُرود اور شیر خوار بچہ

دُرود شریف کی فضیلت دیکھئے کہ شیر خوار بچہ بھی اسے پڑھتا ہے۔ احادیث ملاحظہ فرمائیے۔

5 تا 8 ماہ کی عمر

(179) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سال بھر تک کے شیر خوار بچے کو ہرگز نہ مارا کرو کیونکہ شیر خوار بچہ پہلے چار مہینوں میں لَا اِلٰہَ اِلَّا للّٰہ پڑھتا ہے اور دوسرے چار مہینوں میں مجھ پر دُرود پڑھتا ہے اور تیسرے چار مہینوں میں اپنے ماں باپ کے لیے دعا کرتا ہے۔

(درود وسلام۔ صفحہ 73/72۔ حصہ پنجم۔ ماہنامہ نعت لاہور اپریل 1990)

7 تا 8 ماہ کی عمر

(180) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بچے کا دو ماہ کی عمر تک رونا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی گواہی، چار ماہ کی عمر تک رونا اللہ جل شانہ پر پختہ ایمان کا اظہار، آٹھ ماہ کی عمر تک رونا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک پڑھنا ہے۔ نیز دو سال کا ہو تو اس کا رونا اپنے ماں باپ کے لیے دعائے مغفرت ہے۔ (سعادت دارین)

دُرود اور حُوریں۔ حُوروں کا جھانکنا

(181) ارشادِ نبوی ہے: جب وہ (یعنی اہلِ ایمان) کثرت سے دُرود وذکر کرتے ہیں تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اُن پر خوبصورت آنکھوں والی حوریں (آسمان سے) جھانکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمتِ خاصہ اُن کی طرف متوجہ ہوتی ہیں جب تک وہ دنیا کی باتوں میں مشغول نہ ہو جائیں یا اُٹھ کر نہ چلے جائیں۔ (قول بدیع۔ سعادت دارین)

حُوروں کی آواز: حدیث قدسی ہے کہ جب آذان ہو اور بندہ یہ دعا نہ پڑھے تو جنت کی حوریں کہتی ہیں کہ یہ بندہ ہمارے بارے میں کتنا بے رغبت ہے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 56)

مطلب یہ ہے کہ آذان کے بعد یہ دعا (جو ذیل میں دی گئی ہے) پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ حوریں عطا فرمائے گا چنانچہ جب کوئی شخص آذان سننے کے بعد اسے نہیں پڑھتا تو حوروں کو حیرت ہوتی ہے کہ کیا یہ ہمیں حاصل نہیں کرنا چاہتا یعنی حوروں کی آرزو ہے کہ آذان کے بعد اس دعا کو پڑھا جائے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْمُسْتَمْعَۃُ الْمُسْتَجَابُ لَھَا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ زَوِّجْنَا مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ۔

زیادہ دُرود زیادہ حُوریں: (183) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میری اُمت! تم میں سے جو مجھ پر دُرود پاک زیادہ پڑھے گا، اُس کو جنت میں حُوریں زیادہ دی جائیں گی۔ (افضل الصلوٰۃ صفحہ 28 قول بدیع صفحہ 126۔ دلائل الخیرات صفحہ 10۔ کشف الغمہ صفحہ 271۔ سعادت دارین صفحہ 58)

دُرود اور جمعرات ۔ جمعرات کا دن: دُرود شریف کے حوالہ سے جمعرات کے دن کے بارے میں ارشادات

نبوی ملاحظہ فرمائیے۔

(184) جب جمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانوں سے فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں۔ وہ ان سے ان لوگوں کے نام لکھتے ہیں جو جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہیں۔ (قول بدیع۔ نزہت المجالس) اسی نوع کی ایک اور حدیث ہے۔ جس میں جمعرات کے دن کی بجائے رات کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

(185) جب جمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور جمعہ کی رات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ دُرود پاک پڑھتا ہے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 57)

اس بارے میں ایک حدیث اور ہے۔ جس کے راوی حضرت علیؓ ہیں۔ اس حدیث میں فرشتوں کے نزول کا وقت جمعرات کے دن کی بجائے جمعہ کی رات اور دن بتائے گئے ہیں۔ نیز چاندی کے کاغذ اور سونے کی قلموں کی بجائے سونے کے قلم، چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ بیان کیے گئے ہیں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

(186) اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص فرشتے ہیں جو جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کے وقت آسمان سے (زمین پر) اترتے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں۔ اُن کا کام صرف یہ ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھا جانے والا دُرود شریف لکھتے رہیں۔ (سعادت دارین صفحہ 61)

(187) جو شخص جمعرات کے دن مجھ پر پچاس (50) مرتبہ دُرود پڑھے گا قیامت کے دن میں اُس سے مصافحہ کروں گا۔ (جواہر البحار۔ جلد 4۔ صفحہ 163) جو شخص ہر جمعرات کے دن مجھ پر سو (100) دفعہ دُرود پڑھے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ (جذب القلوب۔ صفحہ 258)

یاد رہے! اسی باب میں ''دُرود اور نجات'' کے تحت ایک حدیث یہ بھی بیان کی جا چکی ہے کہ ہر روز پانچ سو (500) مرتبہ دُرود شریف پڑھنے والا کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔ اس حدیث میں جمعرات کی قید نہیں، ہر روز کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

دُرود اور جمعہ ۔ جمعہ کی رات: (188) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کی رات میں مجھ پر سو (100) مرتبہ درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا ستّر دنیا کی اور تیس آخرت کی۔ (جذب القلوب صفحہ 256)

نوٹ فرمائیے! اس حدیث پاک میں 70 حاجتیں دنیا کی اور 30 آخرت کی بیان فرمائی گئی ہیں جبکہ اس موضوع پر دیگر احادیث میں 70 حاجتیں آخرت کی اور 30 دنیا کی بتائی گئی ہیں۔

جمعہ کا دن: دُرود شریف کے حوالہ سے جمعہ کے دن کے بارے میں ارشادات نبوی ملاحظہ فرمائیے۔

(189) جمعہ کے دن پڑھا گیا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (زاد السعید)

(190) جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو۔ اس روز فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

(191) جو دُرود جمعہ کے دن پڑھا جاتا ہے وہ عرش عظیم سے نیچے نہیں رُکتا۔ (یعنی عرش تک پہنچتا ہے)

جمعہ کے دن دُرود پڑھنے والو! جس کا درود زیادہ ہوگا' وہ لوگوں سے درجہ میں مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔ (بیہقی)

(192) اے میری اُمت کے لوگو! مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھا کرو کیونکہ میری اُمت کا درود مجھ پر ہر روز پیش ہوتا ہے۔ لہٰذا جس نے مجھ پر درود شریف زیادہ پڑھا ہوگا' اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔ (جامع صغیر۔ جلد 1۔ صفحہ 54)

(193) جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف بکثرت پڑھا کرو کیونکہ جمعہ قیامت کا دن ہے اس روز فرشتے حاضر ہوتے ہیں ۔اس دن جب بھی اور جہاں بھی کوئی بندہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو اس کی آواز مجھے پہنچتی ہے۔ (جلاء الافہام)

(194) جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے۔ اس دن مجھ پر دُرود کی کثرت کیا کرو تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (نسائی۔ ابوداؤد۔ احمد۔ ابن ماجہ)

(195) تمہارے لیے دنوں میں بہترین دن جمعہ ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اِسی دن ان کا وصال ہوا۔ اِسی دن پہلا صور اور اِسی دن دوسرا صور پھونکا جائے گا۔ لہٰذا جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا دُرود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب حضور مٹی ہو جائیں گے تو ہمارا دُرود آپ کے سامنے کیسے پیش ہو سکے گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے اجسام کو حرام کر دیا ہے۔ زمین اُن کے جسم کو نہیں کھا سکتی۔ (نسائی۔ ابوداؤد۔ مشکٰوۃ۔ ابن ماجہ)

(196) جمعہ کے دن مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ جب فرشتے ظاہر ہوتے ہیں اور بے شک تم میں سے کوئی جب دُرود پاک پڑھتا ہے تو اس کے دُرود پاک سے فارغ ہونے سے پہلے ہی اس کا درود میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔ (جامع صغیر۔ جلد 1۔ صفحہ 54)

(197) ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ دُرود پڑھے اُس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے چاہے وہ بندہ جہاں کہیں بھی ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: کیا آپ کے وصال کے بعد بھی دُرود پاک پڑھنے والوں کی آواز آپ تک پہنچے گی؟ ارشاد فرمایا: ہاں' میں وصال کے بعد بھی سنوں گا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام فرما دیا ہے لہٰذا اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔ (مشکٰوۃ۔ ابن ماجہ)

جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو (100) دفعہ دُرود پاک پڑھے' جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہوگا کہ اگر اس نور کو تمام مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ (دلائل الخیرات کانپوری۔ صفحہ 12)

جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا تو وہ قیامت کے روز اس شان سے آئے گا کہ اُس کے چہرہ پر ایسا نور ہو گا کہ لوگ (تعجب سے) پوچھیں گے کہ یہ شخص کون سا مبارک عمل کیا کرتا تھا جو ایسا نورِ کامل نصیب ہوا۔ (کتاب الصلوٰۃ)

(198) جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر ایک سو (100) مرتبہ دُرود پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے گا خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

(199) جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر ایک سو (100) بار درود پڑھے گا' اس کے اسی (80) سال کے گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔ (قول بدیع)

(200) جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھے ہوئے (یعنی نماز والی جگہ سے اٹھے بغیر) اُسی (80) مرتبہ یہ دُرود پاک پڑھے گا تو اس کے اُسی (80) سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے نامۂ اعمال میں اُسی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (سعادت دارین صفحہ 82۔ مطالع المسرات صفحہ 39)

درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

(201) جو شخص جمعہ کے دن اس صیغہ سے دُرود شریف پڑھے گا اس کے اسی (80) سال کے گناہ بخشے جائیں گے ---- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔ (شرح منہاج)

غور فرمایئے! اس حدیث میں پڑھنے کی تعداد کی قید نہیں۔ تاہم کثیر اَجر کے پیش نظر دُرود خواں کو چاہیے کہ کثیر تعداد میں پڑھے۔

(202) ہر جمعہ کو مجھ پر دُرود پاک پڑھنا پل صراط پر سے گزرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اُسی (80) مرتبہ مجھ پر دُرود پاک پڑھے تو اس کے اُسی (80) سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (قول بدیع صفحہ 146)

غور فرمایئے! اس حدیث میں دُرود شریف کی تخصیص نہیں۔ کوئی بھی دُرود شریف پڑھا جاسکتا ہے۔

(203) ایک صحابیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ابو مقاتلؒ نے بتایا ہے کہ آپ پر جو کوئی جمعہ کے دن ساٹھ (60) مرتبہ دُرود پاک پڑھے گا م اللہ تعالیٰ اس کے اُسی (80) سالہ گناہ معاف فرمادے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں' اس نے درست کہا ہے۔

حضرت ابو الحجاج اس حدیث کی تائید یوں فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے اس حدیث کی تائید فرمائی۔

(204) جو شخص مجھ پر ہر جمعہ کے دن چالیس (40) مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے چالیس (40) سال کے گناہ مٹادے گا اور جو شخص مجھ پر ایک دفعہ ایسا دُرود شریف پڑھے جو اللہ کے ہاں قبول ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے اَسی (80) سال کے گناہ مٹادیتا ہے۔ (قول بدیع۔ صفحہ 165)

جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے' اللہ اور اُس کے فرشتے اُس پر ایک لاکھ مرتبہ رحمتیں بھیجتے ہیں اور ایک لاکھ گناہ جھاڑ دیتے ہیں اور جنت میں اُس کے لیے ایک لاکھ درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ (قول بدیع۔ صفحہ 132)

جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر دُرود بھیجے گا' قیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذمے ہوگی۔ (قول بدیع۔ صفحہ 145)

جمعہ کی رات یا جمعہ کا دن: دُرود شریف کے حوالہ سے جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن کے بارے میں ارشاداتِ نبوی ملاحظہ فرمائیے۔

(205) جو شخص مجھ پر جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن سو (100) مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے اَسی (80) سال کے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ (کتاب الصلوٰۃ)

جو شخص جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرود و سلام پڑھنا اپنا معمول بنالیتا ہے' اس پر ایک فرشتہ مُوکّل کر دیا جاتا ہے جو انتقال کے وقت اس کے پاس جنت کی بشارت کا تحفہ لے کر آتا ہے جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس ہدیہ لے کر جایا کرتے ہو۔ (معارج النبوت)

جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن: دُرود شریف کے حوالہ سے جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کے بارے میں ارشاداتِ نبوی ملاحظہ فرمائیے۔

(206) جب جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن آئے تو مجھ پر دُرود کثرت سے پڑھا کرو۔

(سعادت دارین۔ صفحہ 57)

(207) مجھ پر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن دُرود شریف کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا دُرود شریف پہنچاتے رہتے ہیں مگر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر جو دُرود پڑھا جاتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں۔ (نزہت المجالس۔ جلد 2۔ صفحہ 92)

(208) چمکتی دمکتی رات (یعنی جمعہ کی رات) اور چمکتے دمکتے دن (یعنی جمعہ کا دن) میں مجھ پر دروو کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (جامع صغیر)

(209) روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کا دن) مجھ پر بکثرت دُرود بھیجا کرو۔ بے شک یہ دونوں تم سے (مجھے) دُرود پہنچاتے ہیں اور زمین انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو نہیں کھاتی ہے اور مسلمان مجھ پر جو

دُرود پڑھتا ہے اُسے فرشتہ اُٹھا کر میرے پاس پہنچا دیتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ فلاں شخص نے یہ دُرود و سلام آپ پر بھیجا ہے۔ (شفا شریف۔ جلد 2۔ صفحہ 64)

جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف کی کثرت کیا کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا' میں قیامت کے دن اُس کا گواہ اور شفیع (یعنی سفارشی) ہوں گا۔ (جامع صغیر۔ جلد 1۔ صفحہ 54)

(210) جو شخص جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر دُرود پاک پڑھے گا اللہ اس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا' ستر (70) حاجتیں آخرت کی اور تیس (30) حاجتیں دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو اس دُرود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے: حضور! یہ دُرود پاک کا ہدیہ آپ کے فلاں اُمتی نے بھیجا ہے جو فلاں کا بیٹا اور فلاں قبیلے سے ہے۔ میں اُس دُرود پاک کو نُور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 60)

بےدین: (211) **حدیث:** جس نے مجھ پر دُرود نہ پڑھا اس کا کوئی دین نہیں ہے۔ (کشف الغمہ۔ جلد 1۔ صفحہ 272)

بےوضو: (212) **حدیث:** جس نے مجھ پر دُرود نہ پڑھا اس کا وضو نہیں ہے۔ (کشف الغمہ۔ جلد 1۔ صفحہ 272)

بے برکت: (213) **حدیث:** ہر با مقصد کام جو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دُرود پاک کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔ (مطالع المسرات صفحہ 6)

دُم کٹا: (214) **حدیث:** ہر وہ کلام جو ذکرِ الٰہی اور دُرود پاک کے بغیر شروع کر دیا جائے وہ دُم کٹا ہے اور ہر برکت سے خالی ہے۔ (مطالع المسرات صفحہ 6)

بخیل: (215) **حدیث:** سب سے بڑا بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھے۔ (قول بدیع صفحہ 147)

ہلاکت: (216) **حدیث:** ہلاکت ہے اس بندے کے لیے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون ہے جو حضور کو نہ دیکھ سکے گا؟ فرمایا: وہ بخیل ہے۔ عرض کیا: بخیل کون ہے؟ فرمایا وہ ہے جو میرا نام سن کر مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھے۔ (قول بدیع صفحہ 147۔ نزہت الناظرین صفحہ 31)

محرومی: (217) **حدیث:** تین اشخاص ایسے ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے۔ (1) اپنے والدین کا نافرمان (2) میری سنت کا تارک (3) جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا۔ (قول بدیع صفحہ 151)

دوزخی: (218) **حدیث:** جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (نصرۃ واعظین صفحہ 110۔ افضل الصلوٰۃ صفحہ 44)

ظلم: (219) **حدیث:** جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اُس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا اُس نے مجھ پر ظلم

نہ کیا۔ (شفاء القلوب۔ صفحہ 131)

(220) **حدیث**: یہ جفا ہے کہ میرا ذکر کسی کے سامنے ہو اور وہ مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھے۔ (قول بدیع صفحہ 147)

بھُول: (221) **حدیث**: جو مجھ پر دُرود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (صلوٰۃ وسلام۔ صفحہ 18)

(222) **حدیث**: جو مجھ پر دُرود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے ہٹ گیا۔ (سنن ابن ماجہ۔ صفحہ 65)

(223) **حدیث**: جو مجھ پر دُرود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے بھٹک گیا۔

(خصائص کبریٰ۔ جلد 2۔ صفحہ 259)

حسرت: (224) **حدیث**: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور اُس میں نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے نام پر دُرودِ پاک نہیں پڑھتے وہ جنت میں داخل ہو بھی گئے تو ان پر حسرت طاری ہوگی کہ جب وہ جنت میں دُرود پاک کی اعلیٰ جزا دیکھیں گے۔ (قول بدیع صفحہ 150)

خسارہ: (225) **حدیث**: جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور وہاں نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پڑھیں تو قیامت کے دن وہ خسارے میں ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو اُنہیں عذاب دے چاہے تو بخش دے۔ (قول بدیع صفحہ 149)

وبال: (226) **حدیث**: اگر کسی مجلس میں کوئی گروہ جمع ہو اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا اور اپنے نبی پر دُرود نہ پڑھا تو یہ مجلس اُن پر قیامت کے دن ایک وبال ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر چاہے تو معاف فرمادے

(خصائص کبریٰ۔ جلد 2۔ صفحہ 259)

مُردار: (227) **حدیث**: جب کوئی قوم جمع (یعنی اکٹھی) ہوتی ہے اور اس حالت میں اُٹھ کر چلی جاتی ہے کہ اس نے نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پاک پڑھا تو وہ (قوم) یوں اُٹھی جیسے بدبو دار مُردار کھا کر اُٹھی ہے۔ (قول بدیع صفحہ 150)

بدبُو: (228) **حدیث**: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پڑھے بغیر چلے جائیں تو وہ مُردار کی بدبو سے زیادہ بدبو میں اُٹھے ہیں۔ (شفاء شریف۔ جلد 2۔ صفحہ 63)

بد بخت: (229) **حدیث**: جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرود نہ پڑھے تو وہ بلاشک بڑا بد بخت ہے۔ (افضل الصلوٰۃ۔ صفحہ 44)

بد دُعا: (230) **حدیث**: جب میرا ذکرِ پاک کسی مسلمان کے پاس ہوتا ہے اور وہ مجھ پر دُرود پاک نہیں پڑھتا تو دو فرشتے جو اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ مقرر کیے ہیں کہتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہ کرے۔“ اس بد دعا پر اللہ تعالیٰ اور اس کے سارے فرشتے کہتے ہیں: آمین! (قول بدیع۔ صفحہ 116)

برباد: (231) **حدیث**: حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ معلمِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ منبر کے قریب ہو جاؤ۔ ہم قریب ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعتہ المبارک کے خطبہ کے لیے منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین اور جب دوسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین۔ پھر جب تیسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین۔

جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے اُترے تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ آپ نے فرمایا: بے شک جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے حاضر ہوئے تھے۔

جب میں نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو بر باد ہو وہ شخص جس نے رمضان المبارک پایا، رمضان المبارک نکل گیا اور وہ (روزے نہ رکھنے کے باعث) بخشا نہ گیا۔ میں نے کہا: آمین۔

جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو بر باد ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکرِ مبارک ہو اور وہ آپ پر دُرود پاک نہ پڑھے۔ میں نے کہا: آمین۔

جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو بر باد ہو وہ شخص جس کے سامنے اُس کے والدین یا اُن میں کوئی ایک بڑھاپے کو پائے اور اُس کو جنت میں داخل نہ کرائیں (یعنی وہ بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا)۔ میں نے کہا: آمین۔ (زواجر جلد اول صفحہ 94۔ صلوٰۃ وسلام صفحہ 18)

ذلیل: (232) **حدیث** :اسی حدیث پاک کو مشکوٰۃ شریف کے صفحہ 86 پر یوں بیان کیا گیا ہے۔ ''خاک آلود ہو ناک اس شخص کی (یعنی ذلیل ہو وہ شخص) جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود نہ پڑھے۔ اور خاک آلود ہو ناک اس شخص کی جس پر رمضان کا مہینہ آ کر گزر جائے اور اُس کے گناہ معاف نہ کئے جائیں۔ اور خاک آلود ہو ناک اُس شخص کی جس کے سامنے اُس کے ماں باپ یا اُن میں سے ایک بوڑھا ہو جائے اور وہ اُس کو جنت میں داخل نہ کرائیں (یعنی وہ ان کی خدمت کر کے ان کی رضامندی حاصل نہ کر سکے)۔

عذاب: (233) **حدیث**: اے ابوہریرہ! جس بستی والے روزانہ مجھ پر سو (100) بار بھی دُرود پاک نہ پڑھیں تو اُس بستی سے بھاگ جا کیونکہ اس بستی پر عذاب آنے والا ہے۔ (تذکرہ الواعظین)

اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک سو (100) دُرود شریف کی کم سے کم تعداد ہے۔

باب 80:

فضائلِ دُرودوسلام —— واقعات کی روشنی میں

- حضرت حوّا کا مہر
- عظمت، عزت، محبت
- عظیم الشان فضیلت
- نیکیاں ہی نیکیاں
- بلاحساب جنت
- دُرود کا ریکارڈ
- پیشانی پر بوسہ
- منہ پر بوسہ
- 80 سالہ بخشش
- فرشتوں کی تاکید
- فرشتوں کا اجتماع
- نور کا ستون
- ایک لاکھ کی شفاعت

حضرت حوّا کا مہر

بہشت میں آنے کے بعد آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے انگور یا انجیر کھائے۔ بہشتی کھانے اور پھل شوق فرمائے۔ جنت کے باغات کی سیر کی۔ جنت میں راحت کے سب سامان موجود تھے۔ البتہ کوئی رفیق حیات موجود نہ تھا۔ آدم علیہ السلام اسی کمی کو محسوس کرتے تھے۔ لیکن ایک روز آدم علیہ السلام محوخواب تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی بائیں پسلی سے حضرت حوّا کو پیدا کیا۔

حضرت حوّا نہایت نازک بدن اور نہایت حسین و جمیل تھیں۔ آدم علیہ السلام خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت حوّا کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ پوچھا: تم کون ہو اور یہاں کس لیے آئی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: حق تعالیٰ نے مجھے تمہارے جسم سے تمہارے ہی لیے پیدا کیا ہے۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے فرشتوں کی جماعت کے سامنے حضرت حوّا کا نکاح آدم علیہ السلام سے کیا اور گیارہ بار حضور سرورِ کائنات حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود شریف پڑھنا مہر مقرر فرمایا۔ (جہانِ انبیاء)

مدارج النبوت۔ جلد دوم۔ صفحہ 5 پر اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے دُرود شریف کی تعداد گیارہ کی بجائے تین درج کی گئی ہے۔

عظمت، عزت، محبت

حضرت شریف نعمانی علیہ الرحمۃ، جو کہ حضرت شیخ محمد الحنفی علیہ الرحمۃ، کے متوسلین میں سے تھے، نے فرمایا: میں نے خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ ایک بڑے خیمہ میں جلوہ گر ہیں اور امت کے اولیاء کرام حاضر ہو کر یکے بعد دیگرے سلام عرض کر رہے ہیں اور کوئی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ فلاں ولی اللہ ہے اور یہ فلاں ہے اور آنے والے حضرات سلام عرض کر کے ایک جانب بیٹھتے جاتے ہیں۔

حتیٰ کہ ایک جمِ غفیر اور بہت سارے لوگ اکٹھے آ رہے ہیں اور ندا دینے والا کہہ رہا ہے: یہ محمد حنفی آ رہے ہیں۔ جب وہ سید العالمین، اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں پاس بٹھالیا۔ پھر سیدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما، کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''میں اس سے محبت کرتا ہوں مگر اس کی پگڑی جو کہ بغیر شملہ کے ہے۔'' اور محمد حنفی کی طرف اشارہ فرمایا۔

یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے عرض کی: یارسول اللہ! اجازت ہو تو میں اس کے سَر پر پگڑی باندھ دُوں؟ فرمایا: ''ہاں''! تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے اپنا عمامہ مُبارکہ لے کر حضرت محمد حنفی کے سَر پر باندھ دیا اور بائیں جانب شملہ چھوڑ دیا۔

یہ خواب ختم ہوا۔ جب حضرت شریف نعمانی علیہ الرحمۃ، نے یہ خواب حضرت محمد حنفی علیہ الرحمۃ، کو سنایا تو وہ اور اُن کے ہم نشین سب آبدیدہ ہو گئے۔ پھر حضرت محمد حنفی علیہ الرحمۃ، نے شیخ شریف نعمانی علیہ الرحمۃ، سے فرمایا: آئندہ جب آپ کو سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو تو آپ عرض کریں کہ محمد حنفی کے کون سے عمل کی وجہ سے یہ نظرِ عنایت ہے۔

پھر کچھ دنوں کے بعد شیخ شریف نعمانی زیارت کی نعمت سے سرفراز ہوئے اور وہ عرض پیش کر دی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ جو دُرود پاک ہر روز مجھ پر خلوت میں مغرب کے بعد پڑھتا ہے اور وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ ○

اور جب یہ واقعہ حضرت محمد حنفی علیہ الرحمۃ سے بیان کیا گیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر پگڑی لی اور اس کو سَر پر باندھا اور اس کا شملہ چھوڑا۔ پھر سب نے اپنی اپنی پگڑیاں اُتاریں اور دوبارہ باندھیں اور اُن کے شملے چھوڑے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 133)

اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دُرود خواں کے درود اور اُسے پڑھنے کے وقت

سے بخوبی آگاہ و آشنا ہوتے ہیں۔ اور پڑھا گیا دُرود پاک دُرود خواں کے لیے عظمت کے دیپ جلاتا ہے۔ اس کے لیے عزت کی شمع روشن کرتا ہے۔ اس کی راہوں میں حُبِ رسول کی روشنی پھیلاتا ہے اور قربِ رسول کے پھول نچھاور کرتا ہے۔

عظیم الشان فضیلت

حضرت ابوالحسن بغدادیؒ نے ابنِ حامدؒ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا۔ پھر ابوالحسن بغدادیؒ نے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے میں جنتی ہو جاؤں؟

ابنِ حامدؒ نے فرمایا: ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ہزار بار سورہ اخلاص پڑھ۔ ابوالحسنؒ نے کہا: مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ ابن حامدؒ نے فرمایا: اگر یہ نہیں کر سکتا تو ہر رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہزار بار دُرود پاک پڑھا کر۔ (قول بدیع۔ صفحہ 117)

سبحان اللہ، درود شریف اس قدر عظیم الشان عمل!

نیکیاں ہی نیکیاں

ایک بزرگ فرماتے ہیں، میں موسم ربیع (بہار) میں باہر نکلا اور یوں گویا ہوا: "یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درختوں کے پتوں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے نبی پر پھولوں اور پھلوں کی گنتی کے برابر۔ یا اللہ دُرود بھیج اپنے رسول پر سمندروں کے قطروں کے برابر۔ یا اللہ دُرود بھیج ریگستان کی ریت کے ذروں کے برابر۔ یا اللہ دُرود بھیج اپنے حبیب پر اُن چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہیں۔

تو ہاتف سے آواز آئی: اے بندے! تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے اور تُو ربِّ کریم کی بارگاہ سے جنت عدن کا حق دار ہُوا اور وہ بہت اچھا گھر ہے۔ (نزہت المجالس۔ جلد 2۔ صفحہ 109)

بلاحساب جنت

ابوالحفص کاغذیؒ کو اُن کے فوت ہو جانے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا: کیا حال ہے؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا۔ مجھے بخش دیا اور جنت میں بھیج دیا۔

دیکھنے والے نے پھر سوال کیا: کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے۔ فرمایا: جب میں دربارِ الٰہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا، اس کے گناہ شمار کرو۔ چنانچہ فرشتوں نے میرے نامۂ اعمال سے میری صغیرہ کبیرہ غلطیاں لغزشیں سب شمار کر کے دربارِ الٰہی میں پیش کر دیں۔

پھر فرمانِ الٰہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب پر جتنا دُرود پاک پڑھا ہے وہ بھی شمار کرو۔ جب فرشتوں نے درود پاک شمار کیا تو وہ گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا مولیٰ کریم جل مجدہ الکریم نے فرمایا: اے فرشتو! میں نے اس کا حساب بھی معاف کر دیا ہے لہٰذا اسے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں لے جاؤ۔

(قول بدیع صفحہ 118۔ سعادت دارین صفحہ 120)

دُرود کا ریکارڈ

ابن ہبیرہ ؒ نے فرمایا: میں شفیعِ اعظم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن میں دُرود پاک پڑھ رہا تھا اور میری آنکھیں بند تھیں تو میں نے دیکھا کہ ایک لکھنے والا سیاہی کے ساتھ میرا دُرود پاک لکھ رہا ہے اور میں کاغذ پر حروف دیکھ رہا تھا۔

میں نے آنکھ کھولی تا کہ اُس کو آنکھ کے ساتھ دیکھوں تو وہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نے اُس کے کپڑوں کی سفیدی دیکھی۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 138)

پیشانی پر بوسہ

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلیؒ تشریف لائے۔ انہیں دیکھ کر ابوبکر بن مجاہدؒ کھڑے ہو گئے۔ اُن سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا: یا سیدی! آپ شبلی کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں۔ حالانکہ بغداد کے سارے علماء یہ خیال کرتے ہیں کہ شبلی پاگل ہے۔

حضرت ابوبکر بن مجاہدؒ نے فرمایا: میں نے وہی کیا کہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کرتے دیکھا۔ پھر اُنہوں نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ شبلی قدس سرہٗ حاضر ہوئے تو سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! شبلی پر اتنی عنایات کس وجہ سے ہے؟ فرمایا: یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ پڑھتا ہے اس کے بعد تین بار دُرود پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا یَا مُحَمَّدُ پڑھتا ہے۔ (قول بدیع)

منہ پر بوسہ

حضرت ابوالمواہب شاذلیؒ فرماتے ہیں کہ میں خواب میں زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نوازا گیا تو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے منہ کو بوسہ دیا اور فرمایا: میں اُس منہ کو بوسہ دیتا ہوں جو مجھ پر ہزار بار

دن میں اور ہزار بار رات میں دُرود پڑھتا ہے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 132)

80 سالہ بخشش

ایک شخص خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو (100) بار دُرود پاک پڑھے اُس کے اُسی (80) سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا: اُس نے سچ کہا ہے۔

(نزہت المجالس۔ جلد 2۔ صفحہ 113)

فرشتوں کی تاکید

ایک دن حضرت توکل شاہ صاحب نے فرمایا: ہمارا ہمیشہ کا معمول تھا کہ ہم عشاء کے وقت دُرود پاک کی دو تسبیح پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاقاً ایک دن ناغہ ہو گیا۔ ہم نے وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ فرشتے بہت ہی خوش الحانی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پڑھ رہے ہیں، تعریف کر رہے ہیں اور اسی اثناء میں فرشتوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اے وضو کرنے والو! دو تسبیح دُرود پاک کی پڑھ لیا کرو۔ ناغہ نہ کیا کرو۔ (ذکر خیر۔ صفحہ 196)

فرشتوں کا اجتماع

حضرت زیدؓ فرماتے ہیں، ایک دن ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے۔ جب ہم چوراہے پر کھڑے ہوئے تو ایک اعرابی آیا۔ اس نے سلام عرض کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا: اے اعرابی! جب تو آیا تھا تو تُو نے کیا پڑھا تھا کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فرشتوں نے آسمانوں کے کناروں کو بھرا ہوا ہے۔ اعرابی نے عرض کیا: حضور! میں نے یہ دُرود پاک پڑھا تھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا تَبْقٰى صَلَاةٌ ٥

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا تَبْقٰى بَرَكَةٌ ٥

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا تَبْقٰى سَلَامٌ ٥

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا تَبْقٰى رَحْمَةٌ ٥

ترجمہ:

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ کوئی بھی رحمت باقی نہ رہے

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر برکت نازل فرما یہاں تک کہ کوئی بھی برکت باقی نہ رہے

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر سلامتی نازل فرما یہاں تک کہ کوئی بھی سلامتی باقی نہ رہے

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر رحم فرما یہاں تک کہ کوئی بھی رحم باقی نہ رہے

نور کا ستون

عبداللہ بن محمد مروزیؒ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ماجد رات کو آپس میں حدیث پاک کا تکرار کرتے تھے ۔جس جگہ بیٹھ کر تکرار کیا کرتے تھے وہاں نور کا ایک ستون دیکھا گیا جو کہ آسمان کی بلندیوں تک جاتا تھا۔ پوچھا گیا یہ کیسا نور ہے؟ تو جواب ملا کہ حدیث پاک کے تکرار کے وقت جو دُرود پاک کی کثرت ہوتی ہے یہ اُس درود پاک کا نور ہے۔

ایک لاکھ کی شفاعت

حضرت شیخ ابوالمواہب شاذلیؒ فرماتے ہیں: مجھے خواب میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ۔آپ نے فرمایا: اے شاذلی! تو میری امت کے ایک لاکھ افراد کی شفاعت کرے گا۔ میں نے عرض کیا: اے آقا! میرے لیے یہ انعام کس وجہ سے ہے؟ فرمایا: تو میرے دربار میں دُرود پاک کا ہدیہ پیش کرتا رہتا ہے۔(سعادت دارین۔ صفحہ 132)

باب 81:

فضائلِ دُرودو سلام ـــــ اقوال کی روشنی میں

- صحابہ کرام کے اقوال
- ائمہء کرام کے اقوال
- بزاگانِ دین کے اقوال
- حاصلِ کلام

صحابہ کرام کے اقوال

حضرت ابوبکر صدیقؓ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک پڑھنا گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ:

بے شک دعا زمین اور آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک اُس دعا کے اول اور آخر درود شریف نہ پڑھا جائے۔

حضرت علی مرتضیٰؓ:

اگر مجھے ذکر خدا کے بھول جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں قُربِ خدا کو صرف دُرودِ مصطفےٰ کے ذریعے حاصل کرتا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ:

مجلسوں کی زینت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ:

دُرودِ پاک جنت کا راستہ ہے۔

حضرت وہبؓ:

دُرودِ پاک پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال

حضرت امام زین العابدین:

اہلِ سنت و جماعت کی علامت دُرود پاک کی کثرت کرنا ہے۔

حضرت امام شافعی:

میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں دُرود پاک کثرت سے پڑھے۔

حضرت امام شعرانی:

اگر مسلمان بھائی روزانہ صبح و شام ہزار سے دس ہزار تک دُرود پاک پڑھنے کو وِرد بنالیں تو یہ افضل ترین عمل ہے۔

بزرگانِ دین کے اقوال

حضرت ابنِ نعمان:

دُرود پاک پڑھنا سب عملوں سے افضل ہے۔

حضرت فاسی (مطالع المسرّات):

دُرود پاک دل کو روشن کرتا ہے۔

حضرت علامہ قسطلانی شارح بخاری:

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ، افضل و اکمل، اَبہیٰ و اشہیٰ، از ہر و انور ذکر پاک رسول عظیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک پڑھنا ہے۔

حضرت علامہ عراقی:

دُرود پاک نفیس ترین رحمتوں کے حاصل کرنے اور ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

حضرت علامہ حافظ محمد انوار:

دُرودِ پاک نفس کی شرارت سے محفوظ رکھتا ہے۔

حضرت علامہ حافظ شمس الدین سخاوی:

ایمان کے راستوں میں سب سے بڑا راستہ دُرود پاک پڑھنا ہے۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی:

اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب تر راستہ ہے رسولِ اکرم، شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک پڑھنا۔

حضرت شاہ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ:

ہم نے جو کچھ بھی پایا ہے سب کا سب دُرود پاک کی برکت سے پایا ہے۔

حضرت سید محمد اسماعیل کرماں والے:

دُرود پاک اسمِ اعظم ہے۔

حضرت ابوالعباس تیجانی:

دُرود پاک پڑھنا ہر خیر کی کنجی ہے۔

ابوغسان:

جو شخص دن میں ایک سو مرتبہ حضور علیہ السلام پر دُرود شریف بھیجے وہ اس کی طرح ہے جو دراز عرصہ تک رات دن عبادت میں مصروف رہا۔

حضرت شیخ عبدالعزیز تقی الدین:

دُرود پاک ساری نفل عبادتوں سے افضل ہے۔

حضرت عارف صاوی:

دُرود پاک انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔

حضرت مولانا ملا معین کاشفی:

دُرودِ پاک قبولیتِ شفاعت کا بیعانہ ہے جو کہ رب العالمین جل جلالہ کی بارگاہ میں جمع رہے گا۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی:

دُرودِ پاک کے رَد ہو جانے یا رائیگاں جانے کا ہر گز ہر گز کوئی راستہ نہیں ہے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی:

ہمیں جو کچھ بھی ملا دُرود کے صدقے سے ملا۔

حضرت ابولیث سمرقندی:

اگر دُرود پاک کا کوئی اور فائدہ نہ ہوتا سوائے اس کے کہ اس میں شفاعت کی نوید ہے تو بھی عقلمند پر واجب تھا کہ وہ اس سے غافل نہ ہوتا چہ جائیکہ اس میں بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر صلوٰات ہیں۔

حضرت مولانا محمد اجمل قادری:

دُرود شریف روحِ کائنات اور خوشبوئے عالم ہے۔

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال:

میرے حکیم الامت بننے کا راز یہ ہے کہ میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ دُرود شریف کا ورد کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد طاہر القادری:

دُرود پاک پڑھنے کا عمل درجہ محبت میں ہے اور باقی تمام اعمال درجہ اطاعت میں ہیں اور محبت بہر طور اطاعت پر فائق و برتر ہے۔

حاصلِ کلام

حضراتِ محترم!

دُرود شریف اَبرِ رَحمت ہے۔ جب برستا ہے تو قسمت کی بنجر زمین پر مرادوں کی کلیاں اور کامرانی کے گلاب کھل اٹھتے ہیں اور دل کی کثافتیں دُھل جاتی ہیں۔

نگارشاتِ دُرود وسلام

باب 82:

دُرود شریف لکھنے کی فضیلت

- نام مبارک کے ساتھ دُرود وسلام لکھنا کیوں ضروری ہے؟
- نام مبارک کے ساتھ کیا دُرود وسلام لکھا جائے؟
- نام مبارک کے ساتھ دُرود وسلام لکھنے کی فضیلت

نام مبارک کے ساتھ دُرود وسلام لکھنا کیوں ضروری ہے؟

سیدنا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہمارے نبی ہیں۔ آپ اللہ کے حبیب اور اُمتِ مسلمہ کے محسنِ اعظم ہیں۔ آپ کے اُمت پر اتنے احسانات ہیں کہ اُن میں سے ایک بھی احسان کا بدلہ ادا کرنا ممکن نہیں۔ اس لیے لازم ہے کہ جب بھی ہم اپنے محسنِ اعظم کا نام مبارک لکھیں تو اُس کے آگے دُرود شریف بھی لکھا جائے تا کہ اللہ کا حبیب خوش ہو۔

نام مبارک کے ساتھ کیا دُرود وسلام لکھا جائے؟

ہر عالمِ دین کا اس بات پر اتفاق اور عمل ہے کہ نبی محترم کے اسمِ گرامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جائے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھیں گے تو یہ اور بھی بہتر اور باعثِ برکت ہوگا۔ یہ دُرود پاک تمام درُودوں میں مختصر ترین دُرود ہے۔ اگر تحریر میں بار بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک آئے تو ہر بار دُرود لکھیئے۔ اس مقصد کے لیے کوئی بھی علامت درُود کے طور پر استعمال نہ کیجئے۔ یعنی صلعم، عم، ص یا ﷺ لکھنا درست نہیں ہے۔

نامِ مبارک کے ساتھ دُرود وسلام لکھنے کی فضیلت

مغفرت:

ابن ابی سلیمان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے انتقال کے بعد اُنہیں خواب میں دیکھا۔ میں نے اُن سے

پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی۔ میں نے پوچھا: کس عمل پر؟ فرمایا: میں ہر حدیث میں محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود و سلام لکھا کرتا تھا ۔(مطالع المسرات۔ صفحہ 63)

فرشتوں کی امامت!:

حضرت جعفر بن عبداللہ" فرماتے ہیں کہ میں نے مشہور محدث حضرت ابوزرعہ" کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ آسمانوں پر ہیں اور فرشتوں کی نماز میں امامت کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: حضرت! آپ کو یہ رتبہ کیسے ملا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے اس ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسمِ گرامی لکھتا تو اس کے بعد دُرود و سلام لکھتا تھا۔ حضور کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (جذب القلوب' صفحہ 253۔ شرح الصدور' صفحہ 123)

گویا حضرت ابوزرعہ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائی گئیں!

زعفرانی اُنگلیاں:

حضرت ابوالحسن میمونی" فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد ابوعلی" کے وصال کے بعد انہیں خواب میں دیکھا۔ اُن کی انگلیوں کے اُوپر کوئی چیز سونے یا زعفران کے رنگ سے لکھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں حدیث پاک لکھتے ہوئے حضور اقدس کے اسمِ گرامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھا کرتا تھا یہ اسی وجہ سے ہے۔

دو اُنگلیوں نے نجات دلائی!:

حضرت عیسیٰ بن عباد دینوری" فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالفضل الکندری" کو اُن کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا: آپ کے ساتھ کیا معاملہ گزرا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ میرے ہاتھ کی صرف دو اُنگلیوں نے نجات دلائی۔ میں نے تعجب سے پوچھا کہ اس کی مراد سمجھ میں نہیں آئی۔ اُنہوں نے فرمایا: بات یہ ہے کہ جب میں کتاب میں نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا نام مبارک لکھتا تھا تو آپ کے اسمِ گرامی کے بعد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھا کرتا تھا۔ (فضائل درود وسلام صفحہ 43۔ صلوٰۃ وسلام صفحہ 54۔ معارج جلد اول صفحہ 174)

نعمتوں کی برسات:

حضرت عبیداللہ بن عمر قواریری" فرماتے ہیں کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مر گیا میں نے اُس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ میں نے پوچھا: کس عمل کی وجہ سے؟ کہا: میری عادت تھی کہ رسول اللہ کا نام پاک جب بھی کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی بڑھا دیتا

۔اللہ تعالیٰ نے ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا' نہ کسی دل پر گزرا۔ (گلشنِ جنت)

اعزاز واکرام:

حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھتا تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا۔ میں نے اُس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئی سبز پوشاک پہنے خوش وخرم گھوم پھر رہا ہے۔ میں نے اُس سے کہا: تُو تو ہمارے ساتھ حدیث شریف پڑھا کرتا تھا پھر یہ اعزاز واکرام تجھے کیسے نصیب ہوا؟ اس نے کہا: حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا لیکن جب بھی محبوبِ ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام پاک حدیث شریف میں آتا تو میں اُس پر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھا کرتا تھا۔ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو' یہ میرے اسی عمل کا بدلہ ہے جسے میرے رب نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ (مطالع المسرات۔ صفحہ 63)

بیاض دُرود' دربارِ نبی میں:

شیخ الحدیث حضرت محمد زکریا صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک معتمد دوست نے مجھ سے لکھنو کے ایک خوشنویس کی حکایت بیان کی۔ اُن کی یہ عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اول ایک بار دُرود شریف ایک بیاض (کاپی) پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اور اس کے بعد (کتابت کا) کا کام شروع کرتے ۔ جب اُن کے انتقال کا وقت آیا تو غلبہ فکرِ آخرت سے خوف زدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے۔ اسی اثنا میں اُدھر ایک مجذوب آنکلے اور کہنے لگے: بابا! کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں پیش ہے اور اُس پر صاد بن رہے ہیں (یعنی بیاض میں لکھے گئے دُرودوں پر حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پسندیدگی ومسرت کا اظہار فرمارہے ہیں) (فضائل دُرود شریف۔ صفحہ 114)

محدثین کی بخشش:

ابو صالح صوفیؒ نے فرمایا' بعض محدثین کرام کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ حضرت کیا حال ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ میری بخشش ہو گئی۔ پوچھا: کس سبب سے؟ فرمایا: میں اپنی کتاب میں سیدِ دوعالم ،شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پاک لکھا کرتا تھا جس کی برکت سے میری بخشش ہو گئی۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 129)

دُرود کی تابانیاں:

حضرت حسن بن محمدؒ فرماتے ہیں' میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو خواب میں دیکھا۔ اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: کاش! تو یہ دیکھتا کہ ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کتابوں میں دُرود پاک لکھنا ہمارے سامنے کیسا روشن اور منور ہو رہا ہے۔ (قول بدیع)

جنت دُلہن کی طرح سجادی گئی!:

حضرت عبداللہ بن حکمؒ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں امام شافعی کو دیکھا اور پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُنہوں نے فرمایا: اللہ رحیم نے مجھ پر رحم فرمایا اور میری مغفرت فرمادی۔ میرے لیے جنت یوں سجائی گئی جیسے دُلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر موتی یوں نچھاور کیے گئے جس طرح دُلہن پر کیے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا: جس عمل کے سبب؟ فرمایا: میں نے اپنی کتاب ''الرسالہ'' میں جو دُرود لکھا ہے اُس کے سبب۔ میں نے پوچھا: وہ دُرود کیا ہے؟ فرمایا: وہ دُرود یُوں ہے ---- صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ؕ حضرت عبداللہ بن حکمؒ فرماتے ہیں: جب میں صبح کو اُٹھا تو میں نے امام صاحب کی کتاب ''الرسالہ'' میں یہ دُرود شریف اِسی طرح پایا۔ (سعادت دارین صفحہ 118۔ جلاء الافہام صفحہ 247۔ جذب القلوب صفحہ 260)

تاجدارِ حرم کی نگاہِ کرم!

امام غزالیؒ نے احیا العلوم میں ابوالحسن شافعیؒ سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ میں جو درود شریف صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ لکھا ہے آپ کی طرف سے اُن کو کیا جزاء دی گئی؟ فرمایا: ''میری طرف سے اُنہیں یہ جزاء دی گئی ہے کہ وہ قیامت کے دن حساب کے لیے نہیں روکے جائیں گے۔'' مطلب یہ ہے کہ اس دُرود پاک کی بدولت امام شافعی کو بلاحساب جنت میں داخل کیا جائے گا۔ سبحان اللہ! (افضل الصلوٰۃ۔ صفحہ 99)

باب 83:

دُرودشریف پر لکھنے کی فضیلت

- دُرود کی کتاب کا نُور
- مصنف کو حضور کا سینہ انور سے لگانا
- مصنف کو "صدیق" کی بشارت
- مصنف پر عنایاتِ الٰہیہ کی بارش
- مصنف کا ذکر آسمانوں میں
- مصنف کا چرچا ملاءِ اعلیٰ میں
- مصنف کے لیے انقلاب آفریں واقعہ
- مصنف کی نعش 77 سال بعد تروتازہ
- مصنف کی قبرِ مبارک سے خوشبو
- حاصلِ کلام

فرداؤں میں جلیں مرے اِمروز کے چراغ
انداز میرے فکر و نظر کا سنوار دے
ہر ایک بال میں ہے گِرہ سی پڑی ہوئی
کہہ دے ہَوا سے زُلفِ تمنا سنوار دے

(مظفروارثی)

دُرود کی کتاب کا نُور

تنبیہ الانام کے مصنف فرماتے ہیں، میں نے سید علی الحاج "کو اُن کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا: حضرت! آپ کے ساتھ دربارِ الٰہی میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری عزت افزائی فرمائی۔ میں نے رب تعالیٰ کو بڑا ہی رحیم و کریم پایا۔ میں نے کہا: کوئی وصیت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا: ماں کی خدمت کرو۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے دُرود شریف پڑھو اور جو آپ نے دُرود کے متعلق لکھا ہے اس پر مزید اضافہ کرو۔

میں نے پوچھا: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے جبکہ میں نے وہ کتاب آپ

کے وصال کے بعد لکھی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس کتاب کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں چمک رہا ہے۔ (سعادت دارین)

مِدحتِ شاہِ دو عالم کا سلیقہ دے دے
مرے مالک! مجھے جبریلؑ کا لہجہ دے دے

(سعید وارثی)

مصنف کو حضور علیہ السلام کا سینہ انور سے لگانا

شیخ احمد ثابت مغربی فرماتے ہیں کہ جب میں نے دُرود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی، میں غار ملح (جو کہ شیخ علی مکی کی قبر مبارک کے قریب ہے) میں تھا۔ میں نے تقریباً دو باب لکھے تھے کہ میرے پاس میرے پیر بھائی حضرت احمد بن ابراہیم حیدری تشریف لائے اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔

جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا اپنا وظیفہ پڑھا تو اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے۔ میرے ساتھی تو سو گئے اور میں دُرود پاک کے متعلق سوچ رہا تھا۔

جب ایک تہائی رات گزری تو شیخ احمد بن ابراہیم حیدری بیدار ہوئے۔ انہوں نے تازہ وضو کیا۔ نوافل پڑھے اور دُعا مانگ کر پھر سو گئے اور میں اپنے کام میں مشغول رہا۔ وہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا: اے بھائی! میرے لیے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس دعا سے نفع عطا کرے۔ میں نے کہا: آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے کہ میں آپ کے لیے دعا کروں؟

یہ سن کر فرمایا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے، جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اچانک ایک مکان سامنے آ گیا۔ اُس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب کھلے۔ چنانچہ میں آگے بڑھا تا کہ دروازہ کھولوں۔ میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا۔ اور پھر آپ نے کہا: پیچھے آ جاؤ! میں کھولتا ہوں۔ آپ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو کھل گیا۔ جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پیچھے کر کے خود آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا۔ دیکھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔

میں نے جب حضور علیہ السلام کو دیکھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ انور مجھ سے دوسری طرف پھیر لیا، بلکہ چہرہ انور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا: ''اے فلاں! پیچھے ہٹ جا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا۔ تو میں پریشان ہو کر بیدار ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے۔ کچھ تلاوت کی اور یہ دعا کر کے سو گیا کہ یا اللہ! مجھے پھر اپنے حبیب پاک کی زیارت کرا!

جب میں سو گیا تو پھر منادی کی صدا سنائی دی۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بھاگنا شروع کیا۔ جب اس مکان پر پہنچے تو اسی طرح دروازہ بند پایا اور لوگ کھلنے کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ پھر میں اسی طرح آگے بڑھا۔ مجھ سے نہ کھلا اور آپ نے آگے بڑھ کر کھولا اور پھر میں آپ سے آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا' حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ پھر مجھے فرمایا: ''اے فلاں! مجھ سے دور ہو جا۔'' اور جب آپ حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ پر بڑی شفقت فرمائی اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا۔ تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا کوئی عمل ہے۔ جس نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے راضی کر دیا ہے۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے لیے دعائے خیر کریں۔

(آگے مصنف کہتے ہیں کہ) اس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیت خیر ہے اور میرا دُرود پاک مقبول ہے' اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا اور ہم پر اپنے حبیب کی زیارت سے احسان فرمائے گا۔ بحرمت اس ذات والا صفات کے جس پر وہ خود اور اُس کے جن و انس سب دُرود بھیجتے ہیں۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 103)

مصنف کو ''صدیقیت'' کی بشارت

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی فرماتے ہیں کہ میں نے دُرود پاک کی جو برکات دیکھی ہیں' اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میرا ایک دوست فوت ہو گیا اور میں نے اُسے خواب میں دیکھا۔ میں نے اُس کے احوال دریافت کیے تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے عزت و اکرام عطا کیا ہے۔

پھر میں نے پوچھا: اے بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں؟ اس نے کہا: اے بھائی تجھے بشارت ہو کہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں سے ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کس وجہ سے ہے؟ تو اُس نے بتایا: اس وجہ سے کہ تو نے دُرود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 113)

مصنف پر عنایاتِ الٰہی کی بارش

سیدی عبدالجلیل مغربیؒ نے ''تنبیہ الانام'' کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب میں دُرود پاک کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا' اُس دوران میں نے دیکھا کہ میں خچر پر سوار ہوں اور میں اُس قوم کے ساتھ ملنا چاہتا ہوں جو کہ کسی امر کی تلاش میں مجھ سے آگے جا چکی ہے۔ میرا خچر پیچھے رہ گیا۔ میں نے اُسے ڈانٹا تو وہ تیز چلنے لگا اور اسے ایک آدمی نے لگام سے پکڑ کر روک لیا۔ میں اُس کی اِس حرکت سے پریشان ہو گیا۔ اچانک ایک صاحب تشریف لائے جو کہ نہایت پاکیزہ صورت' پاکیزہ سیرت تھے۔

انہوں نے اس شخص کو ڈانٹا اور میرے خچر کو اُس کے ہاتھ سے یہ کہہ کر چھڑا یا کہ چھوڑ اس کو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

اس کی مغفرت فرما دی ہے اور اس کو اس کے گھر والوں کے لیے شفاعت کنندہ بنایا ہے اور اس سے غِل (بوجھ) اتار دیا ہے۔

میں بیدار ہوا تو نہایت خوش تھا۔ میرے دل میں آیا کہ جس شخص نے مجھے مذکور کے ہاتھ سے چھڑایا اور مندرجہ بالا کلمات فرمائے' یہ سیدی مولیٰ علی شیر خدا تھے اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ ساری عنایت سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک لکھنے و پڑھنے کی برکت سے ہے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 136)

مصنف کا ذکر' آسمانوں میں

تنبیہ الانام کے مصنف فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا زیارت کے کچھ عرصہ بعد پھر مجھے خواب میں دیدار نصیب ہوا یوں کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے ہیں اور میرا گھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ انور کے نور سے جگمگا رہا ہے۔ میں نے تین مرتبہ کہا: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط حضور! میں آپ کے جوار میں ہوں اور حضور کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔

جب یہ عرض کیا تو رحمتِ دو عالم' شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے بوسہ دیا اور فرمایا: ''اِیْ وَاللّٰہِ اِیْ وَاللّٰہِ اِیْ وَاللّٰہِ۔'' نیز میں نے دیکھا کہ ہمارا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خدام سے ہے جو کہ سرکار کی مدح سرائی کرنے والے ہیں۔ میں نے اُس سے کہا: تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو اُس نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکرا رہے تھے۔ میں بیدار ہو گیا اور میں نہایت ہی ہشاش بشاش تھا۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 136)

مصنف کا چرچا، ملاءِ اعلیٰ میں

تنبیہ الانام کے مصنف فرماتے ہیں کہ اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب میں اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ بڑے ہی خوش ہیں۔ میں نے عرض کیا: ابا جی! کیا میری وجہ سے آپ کو کچھ فائدہ پہنچا ہے؟ فرمایا: مجھے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ والد صاحب نے فرمایا: تیرے دُرود پاک کے متعلق کتاب لکھنے سے۔ میں نے پوچھا: آپ کو کیسے معلوم کہ میں نے کتاب لکھی ہے؟ فرمایا: تیرا چرچا تو ملاءُ اعلیٰ میں ہو رہا ہے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 136)

مصنف کے لیے انقلاب آفریں واقعہ

امام محمد بن سلیمان جزولی'' کو دُرود شریف کی مشہور اور معروف کتاب ''دلائل الخیرات'' کے مصنف کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کی چہار دانگ عالم میں شہرت کا سبب صرف یہ کتاب ہی نہیں بلکہ آپ کی پرہیز گاری اور شب

بیداری بھی ہے۔ آپ حق تعالیٰ کی عبادت میں چودہ برس تک حجرہ میں رہے۔ پھر اللہ کی مخلوق کی اصلاح وفلاح کے لیے باہر نکلے۔ لوگوں کی ایک کثیر تعداد نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ آپ کے مریدوں کی تعداد بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ (12665) تک پہنچتی ہے۔ اکثر مریدوں نے بڑے بڑے مراتب پائے۔ آپ کی ذات بابرکات سے بڑی بڑی کرامات منسوب ہیں۔ ان کرامات کی وجہ سے ایک زمانہ آپ کی ذات کا معترف ہے۔

اس قدر روحانی قوت وشہرت رکھنے والی ہستی کے ساتھ ایک بار ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے ان کی روحانی خدمات کا رُخ دُرود شریف پر تحقیق وتصنیف کی طرف موڑ دیا اور آپ کی شب وروز کی محنت شہرۂ آفاق کتاب ''دلائل الخیرات'' کی صورت میں ظہور میں آئی۔

ہوا یوں کہ ایک دفعہ آپ حالتِ سفر میں تھے کہ نماز کا وقت آ گیا۔ وضو کے لیے پانی کی ضرورت تھی۔ پاس ہی ایک کنواں تھا لیکن اس سے پانی نکالنے کے لیے رسی اور ڈول نہیں تھا۔ آپ اس فکر میں تھے کہ پانی کیسے نکالیں کہ قریب ہی ایک مکان کے اوپر سے ایک لڑکی نے جھانکا۔ اور آپ کو پریشان دیکھ کر پوچھا: بابا جی! کیا بات ہے؟ آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بیٹی! مجھے وضو کرنا ہے مگر کنویں سے پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ لڑکی نے پوچھا: بابا جی! آپ کا کیا نام ہے؟ ''بیٹی! مجھے محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں'' آپ نے جواب دیا۔

لڑکی نے جب یہ نام سنا تو چونک اٹھی اور مسرت وحیرت کے ملے جلے لہجہ میں کہا: آپ کی شہرت کا یہ عالم ہے کہ بچہ بچہ آپ کے نام مبارک سے واقف ہے' چاروں طرف آپ کے نام مبارک کے ڈنکے بج رہے ہیں مگر پانی آپ کنویں سے نکال نہیں سکتے! اتنا معمولی سا کام بھی انجام نہیں دے سکتے آپ! یہ کہہ کر لڑکی نے اپنا آبِ دہن کنویں میں ڈال دیا۔ آبِ دہن جیسے ہی پانی میں ملا' پانی آناً فاناً اوپر کو اُمڈا اور کناروں سے ہوتا ہوا زمین پر بہنے لگا۔ امام صاحب کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ تاہم آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔

نماز پڑھنے کے بعد آپ لڑکی کے مکان پر گئے اور اس سے پوچھا: بیٹی! تجھے حق تعالیٰ کی قسم' بتا تو نے یہ کمال کیسے حاصل کیا؟ لڑکی نے کہا: یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ برکت ہے اس ذاتِ پاک پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے کی جو جنگل میں چلتے تھے تو وحشی جانور آپ کے دامن میں پناہ لیتے تھے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ اس واقعہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اسی وقت قسم کھائی کہ درود پاک کے بارے میں کتاب لکھوں گا۔ چنانچہ آپ نے ''دلائل الخیرات'' کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی۔ (سعادت دارین۔ افضل الصلوٰۃ)

مصنف کی نعش' 77 سال بعد تروتازہ

''دلائل الخیرات'' کے مصنف امام محمد بن سلیمان جزولی نے جب اِس دارِ ناپائیدار سے کوچ کیا تو آپ کو بلا دسوس کی مسجد (جو اسی لیے بنائی گئی تھی) کے وسط میں دفن کیا گیا۔ انتقال کے 77 سال بعد آپ کی میتِ مبارک کو سوس سے مراکش منتقل کرنے کے لیے قبر سے نکالا گیا تو ایک زمانے نے دیکھا کہ میت ایسے تروتازہ تھی جیسے آپ ابھی ابھی

سوئے ہوں۔ وقت کی طویل گھڑیوں اور بدن کو کھا جانے والی مٹی نے آپ کے جسدِ مبارک پر کوئی اثر نہ کیا تھا۔ کفن بالکل نیا روزِ اول کی طرح، پھول بالکل تازہ مہکتے ہوئے یہاں تک کہ انتقال کے روز آپ نے سر اور ڈاڑھی مبارک کے بالوں میں جو خط بنوایا تھا وہ بھی بالکل ویسے کا ویسا ہی!

کسی شخص نے آپ کے رخسارِ مبارک پر انگلی رکھ کر دبائی جب انگلی اٹھائی تو وہاں سے خون ہٹا ہوا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے خون لوٹ آیا۔ ایسے ہی جیسے اگر آپ اپنے جسم پر انگلی رکھ کر دبائیں تو دبانے والی جگہ سے خون ہٹ جاتا ہے اور انگلی اٹھا لینے کے بعد واپس لوٹ آتا ہے۔ گویا 77 سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود جسم مبارک کی حالت زندہ لوگوں کی سی تھی۔ (مطالع المسرات)

میری مسلمان بہنوں اور بھائیو! یہ تو حالت ہے اللہ کے ایک خاص بندے کی۔ اور وہ جو اللہ پاک کا محبوب ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا یہ تاریخی واقعہ آپ کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی نہیں؟ یاد کیجئے۔ حضور علیہ السلام کے وہ الفاظ مبارکہ جو آپ نے ابوبکر صدیقؓ سے فرمائے تھے: ''اے ابوبکر! میری حقیقت کو سوائے میرے رب کے کوئی نہیں جانتا۔'' (مطالع المسرات)

دو لینے ہو تو بیدار کو انسان ذرا
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں رسول

مصنف کی قبر مبارک سے خوشبو

دلائل الخیرات کے مصنف امام محمد بن سلیمان جزولی کا مزار شریف مراکش میں ہے۔ قبر شریف پر بہت عظمت برستی ہے اور لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ بندھے رہتے ہیں۔ مزار شریف پر دلائل الخیرات کثرت سے پڑھتے ہیں اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ آپ کی قبر مبارک سے کستوری کی خوشبو مہکا کرتی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ اپنی زندگی میں دُرود پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ (مطالع المسرات۔ صفحہ 4)

حاصلِ کلام

ان واقعات سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ دُرود شریف پر لکھنا ایک عظیم سعادت ہے۔ اس کی بڑی فضیلت اور اس کے بڑے اعزازات ہیں۔ لہٰذا ہر وہ مسلمان بھائی جس کے سینے میں علم کا نور، دل میں روضۂ اقدس کا تقدس اور روح میں حضور علیہ السلام کی محبت ہے، اُسے چاہیے کہ وہ اخبارات اور رسائل میں دُرود شریف پر لکھے نیز کتاب اور کتابچوں کی صورت میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو دُرود و سلام کی فضیلت سے آگاہ فرمائے۔ مسلمان بھائیوں کو اپنے قلم، زبان اور عمل کے ذریعے اس عظیم الشان امر کی جانب راغب فرمائیں۔ میرا اس باب کے لکھنے کا مقصد آپ کے حضور بس یہی ایک درخواست کرنا ہے۔

انجام تارکِ دُرود وسلام

باب 84:

دُرود شریف نہ پڑھنے کا اَنجام

- تارکِ دُرود کا اَنجام' بحوالۂ احادیث
- تارکِ دُرود کا اَنجام' بحوالۂ واقعات
- نتیجۂ کلام

تارکِ دُرود کا اَنجام' بحوالۂ احادیث

ارشادِ نبوی ہے:

- سب سے بڑا بخیل وہ ہے۔ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھے۔

(قول بدیع۔ صفحہ 147)

- جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرود نہ پڑھے تو وہ بلاشک بڑا بدبخت ہے۔ (افضل الصلوٰۃ۔ صفحہ 44)
- جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔

(شفاء القلوب۔ صفحہ 131)

- جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

(نصرۃ الواعظین۔ صفحہ) 110

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے فرمایا: اے ابو ہریرہ! جس بستی والے روزانہ مجھ پر سو (100) بار بھی دُرود پاک نہ پڑھیں تو اُس بستی سے بھاگ جا کیونکہ اس بستی پر عذاب آنے والا ہے۔

(تذکرۃ الواعظین)

تارکِ دُرود کا اَنجام' بحوالۂ واقعات

ایک شخص نے ایک ہرنی شکار کی۔ وہ اسے پکڑ کر لے جا رہا تھا۔ جب وہ نبی رحمت' شفیق اُمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس سے گزرا تو اللہ تعالیٰ نے ہرنی کو قوتِ گویائی عطا فرما دی۔ ہرنی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے

چھوٹے چھوٹے بچے دُودھ پیتے ہیں اور اس وقت وہ بھوکے ہیں۔ لہٰذا آپ شکاری کو ارشاد فرمائیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی۔

شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے جواب دیا: اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جیسے اُس شخص پر لعنت ہوتی ہے جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر دُرود پاک نہ پڑھے یا جیسی لعنت اُس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور دعا نہ مانگے۔ سرکارِ دو عالم، شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دے۔ میں اس کا ضامن ہوں۔ اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا۔

ہرنی بچوں کو دُودھ پلا کر واپس آ گئی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا حبیب اللہ! اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں آپ کی امت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسے کہ اس ہرنی کو اپنی اولاد کے ساتھ شفقت ہے اور میں آپ کی امت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہرنی آپ کی طرف لوٹ کر آئی ہے۔ (قول بدیع۔ صفحہ 148)

نزہت المجالس جلد دوم کے صفحہ 94 پر بھی اس واقعہ کو بیان کیا گیا ہے اور اُس میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ جب ہرنی شکاری کے پاس لوٹ آئی تو شکاری محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ دیکھ کر اسلام لے آیا اور ہرنی کو آزاد کر دیا۔ ہرنی چوکڑیاں بھرتی جنگل میں چلی گئی۔ اس کی زبان پر کلمہ شہادت اور دُرود شریف تھا۔

❁ ایک شخص جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک سنتا تو وہ دُرود پاک پڑھنے میں بخل کرتا۔ اُس کی زبان گونگی ہو گئی اور آنکھوں سے اندھا ہو گیا۔ پھر وہ حمام کی نالی میں گر گیا اور پیاسا مر گیا۔ (سعادت دارین)

نتیجۂ کلام

محترم بہنوں اور بھائیو! دیکھا آپ نے دُرود شریف نہ پڑھنے والے کا انجام۔ نبی کریم، رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُرود نہ پڑھنے والے سے سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور اسے بخیل دوزخی، ظالم، گمراہ اور بد بخت قرار دیا ہے۔ لہٰذا آپ جب بھی نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سنیں یا آپ کا نام مبارک لکھیں، پڑھیں یا سنیں، فوراً آپ پر دُرود وسلام پڑھیں اور اس میں ذرہ بھر کوتاہی نہ کریں۔

باب 85:

دُرود شریف نہ لکھنے کا اَنجام

- دُرود شریف نہ لکھنے پر حضور کی تنبیہ
- دُرود شریف نہ لکھنے پر عذابِ الٰہی
- لکھے دُرود شریف کو پڑھنا بھی چاہیے
- لکھے دُرود شریف کو نہ پڑھنے پر حضور کی تنبیہ
- دُرود شریف کے لیے علامات استعمال کرنا دُرست نہیں
- دُرود شریف کے لیے علامات استعمال کرنے والوں کا انجام
- خلاصۂ کلام

دُرود شریف نہ لکھنے پر حضور کی تنبیہ

حسن بن موسیٰ الحضرمیؒ ابن عجینہ کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب میں حدیث شریف نقل کرتا تھا تو جلدی کے خیال سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پاک پر دُرود شریف چھوڑ جاتا تھا۔ حضور اقدس خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: جب تو حدیث لکھتا ہے تو مجھ پر دُرود کیوں نہیں لکھتا جیسا کہ ابو عمر طبریؒ لکھتا ہے۔ میری آنکھ کھل گئی۔ بڑی گھبراہٹ طاری تھی۔ میں نے عہد کیا کہ اب جب بھی کوئی حدیث پاک لکھوں گا تو صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ضرور لکھوں گا۔ (قول بدیع)

اسی نوع کا واقعہ حضرت ابو طاہرؒ کا ہے آپ فرماتے ہیں کہ میری یہ عادت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ دُرود شریف نہ لکھتا تھا۔ میں خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور سلام عرض کیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے چہرہ پھیر لیا۔ میں دوسری طرف سے گھوم کر سامنے آیا لیکن آپ نے پھر چہرہ مبارک پھیر لیا۔ میں تیسری مرتبہ چہرہ انور کی طرف حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھ سے کیوں روگردانی فرمار ہے ہیں؟ (یعنی آپ مجھ سے ناراضگی کا اظہار کیوں فرمار ہے ہیں؟) سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس لیے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر دُرود نہیں لکھتا۔'' اُس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک لکھتا ہوں تو صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تسلیماً

کثیرا کثیرا تحریر کرتا ہوں۔ (فضائل دُرود و سلام۔ صفحہ 80)

دُرود شریف نہ لکھنے پر عذاب الٰہی

ایک شخص جب حدیث پاک لکھتا تو کاغذ کی بچت کے لیے حضور کے نامِ مبارک کے ساتھ دُرود شریف نہیں لکھتا تھا۔ اس کے سیدھے ہاتھ کو آکلہ کی بیماری لگ گئی (یعنی اُس کا دایاں ہاتھ بالکل گل گیا) اور وہ اُسی کے دَرد میں مر گیا۔
(جذب القلوب صفحہ 259۔ برکات دُرود شریف صفحہ 90)

لکھے دُرود شریف کو پڑھنا بھی چاہیے

حضور اقدس کے نام مبارک کے ساتھ لکھے جانے والے دُرود و سلام کو پڑھنا بھی چاہیے یعنی یہ بھی ضروری ہے کہ دُرود و سلام کو قلم سے ادا کرتے ہوئے زبان سے بھی ادا کیا جائے۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عصمہؒ کو اُن کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا: ابو عصمہ! پروردگارِ عالم جل وعلیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اللہ جل شانہ نے مجھے بخش دیا ہے۔ میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ فرمایا: جب بھی حدیث شریف روایت کرتا تھا تو حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نام پاک پر دُرود و سلام بھی پڑھتا تھا اور یہی مغفرت کا سبب ہے۔ (معارج النبوت۔ جلد اول۔ صفحہ 174)

لکھے دُرود شریف کو نہ پڑھنے پر حضور کی تنبیہ

ابو سلیمان محمد بن حسین حرانیؒ فرماتے ہیں کہ میرے پڑوس میں افضل نامی ایک شخص رہتا تھا۔ جو نماز و روزہ کا بہت پابند تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ جب میں حضور اقدس کے نام مبارک کے ساتھ دُرود و سلام لکھتا تھا تو اُسے پڑھتا نہیں تھا۔ میں نے خواب میں حضور کی زیارت کی۔ آپ نے فرمایا: جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو دُرود پاک کیوں نہیں پڑھتا؟ اس کے بعد میں نے ہر لکھے جانے والے دُرود و سلام کو پڑھنا اپنا معمول بنا لیا۔ کچھ دنوں بعد حضور معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں پھر زیارت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تیرا دُرود میرے پاس پہنچ رہا ہے۔ جب میرا نام لیا کرے تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھا کر۔ (قول بدیع)

دُرود شریف کے لیے علامت استعمال کرنا درست نہیں

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جلد باز لکھاری حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ دُرود و سلام لکھنے کی بجائے صلعم علیہم، عم، ص یا ﷺ لکھتے ہیں جو نہ صرف ایک ناپسندیدہ فعل ہے بلکہ مکروہ بھی ہے۔ علامہ طحاویؒ حاشیہ دُر

مختار میں لکھتے ہیں: ''صلوٰۃ وترضی کو رمز واشارہ سے لکھنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔'' لہٰذا جب بھی نبی کریم کا نام مبارک لکھیں اس کے آگے صلعم علیہم، عم، ص اور ﷺ میں سے کوئی بھی علامت نہ لکھیں بلکہ پورا دُرود وسلام یعنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھیں۔

جب آپ نام گرامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھیں گے تو اس کا پہلا فائدہ خود آپ کو ہوگا اور دوسرا فائدہ آپ کی تحریر پڑھنے والے کو ہوگا۔ آپ کو یہ فائدہ ہوگا کہ حدیث کے مطابق اللہ پاک آپ پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ آپ کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں داخل کر دی جائیں گی اور دس گناہ خارج کر دیئے جائیں گے اور حدیث ہی کے مطابق جب تک آپ کی وہ تحریر باقی رہے گی اس وقت تک ملائکہ مسلسل آپ پر نزولِ رحمت کی دُعا کرتے رہیں گے۔ دوسرے فائدے کا تعلق آپ کی تحریر پڑھنے والے سے ہے۔ جب وہ آپ کا لکھا دُرود وسلام پڑھے گا تو اُس پر اللہ پاک دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اُسے دس نیکیاں عطا فرمائے گا اور اس کے دس گناہ مٹادے گا۔

اس گفتگو سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ مبارک کے آگے دُرود وسلام لکھنا جہاں اللہ اور اللہ کے رسول دونوں کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث ہے وہاں یہ لکھاری اور قاری دونوں کے لیے عظیم اجر و ثواب کا ذریعہ بھی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر لکھاری حضور محترم کے نام اقدس کے ساتھ دُرود وسلام لکھنے کی بجائے صلعم یا عم یا ص یا ﷺ لکھنے پر اکتفا کرے گا تو وہ اور اس کا قاری دونوں بیان کردہ عظیم الشان اجر و ثواب سے محروم رہیں گے اور صرف یہی نہیں بلکہ اللہ اور اللہ کے رسول کی خوشنودی کو بھی نہ پا سکیں گے۔ پس حضور محترم کے نام مبارک کے ساتھ صلعم، عم، ص یا ﷺ کو دُرود وسلام کے طور پر لکھنا کسی طور بھی درست نہیں۔

دُرود شریف کے لیے علامت استعمال کرنے والوں کا انجام

کنگال ہوگیا:

ایک رئیس کو مؤطا شریف سے بڑی محبت تھی۔ ایک عالم دین نے اس رئیس کے لیے موطا شریف کا ایک نسخہ نہایت خوبصورتی سے لکھا۔ جب اس نے یہ نسخہ رئیس کو تحفہ کے طور پر پیش کیا تو رئیس بہت خوش ہوا اور اسے انعام سے نوازنے کا ارادہ کیا مگر جب اس نے مؤطا شریف کو پڑھا تو اس نے حضور محترم کے نام اقدس کے ساتھ دُرود وسلام کی بجائے ص لکھا پایا۔ اس نے اسے انعام دینے کی بجائے دھکے دے کر نکال دیا اور پھر وہ عالمِ دین کنگال ہوگیا اور ذلت کی موت مرا۔ (سعادت دارین)

اندھا ہوگیا:

ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ دُرود پاک لکھنے کی بجائے ''علیہم'' لکھا کرتا تھا۔ وہ اندھا ہوگیا۔ حتیٰ کہ وہ بازاروں میں گھومتا اور لوگوں سے بھیک مانگتا پھرتا تھا۔ (سعادت دارین)

فالج ہو گیا:

ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پاک کے ساتھ صرف ''علیہم'' لکھا کرتا تھا۔اس کے جسم کا ایک حصہ مارا گیا اور وہ فالج زدہ ہو کر مر گیا۔(سعادت دارین)

ہاتھ گل گیا:

حضرت ابوذکریا عابدیؒ فرماتے ہیں: مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور کاغذ کی بچت کے لیے حضور کے نام مبارک کے ساتھ دُرود شریف لکھنا چھوڑ دیتا تھا۔اس کے دائیں ہاتھ کو آکلہ کی بیماری لگ گئی اور وہ اُسی دَرد میں مر گیا۔(سعادت دارین)

ہاتھ کٹ گیا:

شفاالاسقام میں ہے کہ ایک کاتب کتابت کرتے وقت جہاں نبی محترم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے نام نامی کے ساتھ ''صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' لکھا ہوتا' وہ اُس کی جگہ صرف ''صلعم'' لکھتا۔اس کا مرنے سے پہلے ہاتھ کٹ گیا۔

زبان کٹ گئی:

ایک شخص حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ صرف ''صلعم'' لکھتا تھا۔اس کی موت سے پہلے زبان کاٹ دی گئی۔(سعادت دارین)

نوٹ کیجیے! جب حضور رسالت مآب کے نام پاک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ لکھنے کی یہ عبرت ناک سزا ہے تو آپ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے کی سزا کیا ہوگی؟

خلاصۂ کلام

حضور نبی محترم کے نام مبارک کے ساتھ دُرود و سلام لکھنا اور اسے پڑھنا لکھاری و قاری دونوں کے لیے خیر و برکت کا باعث ہے۔اس لیے جب بھی نام نبی لکھیں اس کے آگے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ضرور لکھیں اُس مقصد کے لیے کسی قسم کی علامت مثلاً صلعم، علیہم، عمؑ، صؐ یا ؐ کا استعمال نہایت ناپسندیدہ اور قطعی بے ہودہ اُمر ہے۔اسے علمائے کرام نے فعلِ مکروہ قرار دیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رہے کہ حضور کے نام پاک کے آگے دُرود و سلام لکھنا جتنا ضروری ہے' اسی قدر یہ بھی ضروری ہے کہ لکھے ہوئے دُرود و سلام کو پڑھا بھی جائے۔پس دُرود و سلام لکھتے ہوئے' اسے ساتھ ساتھ پڑھتے بھی جائیے۔نیکیاں کمائیے آخرت سنواریے۔

زیارت بذریعہ دُرود و سلام

باب 86:

زیارتِ تاجدارِ رحمت —— خواب میں

- زیارتِ رسول حق ہے!
- شیطان حضور کی صورت اختیار نہیں کر سکتا!
- زیارتِ رسول، مختلف صورتوں میں!
- زیارتِ رسول کی مختلف تعبیریں
- خواب میں زیارت، بیداری میں زیارت کا ذریعہ!
- زیارتِ رسول کے آزمودہ نسخے
- زیارتِ رسول کا مدار عطائے رسول پر ہے!

اَے پادشہِ خُوباں دَاد اَز غمِ تنہائی
دِل بے تو بجاں آمدٗ وقت اَست کہ باز آئی

(حافظ شیرازی)

زیارتِ رسول حق ہے!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت میں رائی بھر شک نہیں۔ جس خوش بخت نے خواب میں آپ کی زیارت کی، اس نے یقیناً آپ ہی کی زیارت کی کیونکہ کوئی اور آپ کی مثل خواب میں بھی ممکن نہیں۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ ٥ (ترجمہ) جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے یقیناً مجھے ہی خواب میں دیکھا۔

شیطان حضور کی صورت اختیار نہیں کر سکتا!

شیطان جو صورت چاہے اختیار کر سکتا ہے مگر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت مبارک اختیار کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ ایک حدیث شریف کا آخری حصہ ہے: وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطٰنُ بِیْ ٥ (ترجمہ) شیطان میری مثل نہیں ہو سکتا۔

زیارتِ رسول، مختلف صورتوں میں!

جن خوش بختوں کو آقائے نامدار، رحمت کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رُخِ انور کا دیدار نصیب ہوا ہے وہ

آپ کا حلیہ مبارکہ مختلف بیان کرتے ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے کیونکہ آپ اپنے مشتاقان اپنے عاشقان کے خواب میں ایک ہی وقت میں مختلف صورتوں میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اللہ پاک نے آپ کو مختلف صورتیں اختیار کرنے کی قدرت عطا فرمائی ہے۔ جن کی صحیح تعداد کا علم صرف حق تعالیٰ ہی کو ہے۔

اس بارے میں ایک خیال یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولاکھ اڑتالیس ہزار صورتوں میں جلوہ فرما ہوسکتے ہیں۔ یہ خیال ظاہر کرنے والے اس کا جواز یہ پیش کرتے ہیں کہ نبیوں اور رسولوں کی کل تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے اور قیامت تک آنے والے آپ کی امت کے اولیاء کرام کی تعداد بھی اتنی ہی ہے۔ چونکہ یہ تمام بزرگان آپ کے نور سے فیض یاب ہوئے اور فیض یاب ہوں گے لہٰذا آپ 124000 + 124000 = 248000 صورتوں میں اپنی امت کے سامنے خواب میں یا بیداری میں ہویدا ہونے کی قدرت رکھتے ہیں۔

زیارتِ رسول کی مختلف تعبیریں

شیخ محمد اسماعیل حقی مشہور مفسر گزرے ہیں۔ آپ روح البیان کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جس شخص نے ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور کوئی مکروہ بات نہیں تھی تو وہ ہمیشہ عمدہ حال میں رہے گا' اور اگر ویران جگہ میں دیکھا تو وہ سرسبز ہو جائے گی اور اگر کسی مظلوم قوم کی سرزمین میں دیکھا تو اس کی مدد کی جائے گی۔

اور جس شخص نے سرکارِ دو جہاں کو دیکھا اگر وہ مغموم تھا تو اس کا غم جاتا رہے گا' اگر مقروض تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کو بے باق کرنے کی اسے توفیق دے دے گا۔ اور اگر مغلوب تھا تو اس کی مدد کی جائے گی اور اگر غائب تھا تو گھر صحیح وسالم لوٹ آئے گا۔ اگر تنگ دست تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں کشادگی عطا فرمائے گا اور اگر مریض تھا تو اللہ تعالیٰ اسے شفا بخشے گا۔

خواب میں زیارت' بیداری میں زیارت کا ذریعہ!

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ o (ترجمہ) جس نے مجھے نیند میں دیکھا' پس عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری مثل نہیں ہوسکتا۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ صحیح ابوداؤد)

زیارتِ رسول کے آزمودہ نسخے

پہلا نسخہ:

جامع التفاسیر میں ہے کہ جو کوئی جمعہ کی شب دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ (یعنی الحمد شریف) کے بعد گیارہ مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص (یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدْ) پڑھے اور سلام کے بعد سو (100) مرتبہ ذیل میں پیش کردہ دُرود شریف پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ تین جمعوں تک حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی زیارت پاک سے مشرف ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ O

دوسرا نسخہ:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جو شخص دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچیس (25) مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد ہزار (1000) مرتبہ ذیل میں پیش کردہ دُرود شریف پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ پانچ جمعوں کے اندر اندر زیارتِ رسولِ مقبول کی دولت نصیب ہوگی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ O

تیسرا نسخہ:

حضرت حاجی امداد اللہؒ نے اپنے رسالہ ضیاء القلوب میں زیارت نبی پاک کے لیے لکھا ہے کہ آپ کی صورت مبارک کا تصور کر کے دُرود پاک (کوئی سا بھی دُرود) پڑھے اور دائیں طرف یا احمد اور بائیں طرف یا محمد اور یا رسول اللہ ایک ہزار (1000) مرتبہ پڑھے انشاء اللہ گوہر مقصود حاصل ہوگا۔

زیارتِ رسول کا مدار عطائے رسول پر ہے!

ہر مسلمان اپنے آقا، محبوب خدا، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا تمنائی ہے۔ مگر اس میں انسان کی ذاتی محنت کا دخل نہیں بلکہ اس کا مدار نبی کریم کی شفقت و محبت، لطف و عنایت اور عطا و کرم پر ہے جس کو چاہیں شربتِ دیدار پلا دیں۔

اے دَرد تو اَم دَرماں دَر بسترِ ناکامی
وے یاد تو اَم مُونس دَر گوشہ تنہائی

(حافظ شیرازی)

میری مسلمان بہنوں اور بھائیو! اگلے صفحات میں دُرود شریف کے مہکتے گجروں کے سیکشن میں ایک نادر و نایاب منظوم دُرود و سلام ''انوارُ الصّلوٰۃ والسّلام'' آ رہا ہے۔ اُسے روزانہ ایک بار پڑھنا نہایت اکسیر اور نہایت پُر تاثیر ہے۔ یہ آزمودہ نسخۂ زیارت رسول ﷺ ہے۔

باب 87:

زیارتِ تاجدارِ رحمت ــــــ بیداری میں

- ایسی آنکھوں پہ رشک آجائے ہے!
- آخری دَم تک شرفِ زیارت!
- پیاری ماں کی پیاری نصیحت!
- کاش میں قدموں سے لپٹ گیا ہوتا!
- دُرودخوانی کا انوکھا انداز!
- بیداری میں حضور سے ملاقاتوں کا راز!
- مجلس میں حضور کی تشریف آوری!
- "صاحبزادے اُٹھو اور دُرود شریف پڑھو"
- حالتِ بیداری میں 75 بار زیارت!!!
- اور قسمت جاگ اُٹھی!
- پرتوِ جمالِ تاجدارِ مدینہ
- حاصلِ کلام

ایسی آنکھوں پہ رشک آجائے ہے!

لاکھوں سلام اُن آنکھوں پر جو خواب میں پیغمبرِ اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے شرف یاب ہوئیں اور کروڑوں سلام اُن آنکھوں پر جو بیداری میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے نوازی گئیں۔

برادرانِ محترم! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خواب میں دیدار اتنی بڑی سعادت ہے کہ اس پر جتنا بھی رشک کیا جائے، کم ہے اور اللہ کے وہ پیارے بندے جنہوں نے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت خواب کی بجائے بیداری کی حالت میں کی' ان کی خوش نصیبی کا کیا کہنا! ان خوش نصیبوں کو انمول موتیوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے آنکھیں رشک سے بے اختیار چھلک اٹھتی ہیں۔

اس باب میں ایسے ہی خوش نصیبوں کے ذکرِ مبارک کی قندیلیں فروزاں کی گئی ہیں تاکہ ان کی روشنی تاریک دلوں کو عشقِ رسول سے تابندہ اور درخشندہ کردے۔

آخری دَم تک شرفِ زیارت!

حضرت شیخ نورالدین شوئیؒ عاشقِ رسول تھے۔ چھوٹی عمر ہی میں دُرود شریف کثرت سے پڑھنے کا شوق تھا۔ بچپن میں اپنے گاؤں شوئی میں مویشی چرایا کرتے تھے۔ آپ کو دُرود شریف سے اس قدر لگاؤ تھا کہ آپ اپنا صبح کا کھانا

مویشی چرانے والے اپنے ساتھی بچوں کو دے دیتے اور انہیں دُرود شریف پڑھنے کے لیے کہتے۔ اس طرح دن کا بیشتر حصہ دُرود شریف پڑھنے میں گزارتے۔

جب آپ جوان ہوئے تو آپ نے مصر، یمن، شام، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں دُرودِ پاک پڑھنے کی مجلسیں کیں۔ جامع ازہر مصر میں اَسی (80) سال تک دُرود شریف کی مجلس قائم کیے رکھی۔ اس وقت آپ کی عمر ایک سو گیارہ سال تھی۔

دُرودِ پاک کے اس عظیم الشان اہتمام کا انعام آپ کو یہ ملا کہ آپ بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے اور زیارت وملاقات کا یہ مبارک سلسلہ آخری دم تک جاری رہا۔ (افضل الصلوٰۃ)

پیاری ماں کی پیاری نصیحت!

حضرت ابراہیم متبولی" بلند پایہ ولی تھے۔ مصر کے مشہور شہر قاہرہ کے محلہ حسینیہ میں جامع مسجد امیر شرف الدین کے دروازے کے پاس بھنے ہوئے چنے بیچا کرتے تھے۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے دُرود شریف پڑھتے تھے۔ اس کی برکت سے آپ نے خواب میں کئی بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار کیا۔

جب آپ اس کا ذکر اپنی والدہ ماجدہ سے کرتے تو وہ فرماتیں: میرے بیٹے تم ابھی بچے ہو مرد وہ ہے جسے بیداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہو۔ چنانچہ آپ کی لگن رنگ لائی اور آپ بیداری کی حالت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملنے لگے۔ دورانِ ملاقات آپ مختلف معاملات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشورہ کرتے۔ جب آپ نے اس بارے میں اپنی والدہ محترمہ سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اب تو مردِ کامل ہوا ہے اور مردانگی کے میدان میں پہنچا ہے۔ (طبقات کبریٰ)

(دیکھئے بزرگان کے دُرود شریف میں حضرت متبولی کا دُرود شریف)

کاش میں قدموں سے لپٹ گیا ہوتا!

حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان" فرماتے ہیں کہ 637 ہجری میں ہم حج سے واپس لوٹے۔ قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی میں سواری سے اترا۔ پھر مجھ پر نیند غالب ہوگئی اور میں سو گیا۔ بیدار اُس وقت ہوا جبکہ سورج غروب ہونے کو تھا۔

میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا اور ایک طرف چل دیا لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرف جانا ہے اور اُدھر رات کی تاریکی چھا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام ونشان تک نہ تھا۔ گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔

زندگی سے نا اُمید ہو کر رات کی تاریکی میں یُوں ندا دی:

"یَا مُحَمَّدَاهُ یَا مُحَمَّدَاهُ اَنَا مُسْتَغِیثٌ بِكَ"

اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! میں آپ سے مدد کا طلب گار ہوں۔

میں نے ابھی یہ کلام پورا بھی نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سنی: "اِدھر آؤ!" میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں۔ انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ بس اُن کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ کوئی تھکاوٹ رہی، نہ پریشانی نہ پیاس اور مجھے اُن سے اُنس ہو گیا۔ پھر وہ مجھے لے کر چلے۔ چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جا رہا تھا۔ امیر قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔

اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے۔ میں مارے خوشی کے پکار اُٹھا اور بزرگ نے فرمایا: "یہ تیری سواری ہے" اور مجھے اُٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا اور واپس ہوتے ہوئے فرمایا: "جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اُسے نامراد نہیں چھوڑتے اس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو حبیبِ خدا ہیں۔ یہی تو امت کے والی اور امت کے غم خوار ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔

جب سرکار واپس تشریف لے جا رہے تھے تو اُس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کے اندھیرے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوار چمک رہے تھے۔ پھر مجھے سخت شدید کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دست بوسی کیوں نہ کی؟ ہائے میں کیوں آپ کے قدموں سے نہ لپٹ گیا؟

(نزہت الناظرین۔ صفحہ 33)

یہ کہاں نصیب میرے کہ تُو آپ چل کے آتا
کوئی جذبہ محبت میرے کام آ گیا ہے

(قتیل شفائی)

دُرود خوانی کا اَنوکھا انداز!

حضرت شیخ مسعود دراریؒ بلادِ فارس کے صلحاء میں سے تھے ان کا طرۂ امتیاز یہ تھا کہ وہ زبردست عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے۔ ان کا شغل یہ تھا کہ وہ مؤقف میں (جہاں مزدور لوگ آ کر بیٹھتے ہیں تا کہ ضرورت مند لوگ اُن کو مزدوری کے لیے لے جائیں) جاتے اور جتنے مزدور مل جاتے ان کو اپنے مکان میں لے آتے۔ مزدوروں کو گمان ہوتا کہ شائد کوئی تعمیر وغیرہ کا کام ہو گا جس کے لیے ہم بلائے گئے ہیں۔

مگر موصوف ان کو بٹھا کر فرماتے، دُرود پاک پڑھو اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے۔ جب بوقتِ عصر چھٹی کا وقت آتا تو جیسے کام کرانے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں، "تھوڑا سا کام اور کر لو" ایسے ہی حضرت موصوف ان

سے فرماتے کہ تھوڑا سا کام اور کر لو۔

پھر اُن کو پوری پوری مزدوری دے کر رخصت کرتے۔ شیخ مسعودؒ اپنے عشق و محبت کی بناء پر بیداری میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔ (سعادت دارین۔ صفحہ 137)

بیداری میں حضور سے ملاقاتوں کا راز!

حضرت شیخ مسعودؒ کثرت سے دُرود شریف پڑھتے تھے۔ آپ لوگوں میں بہت مقبول تھے۔ ایک مرتبہ علاقہ کے کچھ لوگ یہ معلوم کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ کی مقبولیت کا راز کیا ہے؟ آپ نے انہیں بٹھایا اور دُرود شریف پڑھنے کو کہا۔ دُرود خوانی کی یہ مجلس نمازِ عصر تک جاری رہی۔ آپ نے حاضرین کو دُرود شریف کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ آپ کی مقبولیت کا راز دُرود شریف کو کثرت سے پڑھنا تھا۔ اسی کثرت دُرود شریف کی بدولت آپ نے کئی بار عالمِ بیداری میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کیا۔

(سعادت دارین۔ جلد 1۔ صفحہ 279)

مجلس میں حضور کی تشریف آوری!

حضور شیخ احمد زواریؒ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھا کرتے تھے آپ فرمایا کرتے تھا کہ بیداری کی حالت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری مجلس میں تشریف لاتے ہیں اور ہم صحابہ کرام کی طرح آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے ہیں اور آپ سے اپنے دین کے متعلق پوچھتے ہیں اور ان احادیث کے متعلق دریافت کرتے ہیں جن کو حفاظ نے ضعیف قرار دیا ہے اور جس طرح سرکار فرماتے ہیں ہم اُس پر عمل کرتے ہیں۔ (افضل الصلوٰۃ۔ صفحہ 31)

حضرت شیخ احمد زواری فرماتے ہیں: اے میرے بھائی! تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ بارگاہِ خداوندی میں پہنچنے کا قریب ترین راستہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود سلام بھیجنا ہے۔ (افضل الصلوٰۃ)

''صاحبزادے اُٹھو اور دُرود شریف پڑھو''

حضرت سید حمزہ شاہ قادری برکاتیؒ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے دادا پیر تھے۔ آپ کو پشاور کے ایک باکمال درویش نے ایک دُرود شریف نذر کیا۔ آپ نے اُسے پسند کیا اور رکھ لیا۔ اسی رات عالمِ رؤیا میں رسول اللہ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''صاحبزادے اُٹھو اور دُرود شریف پڑھو۔''

شاہ صاحبؒ اُسی وقت بیدار ہوئے، غسل فرمایا، عطر لگایا اور بخور وغیرہ روشن کر کے دُرود شریف کا ورد شروع کیا۔ ابھی دُرود شریف ختم نہ ہوا تھا کہ جمال جہاں آرائے نبوی نصیب ہوا اور شاہ صاحب نے عالمِ بیداری میں حضرت

نبی عربی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔

شاہ صاحبؒ کھڑے ہوگئے اور بقیہ اعدادِ دُرود شریف پورے کئے۔ دُرود شریف کے اختتام کے بعد شاہ صاحبؒ کے پاس حضرت شاہِ امم سیدنا صادق الوعد الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک رہے کہ شاہ صاحبؒ نے دس اشعار بھی مناسبِ وقت موزوں کرکے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اشعار کو بہت پسند فرمایا اور شاہ صاحبؒ کو دین ودنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرما کر تشریف لے گئے۔

وہ مؤثر دُرود شریف معہ ان اشعار کے مارہرہ (یُو پی بھارت) میں سجادہ نشینیاں درگاہ عالیہ برکاتیہ کے دعا خانوں میں آج بھی موجود ہے اور شاہ صاحبؒ کی وصیت کے بموجب سوائے فرزندان امین اور کسی کو تعلیم نہیں کیا جاتا (برکاتِ مارہرہ صفحہ 58,57 از طفیل احمد صدیقی زیارتِ نبی بحالتِ بیداری صفحہ 117,116 از محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ لاہور)

حالتِ بیداری میں 75 بار زیارت!!!

حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا شمار بلند پایہ علماء کرام میں ہوتا ہے آپ اعلیٰ درجہ کے مصنف تھے۔ آپ کی تصنیفات کا اندازہ اس حقیقت سے لگالیجئے کہ دین اور دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں۔ جس پر آپ نے کتاب نہ لکھی ہو۔ علمِ تفسیر پر آپ نے تین کتابیں لکھیں۔ مجمع البحرین، درمنثور، جلالین۔ ان میں پہلی کتاب 80 جلدوں پر مشتمل ہے۔ 40 سال کی عمر تک آپ لکھنے کے کام میں مصروف رہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے آپ کو صرف اللہ کی عبادت کے لیے مخصوص کرلیا۔

آپ شمعِ رسالت کے پروانوں میں سے تھے۔ دُرود خوانی کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ چلتے پھرتے، لیٹے بیٹھے، کام میں مصروف غرض ہر وقت وِردِ دُرود سے زبان کو تر رکھتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں: ”میں اب تک بیداری کی حالت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے 75 بار نوازا گیا ہوں اور جن احادیثِ مبارک کو محدثین نے ضعیف کہا ہے ان کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لیا کرتا ہوں۔ (میزان کبریٰ۔ جلد اول۔ صفحہ 42)

اور قسمت جاگ اُٹھی!

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ حقیقی معنوں میں شیفتہ رسول تھے۔ مخالفین بھی اس کے قائل ہیں۔ آپ نے جب دوسری مرتبہ زیارت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مدینہ منورہ میں حاضری دی تو شوق دیدار میں مواجہ شریف میں دُرود شریف پڑھتے رہے۔ یقین تھا کہ سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور عزت افزائی فرمائیں گے اور بالمواجہہ شرفِ زیارت حاصل ہوگا لیکن پہلی شب ایسا نہ ہوا تو آپ نے ایک نعت کہی۔ جس کا مطلع ہے:

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں — تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پُوچھے تیری بات رضا تجھ سے کُتّے ہزار پھرتے ہیں

یہ نعت مواجہہ اقدس میں عرض کر کے انتظار میں مؤدب بیٹھے تھے کہ قسمت جاگ اُٹھی اور اپنے آقا و مولیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً کو بیداری کی حالت میں اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا اور زیارت مقدس کی خصوصی دولتِ کبریٰ ونعمتِ عظمیٰ سے شرف یاب ہوئے۔

حیاتِ اعلیٰ حضرت۔ صفحہ 44

سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلویؒ۔ صفحہ 288

زیارتِ نبی بحالت بیداری صفحہ 81 از محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ لاہور

پرتوِ جمالِ تاجدارِ مدینہ

مولانا محمد علی جوہرؒ 1878ء میں رام پور (بھارت) کے ایک معزز اور دین دار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ 1906ء میں مسلم لیگ کی تشکیل کے وقت آپ بھی موجود تھے۔ آپ ایک شعلہ بیاں مقرر، حق گو سیاست دان، بے باک صحافی اور زبردست عاشقِ رسول تھے۔ شعروشاعری سے خاصا لگاؤ تھا۔ آپ فرماتے ہیں:

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے

یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

آزادیِ ہند کے لیے آپ کی کوششیں سنہری حروف میں لکھے جانے کے لائق ہیں۔ لندن میں گول میز کانفرنس میں آپ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا: ''میں اس وقت تک اپنے غلام ملک میں واپس نہیں جاؤں گا جب تک اپنے ہمراہ پروانۂ آزادی لے کر نہ جاؤں اگر تم نے ہمیں ہندوستان میں آزادی نہ دی تو تم کو مجھے یہاں قبر کی جگہ دینی ہوگی۔'' اور ہُوا بھی یہی۔

آپ 4 جنوری 1931ء کو دماغ کی شریانیں پھٹ جانے سے اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے اور غلام ہندوستان میں واپس جانے کی بجائے بیت المقدس کے صحن میں دفن ہوئے۔ آج بھی وہاں ان کے مزار کو مجاہد ہند کے مزار کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

جب پہلی جنگِ عظیم شروع ہوئی تو ترکی بھی جنگ میں شریک ہوگیا۔ انگریزوں نے ترکی کے حامی مسلمانوں کو قید کر دیا۔ ان میں مولانا محمد علی جوہر بھی تھے۔ آپ پونے پانچ سال جیل میں رہے۔

مولانا عبدالماجد دریا آبادی محمد علی، ذاتی ڈائری کے چند اوراق میں صفحہ 35 پر لکھتے ہیں: مولانا جوہر اپنے آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں فنا کر چکے تھے۔ آپ کو بیجاپور جیل میں ایک روز دوپہر کے وقت بحالتِ

نیم بیداری ایک دھندلا سا پرتوِ جمالِ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نظر آیا تھا۔

اللہ اکبر جس جمال کی زیارت خواب میں نظر آنا بڑے بڑے خوش نصیب اپنی خوش نصیبی سمجھیں، اُس کے دیدار سے بیداری میں مشرف ہونے کی خوش بختی کو کن الفاظ میں ظاہر کیا جائے۔ جب مولانا نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو دو رکعت نماز بطورِ شکرانہ ادا کرنے کے بعد قلم دوات اور کاغذ لے کر بیٹھے بیٹھے چند اشعار لکھے۔

؎ تنہائی کے سب دن ہیں، تنہائی کی سب راتیں
اب ہونے لگی اُن سے خلوت میں مُلاقاتیں
کوثر کے تقاضے ہیں تسنیم کے وعدے ہیں
ہر روز یہی چرچے ہر رات یہی باتیں
بے مایہ سہی لیکن شائد وہ بلا بھیجیں
بھیجی ہیں دُرودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

حاصلِ کلام:

الحاصل محبانِ رسول کا وظیفہ خاص دُرود و سلام ہے۔ وہ روزانہ ہزاروں کی تعداد میں دُرود شریف کا وِرد کرتے ہیں۔ زبان اُن کی دُرود پاک سے تر رہتی ہے، دل اُن کا روضۂ اقدس کی جالی میں اٹکا رہتا ہے، دماغ ان کا مدینہ کی گلیوں میں گھومتا رہتا ہے، آنکھیں اُن کی دیدار کے لیے ترستی رہتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اُن کو مایوس نہیں فرماتے اور اپنے دیدار سے شرف یاب فرماتے ہیں اور عاشقانِ نبی اس شربتِ دیدار سے جی بھر کر اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔

میں اس باب کا اختتام حضرت شیخ ابوالعباس مرسی قدس سرہٗ کے الفاظ مبارک پر کرتا ہوں "رات دن میں اگر ایک گھڑی بھی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے محروم ہو جاؤں تو میں اپنے کو فقراء سے شمار نہ کروں"۔

(سعادت دارین۔ صفحہ 142)

دُرودی جواہر پارے

باب 88:

خصائص ہمہ گیر

- دُرود شریف کی فرضیت
- دُرود شریف کی امتیازیت
- دُرود شریف کی تابانیاں

دُرود شریف کی فرضیت

حکمِ فرضیت : اے ایمان والو! تم اُن پر (نبی علیہ السلام پر) دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔ (القرآن)

تاریخِ فرضیت : شعبان دو ہجری۔

فرضیت : عمر بھر میں (کم از کم) ایک مرتبہ۔

دُرود شریف ہدیۂ محبت ہے۔ جو دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں ہر لحہ جاری و ساری ہے۔

دُرود شریف کی امتیازیت

افضلیت : خدائے بے نیاز بھی اپنے محبوب پر دُرود بھیجتا ہے۔

اہمیت : دُرود نہ پڑھنے والے کا کوئی دین نہیں۔ (الحدیث)

اصلیت : دُرود رحمت کی گھنگھور گھٹا ہے۔

ابدیت : دُرود ایک ازلی اور ابدی عمل ہے۔

افادیت : دُرود ذریعۂ شفاعت ہے۔

انفرادیت : دُرود ایک قطعی القبول دُعا ہے۔

اثریت : دُرود قبولیتِ دُعا کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔

نوعیت : دُرود اعمال کی زکوٰۃ (یعنی اعمال کی طہارت اور افزائش) ہے۔

حیثیت : دُرود ہدیۂ محبت ہے۔

خاصیت : دُرود قربِ الٰہی کا قریب ترین راستہ ہے۔

دُرود شریف کی تابانیاں

- دُرود حکم خدا، باعثِ شفااور بہترین دُعا ہے۔
- دُرود محبت کی آبشار، رُوح کا قرار اور مومن کا مددگار ہے۔
- دُرود خوشیوں کی سحر، اجر کا بحر اور دُعا کا مہر ہے۔
- دُرود گلاب و سمن، سکون و امن اور فضیلتوں کا چمن ہے۔
- دُرود بہترین سوغات، منبع برکات اور دافعِ بلیات ہے۔
- دُرود خوش بختی کا نشاں، نیکیوں کی کہکشاں اور مصائب میں پاسباں ہے۔
- دُرود سرچشمہ ہدایت، راہِ قرابت اور ذریعۂ شفاعت ہے۔
- دُرود باعثِ مغفرت، خوشبوئے جنت اور ابرِ رحمت ہے۔

باب 89:

نِکاتِ بے نظیر

- دُرود کے حکم کا انداز انتہائی محبت آمیز ہے!
- حکمِ دُرود کی تعمیل کا انداز بڑا خوبصورت ہے!
- دُرود شریف کا آغاز اسمِ اعظم سے ہوتا ہے!
- دُرود شریف کا حقیقی مقصد ذکرِ رسول کو بلند کرتا ہے!
- سلام دُرود سے آگے ہے!

دُرود کے حکم کا انداز انتہائی محبت آمیز ہے!

اس حقیقت سے ایک بھی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ جب ہم کسی شخص کو اُس کے نام کی بجائے اس کے منصب جلیلہ (جیسے پروفیسر صاحب، جسٹس صاحب، علامہ صاحب وغیرہ) سے پکارتے ہیں تو گویا ہم اُسے عزت و احترام سے نوازتے ہیں۔ یہی بات دُرود کا حکم دینے والی آیت میں ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔'' (احزاب:56)

دیکھا آپ نے، جس مقدس ہستی پر دُرود و سلام بھیجا جاتا ہے اس کا ذکر وصفِ نبوت سے فرمایا جارہا ہے یعنی آپ کا نام لینے کی بجائے آپ کو ''نبی کے'' عظیم الشان لقب سے پکارا جارہا ہے۔ دوسری طرف جن کو دُرود و سلام بھیجنے کا حکم دیا جارہا ہے اُنہیں بھی ''ایمان والو'' کے اعزاز سے نوازا جارہا ہے۔ لہٰذا دُرود و سلام کا حکم دینے کا انداز انتہائی محبت آمیز ہے۔

آیت مقدسہ میں ''اے لوگو!'' کہنے کی بجائے ''اے ایمان والو'' کہنا یہ اشارہ دیتا ہے کہ حضور نبی کریم پر دُرود و سلام بھیجنے والے ایمان کے زیور سے آراستہ اور حُبِ رسول کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اور اسی بناء پر اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے ہوتے ہیں۔ اسی لیے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا: اے موسیٰ! اگر تم میرا قُرب چاہتے ہو تو میرے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔

حکمِ دُرود کی تعمیل کا انداز بڑا خوبصورت ہے!

ایک طرف دُرود وسلام کے حکم کا انداز انتہائی محبت آمیز ہے تو دوسری طرف اس حکم کی تعمیل کا انداز نہایت مؤدب نہایت مؤثر اور نہایت متبرک ہے۔ ربِ قدوس ہمیں حکم دیتا ہے: ''صَلُّوا '' (تم دُرود بھیجو) اور ہم اس حکم کی تعمیل اس طرح کرتے ہیں: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ'' (اے اللہ تو خود دُرود بھیج)

یہ طریقہ اور یہ انداز جو بظاہر ہر بڑا عجب سا معلوم دیتا ہے' اس لیے اختیار کیا جاتا ہے کہ ہم اس قابل ہی نہیں ہیں کہ پیغمبرِ اعظم کے شایانِ شان دُرود بھیج سکیں کیونکہ ہماری جیب میں علم کے بمشکل چند سکے جبکہ ہمارے آقا علم وعرفان کا بیکراں سمندر ---- ہم گدائے بے نوا جبکہ ہمارے آقا محبوبِ کبریا ---- ہم قدم قدم پہ لغزشوں کا شکار جبکہ ہمارے آقا قدم قدم معصومیت کا شہکار ---- ان حالات میں ممکن نہیں کہ ہم اپنے حضور' سرورِ کائنات' رسالت مآب پر دُرود بھیجنے کا حق ادا کر سکیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے مالک اللہ عزوجل سے استدعا کرتے ہیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ (اے اللہ! دُرود بھیج) یعنی اے اللہ! تو ہی اس طیب وطاہر ذات پر دُرود بھیج جو تیرا حبیب' تیرے نبیوں کا امام اور تیرے بندوں کا رہبرِ اعظم ہے صرف تو ہی جانتا ہے کہ وہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کس دُرود کے اہل ہیں' صرف تو ہی جانتا ہے کہ وہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کس جزاء کے لائق ہیں۔ پس تو دُرود وسلام بھیج ہمارے محسن اور اپنے محبوب حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر۔

دُرود شریف کا آغاز اسمِ اعظم سے ہوتا ہے!

کائنات کے خالق و مالک اور منتظم و مدبر کا نام اللہ ہے۔ اللہ ہمارے مالکِ حقیقی کا ذاتی نام ہے۔ اللہ وہ واحد نام ہے جس نے خدا تعالیٰ کے تمام صفاتی ناموں کو اپنے دامن میں سمیٹ رکھا ہے۔ اس نام میں تمام صفاتی ناموں کی خوشبو پائی جاتی ہے۔ یہ نام تمام صفاتی ناموں کا مجموعہ ہے۔ قرآن مبین میں اللہ دو ہزار تین سو ساٹھ (2360) بار آیا ہے۔ خداوند تعالیٰ کے کسی اور نام کو یہ اعزاز حاصل نہیں۔ ان اوصاف وخصائص کی بناء پر ''اللہ'' اسمِ اعظم سمجھا جاتا ہے۔

جب ہم دُرود شریف کو اَللّٰھُمَّ سے شروع کرتے ہیں تو گویا ہم دُرود شریف کا آغاز خداوند تعالیٰ کے سب سے بڑے نام سے کرتے ہیں اور وِردِ دُرود کے ساتھ ساتھ اس سب سے بڑے نام یعنی اسمِ اعظم کا وِرد بھی کرتے جاتے ہیں۔

نکتہ یہ ہاتھ آیا کہ دُرود پاک پڑھتے ہوئے ''اسمِ اعظم'' کا وِرد بھی ہو جاتا ہے۔ اللہ اللہ' دُرود شریف پڑھنا کس قدر مقدس ومتبرک عمل ہے!

دُرود شریف کا حقیقی مقصد ذکرِ رسول کو بلند کرنا ہے!

دُرود پاک کا ایک مقصد امت کی مغفرت بتایا جاتا ہے۔ اگرچہ دُرود' دُرود خواں کی مغفرت کا ذریعہ ہے مگر

مغفرت کو فقط دُرود پاک ہی سے وابستہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اسلام میں ہر نیک عمل کا مقصد مغفرت حاصل کرنا ہے۔

اسی طرح دُرود پاک کا مقصد حضور علیہ السلام کے احسانات کا بدلہ چکانا بھی نہیں ہے کیونکہ حضور کے احسانات اس قدر وافر اور اس قدر عظیم ہیں کہ اگر ہم بغیر رکے تمام عمر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر دُرود و سلام بھیجتے رہیں تو تب بھی ہم آپ کے ایک بھی احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتے۔ اگرچہ دُرود خواں کے دل و دماغ میں یہی خیال ہوتا ہے کہ ہم پر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسانات کا ایک پہاڑ کھڑا ہے مگر اسے اس بات کا بھی احساس ہوتا ہے کہ یہ احسانات اس قدر بھاری ہیں کہ ان کا اتارنا ممکن نہیں۔

ہاں، دُرود پاک کے ذریعے حضور رحمتِ دو عالم کے ذکرِ مبارک کو بلند کرنا ممکن ہے۔ یہی دُرودِ پاک کا حقیقی مقصد ہے اور یہی دُرودِ پاک کا منتہائے مقصود! اس کا ثبوت سورہ الم نشرح کی یہ چھوٹی سی آیت ہے:

وَ رَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ۝

اور ہم نے آپ کے لیے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔

سلام دُرود سے آگے ہے!

حکمِ دُرود و سلام کی آیت مقدسہ پر غور فرمائیے۔

اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔

(احزاب: 56)

دُرود و سلام کے تعلق کے حوالے سے اس آیت سے دو نکات حاصل ہوتے ہیں پہلا نکتہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ سلام کے بغیر دُرود پڑھنے سے اللہ پاک کے حکم کی مکمل تعمیل نہیں ہوتی۔ لہٰذا لازم ہے دُرود میں "وسلم" کا لفظ استعمال کیا جائے۔ دوسرا نکتہ یہ ملتا ہے کہ سلام دُرود سے بھی آگے ہے اسی لیے آیت مبارک میں سلام کے ساتھ "خوب" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یعنی خوب خوب سلام بھیجنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ سلام کی فضیلت اس حقیقت سے بھی عیاں ہوتی ہے کہ نماز پڑھتے وقت دُرود سے پہلے تشہد میں حضور علیہ السلام پر سلام بھیجا جاتا ہے۔ اور پھر ایک پہلو یہ بھی ہے کہ دُرود حضور نبی کریم کے حق میں ایک دُعا ہے جبکہ سلام دُعا کے ساتھ ساتھ ایک عہد (وعدہ) بھی ہے۔ پس سلام دُرود سے آگے ہے۔ اس لیے سلام سے خالی دُرود نہ پڑھیے۔ سلام کو دُرود میں ضرور شامل کیجئے۔

باب 90:

عملیاتِ پُر تاثیر

- اللہ خوشی سے ہنستا ہے!
- روزانہ 1000 بار دُرود پڑھیے
- مصافحہ کے وقت دُرود پڑھیے
- غیبت سے بچنے کا طریقہ
- منہ کی بدبو ختم کرنے کا طریقہ
- قبولیتِ دُعا کا راز
- فراخیٔ رِزق کا راز

اللہ خوشی سے ہنستا ہے!

رات کے آدھے حصے یا آخری حصے میں اٹھیے۔ اچھی طرح وضو کیجئے۔ ذکرِ الٰہی کیجئے۔ تہجد پڑھیے اور اپنے آقا محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دُرود شریف بھیجئے۔ یہ عمل بارگاہِ الٰہی میں اس قدر محبوب ہے کہ اللہ پاک عبادت گزار پر فرحت وانبساط سے ہنستا ہے۔ (دیکھئے حدیث نمبر 1۔ فضائل دُرود وسلام احادیث کی روشنی میں)

روزانہ 1000 بار دُرود پڑھیے

وظیفہ کے لیے کوئی مختصر دُرود مخصوص کر لیجئے۔ اسے روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھیے۔ اس کا اجر جنت ہے۔ زندگی ہی میں آپ کو جنت میں آپ کی جائے رہائش دکھادی جائے گی۔ (دیکھئے حدیث نمبر 68)

مصافحہ کے وقت دُرود پڑھیے

جب بھی آپ کسی مسلمان بھائی سے مصافحہ کریں تو اسے سلام کہنے کے بعد کوئی مختصر سا دُرود شریف پڑھیں۔ فوری طور پر تمام صغیرہ گناہ معاف فرمادیے جاتے ہیں۔ (دیکھئے حدیث نمبر 109)

غیبت سے بچنے کا طریقہ

غیبت خوفناک ترین گناہ ہے جو غیبت کرنے والے کی نیکیوں کو کھا جاتا ہے چنانچہ جب آپ کسی مجلس یا محفل میں بیٹھیں تو بات کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لیجئے آپ دوسروں کی غیبت کرنے سے محفوظ رہیں گے اور جب مجلس سے اُٹھیں تو یہی کلمات پڑھ کر اُٹھیے۔ آپ اہل مجلس کی غیبت سے محفوظ رہیں گے۔ کلمات یہ ہیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیۡمِ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔(دیکھئے حدیث نمبر 83)

منہ کی بدبو ختم کرنے کا طریقہ:

بدبو پیدا کرنے والی چیزیں مثلاً پیاز، لہسن، مولی، حقہ، سگریٹ وغیرہ استعمال کرنے سے منہ سے بدبو آنے لگتی ہے۔ ذیل میں پیش دُرود شریف ایک ہی سانس میں گیارہ مرتبہ پڑھیے۔ اُسی وقت بدبو ختم ہو جائے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاھِرِ ٥

قبولیتِ دُعا کا راز

دعا شروع کرنے سے پہلے، دعا کے درمیان اور دُعا ختم کرنے کے بعد حمدِ باری تعالیٰ کیجئے اور حضور علیہ السلام پر درود بھیجئے۔ دعا قبولیت سے شرف یاب ہوگی۔

(دیکھئے حدیث نمبر 128)

فراخیٔ رزق کا راز

آپ جب بھی اپنے گھر میں داخل ہوں تو خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو، مندرجہ ذیل کلمات اِسی ترتیب سے پڑھیے جس ترتیب سے یہ لکھے گئے ہیں۔

(1) اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

(2) اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(3) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ٥ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ٥ لَمۡ یَلِدۡ ٥ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ٥ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ٥

پہلا کلمہ پڑھتے وقت گھر والوں کا تصور اور دوسرا کلمہ پڑھتے وقت حضور نبی پاک (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا تصور ذہن میں رکھیے۔ سورۂ اخلاص پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کا تصور ذہن میں رکھیے۔

اس معمول سے رزق فراخ ہو جاتا ہے۔ مفلسی ختم ہو جاتی ہے اور گھر میں برکت اور اتفاق پیدا ہو جاتا ہے۔

(دیکھئے حدیث نمبر 153)

باب 91:

نصائحِ دِل پذیر

- صحیح لفظ ادا کیجئے۔
- دُرود کا اُ... ترجمہ بھی معلوم ہونا چاہیے۔
- دُرود میں سلام شامل کیجئے۔
- دُرود لگن اور یکسوئی سے پڑھیے۔
- دُرود میں وسیلہ شامل کیجئے۔
- دُرود و سلام کے وقت منہ صاف رکھیے۔
- دُرود میں کلمۂ جزا شامل کیجئے۔
- دُرود و سلام کے وقت پاکیزگی کا خیال رکھیے۔
- دُرود میں کثرت کا اظہار کیجئے۔
- دُرود و سلام میں بخل نہ کیجئے۔
- دُرود کثرت سے پڑھیے۔
- ہر وظیفہ کے اول و آخر دُرود و سلام پڑھیے۔
- ندائیہ دُرود میں نشست کی قید نہیں۔
- ہر نیکی کے بعد دُرود و سلام پڑھیئے۔
- اَدب و اخلاص برقرار رکھیے۔
- دوسرے دلوں میں بھی دُرود و سلام کی شمع روشن کیجئے۔

صحیح لفظ ادا کیجئے

دُرود کا نزدیکی لفظ دَرود ہے۔ دَرود کے معنی ''عمارتی لکڑی'' کے ہیں جبکہ دُرود سے مراد ''رحمت الٰہی'' ہے لٰہذا درست لفظ ادا کیجئے جو دَرود نہیں دُرود ہے۔

دُرود میں سلام شامل کیجئے

دُرود میں سلام شامل کرنا ہرگز نہ بھولیے۔ جن احادیث میں صرف دُرود کا لفظ استعمال ہُوا ہے ان میں سلام کو بھی شامل سمجھیے کیونکہ سلام کے بغیر دُرود اُدھورا اور نامکمل رہتا ہے۔

دُرود میں وسیلہ شامل کیجئے

دُرود شریف میں ''وسیلہ'' کو بھی شامل کیجئے۔ ارشادِ نبوی ہے: ''تم جب بھی مجھ پر دُرود پڑھا کرو تو میرے لیے وسیلہ بھی مانگا کرو۔'' ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ وسیلہ کیا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''جنت کا ایک اعلیٰ درجہ یعنی مقامِ محمود ہے۔''

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ ○

دُرود میں کلمۂ جزا شامل کیجئے

کلمۂ جزا یہ ہے: جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَا اَهْلُهٗ ○ فرمانِ نبوی ہے: کہ جو شخص اس کلمہ کو ایک مرتبہ کہے گا تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈال دے گا۔ (طبرانی)

مطلب یہ ہے کہ ان کلمات کو ایک مرتبہ کہنے کا اجر و ثواب اتنا زیادہ ہے کہ جب کاتب فرشتے اس اجر و ثواب کو لکھنے بیٹھتے ہیں تو ایک ہزار دن تک لکھتے رہتے ہیں اور لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔ یہ تو ہے ایک مرتبہ کہنے کا اجر اور جب ان کلمات کو دُرود پاک میں شامل کر کے بار بار اِن کا وِرد کیا جائے تو اس دُرود پاک کا اَجر کیا ہوگا؟

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ ○ جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَا اَهْلُهٗ ○

دُرود میں کثرت کا اظہار کیجئے

دُرود میں زیادہ سے زیادہ تعداد کا اظہار کیجئے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو ایک مرتبہ دُرود پڑھنے کا جو اجر و ثواب ملے اس کی کوئی حد نہ ہو یعنی وہ لامحدود ہو تو یہ دُرود شریف پڑھیے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ وَسَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ وَبَارِكْ بِقَدْرِ كَمَا لِكَ عَلٰی صُوْرَةِ مُحَمَّدٍ وَّ رُوْحِ مُحَمَّدٍ وَّ جَسَدِ مُحَمَّدٍ وَّ قَبْرِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَحْبَابِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاُمَّتِهٖ دَائِمًا اَبَدًا اَبَدًا ○

دُرود کثرت سے پڑھیے

دُرود شریف کثرت سے پڑھیے۔ کثرتِ دُرود کا پیمانہ یہ ہے کہ بہت طویل دُرود کی صورت میں ایک بار یا چند بار، درمیانی طوالت کی صورت میں کم سے کم تین سو بار اور مختصر دُرود پاک کی صورت میں ہزاروں بار وِرد کیجئے۔ محبانِ رسول کا معمول روزانہ ہزار ہا مرتبہ دُرود شریف پڑھنا ہے۔

ندائیہ دُرود میں نشست کی قید نہیں

ندائیہ دُرود و سلام بیٹھ کر پڑھیے یا کھڑے ہو کر دونوں انداز درست ہیں۔ تاہم مدینہ منورہ کی طرف رُخ کر کے

کھڑے ہو کر پڑھنے سے ادب کا زیادہ اُظہار ہوتا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ ذَاکِرُ الذَّاکِرِیْنَ O

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ طَاھِرُ الطَّاھِرِیْنَ O

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ صَادِقُ الصّٰدِقِیْنَ O

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ صَابِرُ الصّٰبِرِیْنَ O

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ جَائِعُ الْجَائِعِیْنَ O

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ مُعَلِّمُ الْمُعَلِّمِیْنَ O

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ مُحْسِنُ الْمُحْسِنِیْنَ O

ادب واخلاص برقرار رکھیے

اجتماعی طور پر دُرود وسلام پڑھتے ہوئے آواز اتنی زیادہ بلند نہ کیجئے کہ جس سے حُسنِ دُرود ختم ہو جائے اور خشوع و خضوع کی خوشبو جاتی رہے۔ لہٰذا دُرود وسلام با آواز بلند پڑھتے وقت عجز' ادب اور اخلاص برقرار رہنا چاہیے۔ یاد رکھیے! بہت بلند آواز میں دُرود وسلام پڑھنے سے دکھاوا کو ہوا ملتی ہے۔ جس عمل میں دکھاوا آ جائے وہ عمل ضائع ہو جاتا ہے۔

دُرود کا اُردو ترجمہ بھی معلوم ہونا چاہیے

جو دُرود شریف پڑھنا آپ کا معمول ہو اُس کا لفظی اور با محاورہ ترجمہ آپ کو معلوم ہونا چاہیے تا کہ ورد کرتے وقت آپ کو علم ہو کہ عربی زبان میں آپ جو کلمات ادا کر رہے ہیں اُن کا اُردو زبان میں کیا مطلب ہے۔

دُرود لگن اور یکسوئی سے پڑھیے

دُرود پڑھتے وقت خیالات کا منتشر ہونا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ دُرود خواں کا دل حضور کی محبت سے خالی ہے۔ یاد رکھیے! دُرود شریف ایک تحفہ ہے اور تحفے عقیدت' محبت اور چاہت سے پیش کئے جاتے ہیں۔

دُرود شریف ایک ایسا تحفہ ہے جس کے ذریعے دُرود خواں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔ چونکہ محبت دل سے ہوتی ہے اس لیے دُرود شریف بھی دل سے پڑھیے۔ دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

دُرود وسلام کے وقت منہ صاف رکھیے

دُرود وسلام پڑھتے وقت منہ سے بد بو نہیں آنی چاہیے لہٰذا دُرود شریف کے وِرد سے پہلے بد بو پیدا کرنے والی

اشیاء جیسے پیاز، لہسن، مولی، حقہ، سگریٹ وغیرہ استعمال نہ کریں اور منہ کو اچھی طرح صاف کرلیں۔

دُرود و سلام کے وقت پاکیزگی کا خیال رکھیے

دُرود شریف کا وظیفہ کرتے وقت بدن، لباس اور جگہ صاف اور پاک ہونی چاہیے۔ آس پاس سے بدبو نہیں آنی چاہیے۔ اگر خوشبو میسر ہو تو ضرور استعمال کریں۔

دُرود و سلام میں بخل نہ کیجئے

بڑا ہی بدبخت، ظالم اور بخیل ہے وہ شخص جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامِ مبارک، لقبِ مبارک یا ذکرِ مبارک کرے یا سنے اور دُرود شریف نہ پڑھے۔ ایسی صورت میں فوراً دُرود و سلام پڑھنا چاہیے۔ اسی طرح جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامِ مبارک یا لقبِ مبارک لکھیں یا لکھوائیں تو اس کے آگے دُرود و سلام بھی لکھیے اور لکھوائیے۔ اور اِس لکھے دُرود پاک کو پڑھنا بھی چاہیے۔

ہر وظیفہ کے اول و آخر دُرود و سلام پڑھیے

ہر وظیفے کے اول و آخر سات یا گیارہ بار دُرود و سلام پڑھیے کیونکہ کوئی بھی وظیفہ دُرود و سلام کے بغیر کامیاب اور ثمر آور نہیں ہوتا۔

ہر نیکی کے بعد دُرود و سلام پڑھیے

جب بھی اللہ پاک آپ کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے تو اس کے فوراً بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیے اور کوئی مختصر سا دُرود و سلام پڑھیے جیسے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ۔

دوسرے دِلوں میں بھی دُرود و سلام کی شمع روشن کیجئے

دُرود و سلام سے محبت کی روشنی کو فقط اپنے دل تک ہی محدود نہ رکھیے بلکہ اس مقدس روشنی کو دوسرے دلوں تک بھی پہنچائیے اور تاریک دلوں میں دُرود و سلام کی شمع فروزاں کیجئے۔

ایسے تمام خوش نصیب جنہیں آپ دُرود و سلام کے مبارک راستہ پر چلائیں گے، اُن کے دُرود و سلام پڑھنے کا جو ثواب اُنہیں ملے گا، اُس میں آپ بھی برابر کے حصہ دار ہوں گے اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ آپ کا یہ مِشن ہمارے آقا، ہمارے حضور نبی مکرم و محترم پیغمبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے باعث مسرت و انبساط ہوگا!

تین باتیں

- ہر دُرود شریف بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o سے شروع کیجئے۔
- دُرود شریف کے وظیفہ سے فارغ ہو کر یہ کلمات کہیے: وَسَلَامٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ o
- جو بھی دُرود شریف پڑھیں اس کے اُردو ترجمہ سے واقف ہونا ضروری ہے تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ آپ کیا پڑھ رہے ہیں۔

دُرُودُوں کے سو مہکتے گجرے

باب 92:

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ اکیس دُرود شریف

دُرود شریف نمبر (1) دُرودِ ابراہیمی:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسی رحمت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو خوبیوں والا بزرگ ہے — اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسی برکت نازل فرمائی تُو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ بے شک تو خوبیوں والا بزرگ ہے۔

فضیلت:

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد اور مؤطا شریف میں روایت ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم سے صحابہ کرام نے دریافت فرمایا کہ ہم کس طرح دُرود شریف پڑھیں تو آپ نے یہ دُرود شریف تعلیم فرمایا۔ اس دُرود شریف کا امتیازی پہلو یہ ہے کہ یہ نماز کا ایک حصہ ہے پنجگانہ نماز میں اس دُرود شریف کے علاوہ کوئی اور دُرود نہیں پڑھا جاسکتا۔

ایک عام غلط فہمی:

بعض لوگوں میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ نماز سے باہر وِرد کے لیے دُرودِ ابراہیمی کے سوا کوئی دُرود نہیں پڑھنا چاہیے۔ یہ قطعی غلط ہے۔ عہدِ رسالت ہی میں وِرد کے لیے دُرودِ ابراہیمی کے علاوہ بھی دوسرے دُرود شریف پڑھے جاتے تھے۔

دُرودِ ابراہیمی کے بارے میں دو استفسارات:

- دُرود شریف میں کسی اور نبی کی بجائے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا نام مبارک کیوں مخصوص کیا گیا ہے؟

اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جَدُّ الْاَنْبِیَاء ہیں۔

- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھیجے جانے والے دُرود شریف کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھیجے گئے دُرود شریف سے کیوں تشبیہ دی گئی ہے؟ تشبیہ تو اَدنیٰ کو اعلیٰ سے دی جاتی ہے جبکہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو "خیر النبیین اور "سید المرسلین" ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ دُرود شریف میں جو چیز بظاہر تشبیہ معلوم ہو رہی ہے وہ تشبیہ نہیں، حُجت ہے۔ اس کی مثال یہ آیتِ مبارک ہے: اَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ (القصص: 77) تو بھی (لوگوں پر) احسان کر جیسے اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان فرمایا ہے۔

اگر ہم آیت مقدسہ میں جیسے (كَمَآ) کے لفظ سے یہ نتیجہ اخذ کریں کہ یہ تشبیہ کے طور پر استعمال ہوا ہے تو آیت کا مطلب یہ بنتا ہے: جیسا احسان تجھ پر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے ویسا احسان تو لوگوں پر کر —— یہ ناممکن ہے کیونکہ بندہ بندے پر اللہ جل شانہ جیسا احسان نہیں کر سکتا بلکہ اس کا کروڑواں حصہ بھی احسان نہیں کر سکتا۔ لہٰذا آیت میں جیسے (كَمَآ) کا مطلب "کیونکہ" ہے۔ یعنی تُو بھی لوگوں پر احسان کر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی تجھ پر احسان فرمایا ہے۔ لہٰذا آیت مبارک میں جیسے (كَمَآ) کا لفظ بطور حُجت استعمال کیا گیا ہے۔

اسی طرح دُرودِ ابراہیمی میں لفظ جیسی (كَمَآ) تشبیہ کے طور پر نہیں بلکہ حُجت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس کا مطلب "کیونکہ" ہے —— اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت نازل فرما کیونکہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بھی رحمت نازل فرمائی تھی۔

پس دُرودِ ابراہیمی میں جیسی (كَمَآ) کا لفظ تشبیہ پیش نہیں کرتا بلکہ یہ لفظ ایک جواز، ایک حجت ایک دلیل کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

دُرود شریف نمبر (2) دُرودِ زیارت و فتح:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۝

ترجمہ: رحمت ہو اللہ تعالیٰ کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

فضیلت:

حضور اقدس صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے جو مومن صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۝ پڑھتا ہے اس پر رحمت کے ستر (70) دروازے کھل جاتے ہیں۔

ایک شخص شام سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور آپ کی زیارت کے مشتاق ہیں۔ آپ نے فرمایا: اُسے میرے پاس لے آؤ۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ تو اندھے ہو چکے ہیں۔ حاضر نہیں ہو سکتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسے کہہ دو کہ سات راتیں صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۝ پڑھے تو خواب میں میری زیارت سے مشرف ہوگا اور مجھ سے حدیث روایت کرے گا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہوا اور آپ سے حدیث بھی روایت کرتا تھا۔

بنی اسرائیل کے ایک نبی حضرت سموئیل علیہ السلام ایک مرتبہ اپنے چالیس ساتھیوں سمیت دشمن میں گھر گئے۔ ساتھیوں نے پوچھا: اب ہم کیا کریں؟ فرمایا صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۝ پڑھتے ہوئے دشمن پر حملہ کرو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ دشمن کا لشکر سمندر میں غرق ہو گیا۔

پس یہ دُرود شریف دلوں میں محبت پیدا کرنے، دشمن پر فتح پانے اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونے کا بہترین نسخہ ہے۔

دُرود شریف نمبر (3) دُرود فوری بخشش:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ ۝

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

فضیلت:

ارشاد نبوی ہے: جو مومن کھڑے ہو کر یہ دُرود شریف پڑھے گا تو بیٹھنے سے پہلے اس کی بخشش ہو جائے گی اور اگر بیٹھ کر پڑھے گا تو کھڑے ہونے سے پہلے بخشا جائے گا۔

دُرود شریف نمبر (4) دُرودِ دیدار:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ٥

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد نبی اُمی پر رحمت نازل فرما۔

فضیلت:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو شخص یہ دُرود شریف مجھ پر جمعہ کے روز ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اُسی جمعہ کی رات کو اپنے رب کو یا اپنے نبی کو یا جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھے گا۔ اگر نہ دیکھ سکے تو دوسرے جمعہ یا تیسرے جمعہ کو پھر پڑھے۔

مفاخر الاسلام میں ہے کہ حضور رسول کریم کے دیدار کا مشتاق یہ دُرود شریف ہر جمعہ کو پڑھے اور کم از کم پانچ جمعہ تک یہ عمل کرے۔

دُرود شریف نمبر (5) دُرودِ مغفرت:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد نبی اُمی پر اور آپ کی آل پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

فضیلت:

حضرت سہیلؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اس دُرود پاک کو اَسی (80) مرتبہ پڑھے اُس کے اَسّی (80) سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

دُرود شریف نمبر (6) دُرودِ مغفرت و ثواب:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ٥

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد نبی اُمی پر اور آپ کی آل پر رحمت اور خوب سلامتی نازل فرما۔

فضیلت:

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن نماز عصر پڑھ کر اُسی جگہ بیٹھے ہوئے (یعنی نماز کی جگہ سے اُٹھے بغیر) اَسی (80) مرتبہ اس دُرود پاک کو پڑھا اس کے اَسی (80) سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اُس کے نامۂ اعمال میں اَسی (80) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

دُرود شریف نمبر (7) دُرودِ نجات:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ٥

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے نبی، نبی اُمّی ہیں۔

فضیلت:

امام غزالیؒ احیا العلوم میں فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر یہ دُرود شریف اَسی (80) مرتبہ پڑھے تو اُس کے اَسی (80) سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

دُرود شریف نمبر (8) دُرودِ مغفرتِ کثیرہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ٥

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے نبی اور تیرے رسول نبی اُمی ہیں۔

فضیلت:

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اَسی (80) مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھے اس کے اَسی (80) سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! دُرود کس طرح پڑھا جائے؟ آپ نے فرمایا: یہ دُرود شریف ایک بار پڑھ کر ایک انگلی بند کرے۔ یعنی دُرود شریف کی تعداد کا شمار اُنگلیوں پر کرے۔

دُرود شریف نمبر (9) دُرودِ نعم البدل صدقہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ٥

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور رحمت نازل فرما مومن مردوں اور مومن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر۔

فضیلت:

ارشادِ نبوی ہے: ”جس مسلمان کے پاس صدقہ کے لیے کوئی چیز نہ ہو وہ یہ دُرود پاک پڑھا کرے۔ یہ دُرود صدقے کا ایک اچھا نعم البدل ہے۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے اس دُرود شریف کی۔ دُرود پڑھنے کا ثواب بھی ملتا ہے اور صدقہ دینے کا اَجر بھی نصیب ہوتا ہے۔

دُرودشریف نمبر 10 (دُرودِ زیارت، شفاعت اور شفاء):

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ o

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما رُوحوں میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحِ اقدس پر اور جسموں میں سے آپ کے جسمِ اقدس پر اور قبروں میں سے آپ کی قبرِ اقدس پر۔

فضیلت:

امام شعرانی فرماتے ہیں حضور رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرود شریف پڑھے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا وہ مجھے قیامت کے روز دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے روز دیکھے گا میں اُس کی شفاعت (یعنی سفارش) کروں گا اور وہ میرے حوض سے (یعنی حوضِ کوثر سے) پانی پیئے گا اور اللہ جل شانہ اس جسم کو جہنم پر حرام کر دے گا۔ چنانچہ یہ دُرود شریف تاجدارِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرنے، آپ کی شفاعت حاصل کرنے، آگ برستی قیامت میں آبِ کوثر سے سیراب ہونے اور جہنم کی خوفناک آگ سے تحفظ پانے کا ایک لاجواب اور باکمال وظیفہ ہے۔

حضرت فاکہانی فرماتے ہیں: میں نے اس دُرود شریف کو سونے سے پہلے پڑھا۔ جب سو گیا تو نیند میں حضور مصطفٰے علیہ السلام کا چہرہ مبارک چاند میں دیکھا اور آپ سے کلام کیا۔ پھر آپ چاند میں غائب ہو گئے۔

بڑھاپے میں اکثر لوگوں کو پیشاب بند ہونے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اگر بہتر سے بہتر علاج کے باوجود اس عارضہ سے جان نہ چھٹے تو اُس درود شریف کا کثرت سے وِرد کیجئے بندشِ پیشاب کو ختم کرنے کا یہ مجرب نسخہ ہے۔

دُرودشریف نمبر (11) دُرودِ مُقرّب:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد علیہ السلام پر رحمت نازل فرما اور ان کو ایسے مبارک ٹھکانے پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔ (مُقرّب ٹھکانے سے مُراد مقامِ محمود ہے)

فضیلت:

رحمت کے تاجدار، عاصیوں کے غم گسار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ جو شخص اس دُرود شریف کو پڑھے گا اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گی۔

دُرود شریف نمبر (12) دُرودِ شفاعت:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّ لِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّ اَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ o

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد کی آل پر دُرود بھیج۔ ایسا دُرود جو تیری رضا (یعنی خوشنودی) کا ذریعہ ہو اور آپ کے حق کی ادائیگی ہو اور آپ کو وسیلہ اور مقام (یعنی مقام محمود) عطا فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔

فضیلت:

ارشادِ نبوی ہے: جو شخص یہ دُرود شریف پڑھے گا اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔

دُرود شریف نمبر (13) دُرود افضل ترین جزا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّ لِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّ اَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ o

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر دُرود بھیج ایسا دُرود جو تیری رضا (یعنی خوشنودی) کا ذریعہ ہو اور آپ کے حق کی ادائیگی ہو اور آپ کو وسیلہ اور مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اور ہماری طرف سے آپ کو ایسی جزا دے جس جزا کے وہ مستحق ہیں اور آپ کو اُس جزا سے افضل (یعنی بہتر) جزا دے جو تو نے کسی نبی کو اُس کی امت کی طرف سے دی۔ اور دُرود بھیج ان کے تمام بھائیوں یعنی نبیوں پر اور پرہیزگار لوگوں پر! اے رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

فضیلت:

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس دُرود پاک کو پڑھے گا اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔

درودشریف نمبر (14) دُرودِ ثوابِ کبیر:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو مومنوں کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے گھرانے پر، جیسی رحمت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر۔ بے شک تو خوبیوں والا بزرگ ہے۔

فضیلت:

اس دُرود پاک کے بارے میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے الفاظ مبارکہ ہیں: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ ہمارے گھرانے پر دُرود پڑھا کرے تو اُس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ پر ناپا جائے تو وہ اِن الفاظ میں (یعنی اوپر بیان کردہ دُرود کے الفاظ میں) دُرود پڑھا کرے۔

درود شریف نمبر (15) دُرودِ اجرِ عظیم:

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ o

ترجمہ: اللہ جل شانہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی جزا دے جس کے وہ مستحق ہیں۔

فضیلت:

یہ چھوٹا سا منفرد دُرود شریف اجر و ثواب کا سمندر ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے: ''جو شخص اِس دُرود پاک کو ایک مرتبہ پڑھتا ہے اُس کا ثواب ستر (70) فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈال دیتا ہے۔'' یعنی اس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے کا ثواب اس قدر خطیر، کبیر اور کثیر ہے کہ 70 فرشتے اس ثواب کو دُرود پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں 1000 دنوں تک لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔ حضرات! یہ عظیم الشان ثواب ایک مرتبہ پڑھنے کا ہے اور جو خوش بخت اسے روزانہ ہزار مرتبہ پڑھتے ہیں اُس کے ثواب کا تخمینہ کیا ہوگا! حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب ''عہود کبریٰ'' میں لکھتے ہیں کہ یہ دُرود شریف میرے اوراد میں سے ہے اور میں صبح و شام روزانہ ہزار ہزار بار پڑھتا ہوں۔

درود شریف نمبر (16) دُرودِ بحرِ ثواب:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ

مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ مَا هُوَ اَهْلُهٗ ٥

ترجمہ : اے اللہ! اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت نازل فرما اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' اُن پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو' کو ایسی جزا عطا فرما جس کے وہ اہل ہیں۔

فضیلت:

ارشادِ نبوی ہے: جو شخص صبح شام یہ دُرود پڑھتا ہے تو یہ ثواب لکھنے والے فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے رکھے گا۔ یعنی فرشتے اس کا عظیم الشان ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

دُرود شریف نمبر (17) دُرود ثوابِ کثیر:

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِ مُحَمَّدَنِ الدَّرَجَةَ وَالْوَسِيْلَةَ فِى الْجَنَّةِ ٥ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اَجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ مَا هُوَ اَهْلُهٗ ٥

ترجمہ : اے اللہ! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں درجہ اور وسیلہ عطا فرما۔ اے اللہ! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب! حضرت محمدؐ ان پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو' کو ایسی جزا عطا فرما جس کے وہ اہل ہیں۔

فضیلت:

ارشادِ نبوی کے مطابق اس دُرود شریف کا ثواب اس قدر عظیم الشان ہے کہ ستر (70) فرشتے اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔ افضل الصلوٰۃ کے صفحہ 66 پر درج ہے کہ اگر کوئی حلف اٹھائے کہ میں افضل دُرود پڑھوں گا تو اُسے چاہیے کہ وہ یہ دُرود شریف پڑھے۔

دُرود شریف نمبر (18) دُرود تحفظِ غیبت:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ٥

ترجمہ : شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو!

فضیلت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے یہ (اُوپر بیان کردہ کلمات) پڑھتے ہو تو اللہ تعالیٰ تم پر ایک نورانی فرشتۂ رحمت ایسا مقرر فرمائے گا کہ جو غیبت سے تم کو روک دے گا اور جب تم مجلس سے اُٹھتے ہوئے اسے پڑھ لو تو وہ فرشتۂ رحمت لوگوں کو تمہاری غیبت سے روک دے گا۔

(فضائل دُرود وسلام۔ صفحہ 39)

دُرود شریف نمبر (19) دُرود تامہ:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ o اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ"

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسی رحمت نازل فرمائی تو نے سیدنا ابراہیم پر اور سیدنا ابراہیم کی آل پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسی برکت نازل فرمائی تو نے سیدنا ابراہیم پر اور سیدنا ابراہیم کی آل پر بے شک تو خوبیوں والا بزرگ ہے اے نبی! آپ پر سلام ہو اور آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

فضیلت:

حضرت شاذلی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا: تو مجھ پر دُرود تامہ کیوں نہیں پڑھتا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ لمبا ہے اس لیے میں چھوٹا دُرود پاک پڑھ لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: دُرود تامہ پڑھا کر! خواہ ایک ہی مرتبہ اول وآخر پڑھ لیا کر۔ (سعادت دارین صفحہ 132) پس یہ دُرود شریف ہر دُرود کے اول وآخر کم ازکم ایک ایک مرتبہ ضرور پڑھیے۔ اجر وثواب کا عظیم الشان سمندر ہے یہ دُرود شریف!!

دُرود شریف نمبر (20) دُرود حضوری:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ مَلَاَتْ قَلْبُهٗ مِنْ جَلَالِكَ

وَعَيْنَهٗ مِنْ جَمَالِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَّسْرُوْرًا مُّؤَيَّدًا مَّنْصُوْرًا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ٥

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر رحمت اور خوب سلام بھیج جس سے آپ کا دل تیرے جلال (بزرگی) سے بھرا رہے اور آپ کی آنکھیں تیرے جمال (خوبصورتی) سے ٹھنڈی رہیں۔ پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خوش اور شادمان، مدد پائے ہوئے (اور) فتح یاب ہو گئے۔

فضیلت:

حضرت شیخ عبداللہ بن نعمانؒ وہ خوش نصیب ہیں جنہوں نے رحمت کے تاجدار، جنت کی بہار، دو عالم کی سرکار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب میں سو (100) بار دیدار کیا۔ آخری بار انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کون سا دُرود پاک پڑھا کروں جو آپ کو زیادہ پسند ہو؟ فرمایا یہ دُرود پڑھا کرو ---- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالَّذِیْ مَلَأْتَ ---- الخ۔ مقام حضوری حاصل ہوگا۔ اسی وجہ سے اس دُرود کو "دُرودِ حضوری" کہتے ہیں۔ حضرت شیخ عبداللہ بن نعمانؒ اپنی بقیہ زندگی میں یہی دُرود پاک پڑھتے رہے۔

حضرات محترم! مقام حضوری سے مراد عالم روحانیت میں حضور پُرنُور کی مجلس مقدس میں حاضری ہے اور یہ عظیم الشان سعادت صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، اولیائے کاملین، صالحین، متقین، محبین، محبوبین، صابرین وذاکرین کو حاصل ہوتی ہے یا پھر یہ خوش بختی اُن کو نصیب ہوتی ہے جو دُرود پاک کی نہایت ہی کثرت کرتے ہیں۔

دُرود شریف نمبر (21) دُرودِ تنجینا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِی الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ٥ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ٥

ترجمہ: الٰہی ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے سردار حضرت محمد کی آل پر رحمت نازل فرما۔ ایسی رحمت جس کی بدولت ہمیں تمام خوف اور آفتوں سے نجات ہو جائے۔ اور جس کی بدولت ہماری تمام حاجتیں پوری ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک و صاف ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر متمکن ہوں اور جس کی بدولت ہم زندگی کی تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں سے

پورا پورا فائدہ حاصل کریں۔ بے شک تُو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

فضیلت:

حضرت شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بحری جہاز میں سفر کر رہا تھا۔ اچانک سمندر میں اس قدر شدید طوفان آیا کہ جہاز ڈگمگانے لگا۔ اس پریشانی میں میری آنکھ لگ گئی۔ میں خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مُشرّف ہوا۔ آپ نے فرمایا: سواریوں کو کہہ دو کہ اس دُرود کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ میں نے بیدار ہو کر سواریوں کو خواب کے بارے میں بتایا۔ ہم نے ابھی تین سو مرتبہ دُرود شریف پڑھا تھا کہ طوفان ٹل گیا اور ہم بخیر اپنی منزل پر پہنچ گئے۔ یہ دُرود ہر مصیبت، ہر بلا، ہر پریشانی اور ہر مہم میں اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

اور حضرت محمد نبی (مکرم) پر ایسی رحمت نازل فرما جس طرح کہ تو نے ہمیں دُرود بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔

فضیلت:

حضرت ابو بکر صدیق فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا۔ اچانک ایک شخص حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور آپ کا چہرۂ انور خوشی سے دمک اُٹھا۔ آپ نے اُسے اپنے برابر بٹھالیا۔

پھر جب وہ صحابیؓ اپنا کام کر چکے تو جانے کے لیے اُٹھے اور جب کچھ دُور چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابو بکر! یہ ایسا شخص ہے کہ روزانہ تمام روئے زمین کے رہنے والوں کے عمل کے برابر اس اکیلے کا عمل اللہ تعالیٰ کے یہاں پہنچایا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اتنا ثواب اس کو روزانہ کیوں ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ جب بھی صبح اُٹھتا ہے تو مجھ پر دس مرتبہ ایسا دُرود شریف پڑھتا جو اپنے ثواب میں ساری مخلوق کے دُروروں کے (ثواب کے) برابر ہے میں نے عرض کیا: وہ دُرود شریف کیا ہے: تو آپ نے یہ دُرود شریف بیان فرمایا جو اُوپر پیش کیا گیا ہے۔

دُرود شریف نمبر (3) دُرود اَربعہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی صَلَاۃٌ o اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرَکَۃٌ o اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی سَلَامٌ o اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ o

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ کوئی بھی رحمت باقی نہ رہے

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر برکت نازل فرما یہاں تک کہ کوئی بھی برکت باقی نہ رہے

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر سلامتی نازل فرما یہاں تک کہ کوئی بھی سلامتی باقی نہ رہے

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر رحم فرما یہاں تک کہ کوئی بھی رحم باقی نہ ہے

فضیلت:

حضرت زیدؓ فرماتے ہیں' ایک دن ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے۔ جب ہم چوراہے پر کھڑے ہوئے تو ایک اعرابی آیا۔ اس نے سلام عرض کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا: اے اعرابی! جب تو آیا تھا تو تُو نے کیا پڑھا تھا کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فرشتوں نے آسمانوں کے کناروں کو بھرا ہوا ہے۔ اعرابی نے عرض کیا: حضور! میں نے یہ دُرود پاک پڑھا تھا (یہ دُرود اُوپر بیان کیا گیا ہے)۔

باب 94:

بُزرگانِ دین کے تیئس دُرود شریف

دُرود شریف نمبر (1) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دُرود پاک:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَمَعْدَنِ الْاَسْرَارِ وَمَنْبَعِ الْاَنْوَارِ وَجَمَالِ الْکَوْنَیْنِ وَشَرَفِ الدَّارَیْنِ وَسَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ الْمَخْصُوْصِ بِقَابَ قَوْسَیْنِ ٥

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آخری نبی ہیں اور اَسرار کی کان ہیں اور انوار کا سر چشمہ ہیں اور دونوں جہانوں کا کمال ہیں اور دونوں جہانوں کا شرف (بلندی) ہیں اور جن و انس کے سردار ہیں اور وہ قابَ قوسین کے خطاب کے ساتھ مخصوص ہیں۔

فضیلت:

حضرت موسیٰ کلیم اللہ تھے۔ آپ کو جب حبیبِ خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کی شان معلوم ہوئی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا: ''یا اللہ! مجھے بھی اُس امت میں سے کر دے''! اللہ جل شانہ نے فرمایا: ''اے پیارے کلیم! تو میرے حبیب پر دُرود پاک پڑھ۔'' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُوپر بیان کردہ دُرود شریف پڑھا۔

پس یہ دُرود شریف اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے اور ان کے قرب سے شرف یاب ہونے کے لیے بہترین دُرود شریف ہے۔

دُرود شریف نمبر (2) حضرت خضر علیہ السلام کا دُرود پاک (دُرود کمالیہ):

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْکَامِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ کَمَا لَا نِھَایَةَ لِکَمَالِكَ وَ عَدَدَ کَمَالِہٖ ٥

ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی کامل ہیں اور آپ کی آل پر رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما ایسی جیسی کہ تیرے کمال کی انتہا نہیں اور نبی پاک کے کمال کا شمار نہیں۔

فضیلت:

صوفیائے کرام کا پسندیدہ دُرود پاک ہے۔ نسیان کی بیماری سے شفا کے لیے بے مثال اور شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے باکمال دُرود شریف ہے۔

دُرود شریف نمبر (3) حضرت جویریہ ؓ کا دُرود پاک (دُرود افضل):

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَآءَ نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ ٥

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تیرے بندے اور تیرے نبی اور تیرے رسول نبی اُمی ہیں اور آپ کی آل اور آپ کی بیویوں اور آپ کی اولاد پر رحمت اور سلامتی نازل فرما، خلقت کی تعداد کے برابر اور اپنی ذات کی رضا کے مطابق اور اپنے عرش کے وزن کے مطابق اور کلموں کی سیاہی کے مطابق۔

فضیلت:

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ اُم المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان ہے: اگر کوئی شخص یہ حلف اٹھائے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افضل ترین دُرود بھیجوں گا تو اُسے چاہیے کہ یہ دُرود پاک پڑھے۔ اسی وجہ سے اس دُرود کو "دُرود افضل" کہا جاتا ہے۔

دُرود شریف نمبر (4) سیدۃ النساء فاطمہ الزہراؓ کا دُرود پاک:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ رُوْحُهٗ مِحْرَابُ الْاَرْوَاحِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكَوْنِ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ هُوَ اِمَامُ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ هُوَ اِمَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عِبَادِ اللّٰهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما اس ہستی پر جس کی رُوح رُوحوں اور فرشتوں اور کائنات کے لیے محراب ہے۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما اُس ہستی پر جو نبیوں اور رسولوں کے پیشوا ہیں۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما اُس ہستی پر جو پیشوا ہیں جنت والوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے مومن بندے ہیں۔

فضیلت:

اس دُرود کی فضیلت کے بارے میں اِتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ یہ اُس مبارک و متبرک ہستی کا دُرود پاک ہے جو

پیغمبرِ اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چہیتی بیٹی، شہیدوں اور جنتیوں کے سردار حضرت امام حسن ؓ اور حضرت امام حسین ؓ کی والدہ ماجدہ اور شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زوجہ مقدسہ تھیں۔

دُرود شریف نمبر (5) حضرت علی حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دُرود پاک:

صَلَوٰاتُ اللّٰہِ وَمَلَا ئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَائِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ جَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

وَعَلٰی آلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت اور برکت اور سلامتی نازل فرما ہمارے سردار اور ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو جُود وکرم کی کان ہیں اور آپ کی آل پر بھی۔

فضیلت:

یہ دُرودِ غوثیہ ہے یہ وہ دُرود پاک ہے جس پر قطب الاقطاب، غوث الاغواث سیدنا غوث اعظم حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ نے اَوراد و وظائف کو ختم کیا ہے۔ اس دُرود پاک کے وِرد سے بارگاہِ الٰہی میں قُرب وحضوری کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور یہی دنیا و آخرت کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

دُرود شریف نمبر (8) حضرت امام شافعیؒ کا دُرودِ پاک:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ○

ترجمہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام ذکر کرنے والوں کے ذکر کے برابر اور تمام ذکر سے غافل رہنے والوں کے برابر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو۔

فضیلت:

یہ دُرودِ شافعی ہے۔ اس دُرود کی عظمت و رفعت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایئے کہ جب امام شافعی نے رحلت فرمائی تو اس دُرود کی بدولت ان کے لیے جنت اِس طرح سجائی گئی جیسے دُلہن کو سجایا جاتا ہے اور ان پر موتی یوں نچھاور کیے گئے جس طرح دُلہن پر کیے جاتے ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے باب ''دُرود شریف لکھنے کی فضیلت'' کے عنوانات: جنت دلہن کی طرح سجائی گئی! تاجدارِ حرم کی نگاہِ کرم!

حضرات! بہتر ہے کہ اس دُرود کے آخر میں آل، برکت اور سلام کو بھی شامل کر لیجیے اور اس دُرود کو یُوں پڑھیے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارَكَ وَسَلَّمَ ○

دُرود شریف نمبر (9) حضرت امام شافعیؒ کا ایک اور دُرودِ پاک (دُرودِ خمسہ):

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ

بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ ٥

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما' دُرود بھیجنے والوں کی تعداد کے برابر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما' دُرود نہ بھیجنے والوں کی تعداد کے برابر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما' جیسا کہ رحمت بھیجنے کا تو نے حکم فرمایا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما' جیسا کہ تُو اُن پر رحمت بھیجا جانا پسند فرماتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جو اُن کے شایانِ شان ہو۔

فضیلت:

مصائب اور مشکلات سے تحفظ کے لیے یہ دُرود شریف نہایت مؤثر ہے۔ ہر نماز کے بعد تین بار پڑھیے۔ مرنے کے بعد قبر میں سوال و جواب میں آسانی ہوگی اور راحت اور مغفرت نصیب ہوگی۔

دُرود شریف نمبر (10) حضرت خواجہ حسن بصری کا دُرود پاک (دُرودِ مکین):

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیّٰتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥

ترجمہ: الٰہی! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُن کی آل اور اصحاب اور اولاد اور بیویوں اور نسل اور اُن کے گھرانے اور اُن کے سسرال اور اُن کے مددگاروں اور اُن کی فرماں برداری کرنے والوں اور اُن سے محبت کرنے والوں اور اُن کی اُمت اور ان تمام کے ساتھ ہم پر بھی رحمت نازل فرما' اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

فضیلت:

حضرت خواجہ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُسے حوضِ کوثر سے بھر بھر کر جام پلائے جائیں وہ اس دُرودِ پاک کو کثرت سے پڑھا کرے نیز گھر میں سکون اور خوش حالی کے لیے یہ ایک لاجواب دُرود شریف ہے۔ اس کی کثرت سے میاں بیوی میں محبت بڑھتی ہے۔ گھریلو جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں اور اتفاق پیدا ہوتا ہے۔

دُرود شریف نمبر (11) حضرت خواجہ حسن بصری کا ایک اور دُرود پاک (دُرودِ کوثر):

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیِّیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ o

ترجمہ: اے اللہ دُرود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اولین میں اور دُرود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آخرین میں اور دُرود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبیوں میں اور دُرود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رسولوں میں اور دُرود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم ملکوت میں قیامت کے دن تک۔

فضیلت:

اس دُرود شریف کا کثرت سے وِرد کیجئے۔ قیامت کے روز جب شدید پیاس کا عالم ہوگا، حضور ساقیِ کوثر اپنے دستِ مبارک سے جامِ کوثر عطا فرمائیں گے۔

صوفیا کے جدِ اعلیٰ حضرت خواجہ حسن بصری فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قُرب حاصل کرنا چاہے وہ اس دُرود کی کثرت کرے۔ اس وظیفہ کو ہر وقت وِردِ زبان رکھنے والا دنیا میں عزت و مرتبہ پاتا ہے۔

دُرود شریف نمبر (12) حضرت شاذلیؒ کا دُرود پاک:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النُّوْرِ الذَّاتِیْ وَالسِّرِّ السَّارِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاٰثَارِ وَالْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ o

ترجمہ: اے اللہ! رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نورِ ذاتی ہیں اور وہ سِر (راز) ہیں جو تمام آثار اور اسماء اور صفات میں سرایت کئے ہوئے ہیں۔

فضیلت:

اس دُرود پاک کا بلاناغہ وِرد کرنے سے باطن انوارات سے جگمگا اُٹھتا ہے اور نورِ محمدی کی حقیقت سے پردہ اُٹھنے لگتا ہے۔ اسے پانچ سو مرتبہ پڑھنے سے درپیش مشکل حل ہو جاتی ہے۔

دُرود شریف نمبر (13) حضرت شمس الدین محمد الحنفیؒ کا دُرودِ پاک:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ ٥

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد اور آپ کی آل اور اصحاب پر نازل فرما رحمت اور سلامتی۔ اتنی (رحمت اور سلامتی) کہ تیرے علم میں جو بھی شمار کی چیزیں ہیں اُن کے شمار کے برابر اور تیرے علم میں جو بھی تولنے کی چیزیں ہیں اُن کے وزن کے برابر اور تیرے علم میں جو بھی ناپنے کی چیزیں ہیں اُن کے پیمانوں کے برابر۔

فضیلت:

یہ دُرود، دُرودِ حنفی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دُرود شریف حضرت محمد الحنفی ؒ کے معمولات میں تھا۔ حضرت حنفیؒ غوث کے مرتبہ پر فائز تھے اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی اولاد میں سے تھے۔ اس دُرود پاک کے پڑھنے سے سرورِ کونین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب اور آپ کی محبت نصیب ہوتی ہے۔

اِس دُرود شریف کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسندیدگی کا اعزاز حاصل ہے۔ اسی لیے اسے ''دُرودِ اعزاز'' کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ اس دُرود کے متعلق ایمان افروز واقعہ (فضائل دُرود شریف ---- واقعات کی روشنی میں) کے باب میں ''عظمت، عزت، محبت'' کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

دُرود شریف نمبر (14) حضرت ابراہیم متبولیؒ کا دُرود پاک:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِهِمْ وَ صَحْبِهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ مَا مَضٰی وَتَحْفَظَنِیْ فِیْمَا بَقِیَ ٥

ترجمہ: اے اللہ، بے شک میں تیرے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سارے نبیوں اور رسولوں پر اور اُن کی آل اور اُن کے تمام اصحاب پر۔ اور مجھ سے ماضی میں جو گناہ سرزد ہوئے ہیں اُنہیں معاف کردے اور جو زندگی باقی ہے اُس میں میری حفاظت فرما۔

فضیلت:

یہ اُس ہستی کا دُرود پاک ہے جن کے شیخ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ آپ کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عالمِ بیداری میں ملاقات کا شرف حاصل تھا اور آپ نبی معظم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختلف معاملات میں مشورہ کیا کرتے تھے۔ اُس محترم و مکرم ہستی کا نام مبارک ہے: حضرت ابراہیم متبولی۔ اس نسبت سے اس دُرود کو ''دُرود متبولی'' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے: ''بیداری میں حضور کا دیدار'' کا باب۔

دُرود شریف نمبر (15) حضرت خالد بن کثیرؒ کا دُرودِ پاک (دُرودِ ابنِ کثیر):

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، جو نبی اُمی ہیں جو پاک ہیں اور پاک کیے گئے ہیں، اور ان کی آل اور اصحاب پر رحمت اور برکت اور سلامتی نازل فرما۔

فضیلت:

یہ دُرود شریف خالد بن کثیرؒ ہر جمعرات کی رات کو بڑے ادب اور خلوص سے دس ہزار مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ پر جان کنی کی حالت طاری ہوئی تو آپ کے سرہانے کے نیچے سے کاغذ کا ایک ٹکڑا ملا جس پر لکھا تھا: هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَالِدِ بْنِ كَثِيْرٍ --- (خالد بن کثیر آگ سے بری ہے)۔ یہ سب اِس دُرود پاک کی برکت سے ہوا۔

دُرود شریف نمبر (16) حضرت سید احمد بدویؒ کا دُرودِ پاک (دُرودِ بدوی):

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَتِرْيَاقِ الْاَغْيَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالْمُخْتَارِ وَاٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَاَفْضَالِهٖ ٥

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد نبی مختار جو نوروں کا نور اور اَسراروں کا سِر اور دشمنوں کے تریاق ہیں اور آپ کی پاکیزہ آل اور آپ کے عمدہ سیرت والے ساتھیوں پر رحمت نازل فرما، اپنی نعمتوں اور عنایات کی تعداد کے مطابق۔

فضیلت:

حضرت احمد البدویؒ زبردست عاشقِ رسول تھے۔ آپ قطب الاقطاب تھے۔ اسی لیے آپ کے اس دُرود کو "دُرود قطب" بھی کہتے ہیں۔ اس دُرود کا روزانہ سو (100) مرتبہ وِرد دل کو انوار سے بھر دیتا ہے۔ جس سے نفس، شیطان اور دشمن کی تسخیر میں آسانی ہو جاتی ہے اور زیارتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوتی ہے۔

دُرود شریف نمبر (17) حضرت معروف کرخی کا دُرودِ پاک (دُرود العابدین):

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ

وَاجْزِ مُحَمَّدًا وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ o

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر اتنی رحمت فرما کہ اس سے دنیا و آخرت بھر جائیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر اتنا رحم فرما کہ اس سے دنیا و آخرت بھر جائیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل کو اتنی جزا دے کہ اس سے دنیا و آخرت بھر جائیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر اتنی سلامتی نازل فرما کہ اس سے دنیا و آخرت بھر جائیں۔

فضیلت:

اِس دُرود شریف کو نمازِ تہجد کے بعد بکثرت پڑھنے سے کشف کا کمال پیدا ہوتا ہے اور روحانی درجات میں بلندی نصیب ہوتی ہے۔

دُرود شریف نمبر (18) حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کا دُرود پاک:

يَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ o يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ o يَاصَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ o يَا رَافِعَ الْبَلَاءِ وَالْبَلِيَّةِ o صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهِ الْبَرَرَةِ النَّقِيَّةِ وَ اغْفِرْلَنَا بِالْعَشَاءِ وَالْعَشِيَّةِ o رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَ اَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ o وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا o بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ o

ترجمہ: اے نیک لوگوں پر ہمیشہ فضل فرمانے والے اے عنایات سے کھلے ہاتھ رکھنے والے اے عظیم نعمتوں کو عطا فرمانے والے اے مصائب و تکالیف دُور فرمانے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُن کی مقدس و پاک آل پر رحمت نازل فرما اور ہمارے رات اور زندگی کے گناہوں کو بخش دے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں مسلمان کی حیثیت میں موت دینا اور صالحین کے ساتھ ملا دینا اور تمام نبیوں اور رسولوں پر اور مقرب فرشتوں پر رحمت ہو اور خوب کثرت سے سلام ہو۔ تیری رحمت کے طفیل اے رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

فضیلت:

یہ دُرود پاک حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ نے حضرت خواجہ نظام الدین کو تلقین فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت بابا صاحبؒ نے یہ دعا مجھ کو عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس کی مواظبت کرو تا کہ میں تم کو اپنا خلیفہ مقرر کروں۔

دُرود شریف نمبر (19) امام بوصیری کا دُرود پاک:

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی
حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ترجمہ: اے میرے مولا! تو اپنے حبیب پر ہمیشہ ہمیشہ دُرود و سلام بھیج جو تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ اے میرے پروردگار! تو اپنے حبیب پر ہمیشہ ہمیشہ دُرود و سلام بھیج جو تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔

فضیلت:

یہ نعتیہ دُرود شریف حضرت امام شرف الدین محمد بن سعید البوصیری کے معروف قصیدہ بردہ شریف کا نچوڑ ہے۔ اسی لیے اسے ''دُرودِ بوصیری'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اِسے روزانہ سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھنے سے دل میں عشقِ رسول کی شمع روشن ہو جاتی ہے۔

دُرود شریف نمبر (20) حضرت شاہ ولی اللہ محدثؒ کا دُرودِ پاک:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥

ترجمہ: الٰہی! حضرت محمد نبی اُمی اور آپ کی آل پر رحمت اور برکت اور سلامتی نازل فرما۔

فضیلت:

شاہ عبد العزیزؒ فرماتے ہیں: ہمیں جو کچھ بھی فیض حاصل ہوا' اس دُرود شریف کی برکت سے ہوا۔ یہ اُن کے خاندان کے تمام بزرگوں کا دُرود شریف ہے۔

دُرود شریف نمبر (21) حضرت احمد رضا بریلویؒ کا دُرودِ پاک (دُرودِ رضویہ):

صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّ سَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ o

ترجمہ: نبی امی اور آپ کی آل واصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو۔ اے اللہ کے رسول! آپ پر رحمت اور آپ پر سلام۔

فضیلت:

اس دُرود پاک میں تین مختصر دُرودوں کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس لیے جو اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اسے تین مرتبہ دُرود پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

نمازِ جمعہ کے بعد روضۂ اقدس کی طرف رخ کر کے باادب کھڑے ہو جائیں اور اس دُرود پاک کو کثرت سے پڑھیں۔ مدنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خواب میں اپنی زیارت سے نوازتے ہیں۔ زیارتِ رسول کے لیے نہایت اعلیٰ اور نہایت مؤثر دُرود شریف ہے۔

دُرود شریف نمبر (22) حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کا دُرود پاک (دُرودِ خضری):

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ o

ترجمہ: حبیبِ خدا حضرت محمد اور آپ کی آل اور اصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو۔

فضیلت:

یہ دُرود نہ صرف حضرت میاں شیر محمد نقشبندی مجددیؒ کے معمولات میں شامل تھا بلکہ آپ مریدین کو بھی اس کے وِرد کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ یہ دُرود پاک نقشبندیہ سلسلہ کا معمول ہے۔ اس کے وِرد سے سکونِ قلب کی دولت حاصل ہوتی ہے۔

حکیم الامت ڈاکٹر محمد اقبال دُرود خضری کو روزانہ دس ہزار مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے لقب ''حکیم الامت'' کو دُرود شریف کی برکت قرار دیتے ہوئے اپنے دوست ڈاکٹر عبدالحمید کو بتایا: میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ دُرود شریف کا ورد کیا ہے۔ تفصیل کے لیے ''دُرود شریف کی کثرت'' کا باب ملاحظہ فرمائیے۔

اس دُرود کو ''دُرودِ خضری'' ''دُرودِ خضرائی'' اور ''دُرود خضریہ'' کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

دُرود شریف نمبر (23) [redacted] کا دُرود پاک:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ o

ترجمہ: الٰہی! ہمارے سردار حضرت محمد نبی اُمی اور آپ کی آل پر رحمت اور برکت اور سلامتی نازل فرما۔

باب 95:

برصغیر ہند و پاک میں دو مشہور دُرود شریف

دُرود شریف نمبر (1) دُرودِ تاج:

دُرودِ تاج

یہ دُرود شریف برصغیر پاک و ہند میں ذوق و شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ زیارت رسول کے لیے مشہور ہے۔ فراخیِ رزق اور سحر و آسیب دُور کرنے کے لیے بھی مجرب ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِى الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِيْلِ الشِّيَمِ ط شَفِيْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنَ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ

اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ ط یٰٓاَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o

ترجمہ دُرودِ تاج

شروع اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما جو صاحب تاج و معراج اور براق والے اور جھنڈے والے ہیں جن کے وسیلے سے بلا، وبا، قحط، مرض اور دکھ دور ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی لکھا گیا بلند کیا گیا، قبول شفاعت کیا گیا، اور لوح و قلم میں کھدا ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب و عجم کے سردار ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم نہایت مقدس خوشبودار پاکیزہ اور خانہ کعبہ و حرم پاک میں منور ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت گاہ کے آفتاب، اندھیری رات کے ماہتاب، بلندیوں کے صدر نشین راہ ہدایت کے نور، مخلوقات کے جائے پناہ اندھیروں کے چراغ، نیک اطوار کے مالک، امتوں کے بخشوانے والے بخشش و کرم سے موصوف ہیں اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نگہبان جبریل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت گزار، براق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری معراج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر سدرۃ المنتہیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام اور (قرب خداوندی) قاب قو سین کا مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلوب ہے اور مطلوب ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصود ہے اور مقصود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولوں کے سردار، نبیوں میں سب سے پیچھے آنے والے، گنہگاروں کے بخشوانے والے، مسافروں کے غمخوار، دنیا جہان کے لیے رحمت، عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، خدا شناسوں کے آفتاب، راہِ خدا پر چلنے والوں کے چراغ، مقربوں کے راہ نما محتاجوں غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنے والے، جن و انس کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں (بیت المقدس و کعبہ) کے پیشوا، اور دنیا و آخرت میں ہمارے وسیلہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتبہ قاب قوسین پر فائز ہیں دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جدامجد اور ہمارے تمام جن و انس کے آقا ہیں یعنی ابی القاسم محمد بن عبداللہ جو اللہ کے نور میں سے ایک نور ہیں اے نور جمال محمدی کے مشتاقو! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ پر دُرود و سلام بھیجو

جو بھیجنے کا حق ہے۔

دُرود شریف نمبر (2) دُرود لکھی:

دُرودِ لکھی

یہ دُرود مسلمانوں کے مشہور بادشاہ سلطان محمود غزنوی سے منسوب ہے۔ وہ روزانہ اسے لاکھ مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے سلطنت کے امور سرانجام دینے کے لیے وقت بہت کم ملتا تھا۔ چنانچہ ایک رات سلطان محمود غزنوی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا اے محمود! اس دُرود شریف کو ہر روز نماز فجر کے بعد ایک مرتبہ پڑھا کر۔ ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کا ثواب حاصل ہوگا یعنی اس دُرود پاک کو جتنی بار پڑھا جائے اُتنے لاکھ بار ثواب ملے گا۔ اسی لیے اِس دُرود کو دُرودِ لکھی کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَلِمٰتِ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَرَمِ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ كَلَامِ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَاوَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَمَلِ الْقِفَارِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خُلِقَ فِی الْبِحَارِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَاوَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَیْهِ الَّیْلُ وَ اَشْرَقَ عَلَیْهِ النَّھَارُ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَآئِقِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوٰتِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَاوَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ط صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتِه وَاَنْبِیَآئِه وَرُسُلِه وَجَمِیْعِ الْخَلَآئِقِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَاوَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِه وَاَصْحَابِه وَاَزْوَاجِه وَ ذُرِّیَّاتِه وَاَھْلِ بَیْتِه وَاَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَيَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِينَ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا دَآئِمًا اَبَدًا كَثِيرًا كَثِيرًا ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ط

ترجمہ دُرودِ لکھی

اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار اپنی رحمت کے دُرود و سلام نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار اپنے فضل کے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار اپنی مخلوقات کے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار اپنی معلومات کے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار اپنے کلمات کے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار اپنے کرم کے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار اپنے کلام کے حروف کے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار بارشوں کے قطروں کے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار صحراؤں کی ریت (کے ذروں) کے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار سمندروں میں پیدا کردہ ہر چیز کے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار دانوں اور پھلوں کی تعداد کے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار راتوں اور دِنوں کے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار ان چیزوں کے جن پر رات نے اندھیرا اور دن نے روشنی کی رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار اُن کے جنہوں نے حضور پر دُرود بھیجا رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار اُن کے جنہوں نے حضور پر دُرود نہیں بھیجا رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار مخلوقات کی لی گئی سانسوں کے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

اور آپ کی آل پر بشمار آسمان کے ستاروں کے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بشمار دنیا و آخرت کی تمام چیزوں کے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل، آپ کے ساتھیوں، آپ کی بیویوں، آپ کی اولاد اور آپ کے گھرانے پر اور تیرے (یعنی اللہ کے) تمام اطاعت شعاروں پر جو آسمانوں اور زمینوں میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اور اُس کے فرشتوں اور اُس کے نبیوں اور رسولوں اور تمام مخلوقات کا دُرود نازل ہو۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے، اے کرم کرنے والوں میں سب سے زیادہ کرم کرنے والے۔ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے تمام اصحاب پر تا قیامت اور مابعدِ قیامت خوب خوب اور کثیر کثیر رحمت اور سلامتی ہو اللہ تعالیٰ کی جس کے لیے تمام تعریفیں ہیں، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

اگلے 51 دُرود شریف

کتاب کا یہ حصہ دُرود سیکشن کا ہے۔ جس میں 100 دُرود شریف پیش کیے گئے ہیں۔ اِن میں سے 49 دُرود شریف آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔ اگلے 51 دُرود شریف آپ پہلی بار پڑھیں گے۔ اِنہیں اِس کتاب میں پہلی بار پیش کیا جارہا ہے کیونکہ یہ 51 دُرود و سلام مُصنف کے خود وضع کردہ ہیں۔

اِن 51 دُرود و سلام کی تخلیق کے دوران انوار و تجلیات اور رحمات و برکات کی ایک دُنیا بجی رہی۔ پیغمبرِ اعظم و آخر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی خواب میں بار بار زیارتِ مبارک، آپ کے فرموداتِ عالیہ اور آپ کے تحائفِ عالی شان سے مُصنف کی خالی جھولی لبالب بھر گئی۔ اس بیان کا مقصد خود ستائی ہے نہ خود نمائی بلکہ اس کا مقصد ان دُرود و سلام کی افادیت و اہمیت کو اُجاگر کرنا ہے لٰہذا یہ 51 دُرود و سلام ثواب کا گنجینہ، اَجر کا خزینہ اور ترقی کا زینہ ہیں۔ اِس لیے اِنہیں اپنے اَوراد و وظائف میں شامل کر لیجیے اور شامل رکھیے۔

باب 96:

چھ نایاب دُرود شریف

دُرود شریف نمبر (1) دُرودِ اَعظم:

یہ دُرود شریف ہزاروں دُرودُوں کی رحمات و برکات سے معمور ہے اس خاص الخاص نادر اور منفرد دُرود شریف کا چند بار پڑھ لینا ہی کافی ہے اور اگر کوئی خوش نصیب روز سو مرتبہ پڑھے تو اس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت، رحمت اور شفاعت کو پالیا۔ یہ دُرود شریف ایک راز ہے، ایک اَسرار ہے! اس کا ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب ارب ہا ارب مرتبہ پڑھنے کے ثواب کے برابر ہے۔

اگر کوئی شخص یہ حلف اُٹھائے کہ میں حضورِ اقدس پر ایسا عالی شان دُرود و سلام بھیجوں گا جو اَجر و ثواب کا لامحدود سمندر ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ یہ دُرود شریف پڑھے۔ اِسی سبب اِس دُرود کا نام ''دُورِدِ اعظم'' ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ وَسَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ وَبَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ وَّ صُوْرَةِ مُحَمَّدٍ وَّ جَسَدِ مُحَمَّدٍ وَّ قَبْرِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَحْبَابِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ اُمَّتِهٖ وَعَلٰى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ دَآئِمًا اَبَدًا صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ

بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَغْنٰى وَبِهَا تَمْلَأُ ذَاتَ مُحَمَّدٍ مِّنْ شَانِكَ وَشَانُ مُحَمَّدٍ مِّنْ كَمَالِكَ وَعَيْنَ مُحَمَّدٍ مِّنْ جَمَالِكَ وَقَلْبَ مُحَمَّدٍ مِّنْ جَلَالِكَ وَصَدْرَ مُحَمَّدٍ مِّنْ اَسْرَارِكَ وَقَبْرَ مُحَمَّدٍ مِّنْ اَنْوَارِكَ وَذِكْرَ مُحَمَّدٍ مِّنْ رِفْعَتِكَ وَاِسْمَ مُحَمَّدٍ مِّنْ عَظْمَتِكَ وَمَدِيْنَةَ مُحَمَّدٍ مِّنْ رَحْمَتِكَ وَاُمَّةَ مُحَمَّدٍ مِّنْ مَحَبَّتِكَ وَاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ ٥ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥

ترجمہ: الٰہی! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مبارک اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ مبارک اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ مبارک اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر اور اُن کی آل اور اُن کے گھرانے اور اُن کے دوستوں اور اُن کے ساتھیوں اور اُن کی اُمت پر اور تمام نبیوں اور رسولوں اور شہیدوں پر نازل فرما رحمت اپنے جلال (بزرگی) کے بقدر اور سلامتی اپنے جمال کے بقدر اور برکت اپنے کمال کے بقدر — ایسی رحمت اور ایسی سلامتی اور ایسی برکت جو منقطع نہ ہو اور جو فنا نہ ہو اور جس کی بدولت بھری رہے:

ذاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری شان سے اور شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے کمال سے اور چشمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے جمال (دیدار) سے اور قلبِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے جلال (بزرگی) سے اور سینۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے اسرار سے اور قبرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے انوار (تجلیات) سے اور ذکرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری رفعت سے اور نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری عظمت سے اور مدینۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (شہرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تیری رحمت سے اور اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری محبت سے۔ اور اُنہیں وسیلہ اور فضیلت اور مقامِ محمود عطا فرما جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

دُرود شریف نمبر (2) دُرودِ کبیر:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ وَسَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ وَبَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ وَّ صُوْرَةِ مُحَمَّدٍ وَّ جَسَدِ مُحَمَّدٍ وَّ قَبْرِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَحْبَابِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَاُمَّتِهٖ دَائِمًا اَبَدًا ٥

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا ٥

ترجمہ: الٰہی! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مبارک اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ مبارک اور

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر اور ان کی آل پر اور اُن کے گھرانے اور اُن کے دوستوں اور اُن کے ساتھیوں اور اُن کی امت پر تا قیامت اور مابعد قیامت بھی نازل فرما رحمت اپنے جلال (بزرگی) کے بقدر اور (نازل فرما) سلامتی اپنے جمال کے بقدر اور (نازل فرما) برکت اپنے کمال کے بقدر---- خدایا! مجھے میری اپنی نگاہوں میں حقیر اور لوگوں کی نگاہوں میں بڑا بنا دے۔

دُرود شریف نمبر (3) دُرودِ عظمت:

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ كَشَانِكَ وَبِقَدْرِ شَانِكَ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهِمْ وَاَصْحٰبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ ٥ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِيْ ٥

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تمام نبیوں اور رسولوں پر اور ان کی تمام آل اور اصحاب پر اپنی شان کے مطابق اور اپنی شان کے بقدر رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما۔ اے اللہ! ڈھانپ لے میرے عیب اور کر دے مجھے بے فکر خوف کی چیزوں سے۔

دُرود شریف نمبر (4) دُرودِ محبت و برکت:

يَا وَدُوْدُ صَلِّ بِقَدْرِ عَظْمَةِ ذَاتِكَ وَسَلِّمْ بِقَدْرِ وُسْعَةِ قُدْرَتِكَ وَبَارِكْ بِقَدْرِ رِفْعَةِ شَانِكَ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ وَبَحْرِ الْمَحَبَّةِ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَحْبَابِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ٥ اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ٥

ترجمہ: اے نہایت محبت کرنے والے! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو رسول رحمت اور محبت کا دریا ہیں' اپنی ذات کی عظمت کے بقدر رحمت اور اپنی قدرت کی وسعت کے بقدر سلامتی اور اپنی شان کی رفعت کے بقدر برکت نازل فرما اور اُن کی بیویوں' نسل' آل' گھرانے' دوستوں اور تمام ساتھیوں پر بھی' تا قیامت اور مابعدِ قیامت بھی۔ بے شک تو نہایت رحم فرمانے والا اور نہایت محبت فرمانے والا ہے۔

دُرود شریف نمبر (5) دُرودِ فتّاح:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَاةً وَّسَلَامًا تَفُكُّ بِهَا الْكُرَبُ ٥ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ٥

ترجمہ: الٰہی! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمت پر دُرود اور سلام بھیج۔ ایسا دُرود اور ایسا سلام جس کی برکت سے پریشانیاں دور ہوں۔ اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! اپنی رحمت سے میری مدد فرما۔

دُرود شریف نمبر (6) دُرودِ علیٰ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ شَمْسِ الضُّحٰی وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَدْرِ الدُّجٰی وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْھُدٰی وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَدْرِ الْعُلٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بِقَدْرِ جَلَالِكَ دَائِمًا اَبَدًا ۝

ترجمہ: الٰہی قیامت تک اور مابعد قیامت بھی اپنی بزرگی کے بقدر رحمت اور سلامتی نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آفتاب چاشت ہیں۔ اور رحمت اور سلامتی نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تاریکی کے ماہِ کامل ہیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت اور سلامتی نازل فرما جو نورِ ہدایت ہیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت اور سلامتی نازل فرما جو مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت اور سلامتی نازل فرما جو بلندیوں کے صدر ہیں۔ اور اُن کی آل اور ساتھیوں پر بھی (رحمت اور سلامتی نازل فرما)۔

باب 97:

خیر و برکت کا دریا بہانے والے دو دُرود شریف

دُرود شریف نمبر (1) دُرودِ دائمی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً لَّا تَفْنٰى o اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَلَامًا لَّا يَفْنٰى o اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ بَرَكَةً لَّا تَفْنٰى o

ترجمہ: الٰہی! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے جلال (بزرگی) کے بقدر رحمت نازل فرما' ایسی رحمت جو فنا نہ ہو۔ الٰہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے جمال کے بقدر سلامتی نازل فرما' ایسی سلامتی جو فنا نہ ہو۔ الٰہی! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے کمال کے بقدر برکت نازل فرما' ایسی برکت جو فنا نہ ہو۔

دُرود شریف نمبر (2) دُرودِ رضا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ بِقَدْرِ عِلْمِكَ اَبَدًا عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً وَّ سَلَامًا تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا o

ترجمہ: الٰہی! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے گھرانے پر اپنے علم کے بقدر تا اَبد رحمت اور سلامتی نازل فرما' ایسی رحمت اور ایسی سلامتی جو راضی کر دے تجھ کو اور راضی کر دے اُن کو (یعنی حضور اقدس کو) اور راضی ہو جائے تو اس کی برکت سے ہم سے۔

باب 98:

رحمتوں کی مُوسلا دھار بارش برسانے والے تین دُرود شریف

دُرود شریف نمبر(1) دُرودِ مُنوّر:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَھْلِ بَیْتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاُمَّتِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًاO

ترجمہ: الٰہی! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول نبی امی ہیں اور اُن کی آل اور اُن کے گھرانے اور اُن کے ساتھیوں اور اُن کی امت پر خوب کثرت سے رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما۔

دُرود شریف نمبر(2) دُرودِ تمام:

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ جَمِیْعَ صَلَوَاتِكَ وَجَمِیْعَ تَسْلِیْمَاتِكَ وَجَمِیْعَ بَرَكَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاٰخِرِ وَعَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِھِمْ وَاَصْحٰبِھِمْ اَجْمَعِیْنَ O

ترجمہ: الٰہی! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آخری نبی ہیں تمام نبیوں اور رسولوں پر اور اُن کی تمام آل اور ان کے تمام اصحاب پر اپنی تمام رحمتیں اور اپنی تمام سلامتیاں اور اپنی تمام برکتیں نازل فرما۔

دُرود شریف نمبر(3) دُرودِ اکمل:

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَلٰی اَفْضَلِ الْاَفْضَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْ اَجْمَلَ تَسْلِیْمَاتِكَ عَلٰی اَجْمَلِ الْاَجْمَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْ اَكْمَلَ بَرَكَاتِكَ عَلٰی اَكْمَلِ الْاَكْمَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهِ الْاَطْھَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْیَارِ بِقَدْرِ اَفْضَالِكَ دَآئِمًا اَبَدًا اَبَدًا O

ترجمہ: الٰہی! تا قیامت اور مابعد قیامت بھی اپنی عنایات کے بقدر اپنی بہترین رحمتیں نازل فرما تمام فضیلت والوں میں سب سے زیادہ فضیلت والے ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور اپنی خوبصورت ترین سلامتیاں نازل فرما تمام خوبصورتوں میں سب سے خوبصورت ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور اپنی کامل برکتیں نازل فرما مخلوق میں تمام کاملوں سے کامل ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور اُن کی پاکیزہ آل پر اور اُن کے سراپا خیر اصحاب پر۔

باب 99:

قبر کو فرحت بخش خوشبو سے بھر دینے والے

تین خوبصورت دُرود شریف

دُرود شریف نمبر (1) دُرودِ اجرِ کثیر:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ دَائِمًا اَبَدًا o جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ o صَلَاۃً وَّ سَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ o

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی امی پر اوران کی آل اور اُن کے گھرانے اور اُن کے ساتھیوں پر قیامت تک اور مابعدِ قیامت بھی رحمت نازل فرما۔ اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا فرما جس کے وہ مستحق ہیں۔ اے اللہ کے رسول! آپ پر دُرود اور سلام ہو۔

دُرود شریف نمبر (2) دُرودِ اَبدی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَاۃً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَکَۃً لَّا تَفْنٰی وَلَا تُحْصٰی o

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی امی پر رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما۔ ایسی رحمت اور ایسی سلامتی اور ایسی برکت جو فنا نہ ہو اور جو شمار نہ کی جاسکے۔

دُرود شریف نمبر (3) دُرودِ کمال:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ بِقَدْرِ کَمَالِكَ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ آخِرِ الْاَنْبِیَآءِ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِھِمْ وَاَصْحٰبِھِمْ اَجْمَعِیْنَ o

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار نبیوں میں آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تمام نبیوں اور رسولوں پر اور ان کی تمام آل اور اصحاب پر اپنے کمال کے بقدر رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما قیامت تک اور مابعدِ قیامت بھی۔

باب 100:

پانچ مختصر مگر پُر تاثیر دُرود شریف جو ہر مقصد کے لیے اکسیر ہیں

دُرود شریف نمبر (1) دُرودِ فیض:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَشَانِكَ ٥

ترجمہ: اے اللہ! اپنی شان کے مطابق حضرت محمد ﷺ پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

دُرود شریف نمبر (2): دُرودِ فلاح:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا٥

ترجمہ: حضرت محمد پر اور اُن کی آل پر اللہ تعالیٰ کی خوب رحمت اور سلامتی نازل ہو۔

دُرود شریف نمبر (3) دُرودِ فضیلت:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ بِقَدْرِ شَانِكَ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ دَائِمًا اَبَدًا ٥

ترجمہ: الٰہی! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی اُمی پر اور اُن کی آل اور اصحاب پر اپنی شان کے بقدر رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما تا قیامت اور مابعد قیامت بھی۔

دُرود شریف نمبر (4) دُرودِ تاجدارِ رحمت:

يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مَنْ هُوَ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ ٥

ترجمہ: اے رب العالمین! دُرود اور سلام بھیج اُس پر جو رحمۃ للعالمین ہے۔

دُرود شریف نمبر (5) دُرودِ معصوم:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ٥

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الْمَعْصُوْمِ ٥

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والے! نبی معصوم پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

باب 101:

پندرہ بے مثال منظوم دُرود شریف

دُرود شریف نمبر (1) دُرودِ اَقدس:

صَلِّ وَسَلِّمْ یَا اللّٰہُ ٥
اَبَدًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ٥

ترجمہ: اے اللہ! رسول اللہ پر تا ابد رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

دُرود شریف نمبر (2) دُرودِ بحرِ اَجر:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا ٥
بِقَدْرِ شَانِكَ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی ٥

ترجمہ: الٰہی! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصطفےٰ پر اپنی شان کے بقدر تا قیامت اور مابعدِ قیامت بھی رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

دُرود شریف نمبر (3) دُرودِ کامل:

صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ بِقَدْرِ شَانِكَ یَا اَللّٰہِ ٥
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَبَدًا ٥

ترجمہ: اے اللہ! اپنی شان کے بقدر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُن کی آل پر اور اُن کے ساتھیوں پر تا اَبد رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما۔

دُرود شریف نمبر (4) دُرودِ نافع:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی ٥ بِقَدْرِ جَلَالِكَ دَائِمًا اَبَدًا ٥

ترجمہ: اے اللہ! نبی مصطفےٰ پر تا قیامت اور مابعدِ قیامت بھی اپنی بزرگی کے بقدر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

دُرود شریف نمبر (5) دُرودِ خیر:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ بِقَدْرِ شَانِكَ اَبَدًا ٥

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی ٥

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اپنی شان کے بقدر اَبدی رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

دُرود شریف نمبر (6) دُرودِ واحد:

یَا اَللّٰہُ یَا وَاحِدُ یَا ذَالْعِزَّةِ وَالْكِبْرِیَاءِ ٥

صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ ٥

ترجمہ: اے اللہ! اے واحد! اے صاحبِ عزت! اے صاحبِ بزرگی! سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے نبی پر رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما۔

دُرود شریف نمبر (7) دُرودِ عظیم:

یَا رَبِّیَ الْاَعْلٰی یَا رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ٥

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ ٥

ترجمہ: اے ربِ اعلیٰ! اے رب عظیم! نبی کریم پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

دُرود شریف نمبر (8) دُرودِ قادر:

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الْاٰخِرِ ٥

دَائِمًا اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا قَادِرُ ٥

ترجمہ: اے اللہ! اے قدرت والے! آخری نبی پر رحمت اور سلامتی نازل فرما قیامت تک اور قیامت کے بعد بھی۔

دُرود شریف نمبر (9) دُرودِ مقدم:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا آخِرَ الْاَنْبِیَآءِ ٥

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا مَحْبُوْبَ الْكِبْرِیَآءِ ٥

ترجمہ: اے نبیوں میں آخری نبی! آپ پر رحمت اور سلامتی ہو۔ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے! اور آپ کی آل اور آپ کے ساتھیوں پر بھی (رحمت اور سلامتی ہو)۔

دُرود شریف نمبر (10) دُرودِ مُعزّز:

رَبَّنَا صَلِّ عَلَى الْمُصْطَفٰی ٥

رَبَّنَا سَلِّمْ عَلَى الْمُجْتَبٰی ٥

صَلَاةً وَسَلَامًا اَبَدًا ٥

وَلَا تَنْحَصِرُ عَدَدًا ٥

ترجمہ: اے ہمارے رب! حضرت مصطفٰے پر رحمت نازل فرما۔ اے ہمارے رب! حضرت مجتبٰے پر سلامتی نازل فرما۔ ایسی رحمت اور ایسی سلامتی جو تاابد رہے۔ اور جسے کوئی شمار نہ کر سکے۔

دُرود شریف نمبر (11) دُرودِ معظّم:

صَلِّ وَسَلِّمْ اَبَدًا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

بِقَدْرِ شَانِكَ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ٥

وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ٥

وَعَلٰى اٰلِهِمْ وَاَصْحٰبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ ٥

اِغْفِرْ بِرَحْمَتِكَ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ ٥

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنَ ٥

ترجمہ: اے جہانوں کے پالنے والے! نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے نبی پر تاابد رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ اور تمام نبیوں اور رسولوں پر بھی اور اُن کی تمام آل اور تمام ساتھیوں پر بھی۔ اے معاف کرنے والوں میں سب سے بہتر معاف فرمانے والے! اپنی رحمت سے مجھے معاف فرما دے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

دُرود شریف نمبر (12) دُرودِ محسن:

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ٥

وَعَلٰی اٰلِہٖ یَآ اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ o
بِقَدْرِ شَانِكَ یَآ اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ o
دَائِمًا اَبَدًا یَا مُحْسِنَ الْمُحْسِنِیْنَ o
اِرْحَمْ اِرْحَمْ یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ o
اَکْرِمْ اَکْرِمْ یَآ اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ o

ترجمہ: اے تمام جہانوں کے اللہ! سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے نبی پر اور اُن کی آل پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ اے حاکموں کے حاکم! اپنی شان کے بقدر (رحمت اور سلامتی نازل فرما)۔ اے محسنوں کے محسن! تا قیامت اور مابعد قیامت (رحمت اور سلامتی نازل فرما) اے رحم فرمانے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! رحم فرما۔ رحم فرما۔ اے کرم فرمانے والوں میں سب سے بڑھ کر کرم فرمانے والے! کرم فرما۔ کرم فرما۔

دُرود شریف نمبر (13) دُرودِ معراج:

(1) یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِیْنَ o
وَتَاجِ الْمُرْسَلِیْنَ وَمِعْرَاجِ الْمُؤْمِنِیْنَ o

(2) یَارَبِّ بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰی خَیْرِ السَّابِقِیْنَ o
وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمِ الْمُرْسَلِیْنَ o

(3) یَا رَبِّ تَکَرَّمْ عَلٰی اِمَامِ الْخَاشِعِیْنَ o
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ o

(4) یَا رَبِّ اَبْلِغِ السَّلَامَ لِرُوْحِ طٰسٓ o
وَاَعْطِہِ الْوَسِیْلَةَ یَا مُعْطِیَ الْمُعْطِیْنَ o

(5) یَا رَبِّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ o
بِرَحْمَتِكَ یَآ اَللّٰهُ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ o

ترجمہ: (1) اے پروردگار! رحمۃ للعالمین پر جو رسولوں کا تاج اور مومنوں کی معراج ہیں، رحمت نازل فرما۔
(2) اے پروردگار! پہلوں سے بہتر اور نبیوں اور رسولوں کے آخر میں تشریف لانے والے (رسول) پر برکت اور سلامتی نازل فرما۔
(3) اے پروردگار! خشوع کرنے والوں کے پیشوا اور اُن کی تمام آل واصحاب پر کرم فرما۔
(4) اے پروردگار! طٰسٓ (حضور اقدس کا ایک نام مبارک) کو میرا سلام پہنچادے اور اے عطا کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر عطا کرنے والے! اُنہیں وسیلہ (یعنی مقامِ محمود) عطا فرما۔
(5) اے پروردگار! اے اللہ! اے معاف کرنے والوں میں سب سے بہتر معاف کرنے والے! مسلمان خواتین اور مسلمان مردوں کی اپنی رحمت سے مغفرت فرمادے۔

درود شریف نمبر (14) دُرودِ اَبرار:

(1) یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ جَمِیْعِ الثِّمَارِ o
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ o

(2) یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ رَمْلِ الْقِفَارِ o
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْاَسْرَارِ o

(3) یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ o
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ طَاهِرِ الْاَطْهَارِ o

(4) یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ o
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَ بْصَارِ o

(5) یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ o

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ ٥

ترجمہ: (1) اے پروردگار! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو متقیوں کے سردار ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر تمام پھلوں کی تعداد کے برابر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

(2) اے پروردگار! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اسرارِ (الٰہی) کی کان ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صحراؤں کی ریت (کے ذرّوں) کی تعداد کے برابر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

(3) اے پروردگار! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام پاکیزوں میں پاکیزہ ترین ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درختوں کے پتوں کی تعداد کے برابر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

(4) اے پروردگار! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آنکھوں کا نور ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر بارش کے قطرات کی تعداد کے برابر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

(5) اے پروردگار! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نُوروں کا نُور ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر راتوں اور دنوں کی تعداد کے برابر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

درود شریف نمبر (15) دُرودِ مُبین:

(1) صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ رَبَّنَا صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِہٖ

(2) سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ رَبَّنَا سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِہٖ

(3) بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ رَبَّنَا بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِہٖ

(4) تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ رَبَّنَا تَرَحَّمْ بِقَدْرِ خِصَالِہٖ

(5) تَكَرَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ رَبَّنَا تَكَرَّمْ بِقَدْرِ اَفْضَالِہٖ

ترجمہ:

(1) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر رحمت ہو۔ اے میرے پروردگار! (یہ) رحمت اُن کی بزرگی کے بقدر نازل فرما۔

(2) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر سلامتی ہو۔ اے میرے پروردگار! (یہ) سلامتی اُن کے جمال کے بقدر نازل فرما۔

(3) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر برکت ہو۔ اے میرے پروردگار! (یہ) برکت اُن کے کمال کے بقدر نازل فرما۔

(4) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر رحم ہو۔اے میرے پروردگار! (یہ) رحم اُن کی عاداتِ مبارک کے بقدر نازل فرما۔

(5) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر کرم ہو۔اے میرے پروردگار! (یہ) کرم اُن کی مہربانیوں کے بقدر نازل فرما۔

باب 102:

دُہرے اَجر والے دس دُرود شریف

ذکرِ الٰہی کے ساتھ

اِن دس دُرودُوں میں دُرود و سلام کے اجر کے ساتھ ذکرِ الٰہی کا اجر بھی شامل ہے۔ اس لیے یہ دُگنا اَجر والے دُرود و سلام بے پایاں ثوابات و برکات کے حامل ہیں ۔ ذکرِ الٰہی بھی کیجئے اور دُرود و سلام بھی پڑھیے۔

دُرود شریف نمبر (1) دُرودِ ماجد:

یَا اَللّٰہُ یَآ اَللّٰہُ یَآ اَللّٰہُ ٥

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ٥

ترجمہ : اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! رسول اللہ پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

دُرود شریف نمبر (2) حمد وثنا + دُرودِ جزا:

هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ ٥

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ ٥

ترجمہ : وہی اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اے اللہ! ہماری طرف سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو ایسی جزا دے جس کے وہ مستحق ہیں۔

دُرود شریف نمبر (3) حمد وثنا + دُرودِ طیبہ:

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ ٥

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ٥

صَلِّ وَسَلِّمْ یَآ اَللّٰہُ ٥

اَبَدًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ٥

ترجمہ: اللہ اللہ اللہ ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اے اللہ! رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ رسول اللہ پر تا اَبد۔

دُرود شریف نمبر (4) حمدوثنا + دُرودِ کریم:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَدِیْمُ o

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ o

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ o

وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ o

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ہمیشہ زندہ، ہمیشہ قائم رہنے والا قدیم ترین ہے۔ اللہ پاک ہے اور اُسی کے لیے تعریف ہے۔ اللہ پاک ہے عظمت والا۔

اے اللہ! نبی کریم پر رحمت اور سلامتی نازل فرما اور اے رحمان! اے رحیم! اُن کی آل اور ساتھیوں پر بھی (رحمت اور سلامتی نازل فرما)۔

دُرود شریف نمبر (5) حمدوثنا + دُرودِ معطر:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاللّٰـهُ اَكْبَرُ o

هُوَ رَحْمٰنُ الْجِنَّةِ وَالْبَشَرِ o

یَا اِلٰـهَ الْعٰلَمِیْنَ یَا خَالِقَ الْكَوْثَرِ o

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِیِّ الْمُعَطَّرِ o

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے وہ جن و بشر پر مہربان ہے۔ اے تمام جہانوں کے اللہ! اے حوضِ کوثر کے خالق! خوشبو والے نبی پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

دُرود شریف نمبر (6) حمدوثنا + دُرودِ اَطہر:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ o

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَهُوَ مَالِكُ الْمَحْشَرِ o

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِیِّ الْاَطْهَرِ o

وَاٰلِہٖ بِقَدْرِ شَانِکَ یَا خَالِقَ الْکَوْثَرِ ٥

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور تمام تعریفوں کے لائق اللہ ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ قیامت کے دن کا مالک ہے۔

اے اللہ! اے حوضِ کوثر کے خالق! نبی پاک پر اور ان کی آل پر اپنی شان کے بقدر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

دُرود شریف نمبر (7) حمد وثنا + دُرودِ قیوم:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَآ اَللّٰہُ ٥
صَلِّ وَسَلِّمْ بِقَدْرِ شَانِ اللّٰہِ ٥
دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ٥

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اے ہمیشہ قائم رہنے والے اے اللہ! رسول اللہ پر تا قیامت اور مابعدِ قیامت بھی شانِ اللہ کے بقدر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

دُرود شریف نمبر (8) حمد وثنا + دُرودِ طاہر:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاٰخِرِ ٥
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الطَّاہِرِ ٥
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَبَرَکَتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الصَّابِرِ ٥

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے اور رحمت نازل ہو محمد پر جو آخری نبی ہیں۔ اللہ پاک ہے اور سلامتی نازل ہو محمد پر جو پاکیزہ نبی ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور برکت نازل ہو محمد پر جو صبر کرنے والے نبی ہیں۔

دُرود شریف نمبر (9) حمد وثنا + دُرودِ سلطان:

(1) یَا اَللّٰہُ یَا سُلْطَانُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحْمٰنُ ٥
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ ٥

(2) یَآ اَللّٰہُ یَا سُلْطَانُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحْمٰنُ ٥
سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَرْکَزِ الْاِیْمَانِ ٥

(3) يَآ اَللّٰهُ يَا سُلْطَانُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحْمٰنُ o
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حُلْوِ اللِّسَانِ o

(4) يَآ اَللّٰهُ يَا سُلْطَانُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحْمٰنُ o
تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَادِقِ الْبَيَانِ o

(5) يَآ اَللّٰهُ يَا سُلْطَانُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحْمٰنُ o
تَكَرَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُحْسِنِ الْاِنْسَانِ o

ترجمہ: (1) اے اللہ! اے سلطان! اے رحیم! اے رحمان! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن پر قرآن نازل فرمایا گیا۔
(2) اے اللہ! اے سلطان! اے رحیم! اے رحمان! سلامتی نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ایمان کا مرکز ہیں
(3) اے اللہ! اے سلطان! اے رحیم! اے رحمان! برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو شیریں زبان ہیں
(4) اے اللہ! اے سلطان! اے رحیم! اے رحمان! رحم فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سچ بولنے والے ہیں۔
(5) اے اللہ! اے سلطان! اے رحیم! اے رحمان! کرم فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو انسان کے محسن ہیں۔

دُرود شریف نمبر (10) حمد وثنا + دُرودِ ناصر:

(1) يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ يَا خَيْرَ الرَّازِقِيْنَ o
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o

(2) يَآ اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ يَآ اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ o
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o

(3) يَا دَائِمَ الْمَتِيْنِ يَآ اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ o
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o

(4) اِرْحَمْ اِرْحَمْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ o
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o

(5) اَکْرِمْ اَکْرِمْ اَکْرِمْ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ ○
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ○
(6) صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ○
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
(7) وَعَلٰی اٰلِہٖ یَآ اِلٰـہَ الْعٰلَمِیْنَ ○
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○

ترجمہ : (1) اے جہانوں کے پالنے والے! اے سب سے بہتر رزق دینے والے! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

(2) اے سب اولین سے اول' اے سب آخرین سے آخر! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

(3) اے ہمیشہ انتہائی مضبوط و مستحکم' اے حاکموں کے حاکم! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

(4) رحم فرما' رحم فرما' رحم فرما اے رحم فرمانے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

(5) کرم فرما' کرم فرما' کرم فرما اے کرم فرمانے والوں میں سب سے بڑھ کر کرم فرمانے والے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

(6) تمام نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے نبی پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

(7) اے تمام جہانوں کے اللہ! اور اُن کی آل پر (بھی رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

31
31

باب 103:

روضۂ اَقدس پر حاضری اور روانگی کے وقت سلام

سلامِ حاضری

روضۂ اقدس پر حاضری کے وقت ادب سے کھڑے ہو جائیے۔ نگاہ نیچی رکھیے۔ نہایت عقیدت' احترام اور محبت سے اپنے آقا رسالت مآب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں یہ سلام پیش کیجیے۔

(1) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ o

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد' حضرت عبداللہ کے لختِ جگر

(2) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ نَبِیُّ اللّٰهِ o

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد' اللہ تعالیٰ کے نبی پاک

(3) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ o

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد' اللہ تعالیٰ کے رسول پاک

(4) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَفْوَةُ اللّٰهِ o

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد' اللہ تعالیٰ کے منتخب رسول

وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ o

اور آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

(5) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بِكْرُ اٰمِنَةَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، حضرت آمنہ کے اکلوتے بیٹے

(6) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ رُوْحُ خَدِيْجَةَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، حضرت خدیجہ کی جان

(7) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ حُبُّ عَائِشَةَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، حضرت عائشہ کی محبت

(8) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَبُوْ فَاطِمَةَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، حضرت فاطمہ کے والد ماجد

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ٥

(9) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ نِعْمَةُ اللّٰهِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، اللہ تعالیٰ کی (عظیم ترین) نعمت

(10) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ رَحْمَةُ اللّٰهِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، اللہ تعالیٰ کی رحمت

(11) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مِنَّةُ اللّٰهِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، اللہ تعالیٰ کا (عظیم ترین) احسان

(12) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ هَدِيَّةُ اللّٰهِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد ، اللہ تعالیٰ کا (بہترین) تحفہ

وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ o

(13) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ o
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد ، قرآن والے (قرآن آپ پر نازل کیا گیا)

(14) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَاحِبُ الْفُرْقَانِ o
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد ، حق و باطل میں فرق فرمانے والے

(15) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَاحِبُ الْبُرْهَانِ o
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد ، کامیابی کے ساتھ حق کی دلیل

(16) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَاحِبُ الْمِيْزَانِ o
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد ، میزان والے

وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ o

(17) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ o
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد سب سے پہلے ایمان لانے والے

(18) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ o
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد ، سب سے پہلے مسلمان

(19) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَوَّلُ الْمُقَرَّبِيْنَ o
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد سب سے پہلے (اللہ تعالیٰ کے) مقرب

(20) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَوَّلُ الشَّافِعِيْنَ o
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد (روزِ قیامت) سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے

وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ٥

(21) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ شَانُ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، مومنوں کی شان

(22) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ سُلْطَانُ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد مومنوں کے سردار

(23) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ حَنَّانُ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد مومنوں کے لیے نرم طبیعت رکھنے والے

(24) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مِيْزَانُ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد مومنوں کے لیے حق کا معیار

وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ٥

(25) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَكْبَرُ النَّاسِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، لوگوں میں سب سے بڑے

(26) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَصْبَرُ النَّاسِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، لوگوں میں سب سے زیادہ صبر فرمانے والے

(27) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَطْهَرُ النَّاسِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، لوگوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ

(28) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَظْهَرُ النَّاسِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، لوگوں میں سب سے روشن بزرگ

وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ٥

(29) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ o

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد تمام نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے

(30) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَعْظَمُ الْاَنْبِيَاءِ o

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد نبیوں میں سب سے بڑے

(31) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَرْحَمُ الْاَنْبِيَاءِ o

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد نبیوں میں سب سے بڑے رحم فرمانے والے

(32) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَحْلَمُ الْاَنْبِيَاءِ o

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد نبیوں میں سب سے زیادہ حلیم اور بردبار

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ o

(33) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُبَارَكُ الْقَبْرِ o

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، مبارک قبر والے

(34) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُبَارَكُ الْاَمْرِ o

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، مبارک حکم والے

(35) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُبَارَكُ الْعَصْرِ o

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد اے محمد مبارک زمانے والے

(36) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُبَارَكُ النَّصْرِ o

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، مبارک نصرت والے

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ o

(37) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُجَسَّمُ الْهِدَايَةِ o

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد سراپا ہدایت

(38) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُجَسَّمُ الْعِنَايَةِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد سراپا عنایت

(39) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُجَسَّمُ الْقَنَاعَةِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، سراپا قناعت

(40) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُجَسَّمُ الشَّجَاعَةِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، سراپا شجاعت

وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ٥

(41) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَنْبَعُ الْفُيُوْضَاتِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد سرچشمہِ فیوضات

(42) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَنْبَعُ الْكَمَالَاتِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد سرچشمہِ کمالات

(43) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَنْبَعُ الْبَرَكَاتِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد سرچشمہِ برکات

(44) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَنْبَعُ الرَّحْمَاتِ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، سرچشمہِ رَحمات

وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ٥

(45) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُبَشِّرُ التَّائِبِيْنَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد توبہ کرنے والوں کو بشارت (خوشخبری) دینے والے

(46) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُبَشِّرُ الْخَائِفِيْنَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کو بشارت دینے والے

(47) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُبَشِّرُ الْبَاذِلِيْنَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو بشارت دینے والے

(48) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُبَشِّرُ الْمُجٰهِدِيْنَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد اللہ کی راہ میں لڑنے والوں (جہاد کرنے والوں) کو بشارت دینے والے

وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ٥

(49) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ خَيْرُ الْعٰلَمِيْنَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، تمام جہانوں سے بہتر

(50) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ خَيْرُ الْعٰلِمِيْنَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد تمام عالموں سے بہتر

(51) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ خَيْرُ الْعٰمِلِيْنَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد، تمام نیک عمل کرنے والوں سے بہتر

(52) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ خَيْرُ السّٰبِقِيْنَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد تمام پہلوں سے بہتر

وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ٥

(53) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد پرہیزگاروں کے پیشوا

(54) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اِمَامُ الْقَانِعِيْنَ ٥

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد قناعت کرنے والوں کے پیشوا

(55) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اِمَامُ الْخَاشِعِيْنَ ○
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد خشوع کرنے والوں کے پیشوا

(56) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اِمَامُ السّٰجِدِيْنَ ○
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد سجدہ کرنے والوں کے پیشوا

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ○

(57) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاٰمِنِيْنَ ○
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد امن والوں کے سردار

(58) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد ایمان والوں کے سردار

(59) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد احسان کرنے والوں کے سردار

(60) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ ○
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اے محمد رسولوں کے سردار

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ○

سلامِ وِداع

دیارِ حبیب، مدینہ منورہ سے رخصتی کے وقت روضۂ اقدس پر یہ سلام پڑھیے۔

(1) اَلْوِدَاعُ یَا مُحَمَّدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ o

الوداع اے محمدؐ اللہ تعالیٰ کے رسول

(2) اَلْوِدَاعُ یَا مُحَمَّدُ خَلِیْلُ اللّٰہِ o

الوداع اے محمدؐ اللہ تعالیٰ کے دوست

(3) اَلْوِدَاعُ یَا مُحَمَّدُ جَلِیْلُ اللّٰہِ o

الوداع اے محمدؐ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں عظیم ترین بزرگ

(4) اَلْوِدَاعُ یَا مُحَمَّدُ سَبِیْلُ اللّٰہِ o

الوداع اے محمدؐ اللہ تعالیٰ کا راستہ بتانے والے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ o

آپ اور آپ کی آل پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی نازل ہوں۔

(5) اَلْوِدَاعُ یَا مُحَمَّدُ اَوَّلُ النَّاسِ o

الوداع اے محمدؐ لوگوں میں سب سے اول اور مقدم

(6) اَلْوِدَاعُ یَا مُحَمَّدُ اَجْمَلُ النَّاسِ o

الوداع اے محمدؐ لوگوں میں سب سے خوبصورت

(7) اَلْوِدَاعُ یَا مُحَمَّدُ اَفْضَلُ النَّاسِ o

الوداع اے محمدؐ لوگوں میں سب سے بر تر

(8) اَلْوِدَاعُ یَا مُحَمَّدُ اَکْمَلُ النَّاسِ o

الوداع اے محمدؐ لوگوں میں ممتاز و منفرد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ o

(9) اَلْوِدَاعُ يَا مُحَمَّدُ قَدِيْمُ الْاَنْبِيَآءِ o

الوداع اے محمدؐ نبیوں میں قدیم ترین

(10) اَلْوِدَاعُ يَا مُحَمَّدُ زَعِيْمُ الْاَنْبِيَآءِ o

الوداع اے محمدؐ نبیوں میں سب سے زیادہ ذمہ دار

(11) اَلْوِدَاعُ يَا مُحَمَّدُ كَرِيْمُ الْاَنْبِيَآءِ o

الوداع اے محمدؐ نبیوں میں سب سے زیادہ سخی

(12) اَلْوِدَاعُ يَا مُحَمَّدُ عَلِيْمُ الْاَ نْبِيَآءِ o

الوداع اے محمدؐ نبیوں میں سب سے زیادہ علم والے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ o

(13) اَلْوِدَاعُ يَا مُحَمَّدُ خَيْرُ الْبَشَرِ o

الوداع اے محمدؐ بہترین انسان

(14) اَلْوِدَاعُ يَا مُحَمَّدُ صَاحِبُ الْكَوْثَرِ o

الوداع اے محمدؐ حوضِ کوثر والے

(15) اَلْوِدَاعُ يَا مُحَمَّدُ مُبَارَكُ النَّظَرِ o

الوداع اے محمدؐ بابرکت نظر والے

(16) اَلْوِدَاعُ يَا مُحَمَّدُ مُنْشِقُ الْقَمَرِ o

الوداع اے محمدؐ چاند کو ٹکڑے کردینے والے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ o

(17) اَلْوِدَاع یَا مُحَمَّدُ صَاحِبُ الْعَلَمِ ○

الوداع اے محمدؐ علم (جھنڈے) والے

(18) اَلْوِدَاع یَا مُحَمَّدُ سَیِّدُ الْعَجَمِ ○

الوداع اے محمدؐ عجم کے سردار

(19) اَلْوِدَاع یَا مُحَمَّدُ مُجَسَّمُ الْکَرَمِ ○

الوداع اے محمدؐ سراپا بخشش

(20) اَلْوِدَاع یَا مُحَمَّدُ شَفِیْعُ الْاُمَمْ ○

الوداع اے محمدؐ روز محشر اُمتوں کی شفاعت کرنے والے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ○

(21) اَلْوِدَاع یَا مُحَمَّدُ مَحْبُوْبُ الْخَلَّاقِ ○

الوداع اے محمدؐ پیدا کرنے والے کے محبوب

(22) اَلْوِدَاع یَا مُحَمَّدُ مُعَلِّمُ الْاَخْلَاقِ ○.

الوداع اے محمدؐ اخلاق سکھانے والے

(23) اَلْوِدَاع یَا مُحَمَّدُ زِیْنَتُ الْاٰفَاقِ ○

الوداع اے محمدؐ آفاق کی زیبائش

(24) اَلْوِدَاع یَا مُحَمَّدُ صَاحِبُ الْبُرَاقِ ○

الوداع اے محمدؐ براق (بہشتی خچر) والے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ○

(25) اَلْوِدَاع یَا مُحَمَّدُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ ○

الوداع اے محمدؐ قرآن والے(جن پر قرآن نازل فرمایا گیا)

(26) اَلْــوِدَاع یَــا مُــحَــمَّــدُ صَــادِقُ الْبَیَــانِ ۝
الوداع اے محمدؐ الوداع اے محمدؐ سچ بولنے والے

(27) اَلْــوِدَاع یَــا مُــحَــمَّــدُ حُــلُــوُّ الــلِّسَــانِ ۝
الوداع اے محمدؐ شیریں زبان

(28) اَلْــوِدَاع یَــا مُــحَــمَّــدُ مُــحْسِنُ الْاِنْسَــانِ ۝
الوداع اے محمدؐ انسان کے محسن

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ۝

(29) اَلْــوِدَاع یَــا مُــحَــمَّــدُ صَــاحِــبُ الْــجُــمَّةِ ۝
الوداع اے محمدؐ گیسو والے

(30) اَلْــوِدَاع یَــا مُــحَــمَّــدُ كَثِیْــرُ الْاُمَّةِ ۝
الوداع اے محمدؐ سب سے زیادہ امت والے

(31) اَلْــوِدَاع یَــا مُــحَــمَّــدُ كَــاشِفُ الْــغُــمَّةِ ۝
الوداع اے محمدؐ غموں کے دُور کرنے والے

(32) اَلْــوِدَاع یَــا مُــحَــمَّــدُ مُــقِیْــمُ السُّــنَّةِ ۝
الوداع اے محمدؐ سنت قائم کرنے والے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ۝

(33) اَلْــوِدَاع یَــا مُــحَــمَّــدُ مَــحْــبُــوْبُ الْــقَــدِیْــرِ ۝
الوداع اے محمدؐ قدرت والے کے محبوب

(34) اَلْــوِدَاع یَــا مُــحَــمَّــدُ عَــالِــی الــضَّــمِیْــرِ ۝
الوداع اے محمدؐ سب سے بلند ضمیر والے

(35) اَلْــوِدَاع یَــا مُــحَــمَّــدُ صَــاحِــبُ الْــخَــصِیْــرِ ۝

الوداع اے محمدؐ چٹائی پر لیٹنے والے

(36) اَلْوِدَاع یَا مُحَمَّدُ الْبَشِیْرُ النَّذِیْرِ ○

الوداع اے محمدؐ بشارت (خوشخبری) دینے اور ڈرانے والے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ ○

(37) اَلْوِدَاع یَا مُحَمَّدُ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ○

الوداع اے محمدؐ تمام نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے

(38) اَلْوِدَاع یَا مُحَمَّدُ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ ○

الوداع اے محمدؐ تمام رسولوں کے آخر میں تشریف لانے والے

(39) اَلْوِدَاع یَا مُحَمَّدُ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ ○

الوداع اے محمدؐ روزِ قیامت گناہ گاروں کو بخشوانے والے

(40) اَلْوِدَاع یَا مُحَمَّدُ رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ○

الوداع اے محمدؐ جہانوں کے لیے رحمت

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ ○

سلام پیش کرنے کے بعد ادب سے بیٹھ جائیے اور کچھ وقت حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور میں خاموشی سے بیٹھے رہیے۔

باب 104:

مدینہ منورہ کے قیام کے دوران پڑھے جانے والے دُرود اور سلام جو مساجد اور گھروں میں بھی ذوق وشوق سے پڑھے جاتے ہیں اور زیارتِ رسول ﷺ کے لئے اکسیر ہیں

یہ دُرود اور سلام جس گھر میں روزانہ پڑھے جاتے ہیں اُس گھر میں رزق کی کمی نہیں آتی۔ گھریلو جھگڑے نہیں ہوتے اور گھر میں اتفاق محبت اور برکت پیدا ہو جاتی ہے۔

ان دُرود وسلام کو مسجد میں اجتماعی طور پر پڑھنے سے اللہ کی رحمت برستی ہے۔ دُرود خواں شدائد ومشکلات اور آفات و بلیات سے محفوظ رہتے ہیں اس لیے یہ دُرود وسلام رحمت ہی رحمت ہیں، برکت ہی برکت ہیں۔ ان کا اجر وثواب اور ان کے فیوض وبرکات اس قدر کثیر ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔

یہ دُرود وسلام زیارتِ رسول کا بہترین اور یقینی ذریعہ ہیں لہٰذا انہیں شوق اور لگن، خلوص اور چاہت سے پڑھیے۔ رب کریم آپ کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی دولت سے شرف یاب فرمائے گا۔

ان میں سے جو دُرود وسلام ندائیہ ہیں اُنہیں روضۂ اقدس کی طرف رُخ کر کے، بیٹھ کر پڑھیے کھڑے ہو کر بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ روضۂ اقدس کی سمت کا تعین کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کعبہ شریف کی طرف سے اپنا رُخ کچھ دائیں جانب کر لیجئے۔ آپ کا رُخ روضہ شریف کی طرف ہو جائے گا۔

جب آپ حج یا عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ جائیں تو مدینہ منورہ میں حضور رسالت مآب، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری کے وقت یہ دُرود وسلام آپ کے پاس ہونے چاہئیں تاکہ آپ صبح وشام روزانہ ان خوبصورت دُرودوں اور سلاموں کا تحفہ اپنے آقا کی بارگاہِ عالیہ میں پیش کر سکیں۔ یاد رکھیے! ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم دُرود وسلام کے تحفہ کو بہت پسند فرماتے ہیں۔

رَفِيعُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامِ

(1) اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَكْبَرِ النَّاسِ ٥

الٰہی! رحمت نازل فرما بقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد ﷺ پر جو لوگوں میں سب سے بڑے ہیں

(2)اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَصْبَرِ النَّاسِ ○

الٰہی! سلامتی نازل فرما بقدر اپنے جمال کے حضرت محمد ﷺ پر جو لوگوں میں سب سے زیادہ صبر فرمانے والے ہیں

(3)اَللّٰهُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَطْهَرِ النَّاسِ ○

الٰہی! برکت نازل فرما بقدر اپنے کمال کے حضرت محمد ﷺ پر جو لوگوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

ایسی رحمت اور ایسی سلامتی اور ایسی برکت (نازل فرما) جو منقطع نہ ہو اور فنا نہ ہو۔

(4)اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ شَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

الٰہی! رحمت نازل فرما بقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد ﷺ پر جو مومنوں کی شان ہیں

(5)اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِيْمَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

الٰہی! سلامتی نازل فرما بقدر اپنے جمال کے حضرت محمد ﷺ پر جو مومنوں کا ایمان ہیں

(6)اَللّٰهُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

الٰہی! برکت نازل فرما بقدر اپنے کمال حضرت محمد ﷺ پر مومنوں کے لیے حق کا معیار ہے

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(7)اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَظِيْمِ الْاَنْبِيَآءِ ○

الٰہی! رحمت نازل فرما بقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد ﷺ پر جو نبیوں میں عظیم ترین ہیں

(8)اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ قَدِيْمِ الْاَنْبِيَآءِ ○

الٰہی! سلامتی نازل فرما بقدر اپنے جمال کے حضرت محمد ﷺ پر جو نبیوں میں قدیم ترین ہیں

(9)اَللّٰهُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ زَعِيْمِ الْاَنْبِيَآءِ ○

الٰہی! برکت نازل فرما بقدر اپنے کمال کے حضرت محمد ﷺ پر جو نبیوں میں سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

الٰہی! برکت نازل فرما بقدر اپنے کمال کے حضرت محمد ﷺ پر جو نبیوں میں سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں

(10) اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَوَّلِ الْمَخْلُوْقَاتِ ٥

الٰہی! رحمت نازل فرما بقدر اپنے جمال کے حضرت محمد ﷺ پر جو مخلوقات میں سب سے پہلے ہیں

(11) اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ الْمُخْلُوْقَاتِ ٥

الٰہی! سلامتی نازل فرما بقدر اپنے جمال کے حضرت محمد ﷺ پر جو مخلوقات میں افضل ترین ہیں

(12) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَكْمَلِ الْمَخْلُوْقَاتِ ٥

الٰہی! برکت نازل فرما بقدر اپنے کمال کے حضرت محمد ﷺ پر جو مخلوقات میں کامل ترین ہیں

صَلٰوةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(13) اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِنَّةِ اللّٰهِ ٥

الٰہی! رحمت نازل فرما بقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد ﷺ پر جو اللہ تعالیٰ کا احسان ہیں

(14) اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ نِعْمَةِ اللّٰهِ ٥

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے کمال کے حضرت محمد ﷺ پر جو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں

(15) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ هَدِيَّةِ اللّٰهِ ٥

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بعد حضرت محمد ﷺ پر جو اللہ تعالیٰ کا (بہترین) تحفہ ہیں

صَلٰوةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(16) اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ هَادِيِّ الْجِهَادِ ٥

الٰہی! رحمت نازل فرما بقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد ﷺ پر جو جہاد کی ہدایت فرمانے والے ہیں

(17) اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ دَاعِيِّ الْجِهَادِ ٥

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو جہاد کی دعوت دینے والے ہیں

(18) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَامِيِّ الْجِهَادِ ٥

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو جہاد میں ٹھکانے پر تیر مارنے والے ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰی

(19)اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَوَّلِ الْمُؤْمِنِیْنَ o

الٰہی! رحمت نازل فرمابقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد ﷺ پر جو سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں

(20)اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَوَّلِ الْمُسْلِمِیْنَ o

الٰہی! سلامتی نازل فرمااپنے بقدر اپنے جمال کے حضرت محمد ﷺ پر جو سب سے پہلے مسلمان ہیں

(21)اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَوَّلِ الشَّافِعِیْنَ o

الٰہی! برکت نازل فرمابقدر اپنے کمال کے حضرت محمد ﷺ پر جو قیامت کے روز سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰی

(22)اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ o

الٰہی! رحمت نازل فرمابقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد ﷺ پر جن پر قرآن نازل فرمایا گیا

(23)اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْفُرْقَانِ o

الٰہی! سلامتی نازل فرمابقدر اپنے جمال کے حضرت محمد ﷺ پر جو حق اور باطل میں فرق کرنے والے ہیں

(24)اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبُرْھَانِ o

الٰہی! برکت نازل فرمابقدر اپنے کمال کے حضرت محمد ﷺ پر جو کامیابی کے ساتھ حق کی دلیل ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰی

(25)اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ مُبَشِّرِ الْبَاذِلِیْنَ o

الٰہی! رحمت نازل فرمابقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد ﷺ پر جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو بشارت دینے والے ہیں۔

(26)اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ مُبَشِّرِ الْمُجٰھِدِیْنَ o

الٰہی! سلامتی نازل فرمااپنے جمال کے بعد حضرت محمد ﷺ پر جو اللہ کی راہ میں لڑنے والوں کو بشارت دینے والے ہیں

(27)اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ مُبَشِّرِ التَّآئِبِیْنَ o

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بعد حضرت محمد ﷺ پر جو توبہ کرنے والوں کو بشارت دینے والے ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(28) اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَثِيرِ النَّشْرِ ٥

الٰہی! رحمت نازل فرما بقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد ﷺ پر جو سب سے زیادہ اسلام پھیلانے والے ہیں

(29) اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَثِيرِ الذِّكْرِ ٥

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو سب سے زیادہ ذکرِ (الٰہی) کرنے والے ہیں

(30) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَثِيرِ الصَّبْرِ ٥

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بعد حضرت محمد ﷺ پر جو سب سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(31) اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ دَآئِمِ الْاَثَرِ ٥

الٰہی! رحمت نازل فرما اپنی بزرگی کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو ہمیشہ عظیم کارنامے انجام دینے والے ہیں

(32) اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ دَآئِمِ الْبُشْرِ ٥

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو ہمیشہ بشارت (خوش خبری) دینے والے ہیں

(33) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ دَائِمِ الشُّكْرِ ٥

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو ہمیشہ شکر فرمانے والے ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(34) اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْعَالَمِيْنَ ٥

الٰہی! رحمت نازل فرما اپنی بزرگی کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو سارے جہانوں سے بہتر ہیں

(35) اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ السّٰبِقِيْنَ ٥

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو تمام پہلوں سے بہتر ہیں

(36) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الصّٰبِرِيْنَ ٥

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بعد حضرت محمد ﷺ پر جو تمام صبروں کرنے والوں سے بہتر ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(37) اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَفِيْعِ الصِّفَاتِ ٥

الٰہی! رحمت نازل فرما اپنی بزرگی کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو بلند صفات والے ہیں

(38) اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَفِيْعِ الدَّرَجَاتِ ٥

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو بلند درجات والے ہیں

(39) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَفِيْعِ الْمُعْجِزَاتِ ٥

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بعد حضرت محمد ﷺ پر جو بلند معجزات والے ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(40) اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُبَارَكِ الْعَصْرِ ٥

الٰہی! رحمت نازل فرما بقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد پر جو مبارک زمانے والے ہیں

(41) اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُبَارَكِ النَّصْرِ ٥

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بعد حضرت محمد ﷺ پر جو مبارک نصرت والے ہیں

(42) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُبَارَكِ النَّظَرِ ٥

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بعد حضرت محمد ﷺ پر جو بابرکت نظر والے ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(43) اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُجَسَّمِ الصَّدَاقَةِ ٥

الٰہی! رحمت نازل فرما اپنی بزرگی کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو سراپا صداقت ہیں

(44) اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُجَسَّمِ الْقَنَاعَةِ ٥

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو سراپا قناعت ہیں

(45)اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُجَسَّمِ الْفِرَاسَةِ o

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو سراپا فراست ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(46)اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَرْكَزِ الْاِيْمَانِ o

الٰہی! رحمت نازل فرما اپنی بزرگی کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو ایمان کا مرکز ہیں

(47)اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَرْكَزِ الْفَيْضَانِ o

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بعد حضرت محمد ﷺ پر جو فیوضات کا مرکز ہیں

(48)اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَرْكَزِ الْعِرْفَانِ o

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو خداشناسی کا مرکز ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(49)اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُعَلِّمِيْنَ o

الٰہی! رحمت نازل فرما اپنی بزرگی کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو معلموں کے پیشوا ہیں

(50)اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ o

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو پرہیزگاروں کے پیشوا ہیں

(51)اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِمَامِ السّٰجِدِيْنَ o

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بعد حضرت محمد ﷺ پر جو سجدہ کرنے والوں کے پیشوا ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(52)اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤْمِنِيْنَ o

الٰہی! رحمت نازل فرما بقدر اپنی بزرگی کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو مومنین کے سردار ہیں

(53)اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحْسِنِيْنَ o

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو محسنوں کے سردار ہیں

(54) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ○

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بعد حضرت محمد ﷺ پر جو رسولوں کے سردار ہیں

صَلَاةً وَّسَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(55) اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ قَآئِدِ الْمُجٰهِدِيْنَ ○

الٰہی! رحمت نازل فرما اپنی بزرگی کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو اللہ کی راہ میں لڑنے والوں کے قائد ہیں

(56) اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ قَآئِدِ الْفَاتِحِيْنَ ○

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو فتح مندوں کے قائد ہیں

(57) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ قَآئِدِ الْقَائِدِيْنَ ○

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو قائدین کے قائد ہیں

صَلَاةً وَّسَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(58) اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ سُلْطَانِ الْمُخْلِصِيْنَ ○

الٰہی! رحمت نازل فرما بقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد ﷺ پر جو مخلصوں کے سلطان ہیں

(59) اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ سُلْطَانِ الْاَشْجَعِيْنَ ○

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو بہادروں کے سلطان ہیں

(60) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ سُلْطَانِ الْاَعْظَمِيْنَ ○

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو بڑوں کے سلطان ہیں

صَلَاةً وَّسَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(61) اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ سِرَاجِ الْمُحَقِّقِيْنَ ○

الٰہی! رحمت نازل فرما بقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد ﷺ پر جو تحقیق کرنے والوں کے لیے چراغ ہیں

(62) اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ سِرَاجِ الْمُرْشِدِيْنَ ○

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو راہبروں کے لیے چراغ ہیں

(63) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ ٥

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو اللہ کی راہ پر چلنے والوں کے لیے چراغ ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰی

(64) اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ شَمْسِ الضُّحٰی ٥

الٰہی! رحمت نازل فرما اپنی بزرگی کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو آفتابِ چاشت ہیں

(65) اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ شَمْسِ الْھُدٰی ٥

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو آفتابِ ہدایت ہیں

(66) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ شَمْسِ الْعُرَفَاءِ ٥

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو خدا شناسوں کے لیے آفتاب ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰی

(67) اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَحْرِ الْمَحَبَّةِ ٥

الٰہی! رحمت نازل فرما بقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد ﷺ پر جو محبت کا سمندر ہیں

(68) اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَحْرِ الْحَلَاوَةِ ٥

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو شیرینی کا سمندر ہیں

(69) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَحْرِ السَّخَاوَةِ ٥

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو سخاوت کا سمندر ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰی

(70) اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَنِيْسِ الْمُرْمِلِيْنَ ٥

الٰہی! رحمت نازل فرما بقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد ﷺ پر جو غریبوں کے غم خوار ہیں

(71) اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَنِيْسِ الْمَحْزُوْنِيْنَ ٥

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو غمگینوں کے غم خوار ہیں

(72) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَنِيْسِ الْمَكْرُوْبِيْنَ ○

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو دکھیوں کے غم خوار ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(73) اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّلِيِّ الصَّالِحِيْنَ ○

الٰہی! رحمت نازل فرما اپنی بزرگی کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو پرہیز گاروں کے مددگار ہیں

(74) اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّلِيِّ الصِّدِّيْقِيْنَ ○

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو سچوں کے مددگار ہیں

(75) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّلِيِّ الصّٰبِرِيْنَ ○

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو صبر کرنے والوں کے مددگار ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(76) اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُّحِبِّ الْاَصْفِيَآءِ ○

الٰہی! رحمت نازل فرما اپنی بزرگی کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو برگزیدہ لوگوں سے محبت رکھتے ہیں

(77) اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُّحِبِّ الْاَوْلِيَآءِ ○

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو اللہ کے دوستوں سے محبت رکھتے ہیں

(78) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُّحِبِّ الْاَنْبِيَآءِ ○

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو نبیوں سے محبت رکھتے ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰى

(79) اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّحْبُوْبِ الْاَنْبِيَآءِ ○

الٰہی! رحمت نازل فرما بقدر اپنی بزرگی کے حضرت محمد ﷺ پر جو نبیوں کے پیارے ہیں

(80) اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّحْبُوْبِ الْمَلَآئِكَةِ o

الٰہی! سلامتی نازل فرما اپنے جمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو فرشتوں کے پیارے ہیں

(81) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّحْبُوْبِ الْكِبْرِيَآءِ o

الٰہی! برکت نازل فرما اپنے کمال کے بقدر حضرت محمد ﷺ پر جو اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں

صَلَاةً وَّ سَلَامًا وَّ بَرَكَةً لَّا تَنْقَطِعُ وَلَا تَفْنٰی

(82) اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِقَدْرِ جَلَالِكَ وَسَلِّمْ بِقَدْرِ جَمَالِكَ

الٰہی! نازل فرما رحمت اپنی بزرگی کے بقدر اور سلامتی اپنے جمال کے بقدر

وَبَارِكْ بِقَدْرِ كَمَالِكَ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِيْبِنَا وَ

اور برکت اپنے کمال کے بقدر تا قیامت اور مابعدِ قیامت ہمارے حبیب اور

مَحْبُوْبِنَا وَسَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَرَسُوْلِنَا وَ

ہمارے محبوب اور ہمارے سردار اور ہمارے آقا اور ہمارے رسول اور

رَاحَةِ قُلُوْبِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ نِالْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ

ہمارے دلوں کی راحت حضرت محمد نبی اُمی پاک پر

وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ اَوْلَادِهٖ

اور اُن کی آل پر اور اُن کے گھرانے پر اور اُن کی بیویوں پر اور اُن کی اولاد پر

وَاَحْفَادِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

اور اُن کے نواسوں پر اور اُن کی نسل پر اور اُن کی برادری پر اور اُن کے رشتہ داروں پر

وَاَخْتَانِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَ اَحْبَابِهٖ وَ

اور اُن کے دامادوں پر اور اُن کے سسرالی پر اور اُن کے مددگاروں پر اور اُن کے دوستوں پر اور

اَصْحَابِهٖ وَ اُمَّتِهٖ وَ عَلٰی جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ وَ

ان کے ساتھیوں پر اور اُن کی امت پر اور تمام نبیوں اور

الْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ عَلٰى

رسولوں اور مقرب فرشتوں پر اور

جَمِيْعِ الشُّهَدَآءِ وَالْاَوْلِيَاءِ وَالْغُرَبَآءِ

تمام شہیدوں اور ولیوں اور غریبوں پر

وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں پر

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۝ رَبَّنَا

اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر اے میرے رب!

اَغْفِرْلِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا

بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور رحم فرما اُن دونوں پر جیسا کہ

رَبَّيَانِىْ صَغِيْرًا ۝ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ

انہوں نے میری پرورش کی میرے بچپن میں۔ میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور میں توبہ کرتا ہوں اُس کی طرف

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ

تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو پاک ہے۔ بے شک میں ہی

الظّٰلِمِيْنَ ۝ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ۝

ظالموں میں سے ہوں۔ اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے! اپنی رحمت سے میری مدد فرما۔

مَحْمُوْدُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام

(1) یَا مُحَمَّدُ خَیْرُ الْاَنَامِ یَا مُحَمَّدُ سَیِّدُ الْاَنَامِ o
مِئٰتُ الٰافِ صَلَاۃٍ وَّ مِئٰتُ الٰافِ سَلَامٍ o

(2) یَا مُحَمَّدُ عِمَادُ الْاِسْلَامِ یَا مُحَمَّدُ زِیْنَۃُ الْاِسْلَامِ o
مِئٰتُ الٰافِ صَلَاۃٍ وَّ مِئٰتُ الٰافِ سَلَامٍ o

(3) یَا مُحَمَّدُ جَامِعُ الْکَلَامِ یَا مُحَمَّدُ حُلُوُّ الْکَلَامِ o
مِئٰتُ الٰافِ صَلَاۃٍ وَّ مِئٰتُ الٰافِ سَلَامٍ o

(4) یَا مُحَمَّدُ مُجَسَّمُ الْاِکْرَامِ یَا مُحَمَّدُ بَحْرُ الْاِکْرَامِ o
مِئٰتُ الٰافِ صَلَاۃٍ وَّ مِئٰتُ الٰافِ سَلَامٍ o

(5) یَا مُحَمَّدُ صَاحِبُ الْمَقَامِ یَا مُحَمَّدُ مَحْمُوْدُ الْمَقَامِ o
مِئٰتُ الٰافِ صَلَاۃٍ وَّ مِئٰتُ الٰافِ سَلَامٍ o

ترجمہ:

(1) اے محمد سارے جہان سے بہتر' اے محمد سارے جہان کے سردار۔ کروڑوں دُرود اور کروڑوں سلام ہوں۔

(2) اے محمد اِسلام کے ستون' اے محمد اِسلام کی زینت۔ کروڑوں دُرود اور کروڑوں سلام ہوں۔

(3) اے محمد مختصر الفاظ میں مکمل گفتگو فرمانے والے' اے محمد شیریں کلام۔ کروڑوں دُرود اور کروڑوں سلام ہوں۔

(4) اے محمد سراپا بخشش' اے محمد سخاوت کے سمندر۔ کروڑوں دُرود اور کروڑوں سلام ہوں۔

(5) اے محمد اے مرتبہ والے!' اے محمد اے صفات حمیدہ مقام والے! کروڑوں دُرود اور کروڑوں سلام ہوں۔

انوارُ الصَّلوٰۃِ وَالسَّلَامِ

زیارتِ رسول کے لئے ایک منفرد منظوم دُرود و سلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ o

(1) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ اللہ کے رسول

(2) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اِبْنُ عَبْدِ اللّٰهِ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ حضرت عبداللہ کے لختِ جگر

(3) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بِكْرُ اٰمِنَةَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ حضرت آمنہ کے اکلوتے صاحبزادے

(4) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ رُوْحُ خَدِيْجَةَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ حضرت خدیجہ کی جان

(5) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ حُبُّ عَائِشَةَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ حضرت عائشہ کی محبت

(6) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَبُوْ فَاطِمَةَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ حضرت فاطمہ کے والد ماجد

(7) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ حَبِيْبُ حَمْزَةَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد حضرت حمزہ کے پیارے

(8)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ رَحِیْمُ الصَّحَابَةِ ہ

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ اصحاب کے لئے مشفق

(9)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ اَنِیْسُ الْاُمَّةِ ہ

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ امت کے غم خوار

(10)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ هَادِیُ الْعِیْسٰی ہ

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ حضرت عیسیٰ کے رہبر

مِئٰاتُ الٰافِ صَلَاةٍ وَّ مِئٰاتُ الٰافِ سَلَامٍ ہ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَ نَامِ ہ

حضرت محمد پر۔ جو سارے جہان سے بہتر ہیں۔ کروڑوں رحمتیں نازل ہوں اور کروڑوں سلام ہوں اور محمد ﷺ کی آل پر بھی۔

(11)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ حُجَّةُ اللّٰهِ ہ

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی دلیل و حجت

(12)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ صَفْوَةُ اللّٰهِ ہ

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے منتخب رسول

(13)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ خَیْرَةُ اللّٰهِ ہ

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے پسند فرمائے ہوئے

(14)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ ہ

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ

(15)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ عِصْمَةُ اللّٰهِ ہ

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعث عصمت

(16)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ رَحْمَةُ اللّٰهِ ہ

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی رحمت

(17) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ بَرَکَۃُ اللّٰہِ o

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی برکت

(18) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ ھَدِیَّۃُ اللّٰہِ o

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا (بہترین) تحفہ

(19) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ مِنَّۃُ اللّٰہِ o

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا (عظیم) احسان

(20) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ نِعْمَۃُ اللّٰہِ o

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی (عظیم) نعمت

مِئٰاتُ الْاٰفِ صَلَاۃٍ وَّ مِئٰاتُ الْاٰفِ سَلَامٍ o

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَ نَامِ o

(21) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ شَمْسُ الضُّحٰیo

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ آفتابِ چاشت

(22) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ بَدْرُ الدُّجٰی o

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ تاریکی کے ماہِ کامل

(23) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ نُوْرُ الْھُدٰی o

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ نورِ ہدایت

(24) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ خَیْرُ الْوَرٰی o

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ مخلوق میں سب سے بہتر

(25) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ دَآئِمُ الْحَیَاءِ o

آپ پر درود اور سلام اے محمد ﷺ ہمیشہ حیا فرمانے والے

(26) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ دَائِمِ الرِّضَا ۝

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ ہمیشہ رضائے الٰہی پر خوش رہنے والے

(27) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَنِیْسُ الْغُرَبَآءِ ۝

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ غریبوں کے غم خوار

(28) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ مُحِبُّ الْاَوْلِیَآءِ ۝

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ ولیوں سے محبت رکھنے والے

(29) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ اِمَامُ الْاَنْبِیَآءِ ۝

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ نبیوں کے پیشوا

(30) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ مَحْبُوْبُ الْکِبْرِیَآءِ ۝

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ کبریا (اللہ تعالیٰ) کے محبوب

مِئَاتُ الْاٰفِ صَلَاۃٍ وَّ مِئَاتُ الْاٰفِ سَلَامٍ ۝

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَنَامِ ۝

(31) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ جَامِعُ الصِّفَاتِ ۝

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ تمام اوصاف رکھنے والے

(32) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ فَخْرُ الْمَوْجُوْدَاتِ ۝

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ کائنات کے لئے باعثِ افتخار

(33) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَفْضَلُ الْمَخْلُوْقَاتِ ۝

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ مخلوق میں افضل ترین

(34) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَکْمَلُ الْبَرَکَاتِ ۝

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ کامل برکات والے

(35) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بَحْرُ الرَّحْمَاتِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ رحمتوں کا وسیع سمندر

(36) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَنْبَعُ الْفُيُوْضَاتِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ بخششوں کا سرچشمہ

(37) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَخْزَنُ الْكَمَالَاتِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ کمالات کا خزانہ

(38) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَرْكَزُ التَّجَلِّيَاتِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ جلووں کا مرکز

(39) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ كَثِيْرُ الْبِشَارَاتِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ بہت بشارتیں (خوش خبریاں) دینے والے

(40) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ كَثِيْرُ الْمُعْجِزَاتِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ کثیر معجزوں والے

مِئَاتُ الْاٰفِ صَلَاةٍ وَّ مِئَاتُ الْاٰفِ سَلَامٍ ٥

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْاَنَامِ ٥

(41) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ نُوْرُ الْمُعَطَّرِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ جوہر نور

(42) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بَدْرُ الْمُنَوَّرِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ ماہِ تاباں (چودھویں کا چاند)

(43) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ خَيْرُ الْبَشَرِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ بہترین انسان

(44) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْبَشَرِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ نوعِ انسان کے سردار

(45) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ شَفِیعَ الْمَحْشَرِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ روزِ قیامت شفاعت فرمانے والے

(46) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ صَاحِبَ الْكَوْثَرِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ حوضِ کوثر والے

(47) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ دَآئِمَ الظَّفَرِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ ہمیشہ کامران و فتح یاب

(48) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ مُبَارَكَ النَّظَرِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ بابرکت نظر والے

(49) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ كَمَالَ الْجَوْهَرِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ جوہرِ کامل

(50) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ مُنْشِقَ الْقَمَرِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ چاند کو ٹکڑے کر دینے والے

مِئَاتُ الْاَلَافِ صَلٰوةٍ وَّ مِئَاتُ الْاَلَافِ سَلَامٍ ٥

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَ نَامِ ٥

(51) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ نُوْرَ الْوَحْدَةِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ توحید کی روشن دلیل

(52) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ خَاتِمَ الرِّسَالَةِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ رسولوں کا سلسلہ ختم کر دینے والے

(53) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ صَاحِبَ الشَّرِیْعَةِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ احکامِ الٰہی نافذ فرمانے والے

(54)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُقِيمُ السُّنَّةِ o

آپ پردُرود اور سلام اے محمد ﷺ سنت کو قائم کرنے والے

(55)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُجَسَّمُ الْقَنَاعَةِ o

آپ پردُرود اور سلام اے محمد ﷺ سراپا قناعت

(56)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ سِرَاجُ الْهِدَايَةِ o

آپ پردُرود اور سلام اے محمد ﷺ ہدایت (رہبری) کے چراغ

(57)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بَحْرُ الْمَحَبَّةِ o

آپ پردُرود اور سلام اے محمد ﷺ محبت کا سمندر

(58)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ سَحَابُ الرَّحْمَةِ o

آپ پردُرود اور سلام اے محمد ﷺ ابر رحمت

(59)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنِيْسُ الْاُمَّةِ o

آپ پردُرود اور سلام اے محمد ﷺ اُمت کے غم خوار

(60)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ o

آپ پردُرود اور سلام اے محمد ﷺ کلید جنت

مِئٰتُ الٰافِ صَلَاةٍ وَّ مِئٰتُ الٰافِ سَلَامٍ o

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْاَ نَامِ o

(61)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ o

آپ پردُرود اور سلام اے محمد ﷺ جن پر قرآن نازل ہوا

(62)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَاحِبُ الْفُرْقَانِ o

آپ پردُرود اور سلام اے محمد ﷺ حق و باطل میں فرق کرنے والے

(63)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَرْكَزُ الْاِيْمَانِ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ ایمان کا مرکز

(64) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُجَسَّمُ الْإِيْقَانِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ سراپا یقین

(65) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بَحْرُ الْعِرْفَانِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ عرفان کا سمندر

(66) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَنْبَعُ الْفَيْضَانِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ بخششوں کا سرچشمہ

(67) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَادِقُ الْبَيَانِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ سچ بولنے والے

(68) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ حُلْوُّ اللِّسَانِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ شیریں زبان

(69) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُحْسِنُ الْإِنْسَانِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ انسان کے محسن

(70) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ رَفِيْعُ الشَّانِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ بلند شان والے

مِئَاتُ الْاٰفِ صَلَاةٍ وَّمِئَاتُ الْاٰفِ سَلَامٍ ٥

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْاَنَامِ ٥

(71) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُعَلِّمُ الْكَوْنَيْنِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ دونوں جہانوں کے معلم

(72) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ دونوں جہانوں کے سردار

(73)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الثَّقَلَيْنِ ٥
آپ پرُدرود اور سلام اے محمد ﷺ جن وانس کے سردار
(74)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اِمَامُ الْقِبْلَتَيْنِ ٥
آپ پرُدرود اور سلام اے محمد ﷺ دونوں قبلوں کے پیشوا
(75)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ تَاجُ الْحَرَمَيْنِ ٥
آپ پرُدرود اور سلام اے محمد ﷺ حرمین (مکہ و مدینہ) کے تاج
(76)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ شَرَفُ الدَّارَيْنِ ٥
آپ پرُدرود اور سلام اے محمد ﷺ دونوں جہانوں کے لیے باعث عزت
(77)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ وَسِيْلَةُ الدَّارَيْنِ ٥
آپ پرُدرود اور سلام اے محمد ﷺ دونوں جہانوں کے لیے وسیلہ
(78)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ نُوْرُ الْمَشْرِقَيْنِ ٥
آپ پرُدرود اور سلام اے محمد ﷺ دونوں مشرقوں کا اُجالا
(79)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ضِيَاءُ الْمَغْرِبَيْنِ ٥
آپ پرُدرود اور سلام اے محمد ﷺ دونوں مغربوں کی روشنی
(80)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ جَدُّ الْحَسَنَيْنِ ٥
آپ پرُدرود اور سلام اے محمد ﷺ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے نانا جان

مِئَاتُ الْاٰفِ صَلٰوۃٍ وَّ مِئَاتُ الْاٰفِ سَلَامٍ ٥
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْاَنَامِ ٥

(81)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ٥
آپ پرُدرود اور سلام اے محمد ﷺ جہانوں کے لیے رحمت
(82)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ ٥

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ روزِ قیامت گناہ گاروں کو بخشوانے والے

(83) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ مُبَشِّرُ التَّآئِبِیْنَ ۞

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ توبہ کرنے والوں کو بشارت (خوش خبری) دینے والے

(84) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ سَیِّدُ الْجَآئِعِیْنَ ۞

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ بھوکے رہنے والوں کے سردار

(85) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ سِرَاجُ السَّالِکِیْنَ ۞

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ اللہ کی راہ میں چلنے والوں کے لیے چراغ

(86) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ شَمْسُ الْعَارِفِیْنَ ۞

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ خدا شناسوں کے لیے آفتاب

(87) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ ۞

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ پرہیز گاروں کے پیشوا

(88) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ خَیْرُ السَّابِقِیْنَ ۞

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ تمام پہلوں سے بہتر

(89) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ ۞

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ تمام رسولوں کے آخر میں تشریف لانے والے

(90) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ۞

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ تمام نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے

مِئٰاتُ الْاٰفِ صَلٰوۃٍ وَّ مِئٰاتُ الْاٰفِ سَلَامٍ ۞

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَ نَامِ ۞

(91) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَوَّلُ الْاَوَّلِیْنَ ۞

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ اولیت والوں میں سب سے اول

(92) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَجْمَلَ الْاَجْمَلِيْنَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ خوب رووں سے خوب رُو

(93) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ عَالِمُ الْعَالِمِيْنَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ عالموں کے عالم

(94) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ طَاهِرُ الطّٰهِرِيْنَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ تمام پاکیزوں سے پاکیزہ

(95) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُعَزُّ الْمُعَزَّزِيْنَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ معززوں سے معزز

(96) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُخْلِصُ الْمُخْلِصِيْنَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ مخلصوں سے مخلص

(97) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُدَبِّرُ الْمُدَبِّرِيْنَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ دانش وروں سے دانش ور

(98) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُعَلِّمُ الْمُعَلِّمِيْنَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ معلموں کے معلم

(99) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُبَارَكُ الْمُبَارَكِيْنَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ مبارکوں سے مبارک

(100) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَحْبُوْبُ الْمَحْبُوْبِيْنَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ محبوبوں کے محبوب

مِئَاتُ الْاٰفِ صَلَاةٍ وَّ مِئَاتُ الْاٰفِ سَلَامٍ o

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْاَنَامِ o

(101) اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ قَائِدُ الْاَوَّلِيْنَ o

آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ تمام اولوں کے قائد

(102)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ قَائِدُ الْاٰخِرِیْنَ ○
آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ تمام آخروں کے قائد

(103)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ قَائِدُ الْمُفَکِّرِیْنَ ○
آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ تمام مفکروں کے قائد

(104)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ قَائِدُ الْمُبَلِّغِیْنَ○
آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ تمام مبلغوں کے قائد

(105)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ قَائِدُ الْمُقَرَّبِیْنَ ○
آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ اللہ کا قرب رکھنے والوں کے قائد

(106)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ قَائِدُالصّٰبِرِیْنَ ○
آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ صبر کرنے والوں کے قائد

(107)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ قَائِدُ الصّٰدِقِیْنَ ○
آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ سچوں کے قائد

(108)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ قَائِدُ الْاَشْجَعِیْنَ ○
آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ بہادروں کے قائد

(109)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ قَائِدُ الْمُجٰهِدِیْنَ ○
آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ اللہ کی راہ میں لڑنے والوں کے قائد

(110)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ قَائِدُ الْفَاتِحِیْنَ ○
آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ فتح پانے والوں کے قائد

(111)اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ قَائِدُ الْقَائِدِیْنَ ○
آپ پر دُرود اور سلام اے محمد ﷺ قائدین کے قائد (رہنماؤں کے رہنما)

مِئٰاتُ الَافِ صَلٰوۃٍ وَّ مِئٰاتُ الَافِ سَلَامٍ ○
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَنَامِ ○

جَامِعِ السَّلَام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ o

(1) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُرْسَلُ o

السلام علیک اے محمد ﷺ (ہدایت کے لیے بھیجے گئے) رسول

(2) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُرْسِلُ o

السلام علیک اے محمد ﷺ (جہاد کے لیے) لشکر بھیجنے والے

O

(3) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا خَاتَمُ o

السلام علیک اے محمد ﷺ اے نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے

(4) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا خَاتِمُ o

السلام علیک اے محمد ﷺ اے نبیوں کا سلسلہ ختم کر دینے والے

O

(5) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُعَلَّمُ o

السلام علیک اے محمد ﷺ اے علم سکھائے گئے

(6) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُعَلِّمُ o

السلام علیک اے محمد ﷺ اے علم سکھانے والے

O

(7) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَبُّ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے سب کے پیارے

(8) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُحِبُّ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے پیار کرنے والے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الْمُصْطَفٰی O
تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا دَائِمًا اَبَدًا O

اے نبی مصطفےٰ ! آپ کو خوب خوب کثرت سے دائمی اور ابدی سلام ۔

(9) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُعَزَّزُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے عزت والے

(10) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُعَزِّزُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے عزت بخشنے والے

O

(11) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُثَبَّتُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے ثابت قدم

(12) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُثَبِّتُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے (مومنوں کو) ثابت قدم رکھنے والے

O

(13) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُخْلَصُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اللہ کی خالص عبادت کرنے والے

(14) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُخْلِصُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ نجات دہندہ

O

(15) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُذَکَّرُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ الہامی کتب میں ذکر کیے گئے

(16) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُذَکِّرُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ اور آخرت کو یاد دلانے والے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الْمُصْطَفٰے O
تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا دَآئِمًا اَبَدًا O

(17) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُطَهَّرُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے پاک کیے گئے (نبی)

(18) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُطَهِّرُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے گناہوں سے پاک کرنے والے

O

(19) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُعَطَّرُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے خوشبو والے (نبی)

(20) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُعَطِّرُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے دوسروں کو خوشبودار کرنے والے

○

(21) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُبَشَّرُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے جنت کی بشارت دیئے گئے

(22) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُبَشِّرُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے جنت کی بشارت دینے والے

(23) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُيَسَّرُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے دین میں آسانی دیئے گئے

(24) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُيَسِّرُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے امت پر آسانی کرنے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰى ○
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ○

(25) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا اَحْمَدُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے سب سے زیادہ اللہ کی صفتیں بیان کرنے والے

(26) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا حَامِدُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والے

O

(27) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا طٰسٓ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے طٰسٓ

(28) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا يٰسٓ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے یٰسٓ

(29) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُصْطَفٰى O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے چنے ہوئے (بزرگ)

(30) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُرْتَضٰى O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے برگزیدہ (ہستی)

O

(31) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا اُمِّىُّ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے خالص حسب اور صحیح نسب والے

(32) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا اُمِّىُّ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اللہ تعالیٰ سے براہِ راست علم حاصل کرنے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِىَّ الْمُصْطَفٰى O
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا O

(33) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَشِيْدُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے سیدھا راستہ دکھانے والے

(34) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا شَهِيدُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے حق کی گواہی دینے والے/شہادت پانے والے

(35) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا حَنِيفُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے حق پر ڈٹ جانے والے

(36) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا لَطِيفُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے پاکِ دامن

○

(37) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَارِفُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے پہچاننے والے

(38) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا غَارِفُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے دونوں ہاتھوں سے بانٹنے والے

○

(39) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا نَاصِبُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے دین کو قائم کرنے والے

(40) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا يَا عَاقِبُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے آخری نبی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِىَّ الْمُصْطَفٰے ○
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ○

(41) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا شَفِیْعُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے سفارش کرنے والے

(42) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا فَصِیْحُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے فصاحت رکھنے والے

O

(43) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَاسِخُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے پختہ علم والے

(44) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا نَاسِخُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے گذشتہ شریعتوں کو منسوخ کرنے والے

O

(45) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا خَاشِعُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے خشوع وخضوع کرنے والے

(46) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا خَاضِعُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اللہ تعالیٰ کے خوف سے کانپنے والے

O

(47) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا غَازِیْ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے کافروں سے جنگ کرنے والے

(48) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا قَاضِیْ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے انصاف فرمانے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ الْمُصْطَفٰی ٥
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ٥

(49) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا اَحَدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے جہان میں منفرد

(50) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُجَاهِدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے جہاد کرنے والے

٥

(51) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُجْتَهِدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے دین میں پوری کوشش کرنے والے

(52) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُقْتَصِدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے میانہ روی اختیار کرنے والے

٥

(53) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَادِلُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے عدل کرنے والے

(54) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُجَادِلُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے کفار سے لڑنے والے

٥

(55) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُرَتِّلُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے ترتیل سے قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے

(56) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُرَسِّلُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے ٹھہر ٹھہر کر کلام کرنے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰے ○
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ○

(57) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُشَفَّحُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے تعریف کئے گئے

(58) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُشَفَّعُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے شفاعت قبول کئے گئے

O

(59) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا اَزْهَرُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے سفید رنگت والے

(60) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا اَظْهَرُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے نہایت روشن بزرگ

O

(61) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُظْهِرُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے دین کو ظاہر کرنے والے

(62) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُنْذِرُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے

○

(63) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُظْفِرُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے کامیابی کی طرف رہنمائی فرمانے والے

(64) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُظَفَّرُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے کامیاب و کامران

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰى ○
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ○

(65) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا طَيِّبُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے پاک، صاف ستھرے

(66) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُلَبِّبُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے کملی اوڑھنے والے

(67) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُرَغِّبُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے نیکیوں کی رغبت دینے والے

(68) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُعَقِّبُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے تمام نبیوں سے پیچھے آنے والے

○

(69) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَهَّابُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے درویش صفت

(70) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا وَهَّابُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے بخشنے والے

(71) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُهَابُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے بارعب ہستی

(72) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا نُصَابُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ (اے روشنی کے مینار) رسول

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰى ٥
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ٥

(73) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا نَائِبُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اللہ تعالیٰ کے نائب

(74) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا صَائِبُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے صراطِ مستقیم والے

(75) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا صَاحِبُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے بہترین ساتھی

(76) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مَدَاعِبُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے خوش مذاق

O

(77) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا خَالِصُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اخلاص میں کمال والے

(78) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا وَاعِظُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے نصیحت فرمانے والے

(79) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا حَافِظُ ٥

السلام علیک اے احکاماتِ الٰہی کے حفاظت کرنے والے

(80) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا نَاجِزُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے ایفائے عہد میں جلدی کرنے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰى ٥
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ٥

(81) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُخْتَارُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے پسند فرمائے گئے (نبی)

(82) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا اَغْيَرُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے سب سے غیرت مند

(83) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا جَبَّارُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے دشمن پر غالب/ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والے

(84) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مِشْكَارُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے بہت شکر کرنے والے

(85) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا صَادِقُ ہ

السلام علیک اے محمد ﷺ اے سچائی والے

(86) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا سَابِقُ ہ

السلام علیک اے محمد ﷺ اے نیکی میں سبقت لے جانے والے

(87) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا نَاطِقُ ہ

السلام علیک اے محمد ﷺ اے سچ بولنے والے

(88) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا فَارِقُ ہ

السلام علیک اے محمد ﷺ اے حق و باطل میں فرق کرنے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰے ہ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ہ

(89) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا حَمَّادُ ہ

السلام علیک اے محمد ﷺ بڑھ چڑھ کر اللہ پاک کی تعریف کرنے والے

(90) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَمَّادُ ہ

السلام علیک اے محمد ﷺ اے بہت بڑے عزم والے

(91) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا جَوَّادُ ہ

السلام علیک اے محمد ﷺ اے سخاوت کرنے والے

(92) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا اُحَادُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے سرداری میں واحد

O

(93) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مَحْمُوْدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے تعریف والے

(94) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مَقْصُوْدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے مطلوب و مقصود

(95) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مَسْعُوْدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے سعادت والے

(96) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مَشْهُوْدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے گواہی دیئے گئے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الْمُصْطَفٰے ٥
تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ٥

(97) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا عَزُوْفُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے بلند مرتبہ والے

(98) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا عَطُوْفُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے مشفق مہربان

(99) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَؤُفُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے نرم دل

(100) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مَعْرُوْفُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے شہرہِ عالمین

○

(101) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا سَابِطُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے کنگھی کیے گئے بالوں والے

(102) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا ضَابِطُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے یاد رکھنے والے

(103) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا وَاسِطُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے صاحبِ اعتدال

(104) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُرَابِطُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے جہاد کی تیاری کرنے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰى ○
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ○

(105) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُفَصِّلُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے تفصیل سے بیان فرمانے والے

(106) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُزَّمِّلُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے کالی کملی والے

(107) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَلِّلُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے مشکلیں حل فرمانے والے

(108) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُتَوَكِّلُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اپنے رب پر بھروسہ کرنے والے

○

(109) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا كَحِيْلُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے سرمگیں آنکھوں والے

(110) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا صَقِيْلُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے صاف شفاف (ہستی)

(111) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا خَلِيْلُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اللہ تعالیٰ کے دوست

(112) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا جَلِيْلُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے عظیم بزرگ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰى ○

تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ○

(113) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا اَمِيْنُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے امانت دار

(114) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا ضَمِيْنُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے امت کے ضامن

(115) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مَتِيْنُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے قوی

(116) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُبِيْنُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اچھے برے میں فرق کرنے والے

O

(117) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا لِسَانُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے سچے قول والے

(118) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا يَقْظَانُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے شب بیدار

(119) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا فُرْقَانُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے حق اور باطل میں فرق فرمانے والے

(120) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا بُرْهَانُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اللہ وحدہ لاشریک کی دلیل

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰى O
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا O

(121) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا قَائِمُ O

السلام علیک اے محمد ﷺ اے قیام کرنے والے

(122) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا قَاسِمُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے بانٹنے والے

(123) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا عَاصِمُ ٥

السلام علیک اے محمد اے نگہبان

(124) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَاحِمُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے صلہ رحمی فرمانے والے

O

(125) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا بَاهِیُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے حسین وجمیل

(126) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا زَاهِیُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے از حد خوبصورت

(127) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا نَاهِیُ ٥

السلام علیک اے محمد اے برے کاموں سے روکنے والے

(128) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا مَاحِیُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے کفر کو مٹانے والے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ الْمُصْطَفٰی ٥
تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ٥

(129) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ یَا حَبِیْبُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اللہ تعالیٰ کے محبوب/ سراپا محبت

(130) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا خَطِيبُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے واعظ

(131) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا قَرِيبُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اللہ تعالیٰ کے قریب

(132) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا لَبِيبُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے عظیم دانش ور

(133) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا نَسِيبُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اونچے خاندان والے

(134) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا نَقِيبُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے قوم کے سردار

(135) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا نَجِيبُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے بزرگ ہستی

(136) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُنِيبُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰے ٥

تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ٥

(137) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا اَحِيدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ امت کو دوزخ سے دور رکھنے والے

(138) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحِيدُ ٥

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے امت کو دوزخ سے دور لے جانے والے

(139) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مَجِيْدُ ٥

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے بزرگ ہستی

(140) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا حَمِيْدُ ٥

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے تعریف کئے گئے

(141) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَمِيْدُ ٥

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے بہترین سردار

(142) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا نَجِيْدُ ٥

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے لاثانی بہادر

(143) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا سَدِيْدُ ٥

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے پختہ راستے پر چلنے والے

(144) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا سَعِيْدُ ٥

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے نیک بخت

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰى ٥
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ٥

(145) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَابِدُ ٥

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے عبادت کرنے والے

(146) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا زَاهِدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے دنیا سے بے رغبت

(147) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا قَاصِدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے حق تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے والے

(148) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مَاجِدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے بزرگی والے

(149) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا وَاجِدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے غناو تو انگری والے

(150) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا وَاعِدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے وعدہ وفا کرنے والے

(151) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا حَآئِدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے دوزخ کی آگ سے دور لے جانے والے

(152) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا شَاهِدُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے قیامت میں گواہی دینے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِىَّ الْمُصْطَفٰے ٥
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ٥

(153) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا طَاهِرُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے پاک صاف

(154) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا حَاشِرُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ حشر میں لوگوں کو جمع کرنے والے

(155) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا نَاشِرُ ۝

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اسلام پھیلانے والے

(156) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا نَاصِرُ ۝

السلام علیک اے محمد ﷺ اے مدد فرمانے والے

(157) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا غَافِرُ ۝

السلام علیک اے محمد ﷺ اے معاف فرمانے والے

(158) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا صَابِرُ ۝

السلام علیک اے محمد ﷺ اے صبر کرنے والے

(159) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا شَاكِرُ ۝

السلام علیک اے محمد ﷺ اے شکر کرنے والے

(160) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا ذَاكِرُ ۝

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰى ۝
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ۝

(161) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا طَهُوْرُ ۝

السلام علیک اے محمد ﷺ اے پاک صاف

(162) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا حَصُوْرُ ۝

السلام علیک اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اے پاکیزہ نبی

(163) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا یَسُوْرُ ٥

السلام علیک اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اے آسانی پیدا فرمانے والے

(164) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا عَسُوْرُ ٥

السلام علیک اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اے تنگی برداشت فرمانے والے

(165) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا ظَفُوْرُ ٥

السلام علیک اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اے ظفریاب

(166) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا شَکُوْرُ ٥

السلام علیک اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اے نہایت شکر کرنے والے

(167) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مَنْصُوْرُ ٥

السلام علیک اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اے نصرت فرمائے گئے

(168) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا غَیُّوْرُ ٥

السلام علیک اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اے سب سے غیرت مند

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الْمُصْطَفٰی ٥
تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ٥

(169) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُنَوِّرُ ٥

السلام علیک اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اے دلوں کو روشن فرمانے والے

(170) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُصَوِّرُ ٥

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے حق کی تصویر کشی فرمانے والے

(171) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُکَبِّرُ ○

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے والے

(172) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُدَبِّرُ ○

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے عظیم ترین دانش ور

(173) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُفَسِّرُ ○

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے قرآن پاک کی کھول کھول کر تفسیر فرمانے والے

(174) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُدَّثِّرُ ○

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے چادر اوڑھنے والے

(175) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُوَقِّرُ ○

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے باوقار ہستی

(176) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُفَکِّرُ ○

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے غور و فکر فرمانے والے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الْمُصْطَفٰی ○
تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ○

(177) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا نَفِیْرُ ○

السلام علیک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے جہاد کے لیے بلانے والے

(178) اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَا نَکِیْرُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے برے کام پر نفرت کا اظہار فرمانے والے

(179) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا نَذِيْرُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے

(180) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا نَصِيْرُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے مدد فرمانے والے

(181) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا بَصِيْرُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے جمالِ حقیقی کو دیکھنے والے

(182) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا بَشِيْرُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے جنت کی بشارت دینے والے

(183) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُشِيْرُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اشارہ کرنے والے جس سے چاند دوٹکڑے ہوگیا

(184) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُنِيْرُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے دِلوں کو منور فرمانے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰى ٥
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ٥

(185) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا يَتِيْمُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے دُرِّ یتیم

(186) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا وَسِيْمُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے حسین چہرے والے

(187) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَصِيمُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے عزتوں کے رکھوالے

(188) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَحِيمُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے سب پر مہربان

(189) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا كَرِيمُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے نہایت فیاض اور سخی

(190) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا كَلِيمُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے والے

(191) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا حَكِيمُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے حکمت والے

(192) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُقِيمُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے دین کو قائم فرمانے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰى ○
تَسْلِيمًا كَثِيرًا دَائِمًا اَبَدًا ○

(193) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا جَائِعُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے بھوکے رہنے والے

(194) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَافِعُ ○

السلام علیک اے محمد ﷺ اے حق کو بلند کرنے والے

35
35

(195) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَاتِعُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے کثرت سے ذکر کرنے والے

(196) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا ضَارِعُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے خشوع وخضوع کرنے والے

(197) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا شَارِعُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے دین سکھانے والے

(198) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا شَافِعُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے شفاعت کرنے والے

(199) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا وَاسِعُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے دنیا اور آخرت میں وسعت والے

(200) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا جَامِعُ ٥

السلام علیک اے محمد ﷺ اے مجموعہ خصائل حمیدہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمُصْطَفٰى ٥
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا ٥

رَبَّنَا بَلِّغْ مِئٰاتِ الْاٰفِ سَلَامٍ ٥
لِرُوْحِ مُحَمَّدٍ زِيْنَةِ الْاَنَامِ ٥

اے میرے رب! سارے جہانوں کی زینت محمد ﷺ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی روح کو کروڑوں سلام پہنچا دے۔

مِئَاتُ الآفِ سَلَامٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ○

یَا مُحَمَّدُ سَیِّدُ الْمُقَدَّسِیْنَ ○ — اے محمد ﷺ پاک لوگوں کے سردار

یَا مُحَمَّدُ سَیِّدُ الْمُقَرَّبِیْنَ ○ — اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا قرب رکھنے والوں کے سردار

یَا مُحَمَّدُ سَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ ○ — اے محمد ﷺ نبیوں کے سردار

یَا مُحَمَّدُ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ ○ — اے محمد ﷺ رسولوں کے سردار

یَا مُحَمَّدُ سَیِّدُ الْاَنَامِ ○

مِئَاتُ الآفِ سَلَامٍ ○

اے محمد ﷺ سارے جہان کے سردار (آپ پر) کروڑوں سلام۔

یَا مُحَمَّدُ سَیِّدُ الْمُخْلِصِیْنَ ○ — اے محمد ﷺ مخلصوں کے سردار

یَا مُحَمَّدُ سَیِّدُ الْمُحْسِنِیْنَ ○ — اے محمد ﷺ محسنوں کے سردار

یَا مُحَمَّدُ سَیِّدُ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ — اے محمد ﷺ مومنوں کے سردار

یَا مُحَمَّدُ سَیِّدُ الْمُتَّقِیْنَ ○ — اے محمد ﷺ پرہیز گاروں کے سردار

یَا مُحَمَّدُ سَیِّدُ الْاَنَامِ ○

مِئَاتُ الآفِ سَلَامٍ ○

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْمُرَتِّلِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ آہستہ قرآن پڑھنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْمُسَبِّحِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ، تسبیح پڑھنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْمُعَلِّمِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ، علم سکھانے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْمُبَلِّغِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ، تبلیغ کرنے والوں کا سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَنَامِ ٥

مِئَاتُ الْاٰفِ سَلَامٍ ٥

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَزْهَدِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ زاہدوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَجْوَدِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ، سخیوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَرْفَعِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ، بلند مرتبہ والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَشْجَعِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ بہادروں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَنَامِ ٥

مِئَاتُ الْاٰفِ سَلَامٍ ٥

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الصّٰلِحِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ پاک بازوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الصّٰدِقِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ، سچوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الصّٰبِرِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ، صبر کرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الصَّائِمِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ، روزہ رکھنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَنَامِ ٥

مِئَاتُ الْاٰفِ سَلَامٍ ٥

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الزَّاهِدِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ، پرہیز گاروں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الذَّاكِرِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ (اللہ کا) ذکر کرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ السّٰجِدِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ سجدہ کرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ السَّابِقِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ پہلوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَنَامِ ٥

مِئٰتُ الْاٰفِ سَلَامٍ ٥

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْخَاضِعِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ عاجزی کرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْخَاشِعِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑانے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْحَامِدِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ اللہ کی حمد وثنا کرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْعٰبِدِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ عبادت کرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَنَامِ ٥

مِئٰتُ الْاٰفِ سَلَامٍ ٥

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْبَاذِلِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْحَامِلِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ دوسروں کا بوجھ اٹھانے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْعٰقِلِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ عقل مندوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْفَضِلِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ فضیلت والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَنَامِ ٥

مِئٰتُ الْاٰفِ سَلَامٍ ٥

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْقَآئِمِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ قیام کرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْخَآئِفِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ (اللہ سے) ڈرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْعَآئِذِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ (اللہ کی) پناہ لینے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْجَآئِعِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ بھوکا رہنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَنَامِ ٥

مِئٰتُ اٰلَافِ سَلَامٍ ٥

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْوَاعِظِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ واعظوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْحٰفِظِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ حافظوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْعَارِفِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ خداشناسوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ النّٰصِرِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ مدد کرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَنَامِ ٥

مِئٰتُ اٰلَافِ سَلَامٍ ٥

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاٰمِنِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ امن والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْغَافِرِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ معاف کرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الشّٰكِرِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ شکر کرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الشّٰفِعِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ شفاعت نے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَنَامِ ٥

مِئٰتُ اٰلَافِ سَلَامٍ ٥

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْمُهٰجِرِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ ہجرت کرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْمُعٰهِدِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ عہد کرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْمُجٰهِدِيْنَ ٥ — اے محمد ﷺ جہاد کرنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْمُبٰرِكِيْنَ ۝ — اے محمد ﷺ، برکت والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَنَامِ ۝

مِـــئٰـاتُ الْاَفِ سَلَامٍ ۝

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْفَائِزِيْنَ ۝ — اے محمد ﷺ، مراد کو پہنچنے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْفَائِقِيْنَ ۝ — اے محمد ﷺ، فوقیت پانے والوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْقَآئِدِيْنَ ۝ — اے محمد ﷺ، رہنماؤں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْفَاتِحِيْنَ ۝ — اے محمد ﷺ، فتح مندوں کے سردار

يَا مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْاَنَامِ ۝

مِـــئٰـاتُ الْاَفِ سَلَامٍ ۝

رَبَّنَا بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ وَّ اَرْوَاحَ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ كَشَانِكَ
وَ بِقَدْرِ شَانِكَ دَائِمًا اَبَدًا اَبَدًا ۝

اے ہمارے رب! حضرت محمد ﷺ کی روحِ مبارک کو اور اُن کے گھرانے کے افراد کی رُوحوں کو میرا اسلام ہمیشہ ہمیشہ اپنی شان کے مطابق اور اپنی شان کے بقدر پہنچا!

باب 105:

تاجدارِ رحمت کے اقارب واصحاب پر سلام

- خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراؓ کے مزار پر سلام
- بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزارات پر مجموعی سلام
- امہات المؤمنینؓ کے مزارات پر مجموعی سلام
- حضرت سیدنا امیر حمزہؓ کے مزار پر سلام
- حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کے مزار پر سلام
- جنت البقیع کی تمام قبور مقدسہ پر مجموعی سلام
- شہدائے اُحدؓ کے مزارات پر مجموعی سلام

خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراؓ کے مزار پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَأْوٰكِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھیے۔

ترجمہ: اے اللہ کے رسول کی (پاک) صاحبزادی! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے نبی کی (پاک) صاحبزادی! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے محبوب کی (پاک) صاحبزادی! آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو گیا اور آپ سے راضی ہوا، بہت اچھا راضی۔ اور اُس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) آپ کی منزل اور آپ کا مسکن اور آپ کا محل اور آپ کا ٹھکانہ جنت میں بنا دیا۔ آپ پر سلام ہو اور آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں۔

بناتِ رسول ﷺ کے مزارات پر یہ مجموعی سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتَ نَبِیِّ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتَ حَبِیْبِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتَ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُنَّ وَ اَرْضَاکُنَّ وَاَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُنَّ وَمَسْکَنَکُنَّ وَمَحَلَّکُنَّ وَمَاْ وٰکُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

ترجمہ:

اے اللہ کے نبی کی (پاک) صاحبزادیو! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے رسول کی (پاک) صاحبزادیو! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے محبوب کی (پاک) صاحبزادیو! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ تعالیٰ کے منتخب بزرگ کی (پاک) صاحبزادیو! اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو گیا اور آپ سے راضی ہوا، بہت اچھا راضی ۔ اور اُس نے آپ (تمام) کی منزل اور آپ کا مسکن اور آپ کا محل اور آپ کا ٹھکانہ جنت میں بنادیا۔ آپ (تمام) کو سلام ہو اور آپ (تمام) پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں۔

اُمہات المؤمنینؓ کے مزارات پر یہ مجموعی سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ نَبِیِّ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ حَبِیْبِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکُنَّ وَاَرْضَاکُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُنَّ وَ مَسْکَنَکُنَّ وَمَاْ وٰکُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

ترجمہ:
اے اللہ کے نبی کی ازواج مطہرات! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے رسول کی ازواج مطہرات! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے محبوب کی ازواج مطہرات! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے منتخب بزرگ کی ازواج مطہرات! آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگیا اور آپ سے راضی ہوا، بہت اچھا راضی۔ اور اُس نے آپ (تمام) کی منزل اور آپ کا مسکن اور آپ کا ٹھکانا جنت میں بنا دیا۔ آپ (تمام) کو سلام ہو اور آپ (تمام) پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں۔

حضرت سیدنا امیر حمزہؓ کے مزار پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَمِيْرَ حَمْزَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ۔

سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھیے۔

ترجمہ: اے ہمارے سردار امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے محبوب کے (محترم) چچا! آپ پر سلام ہو۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کے مزار پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْتَحْيَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمٰنِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِهٖ وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِهٖ وَسِرَاجَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْجَنَّةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

ترجمہ:

سلام ہو آپ پر کہ آپ سے (خدائے) رحمٰن کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں سلام ہو آپ پر کہ آپ نے اپنی تلاوت کے ساتھ قرآن کو زینت بخشی۔ سلام ہو آپ پر کہ آپ نے اپنی امامت کے ساتھ محراب کو جلا بخشی۔ سلام ہو آپ پر کہ آپ جنت میں اللہ تعالیٰ کا چراغ ہیں۔ سلام ہو آپ پر کہ آپ خلفائے راشدین میں تیسرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو گیا اور آپ سے راضی ہوا، بہت اچھا راضی۔ اور اُس نے آپ کی منزل اور آپ کا مسکن اور آپ کا محل اور آپ کا ٹھکانہ جنت میں بنا دیا۔ آپ پر سلام ہو۔ اور آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں۔

جنت البقیع کی تمام قبور مقدسہ پر مجموعی سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْبَقِیْعِ یَآ اَھْلَ الْجَنَّةِ الرَّفِیْعِ ط اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ نَحْنُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ط اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ط اَنَسَکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ شَرَّفَکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِقَوْلِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،

سورۃ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

ترجمہ:

سلام ہو آپ پر اے اہلیانِ بقیع، اے اہلیانِ جنت رفیع۔ آپ سبقت کرنے والے ہیں۔ ہم انشاء اللہ آپ کے پیچھے آنے والے ہیں (یعنی آپ سے ملنے والے ہیں)۔ آپ کو بشارت ہو قیامت جو (یقیناً) آنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ قبروں سے اُٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے محبت کی اور آپ کو شرف (عزت) عطا فرمایا اس بات کے کہنے کے بدلے میں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

شہدائے اُحدؓ کے مزارات پر مجموعی سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآءَ اُحُدٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ کَآفَۃً عَآمَّۃً وَّرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا سُعَدَآءُ یَا شُھَدَآءُ یَا نُجَبَآءُ یَا نُقَبَآءُ یَا اَھْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَآءِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَاشُھَدَآءِ اُحُدٍوَّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

ترجمہ:

اے (غزوۂ) اُحد کے شہدائے کرام! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے رسول کے اصحاب کرام! آپ پر سلام ہو۔ آپ پر کثرت سے (اللہ تعالیٰ کی) رحمت کاملہ اور برکت کاملہ ہو۔ سلام ہو آپ پر اے سعادت مندو، اے شہیدو، اے شریفو، اے سردارو، اے اہل صدق اور اہل وفا۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ سلام ہو آپ پر اُس چیز کے بدلے میں جو آپ نے صبر کیا۔ پس کتنا اچھا آخرت کا گھر ہے۔ اے شہدائے اُحد! آپ پر سلام ہو اور آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں۔

تمّت

امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کے شہرہ آفاق ترجمہ قرآن کا آسان اور عام فہم

لفظی ترجمہ

کنز الایمان

المسمّٰی

ریاض الایمان

ابو حمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

مشتاق بک کارنر

الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور

اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع

الصلاۃ علی النبی احکامھا وفضائلھا وفوائدھا

فضائلِ درود

درود شریف کی برکتیں

مصنفین

الامام الحافظ المؤرخ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی

شیخ عبداللہ سراج الدین

مترجم

مفتی محمد وسیم اکرم القادری

(ایم اے، ایم فل)

مشتاق بک کارنر

الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور

اہم ترین اخلاقی معاشرتی معاشی اور مذہبی موضوعات پر مشتمل امام سخاوی کی مشہور ترین تصانیف

المقاصد الحسنۃ اور الضوء اللامع

میں موجود احادیث کا منتخب اردو ترجمہ

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں

اقوالِ نبی کریم عربی، اُردو

انسائیکلوپیڈیا

مصنف

علامہ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی

ترجمہ:

مفتی محمد وسیم اکرم القادری (ایم۔اے ایم فل)

مشتاق بک کارنر

الکریم مارکیٹ۔ اُردو بازار، لاہور

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے شعری کلام کی مُستند ترین شرح

شرح دیوانِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

فیضانِ حیدری

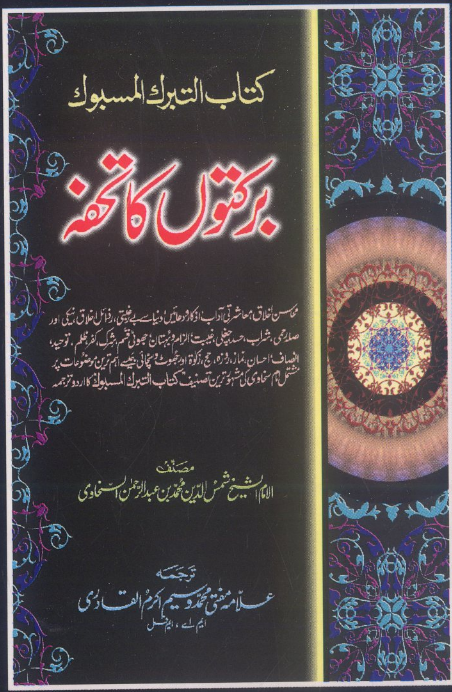
تالیف

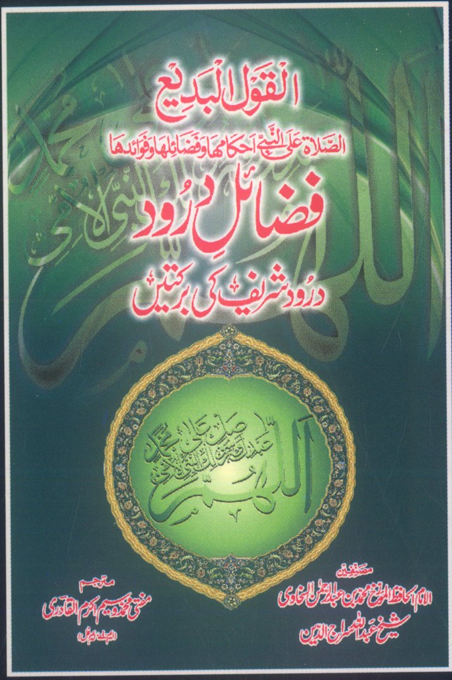
ابو احمد غلام حسن اویسی قادری

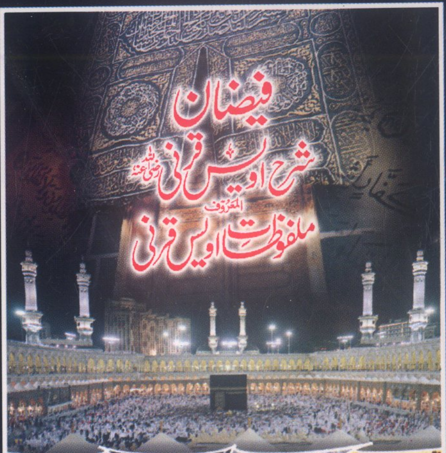
مدرسہ فیض اویسیہ ۱۱ کے بی پاک پتن شریف

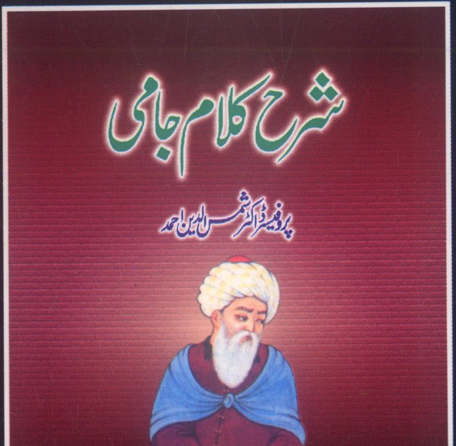
مشتاق بک کارنر

الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور


كتاب التبرك المسبوك
بركتوں کا تحفہ
مصنف
الامام الشیخ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی
ترجمہ
علامہ مفتی محمد وسیم اکرم القادری


القول البدیع
الصلاۃ علی النبی احکامھا وفضائلھا وفوائدھا
فضائلِ دُرود
دُرود شریف کی برکتیں


فیضان
شرح اویس قرنی
المعروف
ملفوظات اویس قرنی


شرح کلام جامی
پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد